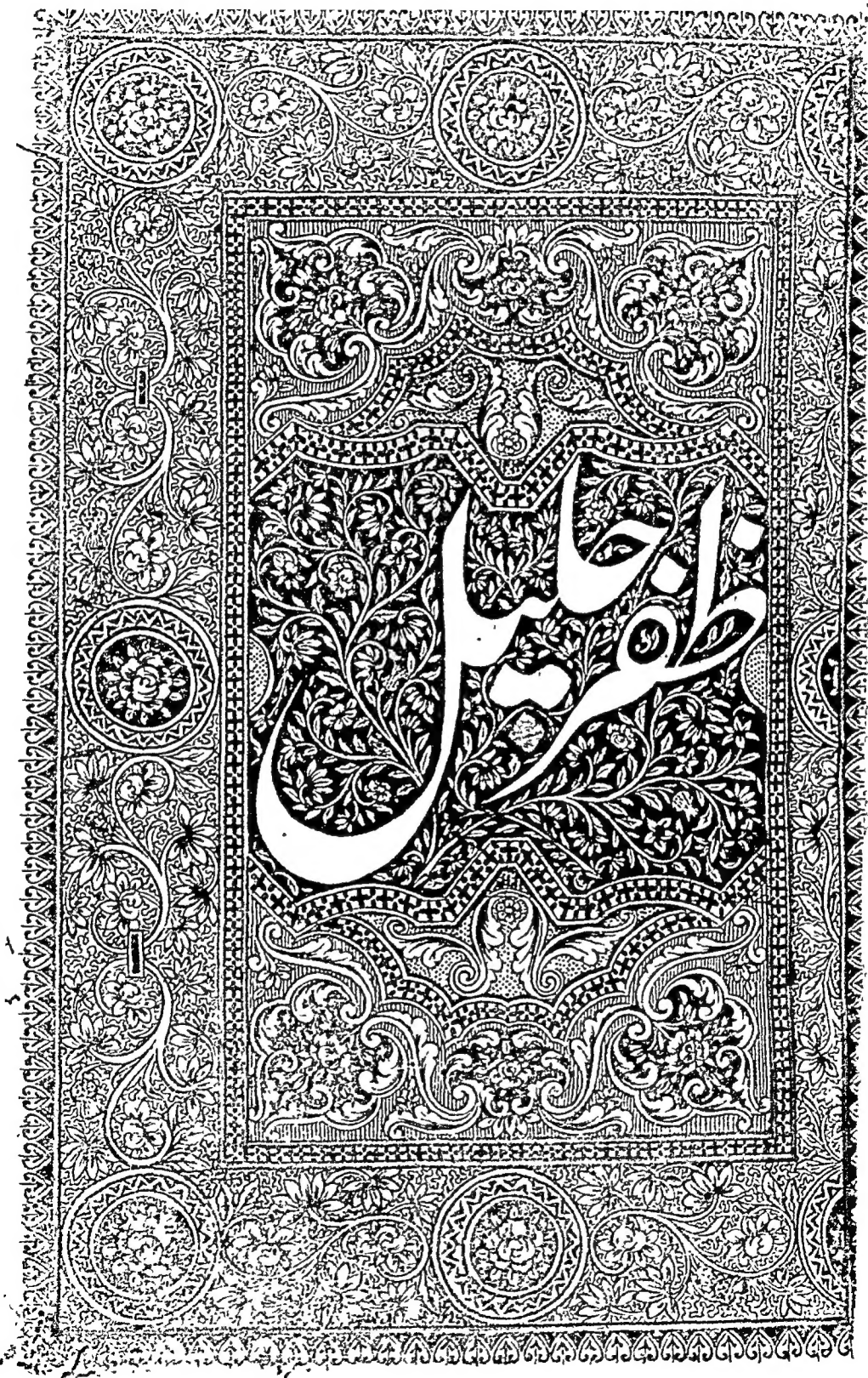


طاهر



# فہرست فطر جلیل

## منزل پخشیدہ

۱۲۰ مقدمہ

۱۲۱ فضیلت دعائے

۱۲۲ فضیلت ذکر کے

۳۶ آداب دعا کے

۴۳ آداب ذکر کے

۴۷ اوقات قبولیت دعا کے

۵۰ فائدہ حالتوں قبولیت دعا کا

۵۳ مکان قبولیت کے

۵۵ بیان جن لوگوں کی دعا قبول ہوتی

۵۷ اسم اعظم

۷۰ الحمد للہ کہنا قبولیت دعا پر

## منزل جمعہ

بیان صبح شام کی وظیفہ کا

۸۶ بیان ادائی قرص کا

۸۷ وظیفہ فقط شام کا

۸۸ وظیفہ فقط صبح کا

۹۰ بیان سورج نکلنے کا

۹۱ وظیفہ دن کا

۹۳ دعائیں شب کی اذان کی

۹۷ وظیفہ رات کا

۹۸ وظیفہ رات دن کی پرستی کا

۹۵ دعائیں گہرین جانی کے

۹۶ بیان شام ہونی کا

۹۷ سوئی کے دعائیں

۱۰۷ بیان خواب دیکھنے کا

۱۰۹ بیان ڈرنی کا اور نیندا چٹ جانے کا

۱۱۰ بیان نیندا وچٹنی کا

۱۱۱ بیان جاگنے کا

۱۱۲ بیان انگڑی کہلنے کا رات کو

۱۱۳ بیان پچاٹہ جانی اور نکلنے کا

۱۱۵	بیان وضو کا	۱۶۳	وظیفہ سلام کی بعد کا
۱۱۷	بیان تہجد کا	۱۷۲	وظیفہ صبح کی نماز کا
۱۲۳	بیان بوتر کا	۱۷۳	وظیفہ صبح اور مغرب کی بعد کا
۱۲۷	بیان فجر کی سنتوں کا	۱۷۴	وظیفہ چاشت کی بعد کا
۱۲۸	بیان گہری نکلنی کا	=	بیان دعوت کا
۱۳۰	بیان مسجدین آنی کا اور نکلنی کا	۱۷۵	بیان افطار روزی کا
۱۳۳	بیان مسجدین کچھ ڈھونڈنی کا	۱۷۶	بیان کہا نا شروع کرنی کا
۱۳۴	منزل شنبہ	۱۸۳	بیان کپڑی پہرنی کا
=	بیان اذان کا	۱۸۵	منزل یکشنبہ
۱۳۷	بیان غسمزدہ کا	=	بیان استخاری کا
۱۳۹	بیان نماز کی شروع کرنی کا	۱۸۷	استخارہ نکاح کا
۱۴۲	بیان رکوع کا	۱۸۹	خطبہ نکاح کا
۱۴۷	بیان سجدے کا	۱۹۱	بیان مبارکباد دینی نکاح
۱۴۹	بیان جبہ قرآن کا		کی اور نکل حضرت فاطمہ کا
۱۵۱	بیان التحیات کا	۱۹۳	بیان نبی نبی کی پاس جانی کا
۱۵۵	طریق درود بھیجنی کا		اور غلام اور جانور خریدنی کا
۱۶۱	دعائیں التحیات کی	=	بیان جماع کا

۱۹۴	بیان منزل ہونی کا	۲۱۷	بیان قربانی اور عقیقہ
۱۹۵	تعوذ طفلان		اور کعبہ کی داخل ہونی کا
=	بیان تعلیم لڑکی کا جب بولنی لگی	۲۲۰	بیان آب زمزم کا
۱۹۶	بیان مسافر کی خست کرنی کا	۲۲۲	بیان سفر حبسا و کا
۱۹۷	بیان امیر کرنی کا لشکر پر	۲۲۵	بیان تسلیم نو مسلم کا
۱۹۹	بیان سوار ہونے کا	=	بیان سفر سی بھرنی کا
۲۰۲	بیان چینی کا بلند سی پر	۲۲۶	بیان دفع عجم کا
	اور اوترنی کا اوس سے	۲۲۹	منزل دوشنبہ
۲۰۳	بیان جانور کی گرانی کا	۲۳۱	بیان کسی کسی ڈر کہنی کا
=	بیان کشتی میں بیٹنی کا	۲۳۲	بیان شیطان وغیرہ دینی کا
=	بیان جانور کی بہاگ جانی کا	۲۳۵	بیان دفع کرنی چیلاد می کا
۲۰۴	بیان مدد چاہنی کا	=	بیان ڈرنے کا
=	بیان بلند جگہ پر چہرنی کا	=	بیان امر لا علاج دریش آنی کا
=	بیان شہر کی دیکھنی کا	=	بیان امر ناخوش کا
۲۰۵	بیان منزل میں اوترنی کا	=	بیان امر دشوار پیش آئیکا
	اور شام کرنی مسافر کا	=	نماز حاجت کے
۲۰۷	بیان حج کا	۲۲۷	بیان عمل حافطہ کا



۲۴۱	بیان توبہ اور نماز توبہ کا	۲۵۶	بیان منہنی والیکی دیکھنی کا
۲۴۲	بیان قحط سالی کا		اور محبت کا اور خبر پوچھنا وغیرہ کا
۲۴۶	بیان ابراور مینہ کی دیکھنی کا	۲۵۸	دعائیں اور اعرض کے
=	بیان گر جنے کا	۲۵۹	بیان کسی کام سے تنہا جانے کا
=	بیان ہوا چلنی کا	۲۶۰	بیان وسوسہ کا
۲۴۷	بیان اندھیری آنکھ کی	۲۶۱	بیان غصہ کا
۲۴۸	بیان مرغون کی آواز کا	۲۶۲	بیان بد زبانی کا
=	بیان گدہ کی اور کتے کی آواز کا	=	بیان مجلس میں آنے کا
۲۴۹	بیان چاند دیکھنی کا	=	کفارہ مجلس کا
۲۵۰	بیان سئلہ القدر کا	۲۶۳	بیان بازار کی دعاؤں کا
=	بیان آئینہ دیکھنی کا	۲۶۴	بیان نئی پہل دیکھنی کا
=	بیان سلام علیک کا	=	بیان دیکھنی محبت کا
۲۵۳	بیان چینگنی کا	۲۶۵	بیان کچھ جانی تہنی کا اور
۲۵۵	بیان کان پولنی کا		غلام لونڈی بہاگنی کا
=	بیان خوشخبری سننے کا	۲۶۶	بیان بد فالی کا
=	بیان اچھی چیز دیکھنی کا	=	بیان نظر لگنے کا
=	بیان مال بڑھنے کا	۲۶۷	بیان اسیب کا

بیان تعزیت کا	۲۶۶	حسن ز ابو وجاہہ	۲۶۶
بیان جنازہ اوتہانی کا	۲۸۸	بیان دیوانہ کا	۲۷۰
اور نماز جنازی کا		بیان بھوپ کی کانی کا عمل	۲۷۱
بیان دفن کا اور زیارت قبور کا	۲۹۱	دعا جلی ہوئی کے	۲۷۲
منزل شنبہ	۲۹۴	عمل آگ کی جھیلنے کا	=
بیان اوس فخر کا کہ مخصوص کسی	=	دعا پیشاب بند ہونے کے	=
صلوۃ التبیح	۳۰۹	دعا زخم کے	=
بیان استغفار کا	۳۱۸	بیان پانوسوئے کا	۲۷۳
بیان الفاظ استغفار کا	۳۲۳	دعا درد کے	=
منزل چہار شنبہ	۳۲۶	عمل انگہ و کہنی کا	۲۷۴
فضیلت قرآن شریف کی اور	=	دعا تپ کے	=
سورۃ یون اور آیتوں کے		ضرر پوچھنی سی آرزو موت کی نگر	=
بیان سورۃ یون اور آیتوں کی	۳۲۹	بیان بیارپسی کا اور	۲۷۵
دعا شین کہ مخصوص کسی وقت کے	۳۴۱	دعا ین بیارپسی میں پڑھنی کی	
فضیلت درود شریف کے	۳۴۹	بیان شہادت مانگنی کا	۲۷۹
خاتمہ آخر کتاب کا	۳۸۰	بیان مرنے کا اوریت کی پند و نگا	=
ممت		بیان میتی کی مرنے کا	۲۸۲

وَمَنْ يَتُوكَ كُلُّ لُحَّةٍ عَلَى لُحَّةٍ فَهُوَ حَسْبُهُ

طاهر بن الحسين

شرح قصصین

مصطفیٰ مصطفیٰ محمد حاکم الشریعہ

237.1  
237.1

عَلَّمَ الْاَوَّلِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد بشمار بی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ بگو تو فین دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی اپنی  
فکر کی یا الہی درود و سلام سجدہ نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور انکی  
اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا میں اتباع اونکا نصیب کر  
اور حشر میں اونکی خادموں میں منسوب کر آمین آمین یا اللہ العالمین بعد ازین ضعف  
العباد محمد قطب الدین غفر الله له ولوالديه بہائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں  
کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہے حدیثوں اور دعاؤں فرمائی ہوئی سرور عالم صلی  
علیہ وسلم کی کو لائی اسکی ہے کہ اگر اوسکو تقویٰ جان کا کرین بجا ہی او آب زری لکھیں تو  
سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤں وغیرہ میں ہوگی کہ زبان مبارکہ  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جلوہ آ رہی ہو ممکن نہیں کہ غیر میں ہو پس ہر مومن کو  
جاہی کہ اوسکو وسیلہ نجات و ارین کا کری کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ  
اسُوٰةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ يَتَّبِعِ الرَّسُوْلَ مِمَّا نَهَىٰ

پیر و پیراوی واسطی اوسکی کہ ہمد کہتہا ہی اللہ تعالیٰ کی اور دن آخرت کی اس لئی اس عاجز فی واسطی نفع  
 بہا ہی مسلمانوں کی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا بندی میں موافق شہر کے  
 لکھا اور فائدی اوسکی مشکوٰۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین جمہا اللہ کیسی کہ اولاد  
 حضرت شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسی ہیں لکھی یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کی فضیلت اور حل  
 مطلب اوسکی لکھی اور دعائیں یہی کہ خوب تہیں اوسمیں درج کیں اور علامت فائدہ کے حرف  
**ف** کا لکھا اور بعد تمام ہونی کی اکثر حاجی گذر کر نام اوس کتاب کا یا کتاب کا  
 لکھا کہ جس سے وہ نقل کیا اور اخیر کتاب میں ایک خانہ لکھا کہ مشتمل ہی حدیثوں خوش مضمون  
 اور بکار آمدنی کو کہ مشکوٰۃ وغیرہ میں سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی ہی لکھی اور وہ  
 حدیثوں کی لکھنی کے یہی کہ پرہیزگاری اور راستگی نفس کے یہ کسی کو لازم ہی تا عبادت اپنی  
 مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ فی منہاج العابدین میں لکھا ہی کہ اصل عبادت میں تین چیزیں ہیں  
 ایک توفیق اور مدد اللہ تعالیٰ کی اور وہ پرہیزگاروں کو ہونی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی  
 اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالیٰ کی ساتھ پرہیزگاروں کے ہی اور دوسری اصلاح عملی  
 اور وہ یہی پرہیزگاروں کی لئی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰتُوا اللّٰهَ وَرُوْلًا  
 سَبِيْلاً یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَیُغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی اسی ایمان والو ڈرو اللہ ہی اور پرہیزگاری کرو اور  
 کہو بات استوار سوار دیگا خدا تمہاری لئی عمل تمہاری اور بخشگا تمہاری لئی گناہ تمہاری اور  
 تیسری قبول عمل اور وہ یہی پرہیزگاروں کی لئی ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی  
 قبول نہیں کرتا ہی خدا تعالیٰ عمل کو مگر پرہیزگاروں سے پس مدار عبادت کا ان تین چیزوں پر ہوا  
 توفیق چاہی ہی تا عمل کرے عباد اوسکی سوار ناچاہی ہی تا عمل فی نقصان ہو وی بعد ان قبول چاہی ہی تا فائدہ عباد  
 حاصل ہو اور انہیں تین چیزوں کی لئی ہی تضرع اور سوال سب عابد و کفار بناؤ فَاِطَاعَتُکُمْ وَتَمْنَعُکُمْ اللّٰہُ

اَعْمَالُنَا یعنی اے رب ہماری توفیق دی ہو کہ اپنی طاعت کی اور تمام کر قصیر تجارتی اور قبول کر عمل  
 ہماری اور بہت تینوں باتیں تقویٰ سے میں ہوتی ہیں تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے بھی سمجھا جاتا ہے اور مصنف نے بھی اس پر اشارہ کیا ہے آداب  
 و عاین پس سی لئی اخیر میں ایسی حدیثیں لاحق کی گئیں کہ بیدار کریں خواب غفلت سے اور ان کی تاثیر  
 آدمی پر ہرگز گار ہو جاوے پس چاہی یوں کہ جب کہ اللہ تعالیٰ توفیق اس کتاب کی دعاؤں کی پرستی  
 دے وہ بعد اتمام وظیفہ کی حنفیہ کی مطالعہ اوسکا بھی اپنی پر لازم کرے اور اہل علم خیا  
 اسکا کریں کہ ہندی عبارت کو دیکھ کر کیا کریں بلکہ بعد دیکھنے کے جب عجائب و غرائب اسکی ہوں  
 ہوں گی کہ ہر کسی کا مطلب اور حاجت برآی ہر امر کی اس میں موجود ہے آپ اپنی ہزار کام چوڑ کر مشغول  
 اپنی کو اس میں غنیمت اور بہبودی سمجھیں گے کس واسطی کہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہیں کہ اس  
 عقدہ کشائی اوسکی ہو اور زیادہ خوبی یہ ہے کہ جب بہت سی کتابیں دیکھیں گے تب اتنی مطلب  
 معلوم کریں گی اس میں بی محنت موجود ہیں اور حکیم خیر اللہ شاہ نے کہ ابا و عاجز کی سی ہیں تاریخ اہل  
 شرح کی اتمام کی ظفر حلیل لکھی اور یہی نام اسکا رکھا گیا یعنی اس پر عمل کرنی سی آدمی مطلب یا  
 و فتیاب وارین کا ہو تا ہے اور بعد طیار ہونکی اول سی آخر تک سچ خدمت مخدومی مکر می استاؤی  
 مولوی محمد احمی صاحب زاد اللہ شرفا کی عرض کے اور ازراہ کرم عسیم کی باوجود بی استعدادی  
 میر کی پسند فرمائی پس بعد کی بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماوین شرعاً کسی تحقیق کر کرنا دین  
 کہ بندہ ہر حال تقصیر وار ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَبِئْنَا اَوْ اَخْطَا نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا لِّمَا حَمَلْنَا  
 عَلَيَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْنُتْ غَنَا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا  
 فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ؕ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اور جب کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے اس کے  
 رواج دینی میں تصور کریں کہ حدیث شریف میں آیا ہے الدَّلَالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ یعنی جو اچھی بات کا



رستہ بتا رہی اور کو بھی ثواب مثل ثواب کرنی والی اور سکی کی ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میری والدین  
 کو اور سب مسلمانوں کو اس سی بہرہ مندر اور اپنی رحمت خاص سے بخش دے اور بہاری کہنا ہوں کہ  
 خیال فرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئے گردان اور وہ کام کروا  
 ہمسے کہ جسین تو راضی ہو دے امین یا منعبود العالمین اور سند کتاب حضرت حصینؓ کی ہے ہمسے کہ ہمسے  
 بہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احرار الدلو  
 غفر اللہ لہ فی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ اور انکو سند حضرت  
 شیخ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور انکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور انکو شیخ ابوطاہر  
 مدنی سی اور انکو شیخ ابراہیم کرم دہی سی اور انکو شیخ احمد قشاشی سی اور انکو شیخ احمد بن عبد القادر  
 شتادسی اور انکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد علی سی اور انکو شیخ زین الدین زکریا انصاری  
 اور انکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن عبد الباقی المالکی سی اور انکو مؤلف  
 کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی سی اور احوال اس کتاب کی مؤلف کا  
 مولانا عبد العزیز محدث رحمۃ اللہ فی لبنان الحدیث میں بہر لکھا ہے کہ نام ابنا قاضی القضاۃ  
 شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر سی اور کنیت ابی ابو الخیر اصل میں  
 بن ہریرہ سی اور مشہور ساتھ بن الجزری کی باب انکا سودا کرتا ایک مدت دراز  
 اونکی نان فرزند نہ ہوا جب حج کو گئی آب زمزم پیا اور وعاء اولاد کی لئے کی حق تعالیٰ  
 اور انکو بہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسویں رمضان المبارک کی ہفتی کی رات میں بعد نماز  
 تراویح کی اسی سات سو اکیاون ہجری مقدسہ میں دمشق میں پیدا ہوئی اور وہیں نشوونما  
 پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا کہ اوسین مہارت کلی پیدا  
 کی اور مصر میں مدرسہ بنایا اور سکانات دار القرآن رکھا بعد اوسکی شہرہ روم میں داخل ہوئی

اور اس ملک وسیع میں علم قرأت اور حدیث کو پہلایا اور لوگوں کو نفع عظیم النسی پہونچا خصوصاً  
 ریاست علم قرأت کی ملکین اسلامیدین المومسلم ہوئی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور  
 زبان آہور اور فصیح و بلیغ ملک روم میں انکو امام اعظم لقب دیا تھا اور بار بار ساتھ طواف  
 کعبہ کے مشرف ہوئی اور آخر شیراز میں استقامت پکڑی اور اوقات اونکی معسورتہی  
 ساتھ ان تین شغلون کی قرأت قرآن کی یا سنانا حدیثون کا یا عبادت اور اونکی اوقا  
 میں ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطی طلب ان دو علم شریف کی اونپر هجوم رکھتی تہی  
 اور یہ اور اوراد و عبادات بھی کرتی تہی اور پھر اس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب جید زود نویس  
 لکھ سکے اور سفر اور حضر میں بیدار اور قائم اللیل رہتی اور ہرگز روزہ پیر اور جمعرات کا اونسی فوت  
 نہوتا اور تین روزی ہر مہینہ کی بھی رکھتی اور کتابین اونکی سب نافع میں النشر فی القراءۃ العشرہ کہ  
 بہت شہرت رکھتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون فی اوننا لیس گنی میں تصنیف کیں ۳۲۰  
 آٹھ سو تین تیس میں وفات پائی الحمد للہ اولاً و آخراً و طابیراؤ باطناً کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور  
 مہین اور شرح اور کی شروع ہوتی ہی منہ الاستیعانہ و علیہ السکائن  
 وصلى الله على خير خلقه محمد وآله وصحابة اجمعين رحمك يا ارحم الراحمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی محمد بان کے  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَّةٌ لِلْقَائِمِ كَلِمَةُ تَوْحِيدٍ كَأَسْمَانِ هِيَ وَاسْطَى وَيدَارُ خَدَاكِي فِ  
 ہی حدیث قدسی کی مضمون ہر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي مَنْ دَخَلَ حِصْنِي آمِنَ مِنْ عَذَابِي يَعْنِي  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کلمہ توحید قلہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلہ میری میں آمن میں ہوا عذاب میری اللہ  
 صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآخِصَّاهُ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَقِيرُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمُسْكِينُ

الْمُتَّقِينَ إِلَى اللَّهِ الرَّاجِي مِنْ كَرَمِهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ  
 الْحَبَرِيِّ الشَّافِعِيِّ لَطَفَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ فِي شَيْئٍ لَهُ يَا سَدِّمَتْ خَاصٍ بِهِجٍ أَوْ بِسَرِّهِ  
 كِي كُنَام بَاكٍ أَوْ نَحْمَدُ سِيٍّ أَوْ بِرَأْوَدِ أَوَّلِي كِي أَوْ بِأَصْحَابِ أَوَّلِي كِي أَوْ بِسَلَامٍ بِهِجٍ كِتَابِي  
 سَبْهَ ضَعِيفٍ سَكِينٍ جَوِّثِي وَالْأَلُو كُونِ كَوْرُوعِ كَرْنِي وَالْأَطْرَفِ أَسْدِ كِي هَبْ دَارِ كَرَمٍ أَوْ سَكِي  
 سَبْهَ كِي خَلَا صِيٍّ أَوْ سَكُو قَوْمِ ظَالِمُونَ سِيٍّ مُحَمَّدِيًّا مُحَمَّدِيًّا مُحَمَّدِيًّا جَزِيًّا كِي شَافِعِيٍّ هِي مَهْرَانِي كِي سِيٍّ  
 بِمَنْزَبِ اسْتَبَ كِي بِجِ سَخِيٍّ أَوْ سَكِيٍّ وَفِيٍّ مُصَنَّفِيٍّ أَيْنِي كُوْفَتِي كِهَاجِبِ اسْتَبَ كِي  
 وَاللَّهُ أَتَنِي وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ يَعْنِي أَسْدُ تَوَاكُرُ سِيٍّ أَوْ تَمِجْ حَتَّاجٍ أَوْ سَكِينٍ كِهَاجِبِ اسْتَبَ كِي  
 أَخِيْنِي مِسْكِيْنًا وَأَمْنِيْنِي مِسْكِيْنًا وَخَشَرِيْنِي فِي زَمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَعْنِي يَا سَدِّمَتْ  
 مَجْكَوْسَكِيْنٍ أَوْ مَارْجُوْكَوْ سَكِينٍ أَوْ حَشَرِ كَرِيْمٍ أَسْكِينُونَ مِيْنِ أَوْ لَفْظِ ضَعِيفٍ كِهَاجِبِ اسْتَبَ كِي  
 أَلَا نَسَانُ ضَعِيفًا يَعْنِي هَبْ كِي كِي كِي ضَعِيفٍ أَوْ رُوْعَامِيْنِ أَسَارِهِ كِي أَيْنِي حَالٍ كِي كِي كِي كِي  
 رَكِبَاتِهَاجِبِ أَوْ جَزِيْرِيٍّ سَبْهَ جَزِيْرِهِ ابْنِ عَمْرِوْ كِي طَرَفِ هِي جَسِيْنٍ مُصَنَّفِ رَسْمَاتِهَاجِبِ أَمَّا بَعْدُ مُحَمَّدٌ  
 الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَضَاءَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَآلِهِ  
 صَلَوَاتُهُ الْأَصْفِيَاءِ فَإِنَّ هَذَا الْحِصْنَ الْحَصِيْنَ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
 سَلَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ خَزَانَةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ وَالْهِمَّكَالِ الْعَظِيْمِ مِنْ قَوْلِ الرَّسُولِ  
 لِكُرِيْمٍ وَالحَزْرَةُ الْمَلَكُوتُ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُومِ الْمَأْمُومِيْنَ بَدَلْتُ فِيْهَا النَّصِيْحَةَ بِهِيَ سِيٍّ  
 رِيْفِ خَدَا كِي جَسِيٍّ كِرْدَانَا دَعَا كُوْ سَطِيٍّ هَبْ سِيٍّ نَقْدِيْرِيٍّ أَوْ سَبْجِيٍّ هَبْ سِيٍّ حَصْتِ خَاصٍ أَوْ سَلَامِ  
 وَرِجْدِ كِي كِي سَرْدَارِ مِيْنُونَ كِي هِيْنِ أَوْ بِرَأْوَدِ أَوَّلِي كِي أَوْ بِأَصْحَابِ أَوَّلِي كِي كِي بِرِجْدِ كِي كِي بِرِجْدِ كِي  
 حَقِيْقِ هَبْ فَطْمَحْ كِهَاجِبِ اسْتَبَ كِي سِيٍّ أَوْ بِرِجْدِ كِي كِي سِيٍّ أَوْ بِرِجْدِ كِي كِي سِيٍّ أَوْ بِرِجْدِ كِي كِي  
 وَبَدَلْتُ قَوْلَ رَسُولِ نَبْرُ كِي كِي هِيْنِ أَوْ بِرِجْدِ كِي كِي سِيٍّ أَوْ بِرِجْدِ كِي كِي سِيٍّ أَوْ بِرِجْدِ كِي كِي

مینی اس میں نصیحت ہے **ف** تقدیرین دو میں ایک معلق دوسری نمبر یعنی قطعی تقدیر معلق دعا  
 دواسی بدلی جاتی ہے اور تقدیر نمبر کسی چیز میں بدلی جاتی ہے یہاں معلق ہی مراد ہے اور کلام مذکور  
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام ہی ہے کہ اس میں گناہوں سے اور نصیحت خرچ کی یعنی اس کتاب  
 تصنیف کرنی میں خیر خواہی مسلمانوں کی ہے کہ سب کو فائدہ دیگی وَأَخْرَجَتْهُ مِنَ الْأَحْكَامِ نَيْتِ الصَّحِيحَةِ  
الْمَرْزُوقَةِ عَدَّةً عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَجُودُهُ جَنَّةٌ تَقِي مِنَ شَرِّ النَّاسِ وَالْجَنَّةِ اور کلام  
 مینی اسکو حدیثوں صحیح سے ظاہر کیا مینی اسکو درحالی کہ سامان ہی نزدیک ہر شے کی اور خالص کیا مینی  
 اسکو درحالی کہ سپر ہی کہ بجاتی ہے برائی آدمیوں اور جنوں کی ہے **ف** یعنی اس کتاب کی حدیثوں کو  
 بھیجی کی لئی بلاؤں سے اور حدیثوں میں سے کہ وہ میں دعائیں نہیں ہیں چاہتے یا مینی تَحَنَّنْتُ بِهِ فِيمَا دَعَيْتُمْ  
الْمُصِيبَةَ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ ظُلْمٍ بِمَا حَوَى مِنَ السَّعَامِ الْمُصِيبَةِ روکاؤ کیا مینی ساتھ اسکی  
 بچ اوس چیز کی کہ پیش آئی مصیبت سے اور بچاؤ کیا مینی ہر ظلم سے سبب اوس چیز کی کہ جمع کیا اس  
 کتاب میں تیروں پہنچنے والوں سے **ف** یعنی نشانہ پر مراد تیروں سے دعائیں اس کتاب کی ہیں  
 کہ جیسا تیر کام کتابی نشانہ پر ویسی ہی یہ دعائیں کام کرتی ہیں اس لئی کہ رسول مقبول کی فرمائی ہیں ہرگز  
 احتمال خطا کا نہیں پس اونکا فرمانا کیوں نہ تاثیر کرے وَقُلْتُ شِعْرُكَ أَكَا قَوْلَا الشَّخْصِ قُلْتُ  
تَقْوَى علی ضغنی وَقُلْتُ خَشْيَ رَقِيبَةٍ خبات لہ سیمما ما فی اللیالی وَأَرْجُو  
أَنْ تَكُونَ لَهُ مُصِيبَةً اور کہا مینی شعر خبر دار ہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی  
 او پر ناپوتانی مبری کی اور نہ ڈرانکہ بان اپنی سی چپا رکھی مینی واسطی اوسکی تیرا تون میں امید  
 رکھتا ہوں میں یہ کہ ہو میں تیرا و سکو پہنچنے والی **ف** رقیب اوس نگہبان کو کہ میں  
 جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو یہ صفت پروردگار ہی میں بائی جاتی ہے لہذا ہی قول اللہ تعالیٰ  
وَلَا تُخْفِيَنَّ اللَّهُ عَافَا عَافَا لَعَلَّ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخَّرُونَ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ یعنی اللہ تعالیٰ

غافل بنان ملائون کی علموں سے لیکن تاخیر و تباہی ہو کر اوسکی لئی کہ پہراون کی انہیں کہ وہ قیامت  
ہی اور مرد و بیرونی و عائن پہیلی بت کی ہن کہ بہت قبول ہوتی ہن یعنی و عائن راون کی کہ ہنزلہ

نیرون کی ہن اوسکی وضع کی لئی کہ ہن اسئل اللہ العظیم ان یتفج بہ وان یفترج عن کل

مسلم بسببہ علی انہ مع اقتضایہ و لخصایہ کہ نذیر عہدینا صحیح فی بابہ الا

الشیخہ و آتی بہ مالک ہون ہن اللہ ہن سی ہن کہ نفع دی سبب اس کتاب کی یعنی سب

مسلمانوں کو ہر حالت ہن اور یہ کہ دور کر سی غم ہر مسلمان ہی سبب اسکی مالک ہون ہن ہر اسکی کہ تحقیق

اسی باوجود کو تباہی اور چوٹی ہوتی اپنی کی ہن ہن چوٹی کوئی حدیث صحیح چ باب اپنی کی یعنی علم

وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائی اوسکو و اقتضایہ کہتی ہن لفظ اور معنی کی تہوٹی

ہوتی کو و اقتضایہ کہتی ہن اوسکو کہ لفظ تہوٹی ہون اور معنی بہت و لما املت ترتیبہ و تہن

طلبی عد و لا یکن ان یدفعہ الا اللہ تعالیٰ فہربت منه مخفیاً وخصت

بہذا النخص الحصر فرأیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس

علی سائرہ وکانہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما تریذ فقلت لہ یا رسول اللہ

ادع اللہ لی وللمسلمین فرفع صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الکرمتین وانا انظر الیہما

فدعا ثم مسح بهما وجهہ الکریم و اور جب پوری کی مینی ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا

مجاور ہن کی کہ ہن ہن ممکن تباہیہ کہ دفع کر سی اوسکو کوئی مگر اللہ برتر پس ہا کا ہن اوس جی ہن ہن

اور محافظت کی مینی ساتھ اس قلعہ محکم کی یعنی ساتھ پڑھنی اور ہمیشہ وظیفہ کرنی اسکی کی پس دیکھا

مینی ہر دار رسولوں کی کو خواب ہن رحمت خاص ہی اللہ و ہر اور سلام اوس حال ہن کہ ہن ہن ہن

باہن طرف اونکی اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہن کیا چاہتا ہی تو بس عرض کی

مینی اونی ائی رسول خدا دعا کرو اللہ تعالیٰ سی میری لئی اور سب مسلمانوں کی لئی اس اوٹھا ہی ہن

صلی اللہ علیہ وسلم فی دونو ہاتھ بزرگ اپنی یعنی جیسی ادب دعا کا ہی اور میں دیکھا ہوں طرف دونو  
ہاتھوں کی پس دعا کی ہر پہری دونو ہاتھ موہند بزرگ اپنی پر **ف** ہ ہینا بائیں طرف اس کی  
تہا کہ جانب دلی ہی اور اشارہ ہی سیر یعنی آسانی پر اور اوع الشیء والمسلمین سہی معلوم ہوتا ہے  
کہ وہ شخص دشمن دین کا تہا یا ظلم کرنی والا سب پر وہاں ذَلِکَ لَیْلَةُ الْاِحْدِثِ فَهَرَبَ الْعَدُوُّ  
لَیْلَةَ الْاِحْدِثِ وَفَرَّجَ اللَّهُ عَنِّي وَعَنِ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَرَکَةِ مَا فِیْ هَذِهِ الْکَلْبَةِ عَنْهُ صَلَّی اللہُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَرَّتْ لِلْکَلْبِ الَّتِیْ مَخَرَجَتْ مِنْهَا هَذِهِ الْاِحَادِثُ بِمَحْرُوفٍ  
تَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ سَلَّکْتُ فِيْهَا اَخَصَرَ الْمَسَالِکِ اور تہا یہ خواب جمعرات کی رات میں  
میں ہاگا دشمن اتوار کی رات میں اور دوڑ کیا غم اللہ تعالیٰ فی جیسی اور سب مسلمان دن سی سبکت  
اوس چیز کی کہ اس کتاب میں ہی روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور تحقیق اشارہ کیا نبی  
واسطی اون کتابوں کی کہ روایت کیں منی ابونی یہ حدیثیں سات حرفوں کی کہ ولالت کرن اون کتاب  
پر چلایں بیچ ان رمز کتابوں کی بہت چھوٹیں رہیں فَجَلَّتْ عَلَامَةُ صَحِيْحِ الْبَخَارِيِّ صحیح بخاری  
مَرَّةً وَسَتْنِ ابْنِ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالتَّسَائِيْ پس وَابْنُ مَاجَةَ الْقُرُونِي  
وَفِيْ هَذِهِ الْاَمْرُبَعَةِ عَشْرَ هَذِهِ السِّتَةِ مِثْرٌ صَحِيْحٌ ابْنِ حِبَّانَ حَبْرٌ صحیح  
الْمُسْتَدْرَاكُ لِلْحَاكِمِ مَسْنُوْنٌ ابْنِ عَوَانَةَ عَمْرُو وَابْنُ خُزَيْمَةَ مَتْنٌ وَالْمُرْطَاظِيُّ  
وَسَتْنِ الدَّامِرُ قُطَيْبِيُّ قُطَيْبٌ وَمُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مَصْنُوعٌ وَمُسْنَدُ الْاِمَامِ  
اَحْمَدُ ابْنُ الْبَزَّازِ مِثْرٌ وَابْنُ يَعْقُوبَ الْمَوْصِلِيُّ مِثْرٌ وَالدَّامِرِيُّ مِثْرٌ وَمُجْمَعُ الطَّبْرَانِيِّ  
الْكَبِيْرُ طَبْرَانِيُّ وَالْاَوْسَطُ طَبْرَانِيُّ وَالصَّفِيْرُ صَطْبِيٌّ وَالدَّعَاءُ لَهُ طَبْرَانِيُّ ولان  
مَرْدُوْدَةٌ مَرْدُوْدَةٌ لِيَهْقِي فِي يَدِ السُّنَنِ الْكُبْرَى يَسْنِي وَعَلَى الْبُيُوْتِ وَاللَّيْلَةِ  
سَلَابِنِ الشَّيْخِ پس کہ میں نے ثانی صحیح بخاری کے صحیح اور سلم کی تم اور سن ابی داؤد



و اور ترمذی کی مس اور نشائی کی مس اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ابن چارون کی یعنی  
 ابو داؤد ترمذی نشائی ابن ماجہ کی عہ اور ابن چٹھون کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد نشائی  
 ابن ماجہ کی کہ جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں ع اور نشائی صحیح ابن جبران کی ح اور صحیح مسند رک حاکم  
 کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خربہ کی مہ اور موطا کی ط اور سنن  
 قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نشائی مسند امام احمد کی آ اور بزار کی ر اور  
 ابویعلیٰ موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس اور معجم  
 صغیر طبرانی کی صط اور نشائی کتاب دعاء طبرانی کی طب اور کتاب دعاء ابن مردویہ کی مر  
 اور کتاب دعاء بیہقی کی قی اور نشائی سنن کبیر بیہقی کی سستی اور نشائی کتاب عمل الیوم والليلة  
 ابن سنی کی سی و اقل مَرَّزَمَنْ لَهُ اللَّفْظُ اور پہلی لایا میں اشارہ اوسکا کہ واسطی اوسکی  
 لفظ ہی **ف** جہاں اختلاف ہوتا ہی لفظون میں تو رمز اوسکی پہلی لایا ہی جسکی لفظ حدیث کی  
 روایت کی ہیں اگرچہ رتبہ میں کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری میں ہی آئی ہی اور ترمذی میں ہی  
 اور لفظون میں فرق ہی اور ابن سنی ترمذی کی لفظ روایت کی میں تو مت پہلی لاویگا اور اگر  
 لفظون میں اتفاق ہی تو ترتیب نکوسی لاویگا کذا قال الملا علی القاری وَاِنْ كَانَ الْحَدِثُ  
 مَوْقُوفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهِ \* مَوْ \* لِيَعْلَمَ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ لِمَا بَعْدَهُ مِنَ الْكُتُبِ  
 وَ ذَلِكَ قَلِيلٌ حَيْثُ عِدَمُ الْمُتَّصِلِ أَوْ خْتَلَفَ فِيهِ عَلَى آتِي كَمَا أَجْعَلُ هَذِهِ الرَّمُوزَ  
 الْأُولَى لِمَنْ بَايَنَافْسِهِ عَنِ التَّقْلِيدِ أَوْ لِمَنْ عَلِمَ بِتَحَرُّبِ صَحِيحِ الْكُتُبِ وَالْمُسَانِيدِ  
 اور اگر ہر حدیث موقوف لکھا میں پہلی اشارہ اوسکی کی لفظ موقوف کا تو کہ جانا جاوی کہ تحقیق یہ حدیث  
 موقوف ہی ان کتابوں میں جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ موقوف یعنی اگرچہ اور وہ میں مرفوع ہو لیکن ان میں موقوف  
 ہی اور یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہاں کہیں کہ نہ پائی کسی متصل یا جہاں اختلاف کیا گیا

اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہیں کی مہی ہد اشاری کرو اسطی اوس عالم کی کہ بلند رکھتا ہی نفس انبی کو  
تقلید سی یعنی بی پروائی تقلید سی یا واطی طالب علم کی کہ بچا پنا ہی صحیح کتابوں کو اور سند و کون  
ف امراد موقوف سی مہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تک پہونچا  
کہ فلا فی صحابی وغیرہ فی یون کھا اور مراد متصل سی یہاں حدیث مرفوع سی یعنی جہاں کہیں حدیث  
مرفوع نہیں بائی گئی یا بائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی میں تو اسکا  
حدیث کی پہلی علامت کی ای رمز نمو کی لکھی ہی اور مسند اوان کتابوں کو کہتی ہیں کہ جنس مسندین

صحابیوں کی ہون بجز ترتیب با یون کی خلاف بخام سی وغیرہ کی کذا قال العلی ر و ا لا فی الحقیقۃ  
لا احتیاج الیہا لعموم الناس فلیعلم انی اسر جو ان یگون جمیع ما فیہ صحیحہ  
فرآل ا لا لنباس ہو ورنہ پس حقیقت میں نہیں احتیاج ہی طرف اشاروں کی واسطی عام لو کون  
پس جانا چاہئی کہ تحقیق میں مہی در کہنا ہون یہ کہ ہو وی سب اوس چیز کا کہ اس مختصر میں ہی صحیح یعنی  
ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس دور ہو اسبہ یعنی عام لو کون کی الی کہ اسمین حدیث موضوع

نہیں ہی و قد جمع محمد اللہ تعالیٰ هذا المختصر اللطیف ما لم یجمعه محمدا ت من  
الترایف و اذا انتہی ترجمہ من اللہ تعالیٰ ان یجمل فی اخرہ فضلا یفتح ما افضل من  
لفظ ما فیہ قد استکل و اور تحقیق جمع کیا ہی شکر خدا تعالیٰ کا اس مختصر لطیف فی ان حدیثوں کو کہ  
مہین جمع کیا اوسکو برسی کتابوں فی تصنیف ہوئی میں سی اور جب نام ہو وی مہی کتاب مہی کہتی  
ہیں ہم خدا تعالیٰ سی مہی کہ بریں ہم چچ آخر اسکی کی ایک فصل کہ کہو لدی اوس چیز کو کہ مذ کیا گیا  
اوس چیز کی سی کہ اسین مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل میں اوسکی معنی کہو لدی خیال  
مصنف فی محبت و عدو کی منیہ لکھا کہ نام اوسکا منشا الخیرین رکھا و ہلینہ مقلد مسد  
تتمیل علی احادیث فی فضل الدعاء و الذکر ثم ادا اب الدعاء و الذکر و اذات لکھا

وَاٰخِرُ الْاٰلِہٖ وَاٰمَلُہٗنَا ثُمَّ اَسْمِی اللّٰہِ تَعَالٰی اَکْبَرُ عَظِیْمُ رَاَسَمَاہِ الْحَسَنٰی ثُمَّ مَا یُقَالُ فِی تَعْبَادِ  
اِلٰی الْمَسَآءِ وَفِی طَوْلِ الْحَیٰوَةِ اِلٰی الْمَمَاتِ مِنْ جَمِیْعِ مَا یُحْتَاجُ اِلَیْہِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْہُ  
صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ ثُمَّ الَّذِیْ یُذْکَرُ الَّذِیْ دَعَا دَفْضَلُہُ وَکَمْ یُخْتَصُّ بِقَوْلِہٖ مِنْ کَذٰلِکَ  
ثُمَّ لَا یَسْتَعْفَا اِلَّا الَّذِیْ یُحْوِی لِنَظِیْمَاتِ ثُمَّ فَضَّلُ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمُ وَسَوَّیْ مِنْہُ وَاٰیَاتِ  
ثُمَّ الدَّعَا الَّذِیْ صَحَّ عَنْہُ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ کَذٰلِکَ ۚ اور یہ رسالہ مقدمہ ہی کہ شامل  
ہی اور پدیدون کی یہ فضیلت دعاء کی اور ذکر کی ہر بیان آداب دعا کا ہی اور آداب ذکر کا اور قوت  
قبولیت کا اور حالتون قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا ہر بیان اعظم اعظم کا اور اسماء حسنہ کا ہر  
بیان اون دعاؤں کا کہ پڑھنی جاوین صبح سی شام تلک اور سچ درازگی زندگانی کی مرنی تلک یعنی اول  
سی آخر عمر تلک تمام اون چیز سی کہ حتماً لانی جاتی ہی طرف اوسکی اور حال یہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل صحیح  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہر بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی بزرگی اوسکی اور نہیں خاص ہی سادہ کسی وقت  
وقتون سی ہر بیان استغفار کا ہی جو مٹا تا ہی گناہون کہ ہر بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور پورون  
اوسکی کا اور آیتون کا ہر بیان اون دعاؤں کا کہ صحیح ہوئی ہن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی طرح  
ای غیر مخصوص سادہ وقت کی لفظ کذالک کا فقط متعلق ہی سادہ دعا کی مگر اس وجہ پر بلا علی قارہ ہی  
شعبہ کیا ہی اور کہا کہ قیون کی سادہ لگتا ہی یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعا مذکورات  
کی یعنی نہیں ہی وقت مخصوص اوقات سی بلکہ لائق یہی کہ موطبت کری ان پر طالب جمیع حالات اور  
مقامات میں اس کی ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا  
کَثِیْرًا ۚ یعنی ای ایمان والون یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مفید ہونا قرأت کا کسی وقت میں معلوم  
ہوتا ہی اس آیت سی اٰہِلُ مَا اَوْحٰی اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ۚ یعنی پڑھ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف ہر کتابی  
اور ایسی ہی نہ مفید ہونا استغفار کا اس حدیث غریب سی طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَوْفِیَّتِہٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا

میں خوشوقت ہی افسوس کو پاؤں اعمال نامہ میں من استغاثہ بہت ثم ختمہ بفضل الصلوٰۃ  
 علی سید الخلق ورسول النبی الذی ہدی اللہ تعالیٰ بہ میرۃ الضلالتۃ وبقصر  
 من النعمی فاق ضم الحجۃ وکمیدع یاحدی حجۃ صلی اللہ علیہ وسلم کما ذکرہ الذکر  
 وکما عقل عن ذکرہ الفانیون \* پیر تمام کیا میں اسکو ساتھ فضیلت درود کی اور پیر  
 خلق کی باور رسول جن کی وہ جوارہ دکھائی اسد تعالیٰ فی سبب اونکی کمرچی سی اور بنا کیا انہیں  
 پس روشن کی راہ سیدھی اور نہ چوڑی کسی کی لئی حجت رحمت خاص بھی اسد اوپر اور سلام  
 کہ یاد کرین اونکو یاد کرنی والی اور جب کہ غافل ہو دین ذکر اونکی سی غافل مراد ہر وقت ہی  
 اس لئی کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر ہی خالی نہیں بعضی محدثین فی اس درود شریف کو افضل درود  
 لکھا ہی کہ اذکر الفرج **فصل الاعا** یہ حدیثیں بیح فضیلت دعاء کی ہیں **ف**  
 معنی دعاء کی ہیں طلب کرنا آدمی کا اعلیٰ کسی چیز کو بطور عاجزی اور سکنی کی اور دعاء کرنی کی  
 بڑی فضیلت و ثواب ہی اور اسد تعالیٰ فی کلام اللہ میں کہتی جگہ دعاء کرنی پر رغبت دلائی ہی  
 اور بہت سی حدیثوں میں بزرگی دعاء کی آئی ہی اور حدیثوں صحیح اور قول علماء معتبرہ کیستج ہونا  
 دعاء کا معلوم ہوتا ہی کہ اذکر العلیٰ **فصل** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دعاء  
 هو العبادۃ ثم تلا وقال ہر تکرار دعائی فی آیۃ \* **فصل** غلب مس  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دعاء ہی سنی ہنگی پھر پھر یہ کہ اور کہا پڑور دگا رہتا ہی  
 دعا کرو مجھی ساری آیت پھر ہی نقل کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور حاکم و ترمذی  
 نسائی ابن ماجہ ابن ابی حبان حاکم احمد فی **ف** اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ دعاء کی سوائی  
 کوئی چیز عبادت نہیں یہ صبر مبالغہ فرمایا معنی یہ ہیں کہ دعاء بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جا  
 فرمایا آج عرۃ یعنی بڑا رکن حج کا ووقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیت یوں ہی وقال لکم ادعونی

اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝ یعنی اور فرما یا رب  
 تمہاری نیکی و عا کر و محبی یا قبول کردن میں دعا و تمہاری تحقیر جو لوگ کہ تکبر کرتی ہیں عبادت میری سے  
 یعنی دعا میری سے فریب رکھی و داخل ہو گئی و درخیزن ذلیل ہو کر پس معلوم ہوا آیت سی کہ دعا باعث مجر  
 اور ثواب کی ہوئی پس جو چیز ایسی ہوئی عبادت ہی کذا ذکر الفخرج من فتح له فی الدعاء منکھ  
 فَبَحَّتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمٰوٰتِ ۝ مصحح جو کوئی کہ کہولا جاوی واسطی او سکی دروازہ چ دعا  
 تم میں سے کہولی جاتی ہیں او سکی لئی دروازی قبولیت کی نقل کی یہاں ابی شیبہ نے **ف** یعنی  
 توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی کذا ذکر الفخرج فَبَحَّتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمٰوٰتِ ۝ مصحح کہولی جاتی  
 ہیں او سکی لئی دروازی بہشت کی نقل کی نہ حاکم نے **ف** اس روایت میں بدل ابواب الاجابة کی ابواب  
 الجنة آیا ہے اور ذکر کرنے روایتوں مختلف میں اشارہ لطیف اس پر ہے کہ دعا بہر حال خالی فائدہ نہیں  
 یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد برآتی ہی یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود میں توقف ہوتا ہی  
 تو جزا او سکی مانتہ سے بہن جاتی بلکہ سبب کہلنی دروازی جنبت کی ہوتی ہی کہ آخرت میں ذخیرہ  
 رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سی فَاِنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌۭ اَلْبَقٰی ۝ اسی لئی آیا ہے کہ بعض آدمی کہ جنکی دعا نہ  
 کرتی ہی دنیا میں جب دیکھیں کہ اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہیں گی کاشکی کوئی دعا جاری دنیا  
 نہ قبول ہوتی تو آخرت میں پورہ ذخیرہ ثواب کا ہائی کذا ذکر العلوی فَبَحَّتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمٰوٰتِ  
 ۝ مَا سَئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسَالِ الْعَاقِبَةُ ۝ کہولی جاتی ہیں او سکی  
 لئی دروازی رحمت کی اور نہیں مانگی جاتی امدد عالی سی کوئی چیز کہ بہت پیاری ہونے و بلکہ او سکی  
 اس سے کہ مانگی جاوی عافیت فعل کی بہتر نہی ہے **ف** مراد عافیت سی یہی سی کہ سلامتی موجب  
 افزون اور بیماریوں اور بلاؤں ظاہری اور باطنی سی دین و دنیا میں کذا ذکر الفخرج لا يَرُدُّ الْقَضَاءُ  
 اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعَمَلِ اِلَّا التَّوْبَةُ ۝ **ق** حجب مس نہیں پھر پی تقدیر

کوئی چیز نہ ہو سہ اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں کوئی چیز کو نیکی نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بن  
 ۱۰۰ مراد تقدیر سی یہاں بُری چیز ہے کہ جسکی اور ترقی کو آدمی بُرا جانتا ہے اس جب توفیق دیا گیا وہ عمار  
 اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے اوسکو یا آسان کر دیتا ہے پس ہنزلہ دور ہونی کی ہوتی ہے اور لفظ ہنزلہ کا ظاہر  
 یہ ہے کہ معنی اوسکی طاعت ہیں کہ سب عبادت کو شامل ہے جیسی کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا وَلَکِنَّ الْبَرَّ مَن  
 اٰمَنَ اٰخِرَتَکَ لَیْسَ وَلَکِن تِلْکِی وَالَاوہ ہئی ایمان لاوی پس معنی حدیث کی دو میں ایک یہ کہ جب ترک کیا عمل  
 ضائع نہ ہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسری یہ کہ زیادتی عمر میں حقیقتہً ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ  
 فِی نَحْوِ اللّٰہِ مَا کَانَ اَوْ یُنْفِیْتُ یعنی محو کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے اللہ رزق اور اجل سی جو کچھ چاہتا  
 اور صورت کی زیادتی کی کثافت میں یہ لکھی ہے کہ لوح محفوظ میں لکھا جاتا ہے کہ فلا نا شخص اگرچہ کر گیا  
 عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر چہ اچھی کر گیا ساٹھ برس کی پس اگر دو نو کئی عمر ساٹھ برس کی ہوگی  
 یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ بھی ہوئی کہ اذکر العلیٰ رحمہ اللہ یَعْنِیْ  
 حَذَرَ مَنْ قَدْ مَرَّو الدَّعَاءُ یَنْفَعُ مِمَّا تَزَلُ وَمِمَّا لَمْ یَزَلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَیَنْزِلُ تِلْکَ  
 الدَّعَاءُ فَبَعَثْنَا اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَمَةِ \* مس مرطس نہیں فائدہ کرنا و تقدیر سی غنی  
 اور ترقی بلا کہ مقدمہ ہی دفع نہیں کرنا اور دعاء نفع کرتی ہے اوس بلا سی کہ اور ترقی یعنی دفع ہوتی ہے یا صبر طاری  
 اور اوس بلا سی کہ نہیں اور ترقی یعنی ارادہ اور ترقی کا کہتی ہے اوسکو بھی دعا دے دے ترقی ہی یا آسان کر دیتی ہے  
 اور تحقیق بلاء البتہ ارادہ اور ترقی کا کرتی ہے اوس سی عاہل لڑتی ہیں دونوں دن دنیا ملک نقل کی جگہ  
 اور طبرانی فی الاوسطین ۱۰ لڑتی ہیں یعنی گشتی کرتی ہیں یعنی دعا بلا کو نہیں اور ترقی دیتی ہے دعا سبب  
 رد بلا کی ہوتی ہے اور بچاتی ہے جیسی پیر کو روکتی ہے لڑائی میں کہ اذکر العلیٰ رحمہ اللہ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ  
 عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدَّعَاءِ \* ۱۰ ق جب مس نہیں کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالیٰ کی  
 ۱۰۰ دعاء سی یعنی عبادتوں قول میں پس نماز روزہ افضل رہا پس نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم



فِي مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ۖ فَتُحْصَنُ جَوْكُوئِي ۖ وَتُكَلِّمُ اللَّهَ تَعَالَى سِي بِنِي سَابَه  
 زبان حال کی یا قال کی ازراہ بی پرواہی کے تو غصہ ہوتا ہی اللہ اوپر نقل کی یہ ترمذی حاکم کی  
 غصہ اس لئے ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز تھی اللہ تعالیٰ کی پس جنبی دعا کی کتب متکبرین میں گنا  
 گیا کذا ذکر العلیٰ رَحْمَةً مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ ۖ مَصْنُوعُ جَوْكُوئِي ۖ وَدَعَا كَرَى اللَّهُ تَعَالَى  
 سی غصہ ہوتا ہی وہ اوپر نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے لا تعجزوا فی الدُّعَاءِ قَالَهُ كَانَ  
 يَهْلِكُ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ ۖ حَب مَسْنُونٌ تہلو یعنی کاہلی اور قصور کر دو دعا میں اسلمی  
 کہ تحقیق ہرگز نہیں ہلا کہ ہوتا سب سے دعا کی کوئی نقل کی یہ بروجان حاکم نے مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ  
 لِيُجِبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءُ فِي الرَّخَاءِ ۖ  
 جسکو خوش لگے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ دعا اور کسی نزدیک سختیوں اور غمون کی پس چاہی کہ بہت  
 کرے دعا فراخی کی حالت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلمی کہ مومن کی شان سی یہی کہ  
 اللہ تعالیٰ سی التجا کرے پہلی خطرہ کی بخلات کفار خجاری کہ جب اوکو سختی اور غم پہنچتی ہی دعا  
 کرتی ہیں اور فراخی میں اسراف کرتی ہیں اور دعا چھوڑ دیتی ہیں جیسی کہ اللہ تعالیٰ فرمایا وَادْعَا  
 أَقْرَبَكُمْ عَلَى الْأَتَانِ أَعْرَضُوا بَايَجَانِبَهُ وَادْعَا مَتَّ الشَّرْقَ فَرَدُّوْا دُعَاءَ غَرِيضٍ ۖ یعنی جب انعام  
 کرتی ہیں ہم آدمی پونہ پیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گون اپنی اور جب پہنچتی ہی اوکو برائی پس صاحب دعا  
 جوڑ لیا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی کذا ذکر العلیٰ رَحْمَةً الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ۖ  
 عِمَادُ الدِّينِ وَتَوْحِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ مَسْنُونٌ دعا تہیاری مومن کا ہی یعنی دور  
 کرتا ہی اوس سے بلا آپسی اور غیر سی اور سنون دین کا ہی اور روشنی آسمان کی اور زمین  
 کی یعنی اوس سی تاریکیاں ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہیں نقل کی یہ حاکم  
 نے ف نماز کو ہی اور جابی ستون دین کا فرمایا پس منافات نہیں ہی اس لئے کہ ایک

جنت کی کئی ستون ہوتی ہیں اور غازیہ بھی تو مشعل ہی دعا کو کذا ذکر العلیٰ رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون مَبْتَکَلینَ فَقَالَ اَمَّا کَانَ هُوَ لَا یَسْئَلُکَ اللّٰهُ الْعَافِیَۃَ پھر گزری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی کسی بلالین پس فرمایا کیا نہیں تھی یہ یعنی حالت جہن میں کہ مانگتی خدا اسی عافیت دائم نقل کی یہ بزرگ فی ہمسین اشارہ ہی ہے کہ جسی لازم کیا دعا کو نرمی میں محض ظاہر بلاسی اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کی ہوئی بلا سزا اور سکی کذا ذکر العالی مابین صلیم یَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰی فِی مَسْئَلَةٍ

اَلَا اَعْطَا هَآ اَیَّاهُ اَمَّا اَنْ یُعْجِبَ هَآ لَهٗ وَاَمَّا اَنْ یَدَّخِرَ هَآ لَهٗ انہیں کو سنی کہ قائم کرے موہنہ اپنا واسطی خدا تعالیٰ کے دعائیں کر کے دیتا ہی اوسکو یہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا میں یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لئی نقل کی یہ کہ **و** یعنی آخرت میں بہت سا ثواب اوسکا دیکھا یا خوشی کا کچھ گناہ اوسکی غرض کہ اللہ ضائع نہیں کرنا اجر نیک کار کا پس ناخیر کی صورت میں طالب کو دعا کا چھوڑنا سنا ہی اس کہ کلام اللہ میں آیا ہی عَجَبُ اَنْ تَکْرَهُ شَیْئًا وَّتُحِبَّ لَکُمْ وَّعَسٰی اَنْ یَّجْعَلَ شَیْئًا وَّیُحْسِنَ لَکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکھتی ہو اور واقعہ میں وہ تمہاری بہتر ہوتی اور بعضی چیز دوست رکھتی ہو اور وہ بُری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتی پس آدمی پہلائی بُرائی اپنی نہیں جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندی کو کہ قائم ہو وہی حق بندگی میں اور اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہی ہے کہ دعا بندگی کے قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم فی ربوب کی ہی کہ بلا دیکھا اللہ تعالیٰ ایک مومن کو قیامت میں اور سامنی کہا اگر کر پوچھی گا اسی بندی میری حکم کیا میں تجھ کو کہ دعا کری تو مجھ ہی اور میں وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو فی دعا کی تھی کہیں گامان رب میری پس فرمایا اللہ تعالیٰ کہ تجھ میں نہیں کی تو فی کوئی علم کہ قبول کی منی تیری لئی کیا فلا فی

نہین دعا کی تھی تو فی کہ دور گردون غم تیرا کہ او تر ایتبا تجر پس دور گردو بامینی نجبی پس عرض کر یکا سچ ہی میری  
 پس فرما دیکھا وہ توجہ فی قبول کی سین فی دعا تیری مینا میں اسی طرح ملا فی خلا فی روز سہر دعا کی تھی تو فی غم کی  
 او تر فی زہر کہ دور گردون او سکو پس نہ یکھا تو فی دور ہونا او پس غم کا عرض کر یکا مان ای رب میری پس  
 فرما دیکھا ذخیرہ کہ میں فی تیری لئی حبّت میں بدلی او سکی ایسی ایسی خبریں اسی طرح اور حاجت کو  
 پہنچ کر فرما دیکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پس مومن فی نہیں کوئی عاکی ہل کر کہ اللہ تعالیٰ بیاں کیا  
 تعجیل او سکی یا ذخیرہ او سکا پس کہی مومن او سوقت کا شکلی کوئی دعا میری دنیا میں تعجیل نکر فی بہہ ختصا ہی  
 بڑی کا ذکر کی بہہ ملا علی رح فی اور شیخ فرما دین رح فی لکھا ہی کہ دعا بند ہی مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا میں  
 پروردگار کی لیکن بنا بر صلت کی کہی دنیا ہی دنیا میں اور کہی فقیر و کر تابی آخرت کی لئی حاصل بہہ کہ دعا بند کی  
 کہ وقت او تر فی بلا کی یا نزدیک خوف او تر فی کی بندہ ساتھ او سکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتھ نماز روز کی حکم کیا  
 گیا ہی جب وقت آوی نظم از دعا بنو و مراد عاشقان جہر سخن گفتن بآن شیرین دہان ای اخی بیت  
 از دعا کردن مدارد با قبول و بار دعا بیت جہ کار کہ را جابت کردشان ہوا المراد ورنہ با دیدار نقد آید  
 و کند دلذبت آن بیشتر بہ تقریب سخن بار و کہ **الذکر** بہ بیان فضیلت ذکر کا ہی **ف**  
 فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کسی مثل قول اللہ تعالیٰ کی فاؤ کرو فی اؤ کر کم یعنی پس یاد کرو محکو  
 یاد کرو بخائیں محکو اور سفیان بن عیینہ فی کھا ہی کہ خبر مجھی ہو چکی ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ فی فرمایا بندون اپنی کو  
 ایک جزوی ہی من فی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا میں تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا میں وہ بہہ ہی  
 فاؤ کرو فی اؤ کر کم اور احیاء العلوم میں ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہ کہا میں جانتا ہوں حبس وقت کہ ہر روز  
 تعالیٰ محکو یاد کر تابی یا رون فی تعجب کیا اور پوچھا کیونکر جانتا ہی تو کہا میں یاد کر تا ہوں او سکو تو وہ ہی  
 مجھی یاد کر تابی اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ فی لکھا ہی کہ ذکر بہہ ہی کہ ملا صی پاوی عظمت و بیان سی ساتھ  
 دوام حضور قلب کی ساتھ حق کی اور یوس نام خدا تعالیٰ کا ساتھ زبان و دل کی اور فضل بہہ ہی کہ ذکر

دل اور زبان سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو پس ساتھ دل کی افضل ہے ایسا ہی کہا تو ہی فی شرح مسلم میں اور برابر  
 ذکر ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفات صفات الہیہ یا ایک حکم کا احکام اوسکی سے یا فعل کا افعال  
 اوسکی سے پس مکمل ذکر ہے اور فہم ذکر ہے اور مدرس اور معنی اور واعظ ذکر ہیں اور متفکر عظمت  
 اور جلال اوسکی میں ذکر ہے کذا قال الفخریح یقول اللہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا  
 مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِي فَاَنْ ذَكَرَنِي فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِي فِيْ مَكَرٍ  
 ذَكَرْتُهُ فِيْ مَكَرٍ خَيْرٌ مِنْهُ الْحَدِيثُ «خ م ت س ق» فرماتا ہے بندہ  
 میں نزدیک کمان بندی اپنی کی ہوں کہ ساتھ میری رکھتا ہے اور میں ساتھ اوسکی ہوں یعنی ساتھ ہوں  
 و رحمت و مدد کی جب یاد کرتا ہے مجھ کو پس اگر یاد کر مجھ کو ذات اپنی میں یعنی چکی سے یاد کرتا ہوں میں اوسکو  
 ذات اپنی میں اور اگر یاد کر مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہوں میں اوسکو اوس جماعت میں کہ بہتر ہے  
 اوس سے فرمایا آخر حدیث فلک نقل کی یہ بخاری سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ فی نزدیک  
 کمان بندی اپنی کی ہوں یعنی معاملہ کرتا ہوں بندہ سے موافق کمان اوسکی کی اور کرتا ہوں اوس  
 جو توقع رکھتا ہے مجھ سے مراد ہے رغبت دلائی اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کی خوف پر غالب رہی اور کمان  
 اچھا رکھی کہ خشیکا مجھ جیسی کہ ایک رویت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ میں لیجا  
 حکم فرما دیا کہ جب وہ کنارے دوزخ پر کھڑا ہوگا عرض کرے گا اے رب میری میرا کمان تیری ساتھ اچھا تھا  
 فرما دیا اللہ تعالیٰ پہلے لاؤ اوسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِي فَاَنْ ذَكَرَنِي فِيْ نَفْسِهٖ  
 ذَكَرْتُهُ فِيْ مَكَرٍ خَيْرٌ مِنْهُ الْحَدِيثُ «خ م ت س ق» فرماتا ہے بندہ میں اوسکی کی اور کرتا ہوں اوس  
 کسی مخلوق اپنی پر یا چکی سے دوزخ کا ثواب اوسکو آپہنسی اور پر نہیں سوئنی کا یہ حدیث وکیل  
 اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہے ہر زبان چکی کا اس لئے کہ وار د ہوا ہے کہ وہ ذکر خفی کہ نہیں سنتی ہے اوسکو

حفظ یعنی فرشتہ ای عالم لکھتی والی ستر درجہ فضل ہی اور وار دہو اسی کہ خیر الذکر انحضرت بجا عت بہتر  
 یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء کی پس دلیل ہوئی یہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ فضل ہیں سب  
 انبیا اور بشری اور آخر حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی نزدیک ڈھونڈی اور اوس طرف میری ایک شہادت  
 نزدیک ڈھونڈھون میں اور اُون طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیک ڈھونڈھیں ساتھ میری ایک گز  
 نزدیک ڈھونڈھون طرف اوسکی مقدار پہلانی دو نو ہاتھوں کی اور اگر اوس میری پائیں مبارک و اُون  
 میں طرف اوسکی تیز و حاصل یہ کہ بندہ اگر تھوڑی سی بھی رجوع او دیر کرتا ہی وہاں سی توجہ اور  
 التفات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہے کذا ذکر العلی والفخر ج ۱ آ ۱۰ خیر لکھ خیر اعلیٰ  
 وَ اَسْرَکَا ہَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَ اَرْفَعِہَا فِی دَرَجَاتِکُمْ وَ خَیْرَ لَکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّہَبِ وَ  
 الْوَرَقِ وَ خَیْرَ لَکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَقْصُرَ بُوَا اَعْنَاقَکُمْ وَ یَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ وَ قَالُوْا  
 اٰیٰلِیْ قَالِ ذِکْرَ اللّٰہِ ۝ ۱۰ **ت ق م** اپر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا خبر دو تین  
 تھوڑا تھوڑا بہترین عملوں تمہاری کہ اور بہت پاکیزہ اونکی کی نزدیک پاؤ شاہ تمہاری کہ اور ساتھ  
 بہت بلند اعمال کی درجوں تمہاری میں یعنی بہت میں اور ساتھ بہتر کی تمہاری لمبی خرچ کرنی سونی اور  
 چاندی کیسی اور ساتھ بہتر کی تمہاری لمبی اس سی کہ ملو تم دشمنوں اپنی سی یعنی کا فروشی چا دین  
 پس مارو تم گردنیں اونکی یعنی مارو ملو تم بعضی اونکی کو اور مارین وہ گردنیں تمہاری یعنی سبکی باصنوں  
 کی کہا اصحاب فی مان خبر دیجی فرمایا رسول خدا فی وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہہ تر مذنی اس ماجہ  
 حاکم احمد فی **ف** اچھا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات مالہ اور بہت  
 شادہ قسم خرچ کرنی سونی اور چاندی سی اور لڑائی کی کھارسی سیلی ہیں طرف تقرب خدا تعالیٰ کی اور  
 ذکر مقصود اعلیٰ ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی اَنَا جَلِیْسٌ مِّنْ ذَکَرِہِ فِیْ یٰمِنِ ہُمْ نَشِیْنٌ اوسکا ہون جو یا  
 اگر تا ہی مجھ پس ذکر خلاصہ عبادت و طاعات کا ہوا اور فضل انواع ذکر کا قرآن شریف ہی چنانچہ

فصلت اخیر کتابین او یکی اور پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہی نہیں ہی ذکر ہی جیسی کہ اکثر صدیقوں سے  
 معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ذکر یا معنی ہی اور سبب عمل کا ہی کذا قال العلیٰ رحمہ اللہ اور مشہور یہ ہے  
 کہ عبادت متعدی کہ نفع او سکا غیر کہ ہو چنچ افضل عبادت لازم سے ہی کہ نفع او سکا خاص کرنی و  
 کی ذابت ہو و لیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کی ہی اور ذکر اوس سے مستثنیٰ ہی و لکن ذکر اوس  
 کذا قال النضر رحمہ اللہ افضل من ذکر اللہ طس نہن کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا کی  
 نقل کے یہ طبرانی فی اوسطین و صدقہ اوس مال کو کہتی ہیں جسکی دینی میں یہ ہوا و  
 رسول اللہ تعالیٰ سے اس حدیث میں تسلی ہی فقراء صابرین کو کذا قال العلیٰ رحمہ اللہ ملائکہ  
 یطوفون فی الطریق یتمسسون اهل الذکر فاذا وجدوا قومًا یدکرون اللہ عزوجل  
 تنادوا اهلکم انی احاجکم قال فحتموا بآخیتہم الی السماء الدنيا الحدیث  
 خ مرث تھتق اللہ کی ای فرشتی ہیں یعنی سوائے حفظہ کی کہ مقصود او انکی خلقی ذکر کی ہیں بہرین  
 راہوں میں دہونڈتی ہیں ذکر کرنی و انکو یعنی تو کہ اونسے ملین اور دعا کریں او انکی ای پس جب باقی ہیں  
 او انکی ایک جماعت کو کہ یاد کرنی ہیں اللہ عزوجل کو پکارنی ہیں آپس میں او تم طرف حاجت اپنی کی فرمایا انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہہ لیتی ہیں او انکو ساتھ ہر دن اپنی کی آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث  
 انک نقل کی یہ بخاری سلم ترمذی فی و باقی حدیث یہ ہے کہ جب فرشتی جناب باری تعالیٰ میں  
 جاتی ہیں تو پوچھتا ہے اونسے پوچھو کہ عالم کا حال یہ کہ وہ بہت جانتا ہے اونسے کیا کہتی ہیں مندی  
 ملائکہ جواب میں عرض کرتی ہیں کہ ساتھ یا کی اور برائی کی یاد کرتی ہیں تجھ کو اور تعریف کرتی ہیں تیری  
 اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتی ہیں تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے او ہنوں فی تجھ کو عرض کرتی  
 ہیں فرشتی قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھا او ہنوں فی تجھ کو پس فرماتا ہے رب العزت کیا حال ہوا انک  
 محسوس کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھیں وہ تجھ کو ہو و وہ بہت کرنی والی عبادت تیری اور بہت



بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پس فرما تا ہی اسد پس کیا ماکتی میں مجبسی غرض کرنی  
 میں فرشتہ ماکتی میں تجبسی بہت فرما تا ہی اسد کیا دیکھی ہی اوہ ہونے بہت عرض کرتی میں  
 قسم ہی اسد کی اسی رب جبار ہی نہیں دیکھی اوہ ہونے بہت فرما تا ہی اسد تعالیٰ البر کیا حال ہو  
 اگر دیکھیں وہ بہت عرض کرتی میں فرشتہ اگر دیکھیں اسکو ہون بہت اس پر حرص کرتی والی  
 اور بہت طلب کریں اسکو اور بہت اوہ میں کریں رغبت پھر فرما تا ہی اسد جس چیز ہی پناہ ماکتی ہیں  
 عرض کرتی میں فرشتہ پناہ ماکتی ہیں دوزخ ہی فرما تا ہی اسد پس کیا دیکھی ہی اوہ ہونے ہی اسکو کہتی  
 میں فرشتہ قسم ہی اسد کی اسی رب نہیں دیکھا اوہ ہونے ہی اسکو فرما تا ہی اسد تعالیٰ البر کیا حال ہو  
 اگر دیکھیں اسکو عرض کرتی میں فرشتہ اگر دیکھیں اسکو ہون بہت اس سے ہبا گئی والی اور بہت  
 اس سے ڈرنے والی فرما تا ہی اسد تعالیٰ البر کواہ کرتا ہون میں نکلو تحقیق یعنی بخشش ہی کناہ اوہ کی پس  
 عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص آیتا ہی ذکر کرنی والوں میں نہیں ہی ذکر  
 کرنی والا سوار کسی نہیں کہ آیتا ہی کلام کی لئی فرما تا ہی اسد تعالیٰ وہ بیٹنی والی من کہ نہیں بخت  
 ہوتا نہیں اور نکالنا فی الشکوۃ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ  
 الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ۚ خ مَثَل اوس شخص کی یاد کرتا ہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یاد کی کہی  
 اور اوس شخص کے کہ نہیں یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یاد کی کہی مانند زندگی اور مرد کی نقل  
 کی یہہ بخار ہی سلمیٰ **ف** حاصل یہہ ہی ذکر حیات قلب ذکر کی ہی اور غفلت موت اس کے  
 اور جیسی کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنی والا اپنی عمل سے بہرہ مند ہوتا  
 اور نہ یاد کرنی والا کہ اسکو اپنی عمل سے بہرہ نہیں مانند مرد کی ہی کہ اسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہیں  
 ہوتا **بیت** زندگان فی توان گفت حیاتی کہ مراست ۛ زندہ آن بہت کہ با دوست و صالی دارد و  
 کذا ذکر العلیٰ والفخر لا یفقد قوم یذکرون اللہ لا یحفظہم الملائکۃ و

غَسَّيْتُمْ لَكُمْ رَحْمَةً وَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ مَوْتٌ قَدِيمٌ  
 نہیں نہیں ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کو مگر کہ گہیر لیتی ہیں اور نگو فرشتی یعنی وہ جو ذکر اور اللہ  
 دہو نہ دیتی پہرتی ہیں اور ڈھانچ لیتی ہی اور ذکر و حجت اور اورتی ہی اور پیر سکین خاطر کی اور یاد کرتا ہوں  
 اللہ بچاؤن کو کون کی کہ نزدیک اوسکی میں نقل کی یہی سلم ترمذی ابن ماجہ فی **ف** سکینہ  
 خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دلیسی نقل  
 جاتی ہی اور حضور ساتھ اللہ کی ہم پہونچا ہی اور مراد اون کو کون سی کہ نزدیک اوسکی میں فرشتی تقر  
 بین کہ جنہوں نے کھاتہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت اسی اللہ ایسی کو پیدا کرنا چاہی تھیں  
 میں فساد اور خون ریزی کر لیا اونی بطور فخر کی فرمایا ہی اس لئے کہ باوجود موانع کی کہ نفس  
 اور شیطان اور علائق نہیں غافل رہتی اوسکی ذکر سی کذا ذکر العلیٰ رح یا رسول اللہ **اِنَّ شَيْئًا**  
**اِنْ سَلَامٍ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاُبَيِّنُ بَشِيحًا اَنْشَبْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانَكَ بِرَطْبًا**  
**مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَقِ حَب مَس مَص** ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا کی محبت  
 احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئی میں مجھ پر خبر دو مجھ کو ساتھ ایسی خبر کی کہ بہرہ و سا کروں میں  
 اوسکی فرمایا ہمیشہ ہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن  
 شیبہ فی **ف** شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہیں صدق  
 اسلام مسلم کی پر غالب ہوئی ہیں یعنی متعدد دہوئی ہیں اور اوس حد کو پہونچتی ہیں کہ عاجز ہوں  
 کرنی سی اور متخیر ہوں بعضی کی کرنی میں کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کروں اور ترمذی زبان کی کنا  
 ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی کہنی اوسکی سی اور زبان  
 سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہ زبان ہمیشہ تر نہیں رہ سکتی یا اسی زبان کو فرمایا مبالغہ یا  
 یہ طاقت کی ہو یا جمع و دونوں میں کہ دل و زبان سی ہو پس یہ نور علی نور ہی کذا ذکر العلیٰ رح

اٰخِرُ كَلَامٍ فَارْفُتْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ  
 اَحَبُّ اِلَى اللهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتُ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ حَبَسَ طَوْبَهَا  
 معارفی آخری کلام کہ جدائی کی مینے اوس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی وقت رخصت کی مینے کہہ  
 کہ عرض کیا مینے کہ نسا عن نہت پیار ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مری تو  
 اوس حالت میں کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی نفی فصل کی یہاں جان بزار طبرانی فی تری  
 بہرہ تیری زبان پر ذکر جاری ہو اچھین اشارہ ہی ہے کہ خلاصہ اعمال ذکر اللہ تعالیٰ کا ہی اور بار  
 اوس کا جس خاتمہ پرچی جی کہ وارد ہوا ہے کہ نہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتا ہو پھر مری اسی پر کہ  
 داخل ہوگا بہشت میں اور اشارہ ہی ہے کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات میں سبب ہو تا ہی حاصل  
 ہونی ذکر کا وقت مرنے کی جیسی کہ روایت کیا گیا ہے کَمَا تَقِيْسُوْنَ مَمُوتُوْنَ وَ كَمَا تَمُوتُوْنَ تَسْتَوُوْنَ  
 یعنی جی طرح جی رہو کی وسیطہ مرحو کی وسیطہ اوٹھائی جاؤ کی کذا ذکر العلی ح  
 قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ مَا اَنْتَ تَطُتْ وَ اَذْكُرَ اللهُ عِنْدَ كُلِّ  
 حَجْرٍ وَ شَجَرٍ وَ مَا عَمِلْتَ مِنْ شَيْءٍ فَاحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلَسَرَّ بِاللَّهِ وَ الْخَلَاءِ نِيَّةً  
 يَا لَعَلَّ نِيَّةً طَوْبَهَا معارفی جل ثانی عرض کیا مینے اسی رسول خدا کے نصیحت کرو مجھ کو فرمایا بالذکر  
 اپنی تقوی اللہ کا جب تک طاقت رکھی تو اور یا تو کر اللہ کو نزدیک بہر پھر اور در رخصت کی اور چہ  
 کی ہو تو فی برائی یعنی کناہ یا غفلت پسید اگر خالص اسطی اللہ کی اوس میں یعنی بیچ حق اوس برائی کے  
 یا برائی کی لئی توبہ توبہ پوشیدہ ہر کناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر ہر کناہ ظاہر کی قتل کی یہ طبرانی  
 ف یہہ عرض ہی وقت رخصت کی معارفی طرف میں کہ کی کہ ظاہر یہہ معلوم ہو تا ہی کہ یہہ عرض اول  
 حدیث سابقہ کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزوں ہی اور احتراز متابعت ہو اسی اور ان تمام  
 سی ہی اور حقیقت میں تقوی محافظت کرنا حدود آہی کا اور وفا کرنا عہدوں اوس کی کا ہی اور یہہ کی قسم ہے

تقویٰ عوام کا یہ ہے کہ فرمان برداری احکام الہی کی کمری اور بھی منع چیزوں سے اور تقویٰ خواص کا  
 موافقت بندی کی یہی سادہ پروردگار کی اوس چیز میں کہ مقدر ہی اوسکی حق میں حضرت ابن عمر  
 روایت ہے کہ متقی وہ ہے جو اپنی لٹی کسی سے سوا کسی اور نہ بجانہ کی امید نیکی کی نہ کرے اور یاد کرنا نہ کرے  
 ہر درخت و پتھر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہد ہی کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالیٰ  
 کی یعنی جو چیز دیکھی جانی کہ اوسکی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہی اور اسکا بنانی والا ایک ہی کوئی  
 شریک اوسکا نہیں اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جیسا کناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کر ہی اگر کناہ  
 پوشیدہ کیا تھا توبہ ہی پوشیدہ کر ہی اور اگر ظاہر کیا ہی توبہ ہی ظاہر کر ہی سب توبہ ہی ہی اور یہ  
 معلوم ہوا کہ بجز و صادر ہوئی کناہ کی توبہ کر ہی واجب ہی یا سب چنانچہ تو فرمائی منقول ہی کہ کناہ  
 کی بغیر دلیل کی توبہ کر ہی واجب ہی اگرچہ کناہ صغیر ہو پس ضرورت میں اگر تاخیر کر لیا توبہ  
 ایک کناہ اور اوسکی ترک کا لازم آوے گا کذا ذکر العی و الفخرج ما علی آدمی عکلاً انجی  
 کہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ \* ط ا مص نہ عمل کیا کسی آدمی کی کوئی عمل کہ بہت  
 نجات دینی والا ہو اوسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کیسی نقل کی یہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ  
 ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سے قیامت کو چھٹکار نہیں کروانی کا یہ ہے  
 افضل ہی قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا  
 ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع قالہ ثلاث مرات \* ط مص طس صط  
 عرض کیا صحابوں نے اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں مکر یہ کہ راہی بہت  
 تلوار اپنی کی میان تلک کہ ٹوٹ جاویں تلوار فرمایا اسکو یعنی ولا الجہاد کو حتی ینقطع تک تین بار  
 نقل کی یہ طبرانی ابن ابی شیبہ فی اور طبرانی فی اوسط اور صغیرین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد  
 خالی ہو ذکر سی اور جس جہاد میں ذکر ہی ہو نہ ہی ذکر سی افضل ہو کا حاصل یہ ہے کہ نہ اگر افضل ہی

اور نری عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیکا سیا تہ ایک عمل کی پشت بہین کہ وہ  
افضل ہو کا نری ذکر سی کذا ذکر علی رح اور بیہقی فی عبدہ اس بن عمر سی روایت کی ہی ولا ان  
یضرب بشفیع حتی یقتلہ اس معی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہنچی تو بھی ذکر افضل  
ہنیں پس ان دونوں حدیثوں میں مخالفت ہوئی پس حنفی فی کہا ضرور پڑھی ترجیح ایک حدیث  
کی دوسری پر یا کہیں کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی تو جیبہ پہل نقل کی ہی وہ یہی کہ  
الا ان یضرب بشفیع یل ہی جہاد سی اور کلامہ الا کا رائد ہی پس اس صورت میں یہ حدیث مخالفت  
ہونی کی ساتھ حدیث ابن عمر کی کہ بیہقی فی روایت کی ہی اور ساتھ حدیث الا اخیرہ کما یحیر اعمالکم  
آخر تک کی اور ساتھ عام حدیثوں کی کہ دلالت رکھتی ہیں اور فضیلت ذکر کی جہاد خاص کہ کذا ذکر

الفرج لوان ترجلا فی حجرہ دتر ایم یقسمہا و آخرہ کما اللہ کان لذلک  
للہ افضل ط اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گوداوسکی میں درمیں ہوں کہ بانٹتا ہوا تو کو یعنی اور ذکر  
نہ کرتا ہوا اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہوا اس کا یعنی اور درمیں نہ بانٹتا ہو تو ہو گا ذکر کرنی والا خاص  
واسطی اس کی افضل نقل کے یہ حدیث طبرانی فی ف اس لکی کہ اللہ تعالیٰ کو یا و کلبی اس تعالیٰ  
او کو یا و کرتا ہی اور اس کا یا و کرنا اپنی بندگی کو افضل ہے چیر سی کذا ذکر علی رح اذا صرہم تھو یا

الجنة فان تعوا قالوا یا ہر رسول اللہ و ما یر یا ض الجنة قال حلق الذکر ت  
جب کذرو تم باغون جنت میں پس یہ کہہاؤ کہہا صحابیوں فی ای رسول اللہ کی اور کیا میں باغ  
فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہ ترمذی فی ف معنی یہ ہیں کہ جب کذرو تم ایک جماعت پر کہ یا و کرتی  
ہوں اللہ تعالیٰ کو ایک مکان میں پس تم ہی اونکی ساتھ یا و کرو یا سنو او کا راونکی متابعت اس لئی  
کہ وہ باغ جنت میں ہیں اب بھی اور آئندہ کو بھی فرمایا اللہ تعالیٰ فی ولین خاف مقام ربہ جنتان  
بعضون فی جنتان کی یہ بھی معنی کی ہیں کہ ایک جنت دنیا میں یعنی جنتی ذکر کی اور دوسری عقبی میں او

میوہ کہا یعنی کروا سمن وہ چیز کہ سبب ہودی حاصل ہونی باعون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید  
 اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث فی الکہا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجد میں مراد بن اور ہنون  
 حمل کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کذروتم  
 باعون جنت پر چروتم ابو ہریرہ فی کہا کیا بن وہ فرمایا مسجد میں ابو ہریرہ فی کہا چرنا اونکا کیا  
 ہی فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مکرر علی قاری فی الکہا ہی کہ اظہر یہی کہ  
 یہاں مطلق حلقی مراد بن اور حلقی مسجد کی افضل ہوتی بن اور نووسی فی کہا ہی کہ اس حدیث میں  
 اشارہ ہی اس پر کہ جیسا ذکر مستحب ہی حلقی میں بیٹھا ذکر کی لمی ہی مستحب ہی کذا ذکر العلیٰ الخ  
 ریح یقول اللہ عز وجل سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكُرَمِ قِيلَ مَنْ أَهْلُ  
 الْكُرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ حب طص  
 فرماتا ہی اللہ غالب اور بزرگ قریب ہی کہ جانیں گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اوس دن کہ  
 کون میں صاحب بزرگی کی یعنی لائق اگر ہم کی کعبہ پر اللہ تعالیٰ انعام و بخشش کرے گا عرض کی صحابہ فی کون  
 میں صاحب بزرگی کی امی رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجلس ذکر کی مسجدوں میں نقل کی یہاں جان  
 طبرانی ابو یعلیٰ فی ف من المساجد بیان ہی مجاہد کا اور بعضی فحون میں فی ہی مجاہد کی یعنی وہ  
 مجلس والی ذکر کی کہ واقع ہی مسجد میں یعنی دنیا اور بازار دنیا کو ترک کر کے مشغول ہوئی میں ساتھ ذکر  
 خدا کی مسجدوں میں اس حدیث میں اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدوں میں افضل ہی غیر مسجد  
 کذا ذکر العلیٰ ریح ما من آدمی الا لقلبہ بیتان فی اخذہما الملک و فی الآخر الشیطان  
 فاذا ذکر اللہ خنس و اذا لم یذکر اللہ وضع الشیطان منقارہ فی قلبہ و  
 وبقی نس لہ بہ منہن کوئی آدمی مگر کہ واسطی دل اوس کیکی و نو مکان میں ایک میں انہیں  
 ہی فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچھی باتیں اور ذکر خدا کا اور دوسری میں شیطان ہی یعنی بُری باتیں

دو غفلت ڈالتا ہی جس جیاد کرتا ہی اللہ کو معنی بسبب الہام فرشتہ کی چچی ہستہ جانا ہی شیطان  
 اور جب نہیں یاد کرتا اللہ کو معنی بسبب اعراض کی الہام فرشتہ کی کسی رکھتا ہی شیطان مہینہ اپنا  
 اور سکی دلیں اور وسوسہ ڈالتا ہی اس کی لئی نقل کی یہاں ابی شیبہ فی **ف** وسوسہ ڈالتا ہی  
 کہ باعث ہوتی ہیں غفلت کے پس جب تک کہ ذکر نہیں کرتا ہی حال ہوتا ہی شیطان آدمی کی تیار  
 کہ ذکر العلیٰ رح من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قد یدکر اللہ حتیٰ تطلع الشمس  
 صلیٰ ستر کھتین کانت لہ کاجر حجة و عمرہ تا مئة تا مئة تا مئة **ف**  
 انقلب باجر حجة و عمرہ **ط** ہجو کوئی نماز پڑھی فجر کی جماعت میں پہر بیٹھا ہوا یاد کرتا ہی  
 اللہ کو یہاں تک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی لمبائی کہ گراہت نماز کی نہر ہی پہر پڑھی نماز و کعبت  
 ہوتا ہی اس کی لئی مانند ثواب حج کی یعنی بسبب قائم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمری  
 پوری پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہ ترمذی فی اور طبرانی کی روایت  
 میں بدلے کانت کہ کی یہاں آیا ہی پہر ہی ساتھ ثواب حج اور عمر کی **ف** بیٹھا ہوا یاد کرتا ہی  
 ہمیشہ رہا اور حالت ذکر کی برابر ہی کھڑا ہوا بیٹھا ہوا لیکن بیٹھی رہنا افضل ہی مگر کوئی اور عبادت  
 پیش آج و جی جیسی کہ طواف کی لئی کھڑا ہوا یا نماز جنازہ کی لئی یا حاضر ہو فی مجلس درس کی لئی  
 اور صورت میں فضیلت بیٹھی رہنے کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز شراق کہتی ہیں اور اس  
 میں اشارہ ہی ہے کہ لازم نہیں ہی کہ جہاں نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہی بلکہ جائز ہی کہ جگہ بدل کر صحن  
 میں ہی جہاں چاہی ذکر کی لئی بیٹھی اس لئی کہ مقصود اصلی مشغول رکھنا وقت کا ذکر میں ہی اگر چہ  
 ہو یا دوکان میں مگر جب نماز پڑھی ہی اور مسجد میں بیٹھا افضل ہی کہ ذکر العلیٰ رح ذکر اللہ فی  
 الغافلین بمنزلة الصائرين فی الفرائین **ط** یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنے  
 والوں کی یعنی اللہ کی یاد کی مشغول ہوں بیچ شر میں بازاروں میں بیچ مرتبہ صبر کرنی والی کی ہی لغز

مجاہد کی ہی بیچ بہا گئی والون کی یعنی لڑائی کا کسی نفس کی بہہ بزاری اور طبرانی فی اوسطین **ف**  
 اگرچہ بہا گنا جائز ہو تو یہی صبر کرنی کا بڑا درجہ ہے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ کذا ذکر الہی مابین قوم جلسوا  
 مجلساً و نفر تو ائمہ و لم یکنوا اللہ فیہ اِلا کما کما قہر قوا عن جفیفۃ حمار و کان علیہم  
 حسرت کون اقیامۃ **مس دت حب اس** نہیں کوئی قوم کہ پیشین مجلس  
 میں اور جدا ہو دین اوس سے اور نہ یاد کریں اللہ کو اوس میں مکر کو یا کہ جدا ہوئی مردار کہ ہی کسی اور پر  
 یہ مجلس اور حضرت قیامت کی دن نفس کی بہہ حاکم بودا و در تندی ابن حبان احمد نسائی **ف**  
 اس حدیث میں نفرت دلائی ہی غفلت ہی اور غبت دلائی ہی ذکر پر پس ذکر کرنی والی مشابہ ہوئی کہانی  
 حلال کے اور تخصیص کہی کی اسلی ہی کہ بڑا حیوانات میں ہی خلاصہ یہی کہ مجلس غفلت کی مانند کہ ہی  
 مردی کی ہی اور جدا ہونا اوس ہی مانند جدا ہونی کی ہی مردار سی کذا ذکر الہی و ما مشی احد  
 ممشی لم ینکر اللہ فیہ الا کان علیہ نزوۃ و ما اوی احد الی غیر استیہ لم ینکر اللہ  
 فیہ الا کان علیہ نزوۃ **مس احب** اور نہیں چلتا کوئی کسی راہ میں کہ نہ یاد کرے کہ اللہ کو  
 اوس میں مکر ہو گا نہ ذکر کرنا اوس پر موجب حسرت کا اور نہیں چلے گا کوئی ستر اپنی پر گھنہ یاد کرے کہ اوس میں مکر  
 کہ ہو گا نہ ذکر کرنا اوس پر موجب حسرت کا نفس کی بہہ نسائی احمد ابن حبان فی **ف** اسی ہی فرماتی ہی حضرت صدیق  
 کا شکی گو نہا ہوتا میں غیر ذکر خدا کی سی کذا ذکر الہی **رح** اِنَّ الْجَلَّ یُنَادِی الْجَلَّ بِاسْمِہِ اَی  
 فَلَہٗنْ هَلْ مَرَّ بِکَ اَحَدٌ ذَکَّرَ اللّٰہَ فَاَدَّ اَقَالَ نَعَمْ اَسْتَبْشِرُ الْحَدِیْثَ **ط** تحقیق ایک پہاڑ پچارتا ہی پہاڑ دوسری  
 ساتھ نام اوس کی یعنی جن نام ہی شہر ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلا فی فی نام لیتا ہی اوس کا کیا گذرے تجر کوئی کہ یاد  
 کرے کہ اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا مان گذرے خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچھنی والا فرمایا آخر حدیث ماک نقل کی یہ  
 فی حضرت انس سی روایت ہی اسی طرز بہر صبح نام ایک نگر ازین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچھا ہی  
 کہ آیا تجھ کسی فی نماز پڑھی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی مان بزرگ جانتا ہی وہ ٹکڑا اوس کو اپنی پر



اور جو بندہ ایک شکرہ زمین پر نماز پڑھتا ہے یا ذکر کرتا ہے وہ شکر اوسکی لئی گواہی دیکار و بزویر و دکان  
 اوسکی کی اور روزنامی اوسپر چند مرتبہ ہی کذا ذکر العلیٰ ح **اِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَرْكَعُوْنَ**  
**النَّفْسَ وَالْقَمَرَ وَالْجَوْمَ وَالْاَظْلَمَةَ لِيَنْكِرَ اللّٰهُ** مسیح تحقیق اچھی بندہ ہی اوسکی وہ ہیں  
 محافظت کرتی ہیں سورج اور چاند اور ستاروں اور سیاروں کی یعنی سامی و رخنوں اور دیواروں  
 وغیرہ کی واسطی یاد اللہ تعالیٰ کی نفس کی یہ جاکم فی **ف** یعنی ستاروں کی چلنی اور چلنی اور  
 دُوبنی کا انتظار کرتی ہیں حاصل یہی کہ اچھی بندہ ہی وہ ہیں کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظائف میں مشغول  
 رہتی ہیں اور ان چیزوں پر بچانسی وقتوں کی لئی نگاہ رکھتی ہیں کذا ذکر الفرج کس یجسر اهل  
**الجنة الا على ساعة مَرَاتٍ بِهِمْ كَمَرَيْنِ كَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْهَا سَاعَةً** یعنی نہایت  
 کرنی کی حجت والی مکر اوس ساعت پر کہ گذری اوں پر اور نہ یاد کیا اوں ہوں فی اللہ تعالیٰ کو اوں میں  
 نقل کی یہ طہرائی ابن سنی فی **ف** یہ حضرت قیامت کی دن ہو کی پہلی داخل ہونی کی حجت میں  
 اس لئی کہ بعد ازل ہونے کی حجت کہان ہو کی ہوا چن فراغت کی نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ چکار ہا او  
 پس کیا حال ہی اوں کا جو مشغول رہتی ہیں اوس ساعت میں لایعنی اور گناہ کی باتوں میں مقصود یہ ہے  
 کہ دنیا ہی ساعت کر سنیں طاعت تا محاصل ہو وہی مذمت روز قیامت کذا ذکر العلیٰ **اَلْكَثْرُ وَا**  
**ذِكْرُ اللّٰهِ حَتّٰی تَقُوْا لَوْ اَتَجَمَعُوْنَ** **ح** اص **ی** بہت کرو یاد اللہ کی یہاں تلک کے  
 کہیں لو کہ تو دیوانہ ہی نقل کی یہ ابن جہان احمد ابو یعلیٰ ابن سنی فی **ف** یعنی کہیں بعضی جاہل اور غا  
 اوسکی حقیقین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہے امام غزالی رح فی اکبر ہونی اصحاب ہمارے مانی ہیں تو لو کہ کہتی کہ  
 دیوانی ہیں اور وہ کہتی تو کون کو کہ یہ نہیں ایمان لائی قیامت پر پس لائق ہی کہ لو کون کی کہی پر خیال نہ کری  
 ورنہ کہتے کرتا ہی اور حقیقت میں یہ بڑی بزرگی ہی اس کو کہ خطاب انبیاء علیہم الصلوٰۃ کا کہ فضل شہر  
 ملا کہ انہی بعضی انبیاء کو مہی دیوانہ کہتی ہی کذا ذکر العلیٰ **ح** کان یا مَرَّ اَنْ سَرَّاعِی التَّكْبَرُ وَاَلْقَدِی

وَالْقَهْلِيلُ وَأَنْ يَتَّقَدَّ بِأَلَا نَامِلٍ قَالَ لَا تَهْنَسْ سَوَّاهُ مَسْتَنْطَقَاتُ يَدِ

تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی تھی یہ کہ تکہبانی کیجاوسی تکبیر اور سبحان الملک القدوس  
اور لا ایلہ الا اللہ اور یہ کہ گنی جاوسی ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتھ اوٹھلیوں کی فرمایا اس لیے کہ تحقیق  
وہ پوچھی جاوے گی یعنی اعمال اوٹھلیوں والوں کی طلب کو یا شی کی کیجاوے گی یعنی اس کو یا شی کیجیگا

تا کہ اسی دین عمل صاحب اپنی کی بر نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نے **ف** تکہبانی کیجاوے گی یعنی  
پڑھی جاوے گی ساتھ گنی کی جیسکے اسی ہی حدیثوں میں مثل سوا اور تینتیس وغیرہ کی لفظ نماز وغیرہ  
یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ مستحب ہے نماز کرنا تسبیحات وغیرہ کا ساتھ اوٹھلیوں کے

کذا ذکر العلی والفریح علیکین بالتسبیح والتقدیس والتھلیل ولا تغفلن فتنمیں  
الرحمة مصحح لازم کروا مہی ہر اسی عورتوں تسبیح اور سبحان الملک القدوس اور لا ایلہ الا اللہ

اور نہ خاف ہو ذکر کسی میں پہلا شی جاوے گی رحمت میں نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے **ف** نہیں ہی عزت  
دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور دور ہوا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہ ہیں کہ اگر

چوڑو کی ذکر کو باز رہو کی رحمت سی اور محروم رہو کی ثواب سی فرمایا اللہ تعالیٰ نے فا ذکر کو فی ذکرکم  
یا ذکر و بجاوے یا ذکر و بجاوے تم کو کہ اے تمہارے ایتنا تمہارے کہ اے اے تمہارے یعنی اس طرح

اے میں تیری پاس یا میں تیری پاس یہو لا تو اوٹھو اور اس طرح آج کی دن یہو لا یا جاوے گا تو اسی رحمت میں  
جہولنی ذکر کی کذا ذکر العلی رحمت میں کر ایت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقصد التسبیح بہ منینہ

کہا ابن عمر نے دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنی تھی تسبیح کو ساتھ دایین ہاتھ اس کی نقل کی یہ  
منامی لان اقلد مع قوم ید کروان اللہ من صلوة الغداة حتی تطلع الشمس

الی من ان اعیتق اربعة من و لک الشیعیل و لان اقلد مع قوم ید کروان اللہ تعالیٰ  
من صلوة العصر لی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعیتق اربعة و ہر نماز

صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ مینہا میرا سہ قوم کی کہ یاد کرتی ہیں اس کو بعد نماز فجر کیسے آفتاب کی کھلی تلک مجھ سے  
 نزدیک میری اس سی کہ آزاد کروین چار شخص اولاد اسمعیل کی اور البتہ مینہا میرا سہ ایک قوم کی  
 کہ یاد کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کو نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہوتی تک محبوب تر ہی نزدیک میری اس  
 کہ آزاد کروں میں چار شخصوں کو روایت کی یہ ابو داؤد فی **ف** اولاد حضرت اسمعیل سی اسلی فرمایا کہ  
 افضل عرب کی ہیں اور حسب و نسب میں حضرت سی شرکت رکھتی ہیں اور تخصیص ان دو نو وقتوں کی اسلی  
 کہ فرشتی لکھنی والی اعمال کی جمع ہوتی ہیں اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہی کہ اذکر العلی سب  
 الْمَفْرُودُونَ قَالُوا مَا الْمَفْرُودُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ **م** قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا  
 وَالذَّاكِرَاتُ **م** قَالَ الْمُسْتَهْرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ اللَّهُ كُرْعَتَهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ خِفَافًا اکی برہ کی مفردون یعنی تنہا چلنی والی اور سبکیا رکھا صحابہ فی کون ہیں  
 اسی رسول اللہ کی نقل کی یہ سلم ترمذی فی یعنی سوال کی روایت کرنی میں دو نو متفق ہیں اور جواب مختلف  
 فرمایا وہ مرد کہ یاد کریں خدا کو بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں خدا کو بہت نقل کیا یہ جواب مسلم فی حضرت  
 سی اور ترمذی فی یہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہیں کہ شفیقہ اور فریقہ ہوں اس کی یاد میں کہ دور کیا  
 ذکر اونس بوج اوسکی یعنی گناہ پس آئینگی قیامت کی دن ہلکی ہلکی **ف** الْمَفْرُودُونَ سوال ہی حضرت سی  
 کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہا ہی حقیقی اعتبار کی لائق تنہا ہی نفس کے ہی اس کی ذکر کی لسی  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ چمدان پر کہ ایک منزل دینیسی ہی بیونچی تو صحابہ بہشتاق وطن کی ہوئی  
 بعضی چڑھی ہو کر اور ونسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی چھی مینی والون کو حضرت فی فرمایا کہ گھر قریب پہنچا  
 جلد چلو کہ بعضی چڑھی ہو کر آگے پہنچ گئی صحابہ فی صفت مفردون کی یعنی چڑھون کی بونچی فرمایا حاصل اوکا  
 یہی کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہیں اس میں کیا سوال کرتی ہو بلکہ بوجہ سبقت کرنی والی نیکیوں کے کہ  
 کہ وہ وہ ہیں کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لسی کہ اذکر اللہ روح اور مرا و کثرت سی

مواخبت اور ہمیشگی ذکر پر ہی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو وہی جاوی تو جلد ہی دور کر کر مسئول  
 ہو دی اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھ ذکر کرنی کی غمازوں کی بعد اور  
 صبح شام سوتی بیٹھی وغیرہ کی جسطرح مقبول ہی حدیث شریف میں کہذا ذکر العلیٰ ح إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ  
 نَحْنُ ابْنَ زَكَرِيَّا نَحْنُ كَلِمَاتٍ أَنْ يَفْعَلَ بِهَا وَيَا مَرْيَمُ اسْكُلِي أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهَا وَذَكَرَ  
 الْحَدِيثُ إِلَى أَنْ قَالَ وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ مَثَلَ ذَلِكَ مَثَلِ رَجُلٍ  
 خَرَجَ الْحَدُّ دُونِي إِسْرَافًا حَتَّى إِذَا آتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَخْرَجَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ  
 الْعَبْدُ لَا يَخْرِجُهُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى ت جب جس شخص نے اللہ  
 تعالیٰ کی حکم کیا بھی بیٹھی رزک یا لیکو ساتھ پانچ باتوں کی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ  
 اور ذکر کی مہمہ کہ عمل کر ہی ساتھ اوکی اور حکم کر ہی بنی اسرائیل کو مہمہ کہ عمل کرین ساتھ اوکی اور ذکر فرمایا  
 حضرت نے حدیث کو یعنی حدیث دراز ہی ساری بیان فرمائی یہاں تلک کہ کھائی بھی فی اور حکم کر تا ہوں  
 میں تم کو مہمہ کہ یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کے ہی کہ نکلا دشمن  
 پیچھی اوکی دڑتا ہوا یعنی تا او کو پکڑ لی یہاں تلک کہ جب آیا وہ علمہ محکم پر پس بچا یا جان امنی کو  
 اون دشمنوں ہی اسطرح بندہ نہیں بچا تا ہی نفس یعنی کو شیطاں ہی مکر ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ کے  
 نقل کی مہمہ ترمذی ابن جان حاکم فی کہانیر کہ شاہ نے کہ باقی حدیث حضرت یحییٰ علیہ السلام کے  
 بعد قول أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهَا کی مہمہ ہی وَاذْكُرْكَ أَنْ يَطْفِئُ بِهَا آخِرُ تِلْكَ اخْتِصَارُكَ لِي فَقَطِّعْ مَعْنَى بَيَانِ بُونِي بُونِي  
 تحقیق یحییٰ تہی کہ تاخیر کرتی تہی ساتھ اون پانچ باتوں کے پس کہا اونسی حضرت عیسیٰ نے کہ تحقیق اللہ  
 تعالیٰ فی حکم کیا جب کو ساتھ پانچ باتوں کی تا کہ عمل کر ہی تو او پیر اور حکم کر ہی بنی اسرائیل کو مہمہ کہ عمل  
 کرین او سپر مہمہ کہ حکم کر ہی تو او کو اور یا مہمہ کہ حکم کروں میں او کو پس کہا یحییٰ نے کہ دڑتا ہوں  
 اگر سبقت کر ہی تو مجھ ساتھ باتوں کی تو خشف کیا جاؤں میں یا مہمہ کہ عذاب کیا جاؤں میں پس جمع

کیا چینی لوگوں کو پتہ المقدس میں پس بہر گیا وہ اور مٹی لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحییٰ بن حقیق  
 اللہ تعالیٰ فی حکم کیا ہی مجھ کو ساتھ پانچ باتوں کی کہ عمل کے دن میں اوپر اول پانچ باتوں کی یہی  
 کہ عبادت کرو تم اللہ تعالیٰ کو اور نہ شریک کرو ساتھ اس کی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اس شخص کی کہ  
 شریک کرتا ہی ساتھ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اسنی ایک غلام خالص مال اپنی  
 ساتھ سونی کی یا چاندی کے پس کہا اس آدمی کی کہ یہ گھر میرا ہی اور یہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر  
 کما سنی طرف میری پس ہو غلام کہ عمل کرتا ہی اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنی کی پس کو نام میں کا  
 خوش ہو تا ہی یہ کہ ہو وی غلام اسکا ایسا اور دوسری بات یہی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی حکم کیا غلام  
 ساتھ نماز کی پس جب پڑھو تم نماز پس التفات کرو اور طرف پس تحقیق اللہ تعالیٰ فاعلم کہ نماز ہی مومنہ  
 اپنا واسطی ہو مہذب ہی اپنی کی نماز اسکی میں جب نلک کہ نہ التفات کری اور قیصری یہ کہ حکم کیا ملک  
 ساتھ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی جماعت میں کہ ساتھ اس  
 ایک پہلی ہو کہ اس میں شک ہو پس خوش ہوئی ہیں یا خوش کرتی ہی او کو خوش ہو اسکی اور تحقیق خوش  
 روزی کی بہت خوش ہو داری ترویک اللہ کی خوش ہو شک کی ہی اور چوتھی یہ کہ حکم کیا اللہ فی حکم  
 ساتھ صدق کی پس تحقیق یہ مانند مثال ایک آدمی کی کہ فید کیا او کو دشمنوں فی پس پانچ بات  
 اسکی طرف گردن اسکی لی اور اگی کیا او کو تو کہ مارین گردن اسکی پس کھائین بدلا دیا ہون ملک ساتھ  
 قلیل اور کثیر یعنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنی کا اور پانچویں یہ کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ فی حکم کیا یہ کہ یاد  
 کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی میں مین نہ کور ہی فرمایا حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی اور میں حکم  
 کرتا ہون ملک ساتھ پانچ باتوں کی کہ اللہ تعالیٰ فی حکم کیا ہی مجھ کو ساتھ اسکی یعنی ساتھ ہی اور اطاعت  
 کرنی حاکم کی اور ساتھ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی پس تحقیق جو شخص جدا ہو جماعت ہی بعد  
 اکابر بالشت کی پس تحقیق نخل ڈالی پس اسلام کی گردن اپنی ہی مگر یہ کہ بہر آدمی اور جو شخص پکار ہی

پکارنا جاہلیت کا پرہیز تھیں وہ شخص جماعت و دوح کی سی ہی پس عرض کیا ایک شخص نے امی رسول خدا کی اور  
 اگرچہ نماز پڑھی اور روزہ رکھی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑھی اور روزہ رکھی پس پکارو تم ساتھ پکار اللہ  
 کی نام رکھا اللہ تعالیٰ نے تمہارا مسلمان ٹوٹن امی بندوں اللہ کی تہہ تہذیبی میں ہی اور روایت کیا  
 سنائی ہے کچھ اسی کذا ذکر العلیٰ اور یہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کھار بن سیم  
 کہ جب کوئی لڑائی میں عاجز ہوتا پکارنا یا آل فلان یعنی پکارنا اپنی قوم کو تو دوڑتی اور کسی مدد کو خواہ  
 ظالم ہو یا خواہ مظلوم پس اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور کسی کو مدد اس کی بھی نہ کرنی چاہی  
 بلکہ اسلام اور حق کی طرف بناؤ کذا ذکر السید لکھنؤ کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْقُرْبَى**  
**الْمُحَمَّدِ تَجِدُ يَدْخُلُهُمُ الْجَنَاتِ الْعَلَى** ص قسم ہی اللہ کی اللہ یاد کرنی ہی اللہ کو ایک قوم  
 دنیا میں اوپر بھونچون بھی ہوئی کی داخل کرگا انکو اللہ بہشتوں بلذات میں نقل کی یہ ابو یعلیٰ نے  
 کہا مصنف نے یہ حدیث دلیل ہے کہ پادشاہ اور امیر اور اہل دنیا چین والوں کو نہیں منع کرتی حشمت  
 اور رفائیت اونکی ذکر اللہ تعالیٰ کیسی اور وہ بھی ثواب دی جاوین گی ذکر کا داخل کرگا اللہ تعالیٰ  
**جَنَاتِ عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ عَلَىٰ إِنْ الْإِنِّ لَا تَزَالُ آتِيهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ مِنْ دُرِّ كَرِ اللَّهُ يَدْخُلُونَ**  
**الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ** مومص تھیں وہ لوگ کہ ہمیشہ میں زبانیں اونکی تریاوا اللہ کی  
 داخل ہونگی بہشتوں میں اوس حال میں کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہ ہو فوفا ابن ابی شیبہ نے  
**آدَابُ الدُّعَا** یہ ہیں آداب دعا کی **ف** آداب جمع آداب کی ہی آداب اوسکو  
 میں کہ کرنا اوسکا اچھا قول میں اور فعل میں مِثْلًا مَا يَبْلُغُ أَنْ يَكُونَ رَكْنًا وَأَنْ يَكُونَ  
 شَرْطًا وَأَنْ يَكُونَ غَيْرَ ذَلِكَ مِنْ مَّا مَوْكِرَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا بَعْضُ اَوْعِينَ  
 وہ ہیں کہ پہنچی ہیں رکن کی درجہ کو اور بعضی شرط ہیں اور بعضی ہیں سواران و دلو قسوں کی حکم  
 یعنی مستحبات اور چیزوں منع کی گئی یعنی مکروہات اور سوء اسکی یعنی اوس چیز سے کہ کرنا اوسکا بہتر

ترک اوسکی ہی **ف** رکن اوسکو کہتی ہیں کہ ایک چیز اوس پر موقوف ہو اور وہ اوسکی اندر داخل ہو  
 اور شرط کہتی ہیں باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرائت وغیرہ رکن نماز کی ہیں اور طہارت وغیرہ شرط ہیں  
 وَ هِيَ تَجْنِبُ الْحَرَامَ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ \* ہر دستہ اور ذریعہ  
 آداب دعا کی چنانچہ حرام سی ہی کہا بی میں اور پستی میں اور پہن میں اور کسب کرنی میں نفی کے یہیہ علم ترک  
 فی یہ آداب شرط دعا کی ہیں اور لفظ حدیث کی نہیں مذکور ہو ہی ہیں بلکہ مطلب اور حاصل  
 حدیث کا ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سی پس جس میں کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہیں  
 ہوتی دعا اوسکی چالیس ن تلافی کہ اذکر الفخر والاخلاد جس للہ تعالیٰ \* مس اور خالص  
 کرو دعا کرنی واسطی اللہ تعالیٰ کی نفس کی یہیہ حاکم فی **ف** یعنی اور کسی کو دعا میں اللہ کا شریک نہ  
 اور یاد لکری یہیہ کن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی فَاذْكُرْ لَوْ اَنَّ فِي الْفَلَکِ دَعْوَا اللّٰهِ مُخْلِصِينَ لَهُ الْاٰیَاتِ  
 یعنی جب سوار ہوئی ہیں کشتی میں دعا کرتی ہیں اللہ سی در حالیکہ خالص کرنی والی ہوتی ہیں اللہ کی ہی  
 دین کو یعنی دعا کو کہ اذکر العلی رحمہ اللہ وَ تَقْدِیْمِ عَلٰی صَاحِبِ وَ ذِکْرُ عِنْدَ الشَّیْخَةِ \*  
**م**رتد اور پہلی کرنا عمل اچھی کا یعنی دعا کی پہلی کچھ نیک کام کر ہی مثل نماز صدقہ وغیرہ کی اور یہ  
 کرنا عمل اچھی کا نزدیک سنتی کی یعنی کچھ اپنی نیکی یاد کر دعا کر ہی جیسی کہ قصہ غار والون کا مشہور ہی اور  
 اس کتاب کی خانہ میں مذکور ہی نقل کی یہیہ سلم ترمذی ابو داؤدی وَالنَّظْفُ وَالطَّهَرُ \*  
**ع** حب مسن اور ستہائی یعنی سل کچیل سی اور پاک یعنی نجاست سی نقل کی یہیہ چارون  
 اور ابن حبان حاکم فی وَالْوُضُوْءُ مَجْمُوعٌ وَ اَسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ مَجْمُوعٌ وَالصَّلَاةُ مَجْمُوعٌ  
**ح**ب مس اور آداب دعا سی ہی وضو کرنا یہ صحاح ستہ میں ہی اور موبہہ کرنا قبلہ کی طرف یہ  
 صحاح ستہ میں ہی اور نماز پڑھنی نقل کی یہیہ چارون فی اور ابن حبان حاکم فی **ف** مراد یہیہ کہ دعا  
 کہ مانگتا ہی بعد نماز کی واقع ہو کہ نماز پہلی پڑھنی قبیلہ تقیم عمل صاحب کیسی ہی وَالْجُشُوْعُ عَلَی الْرُکْبِ

عقوب اور بیہنا دو زانو نقل کے یہ ابو عوانہ فی و الشاء علی اللہ تعالیٰ اولا و آخر اع او  
تعلیف کرنی اور پر خدا تعالیٰ کی اول اور آخر دعا کی نقل کی یہ صحاح ستہ میں و الصلوة علی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن ذلک دت س حب مس اور دروہجیا

بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح یعنی اول آخر دعا کی نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان

حاکم فی و بسط الیدین \* ت مس اور کہونا دونو ہاتھوں کا یعنی ہاتھ بندہ رکھی نقل

کی یہ ترمذی حاکم فی ف منیة المصلیٰ بن لکھا ہی کہ اگر ہاتھ کھلی نہیں رکھے سکتا تو اس قدر

کری کہ ایک ہاتھ دوسری پر نہ رکھی کذا ذکر الفخر و کشفہما \* ع و ائی یلکون سر فخصما

حد و المنکبین \* د آ مس \* اور اوٹھانا دونو ہاتھوں کا طرف آسمان کی نقل کی یہ صحاح ستہ میں

اور یہ کہ ہوسوی اوٹھانا دونو ہاتھوں کا برابر ہونے کی نقل کی یہ ابو داؤد احمد حاکم فی ف

اوٹھانا ہاتھوں کا برابر سینہ کی یہی حضرت سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتھ اوٹھانی میں

جو امر مشکل پیش آوی کذا ذکر الفخر اور مطلق اوٹھانا ہاتھوں کا مستحب نہیں ہی اس لیے کہ نہیں مستحب

اسی کیچ اس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ساتھ اسکی سنت پیغمبر کی پس نہیں اوٹھانا ہی مثل حالت طوٹا

میں کذا ذکر العلی و کشفہما \* مو \* اور کہونا دونو ہاتھوں کا یعنی آستین وغیرہ سی یہ موقوف

ہی ف موقوف خطاب ہی پر ہی کہ شرح حدیث سی ہی اور لانا لفظ موکا اس جگہ کہ نہ موقوف

صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اسکی ساتھ کوئی رمز ہی خالی تسامع یعنی تساہل سی نہیں ہی کذا ذکر الفخر \*  
و التادیب \* دت س \* اور آداب پکڑنا نقل کے یہ سلم ابو داؤد و ترمذی نسائی فی

ف یعنی اچھی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوار اٹکی کی طہار

اور باطن قولاً اور فعلاً با او ب کری اگرچہ تکلف ہو کذا ذکر الفخر و العلی و الخشوع \* مو مص

اور فروتنی کرنی ولسی نقل کی یہ موقوف ابن ابی شیبہ فی ف مراد خشوع سی سکون باطن کا

اور فروتنی کرنی ولسی نقل کی یہ موقوف ابن ابی شیبہ فی ف مراد خشوع سی سکون باطن کا



کہ وہ لازم کرنا ہی سکون ظاہر کو کذا ذکر العلیٰ و التمسک مع الخشیعۃ اور ظاہر کرنا سکون  
 اور ذلت کا ساتھ فروتنی تمام اعضا کی نفس کے ساتھ ترمذی فی و ان لا یقع بصیرۃ فی السماء  
 مرس اور یہ کہ نہ اوٹھا دوی دعا کرنی والا انگہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہ سلم نسائی  
 ف کہا مصنف نے کہ نماز کی حالت میں مراد ہی اور ملا علی قاسمی نے لکھا ہے کہ مطلق نہ اوٹھا دوی نماز  
 ہر یا خارج نماز کی و ان کیسأل اللہ تعالیٰ باسماء الحسنی و صفایہ العلی  
 حب مرس اور یہ کہ دعا کرنی اللہ تعالیٰ سے ساتھ وسیلہ ناموں او سکی کی کہ اچھی ہیں اور  
 او سکی کی بڑی ہیں نفس کی یہ ابن حبان حاکم فی و صفایہ عطف تفسیری ہی اسلی کہ  
 حسنی شامل ہیں صفات کو یا پہلی ہی مراد اسماء علمی ہیں اور دوسری ہی وصفی کذا قال العلی  
 و ان یتحلب السجج و تکلفہ رخ اور یہ کہ پرہیز کرنی قافیہ بند ہی سی اور تحلف کرنی سجع  
 کی سی نفس کی یہ بخاری فی و یہ عطف تفسیری سجع کا ہی حاصل یہ ہی کہ تحلف کر کہ  
 قافیہ بند ہی منع ہی کہ حضور قلب سی باز رکھا ہی اور اگر از خود بمقتضای طبیعت شکستہ کی قافیہ سجع ظاہر  
 ہو مضائقہ نہیں خوب سچی جیسی دعا سرور عالم میں ہی اللہ تعالیٰ اے عودک من علی لا یقع قلب لا  
 یخضع و دعا لا یسمع و نفس لا تشبع کذا ذکر العلی و ان لا یتکلف التلغی یا لا لغا  
 مرس اور یہ کہ نہ تکلف کری گا یہ ساتھ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کی نفس کی یہ موقوف  
 یہ ہی خالی تسامح میں نہیں کہ اذکر الفخرو ان یتوسل الی اللہ تعالیٰ یا نبیاء رخ مرس  
 مرس اور یہ کہ وسیلہ ہر طرف اللہ تعالیٰ کی ساتھ نبیوں او سکی کی نفس کی یہ بخاری بزار حاکم  
 فی و حدیث عمر کی سی کہ استعین ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اللہ تعالیٰ اے کتا متوسل الیک بتسلی  
 اللہ علیہ وسلم فتسقینا و انا متوسل الیک بنمیتنا فاسقنا فیسقون اور حدیث عثمان بن حنیف کی  
 کہ انہی کے حال میں ہی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کیسی یا رب اسلمک

اَنْ تَخْرُجَ فِيْهَا مَوْتٌ نِّىْ كَوَسِيْلَةٍ لِّمَنْ سَبَّحْتَ سِىْ هِىْ كَذَكَرِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ  
 عِبَادِهِ \* **خ** \* اور وسیلہ پکڑی ساتھ نیکوئی یعنی سوار انبیاء کی صدیقوں کا اور علماء کا اور شہداء  
 کا نقل کے یہ بخاری نى **ف** صالح وہ ہى کہ قائم ہو ساتھ ادا کرنی کمال حق اللہ تعالیٰ کے  
 جیسی قائم ہو تا ہی ساتھ ادا کرنی حق بندوں کی کذا ذکر العلیّ وَخَفَضَ الصَّوْتِ \* **ع** \* اور سب کرنا اور  
 نقل کی یہ صحاح ستہ میں **ف** یہ کمال ادب ہى کہ مولیٰ کی آئی آہستہ کا نام کر سى وہ جانتا ہى جس کی پکار  
 بات کو آیۃ اَوْخَوَابُکُمْ تَضَرَّعًا وَخَفِیَّةً اس معنوں پر دلالت کرتی ہى یعنی دعا کرو اپنی رب سى کر کر کر کر  
 اور چکی اور بعض سلف سى منقول ہى کہ چکی دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہى پکار کر دعا کرنی پر کثرت  
 ذکر العلیّ وَالْفَرْدِ الْاَعْتَزَّافَ بِالذَّنْبِ \* **ع** \* اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کی نقل کی یہ صحاح  
 میں وَ اِخْتِیَارًا لِّلْاَدْعِیَةِ الصَّحِیْحَةِ الْمَأْتِیْةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
 فَانَّهُ لَمْ یَتْرَکْ حَاجَةً اِلٰی غَیْرِہِ \* **د** \* اور اختیار کرنا دعاؤں صحیحہ کا کہ روایت کی گئیں  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سى اس لکے تحقیق او نہوں نى نہیں چھوڑی ہى کو مئی حاجت یعنی بیچ باب دعا  
 اور غیر دعا کی طرف غیر اپنی کی نقل کی یہ ابو داؤد نای نى **ف** اولیٰ ہى کہ وہ دعا میں پڑھیں جو پرورد  
 عالم سى ثابت ہو سى ہر حال میں کہ مئی بنی لا علی قاری کہ جمع کی ہیں مینی وہ دعا میں کہ منقول ہیں بنی  
 علیہ وسلم ہى اور مفید کسی وقت اور حالت میں نہیں نام رکھا مینی اوسکا خرب الاعظم و درو الا فخم  
 نہیں شک ہى کہ وہ بہتر ہى اون دعاؤں سى کہ بعضی مشائخ کبار نى جمع کی ہیں مثل حَرْبِ الْبَحْرِ اور  
 اَسْمَارِ الرَّیْثِیَّةِ کی اور اور ادب و تہ کی اور زینت کی جو جامی دعاؤں سیفی اور اقداح اور امثال الکی کی کہ  
 نہیں پجانی جاتی ہى اصل الکی وَ تَخِیَّرَ الْجَمَاعَیْنِ مِنَ الدُّعَا \* **د** \* اور اختیار کرنا جمع کرنی دلوں کا  
 دعا مئی نقل کی یہ ابو داؤد نى **ف** یعنی وہ دعا میں خستیا کر سى کہ جامع ہوں یعنی لفظ تہوڑی  
 ہوں اور معنی بہت شامل ہوں مطالب دین و دنیا کو مثل رَبَّنَا اِنَّا اٰخِرَیۃَ مَلْکِ کی وَ اَنْ یَسْتَبْطِیۡ

وَأَنْ يَدْعُوا إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الْيَوْمِ مَنِينٌ ۝ اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنی کی اور یہ کہ  
دعا کرے واسطی باب اپنی کی اور بہائون اپنی مومنین کی نفس کی یہ مسلم فی شروع کرے ساتھ  
اپنی کے یعنی اول دعا اپنی لئی کرے ہر جگہ کی لپی جا ہی کرے مثل اللہم اغفر لی ولوالدی کی وَ أَنْ لَا تَحْصِيَ  
بِاللَّهِ عَمَّا إِنْ كَانَ إِمَامًا دَت ق اور یہ کہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھ دعا کی اگر ہو  
امام نقل کے یہاں بوداؤ ترمذی ابن ماجنی ف یہ ادب منہیات سی ہی معنی نہیں کہ اگر امام لوگو  
دعائیں ہو مثل قنوت وغیرہ کی کہ امام دعا کرے اور مقتدی آئین کہتی ہیں جیسی کہ مذہب شافعی ہی پہ  
اس صورت میں اگر اپنی نفس کو دعائیں خاص کرے تو خیانت ہی لیکن جیب سجدین یا شبہ میں اور  
غیر اہل میں امام اپنی نفس کے لئی دعا کرے تو خیانت نہیں ہی چنانچہ ثابت ہوئی ہی سرور عالم سی کذا  
فی المنہیۃ اور اگر امام فی اپنی لئی ہی دعا کی اور سچی مقتدیوں کو بھی شریک کر لیا تو خاص کر اپنی نفس کا  
ہنوگا لیکن اگر نبی اپنی لئی ہی دعا کرے تا ہی شان دعائیں تخصیص ہوئی یہ منع ہی کذا قال اوستادی وَ أَنْ  
یَسْأَلَ لِعَظَمَتِهِ ۝ اور یہ کہ سوال کرے ساتھ قصد کی یہ صحاح ستہ میں ہی ف یعنی دعا کرے  
اغفر لی واعظم لی یعنی بخش مجھ کو اور وسی مجھ کو اور نہ کہی اگر چاہی تو وہی اور چاہی تو نہ وہی کذا قال الصلی  
وَ أَنْ یَدْعُوَ غَیْبَةً ۝ حب معنی اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کی یعنی ساتھ نہایت خواہش  
کی نبی پر والہی سی نقل کی یہ ابن حبان ابو عوانہ فی وَ أَنْ یُخْرِجَهُ مِنْ قَلْبِهِ یحییٰ وَ اجْتِصَادِ  
وَ أَنْ یُخْضِرَ قَلْبَهُ وَ یُحْسِنَ رَحَاءَهُ ۝ حس اور یہ کہ نکالی دعا دل اپنی ہی ساتھ کوشش  
اور کوشش کی اور یہ کہ حاضر کرے دل اپنی کو اور چاہی رکھی اسید اپنی نقل کی یہ حاکم فی ف  
لفظ حدیث کی یہ ابن اذعوانہ وَاَنْتُمْ تَقُولُونَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللَّهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دَعَاءَ مَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ  
لَاہ یعنی دعا کرو اللہ سی یقین کر کہ ساتھ قبولیت کی اسلی کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا دعا کو دل غافل  
کہیلنی والیسی اور قبولیت دعائیں نظر اپنی گناہوں پر نہ کری بلکہ نظر اوپر کرم اور رحمت پروردگار اپنی کی کرے

شیطان فی زندگی اپنی قیامت تک مالگی قبول فرمائی تھو کیونکہ محروم کر چکا تھا کہ قال العلیؑ وَاَنْ یُّکْرَزَ الذِّمَّاءُ  
 بِخَمْرٍ ۝ اور یہ کہ کرکری دعا کو اپنی ایک مجلس میں یا اپنی مجلسوں میں نقل کیے یہہ بخار میں سلم نے  
 وَاَقْلَهُ السَّلَیْتُ ۝ ۷۵ اور ایڈنی تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن سنی نے  
**و** ابن سعودی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی کہ اقل دعا کا تین بار  
 اور او وسط پانچ بار اور اگل ساتھ بار کنانی فتح البین وَاَنْ یُّکْرَزَ فِیْهِ ۝ ۷۵ مس عویہ اور یہہ  
 کہ مبالغہ کری دعائیں نقل کیے یہہ نسائی حاکم ابو عوانہ فی **و** یعنی مروست کری اوسپہ اور ایکہ وہا  
 اکثا نہ کری کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی اَنَّ الشَّیْءَ یُحِبُّ الْمَلِیْحَ فِی الدَّعَاءِ یعنی تحقیق اللہ  
 تعالیٰ دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنی والوں کو دعائیں کنذا ذکر الفخر وَاَنْ لَا یَدْعُوَ بِاَنْ یُّعْوَلَ ۝  
 قَطِیْعَةً سَرِیْحًا ۝ اور یہہ نہ دعا کری ساتھ گناہ کی اور نہ کاٹنی ناتی کی نقل کی یہہ سلم ترمذی  
**و** ساتھ گناہ کی یعنی ساتھ ایسی چیز کی کہ اوسکی سبب سی گناہ میں پڑی جیسی کہ دعا کری  
 یا اللہ خوب سی روپی دی کہ ناچ رنگ میں خراج کروں اور مانند اسکی ایسی دعا کری کہ کمال بی ادبی ہی اور  
 ساتھ کاٹنی ناتی کی کہ فلا فی ناتی داری محسی جدائی ہو جاوی اور میں نہ سلو کہ کروں اوس سی اسکو ختم  
 بدوعیہ کہتی ہیں اسلی کہ قطع رحم گناہ میں داخل تھا یہہ حدایان کیا بنا دتی اہتمام کی لئی کنذا ذکر لعل  
 وَاَنْ لَا یَدْعُوَ بِاَمْوَیْقَدٍ فَرِیْعٍ مِنْهُ ۝ ۷۵ اور یہہ نہ دعا کری ساتھ اوس کام کی کہ تحقیق فراغت  
 کی گئی اوس سی نقل کی یہہ نسائی فی **و** یعنی مثلاً لبی قد والا دعا کری کہ تنگنا ہو جاؤں اور  
 سواء اسکی بہت چیزیں ہیں کنذا ذکر العلی وَاَنْ لَا یُعَدَّی فِی الدَّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحْمِلٍ اَوْ  
 مَا فِی مَحْضَا ۝ ۷۵ اور یہہ نہ بخاؤ نہ کری حدی دعائیں ساتھ مطر کی کہ دعا کری ساتھ محال کے  
 یعنی اسند طلب ہو تکی یا ساتھ اوس چیز کی کہ معنی محال کے ہو نقل کیے یہہ بخار سی فی **و** یعنی  
 محال کی ہو یعنی مثلاً نہ دعا کری آسمان کی او تریانی کی اور زمین کے چڑھ جانی کی اور حیات ابدی مانگنی

اور جوانی پہرانی کی دعا کرنی ہے قیام حال اور مافیہ عناء کیسے اسلامی کہ تغیر ہونا ہر امر متقدّر کا حال  
کذا ذکر العلیٰ وَاَنْ لَا یُخْرِجَ **خ د س ق** اور یہ کہ نہ تک کری رحمت خدا کو فضل کی ہر بخار

الہود اود نساہی ابن ماجہ فی **ف** یعنی یون نہ کہی اسی اندھ کو بخش مہری ہوا کیسکو نہ بخش اس کہنی ابن  
کی رحمت میں نہ کی کرنی مہری ہے کذا ذکر العلیٰ وَاَنْ لِّسَّالٍ حَاجَاتِهِ کَاطَافَاتٍ **ح ب ا ی و**

یہ کہ مانگی حد کسی بہ حاجتیں اپنی نقل کی بہ تر مہری ابن حبان **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ مانگی ایک تم  
ہی پروردگار اپنی ہی تمام حاجتیں اپنی میان ملک کہ مانگی اس سے تمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور

نکب ہا مذہبی جو احتیاج ہو وی و سکی کذا ذکر الفخر وَاَمَّا مِیْنُ الدَّاعِیِ وَالمُسْتَجِیْعِ **خ د س ق**  
**س** اور آئیں کہنی دعا کرنی والی کی اور سنی والی کی یعنی چچی فراغ کی نقل کی یہ بخار ہی سلم بود اود نساہی

**ف** حدیث روایت کی گئی ہے کہ نہیں جمع ہوتی ایک کر دہ کہ بعضی دعا کرین اور بعضی آئیں کہیں ہر کہ قبول  
کرنا ہی اللہ تعالیٰ دعا او کی کذا ذکر الفخر وَاَمَّا مِیْنُ الدَّاعِیِ وَالمُسْتَجِیْعِ **خ د س ق**

**ق م س** اور ملنا موہنہ اپنی کا ساہتہ دونوں ہاتھوں اپنی کی یعنی نہ ساہتہ ایک ہاتھ کی مانند سکر  
کی چچی فراغت پانی دعا کی نقل کی یہ بود اود تر مہری ابن حبان ابن ماجہ حاکم فی **ف** ہاتھ پہرے

ہین اسلامی کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتھ پر پہرے ہی موہنہ پر پہرے ہی کہ اشرف انحصار کذا ذکر الفخر وَاَنْ  
لَا یَسْتَحِلَّ بَاَنْ یَسْتَبْطِیْعَ اِلَاجَابَةً اَنْ یَقُولَ دَعَوْتُ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لَیْ یُوحِ مَدَّ سَیْنِ

**ق** اور یہ کہ نہ جلدی کہی ساہتہ اس طرح کی کہ دیر جانی قبولیت کو بانی کہی کہ دعا کی مہری پس قبول کی گئی  
میری لی نقل کی یہ بخاری سلم بود اود نساہی ابن ماجہ فی **ف** فرق دونوں میں یہ کہ اول

مقام مہدین ہی اور دوسرا مقام ناہیدی ہین کذا ذکر العلیٰ **ا د اب الذکر**  
بہین آداب ذکر کی کہ لازم اور مستحب ہی عایت اونی وقت ذکر کی قَالَ اَلْعُلَمَاءُ یُکْبِیْءُ اَنْ

اَلِیْکُمْ اَلْمَوْحِیُّ الَّذِیْ یَدُلُّکُمْ اِلَیْہِ لَظِیفًا کَاطَافَاتٍ کہاسی عالمون حدیث کی فی لائق ہی یہ

کہ بودی چاکہ حسین یا کر تابی اللہ تعالیٰ کو پاکیزہ۔ **ف** خالی پاکیزہ ہو کو زنی کر کٹ میل کچیل سی سی سجا  
 سی بطریق اولیٰ پاکی چاہی کہ اسمین تنظیم بار تعالیٰ کی ہی اسی لئی سخن ہی کہ ذکر مکان زن بزرگین  
 کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہی کہ مجلس ذکر کو ساتھ خوشبو بوی کی معطر رکھی کہ محل حضور ملا کر کا  
 سی اور خالی ہو ایسی چیزوں سی کہ دوسوی ڈالین پس تنبیہ ہی اس پر کہ دل کہ گہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست  
 محبت و نیکی سی اور خالی ہو برہنی غیروں کی سی یعنی خطہ ماسوا اللہ کا دلین نہ آوی کذا ذکر العلیٰ والفرخ  
 وَ اَنْ يَكُونَ الذَّاكِرُ عَلَى الْاَكْلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ اور یہ کہ ہودی ذکر کرنی والا اور کا ملتر صفتوں  
 پہلی کی **ف** یعنی جو صفتیں آداب دعائیں مذکور ہوئیں مثلاً محبت کے حرام سی اور طہارت اور اجلاس  
 اور با وضو ہونا اور دوزاؤں میںنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کا ملتر اس میں لکھا کہ مرتبہ ذکر کا افضل  
 وَلَیْسَ کَرَامَةِ الْکَبْرِ یعنی ذکر اسد کا بہت بڑا ہی کذا ذکر العلیٰ وَ اَنْ يَكُونَ فِیْهِ نَظِیْفًا اور یہ کہ ہودی  
 اور مکان پاک **ف** نجاست حقیقی ہی اور نجاست حکمی سی مانند جوت اور غیبت اور تمام برہی باقون  
 کذا ذکر العلیٰ وَ اِنْ کَانَ فِیْهِ تَغِیْرٌ اَنْزَلَ اِلَیْهِ بِالسَّوَالِیْہِ اور اگر ہودی موہدین تغیر سبب چ رہنی کی  
 کہانی سونکی دور کری اوسکو ساتھ سوا کہ کی **ف** اور اگر تغیر دلین ہو دور کری اوسکو ساتھ توبہ  
 کی کذا ذکر العلیٰ وَ اِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور اگر ہو بیٹھا کسی جگہ متوجہ ہودی  
 طرف **ف** اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کی طرف موہدہ کرنا شرط نہیں اور چاہی کہ ذکر کو موقوف  
 بیٹھی پر نہ رکھی اور اوسکی یاد سی غافل نہ ہی خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو اور اگر کھڑا ہو تو کسی لیٹا ہو یا جات  
 لیٹا ہو تو ہی و قبلہ ہودی کہ وارد ہو اسی خیر الخیر اس ما استقبل بِالْقِبْلَةِ یعنی بہتر مجلس و قبلہ ہی  
 کذا ذکر العلیٰ فَتَشْعُرُ مَدْلًا لِّسَکْنِیْنِہِ وَ قَاہِ فَرَوْتَنی کرنی والا ہو یعنی فلسی ذلیل جاننی والا ہو  
 یعنی فروتنی ظاہر میں کری اگرچہ دونو باقین بہ تکلف حاصل ہوں ساتھ استسکی اور خاطر جمعی **ف**  
 انگیزہ نہ کرنی اس باب میں بڑا دخل کہتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہر کی کہ جاتی سن اور وہ ہفت ہوتا

کہلنی جو اس باطن کا بیت چشم بند و لب بہ بند و گوش بندہ کر نہ بنی موزن بر بنا بخندہ کذا ذکر الفخر حضور  
 قلب اور ساتھ حضور دلکی **ف** ذکر حضور دلی افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلبی  
 ہی ساتھ رب کی اگرچہ ذکر غافل کو ہی ثواب ہو تا ہی ساتھ تفاوت مرتبہ کی بتل بڑا کڈ کر **ف** متعلق  
 معنایہ فکر کری اور تامل کری اوس چیز میں کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر میں اور سبھی معنی اوسکی فان  
 جمل شئی بے معنایہ پس اگر نہ جانی کچھ یعنی جو متعلق اور اعراب کی ہی تو تحقیق کری معنی اوسکی  
**ف** اس میں تفسیر ہے کہ ذکر قلیل ساتھ حضور کی بہتری ذکر کثیر سی ساتھ ہل اور سستی کی کذا ذکر  
 ولا یخرج علی الخلیل اللکثرت یا لجملة اور نہ حرص کری اور حاصل کرنی بہت ذکر کی بسبب جلدی  
**ف** کہ یہ باعث ہو تا ہی ادائی ذکر کو ساتھ غفلت کی اور یہ خلاف مطلوب کی ہی اس لئی کہ غرض  
 حضور سی ساتھ محبوب کی کذا ذکر العالی فلایک استجوا ان یمد صوتہ یقول لا الہ الا اللہ پس  
 اسکی یعنی واسطی تدبر اور سمجھتی اور نہ حرص کر کرنی کی دوست رکھا ہی عالموں نے یہ کہ دراز کری اور  
 اپنی ساتھ قول لا الہ الا اللہ اسکی **ف** دراز کر کرنی آواز یعنی جہان مد جائز ہی ہا ہذا الف لاک لیکن زیادہ  
 کری اور یہ قدر یا پنج الف کی او نہیں جائز ہی وقف اور لفظ اللہ کی کہ وہم دلا تا ہی کفر کا پیر جانا چاہی  
 کہ درازگی ذکر سی چلا نا نہیں سمجھا جاتا ہی کہ چلا نا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علما ہمار سی کہ آواز بلند کر  
 حرام ہی مسجد میں اگرچہ ساتھ ذکر کی ہو کہ ذکر العلی وکل ذکر مشیع و اجبا کان اوق مستحبا  
 لا یعد کثیری منہ حتی یتلفظ بہ و یتیم نفسه اور جو ذکر کرے کہ کیا گیا ہی ساتھ اوسکی شرع میں  
 فرض ہو یا مستحب ہو نہیں اعتبار کیا جاتا کچھ اوس سی یہاں تلک کہ بولی ساتھ اوسکی اور سناو سی  
 اپنی کو **ف** یہ تمام حکم کچھ اوس ذکر کی ہیں کہ شارع فی حکم کیا ہی کہ پڑھا جاوی زبان سے  
 جیسی قرأت نماز کی اور التحیات وغیرہا پس یہ معنی نہیں میں کہ جو یاد کری اللہ کو دلیں بغیر بولی  
 زبان کے نہیں ہو تا ہی شرع میں منبر سلی کہ ہمیشگی ذکر کی نہیں متصور ہوتی بغیر دلکی بلکہ ذکر دل کا

افضل قسم ہی کہ وارد ہو اسی خیر الذکر الخیر فی ذکر الرزق یا کینی یعنی بہتر ذکر و ذکر خفی ہی اور بہتر رزق و  
 جو بقدر کفایت کی ہو کہ ذکر العلی و افضل الذکر ان الاصل استماع بغير ذکر اور بہترین ذکر کا  
 قرآن پڑھنا ہی مگر سچ اوس حکمیہ کی کہ شروع ہی ذکر ساتھ غیر قرآن کی **ف** وہاں قرآن پڑھنا  
 بہتر نہیں مانند رکوع اور سجود کی کہ شروع میں یہاں تسبیحات پس بحکمہ قرآن پڑھنا مکروہ ہی کہ ذکر  
 و کتب فضل الذکر مختصراً فی التعلیل والتسبیح والتکبیر بل کل مطیع لله تعالى انی علی  
 خصوص ذکر کہ پورا نہیں ہی فضیلت ذکر کی منہج کہ لا الہ الا اللہ کی اور سبحان اللہ کی اور اللہ اکبر کی بلکہ جو ابداً  
 واسطی اللہ کی ہی کسی کام میں پڑھ ذکر کرنی والا ہی جگہ **ف** یہی مضمون سعد بن جبیر رحمہ اللہ نے شریف لکھا  
**بیت** ذکر گفتن یہاں نیست کہ کوئی اللہ ذکر آن بہت کر دیا و کئی وقت گناہ یہ کہ ذکر الفخر فالو کا ذکر  
 و اطلب العبد علی الا ذکر الما ثمرة عنه صلى الله عليه وسلم صباحاً و مساءً و فی الخلاء  
 و الاوقات المختلفة ليله و نهاراً کان من الذکر اکرین اللہ تعالیٰ کثیراً و الذکر اکریت کما ہی  
 عالمیون ہی اور جب ہمیشگی کرنا ہی مذہب اور پڑھ کر و ن کہ روایت کی گئی بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی صبح کو اور شام کو  
 اور سچ حالتوں کی اور وقتوں مختلف کی رات کو اور دن کو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنی والی مردوں ہی خدا کا  
 اور عورتوں بہت ذکر کرنی والیوں ہی **ف** یعنی جس مرد عورت ہی ذکر و نفل کئی گئی ہمیشگی کی  
 و اکثر دن اللہ کثیراً و الذکر اکریت ہی کہ فضیلت اوسکی پہلی کندی اور اللہ تعالیٰ ہی اوسکی حق میں فرمانا اللہ  
 ہم مقدر و اجر عظیم یعنی طیارہ کی امتنی اوسکی انجی شش اور اجر بڑا کہ ذکر العلی و تنبغی ان کان لہ  
 و نذر فی وقت من کتب ان نفاکر ان عقبت صلواتہ ان غیر ذلک ففاتہ ان یتد امرک  
 و یا فی یہ اذا امکنہ اور لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ ہوا اوسکی اپنی وظیفہ سچ ایک وقت کی رات  
 یا دن ہی یا پچھ ہی نماز کی یا سوا اسکی اپنی جمعہ میں یا ہفتہ میں یا سال میں پس فوت کر ہی اوسکو اپنی عذر یا غلام  
 تو لائق ہی کہ تدارک کر ہی یا دوسکا اور بجا لاوی اوسکو جب کہ ممکن ہو اوسکو **ف** یعنی قادر ہو اوسکو





فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ کون ہی کہ سوال کری مجھے تو دون میں اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخون میں  
 اسے طرح جمع ملک و مائے کذا ذکر الفخر و خوفہ **دست مس طس** اور دریا  
 بہائی رات آخر کا یعنی شروع چٹھی حصہ کا نفل کی مہیا بود و او و ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزارنی و  
 وقت المسح **ع** اور وقت سحر کا نفل کے مہیا صحاح ستہ میں **ف** بعضوں نے کہا کہ سحر کبھی میں  
 اوس وقت کو کہ صبح کی پہلی سی اور بعضوں نے چٹھی حصہ آخر کو کہا ہے بعضی مشائخ نے فرمایا ہے کہ نمونہ نفلوں  
 بہشت کا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہے وہ وقت ہی یعنی عجب لذت اہل السیراۃ میں **ب**  
 ہر گز سعادت کہ خدا دادی حافظہ ازین دعا ہی شب و روز سحری بود کہ کذا ذکر الفخر و سلام علیہ **ل**

آمری ذلک و وقتاً مابین ان یجلس الإمام فی الخطبۃ الی ان تقضى الصلوة  
**ج** اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتوں کی سی یعنی سب وقتوں میں سی ساعت جمعہ  
 امید تو یہی قولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی مابین مہینہ امام کی سی منبر خطبہ کی ای تمام ہوئی نماز تک  
 نفل کے مہیا بود و او و فی **ع** ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مہینہ امام کی سی مہینہ امام کا ہی اول شروع  
 خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہے غیر امام کو کہ اقال العلی اور طبعی فی مہینہ سی مہینہ در میان دو  
 خطبوں کی مراد رکھا ہے اور ایک روایت میں ساعت جمعہ کی مہیا **ق** من حیث تقام الصلوة الی  
 الشاوم منہما **ق** اور جس وقت سی کہ قائم کی جاوے نماز اسلام تک نماز سی نفل کی مہیا  
 ابن ماجہ نے قال لا اعی قائم یصلی **خ** **مس ق** اور حال مہیا دعا کر نی والا کھڑا ہونا  
 یہ مہیا نفل کی مہیا بخاری سلم نسائی ابن ماجہ **ف** ترجمہ ساری حدیث کا یوں ہی کہ فرمایا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں ہو وقت کرتا اوسکی مسلمان حال ہے کہ  
 کہ وہ کھڑا ہوا کہتا ہوا اللہ سی خیر کر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی کہ نفل  
 فرماتی ہے ساعت کذا قال العلی و قبل بعد العصر الی غروب الشمس **موت** اور کھا

بعضوں نے پیچھے عصر کی عزوب آفتاب تک نفل کے یہ موقوفات ترمذی نے وقیل آخر ساعۃ من  
 یوم الجمعة دس موطا دت سن مس اور کہا بعضوں نے آخر ساعت دن  
 جمعہ کی نفل کی یہ ابو داؤد نسائی نے مرفوعاً اور موقوفاً موطا مالک ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم  
 نے وقیل بعد طلوع الفجر قبل طلوع الشمس وقیل بعد طلوع الشمس اور کہا بعضوں  
 بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نفلنی آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضوں نے پیچھے نفلنی آفتاب کی و ذہب  
 ابو ذر الغفاری رضی اللہ عنہما بعد من یبع الشمس یسیر الی ذریع اور کئی میں  
 غفار سی صحابی رضی اللہ عنہ اس کی تحقیق وہ ساعت بھی قبلنی آفتاب کی ہی ہوڑا سا ایک یا تہہ تک قلت  
 والینی اعتقدها وقتاً وقرأة الامام الفاتحة فی صلوة الجمعة الی  
 ان یقول اٰمِنَ جَمْعًا بِنِ الْاَحَادِیْنِ اَلَّتِیْ صَحَّحَتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
 کما بَیَّنَتْهُ فِیْ غَیْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ کہہ مصنف نے اور کہتا ہوں میں وہ جو اعتقاد کرتا ہوں  
 میں یہ ہے کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑھنی امام کی الحمد کو نماز جمعہ میں تا وقت اپنی امام کی امین کو جمع کر کے  
 درمیان حدیثوں کی وہ جو صحیح ہوئی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی کہ بیان کیا میں نے اس کو  
 غیر اس جگہ کی کہ کہہ فخر الدین رحمہ اللہ نے کہ مصنف نے منہیہ میں تین حدیثیں روایت کی ہیں اور  
 اوسنی یہ وقت ثابت کیا ہی اور کہا کہ میں نے اور غیر میری نے جو کہ واقف ہو اسی قول میری پر ترجیح کیا  
 کہ دعا اس وقت میں قبول ہوتی ہے پہر مصنف وسطی ترجیح قول اول کی امام نووی سی تائید لایا  
 اور کہا وَقَالَ التَّوْحِيدِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالصَّحِيحُ بِالْصَّوَابِ الَّذِي لَا يَجُوزُ غَايِرُهُ مَا  
 نَبَتْ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى اَلْشَّعْرِيِّ اَوْ رُكَّاهُ سِي نُوَوِي رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي  
 شَرْحِ سَلَمٍ مِنْ اَوْصَحِّجٍ لَكِنِّهٖ اَوْ مَنَاسِبٍ تَرَكَ دَرَسَتْ نَهْنِیْنَ هِیْ سَوَا اَوْ سَكَنَیْ سِیْ كُنَّ تَابَتْ  
 ہوتی صحیح مسلم میں حدیث ابی موسیٰ شعری سی کہ روایت کیا اس کو ترمذی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ تحقیق وہ ساعت ہی درمیان میں مہینہ امام کی مجلس کے اسی منبر پر اخیر نماز تک اور صحیح  
 مقابل میں ضعیف کی ہی اور صواب مقابلہ میں خطا کی کذا ذکر الخلی اور اعمال روز جمعہ  
 مہینہ میں کجاء کمری بی بی امینی سی اور لبین لو اوسی اور ناخون کتر و اوسی اور ہنادی و اوسی  
 لکاموسی اور تیل ڈالی اور کنگھی کمری ڈار ہی میں اور جو کچھ میسر ہو بشیروسی اور بعد زوال  
 کی نہ حاضر ہو وی مجلس میں قوم امینی کی اور مشغول ذکر اور دعائیں رہی غروب تک کجاء  
 صحیح قول کی ساعت قبولیت دعا کی پہلی غروب کی ہی اور بعد نماز جمعہ کی طاعات کمری ہی  
 سلمہ نونسی اور عبادت کمری چاروں کی اور جایزہ پر حاضر ہو وی اور زیارت قبور کی کری  
 اور مجلس سخا میں حاضر ہو اور طلب عالم اور طلب رزق کی کمری ساتھ کسب حلال کی  
 اور کہی سات بار شب جمعہ اور دن جمعہ میں اَللّٰهُمَّ اِنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ  
 وَ بَنُ اَمِيْكَ وَ فِى قَبْضَتِكَ وَ اَصِيْدَتِيْ يَدُكَ اَسِيْتُ عَلَى عَمْدِكَ وَ وَدَّعَكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ  
 بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْهُ بِعَمْرِكَ وَ اَبُوْهُ بِدِينِيْ فَاعْزِزْنِيْ ذُوْنِيْ فَانَّهُ لَا يَغِيْرُ الدِّيْنَ اِلَّا اَنْتَ  
 آور جو کمری عادت کر تابی اور پر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکھا جاتا ہی منافق اور کتاب میں  
 کہ نہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدل جاتی ہی یعنی لوح محفوظ میں اور مقرر کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ اور بدل  
 اوسکی اور نہیں قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت اوسکی اس طرح ثابت ہوا انہوں  
 معالج سی کذا فی وظائف النبی احوال الاجابۃ مہینہ پیمان ہی حالتوں میں  
 دعا کا ف حال وصف ہی دعا کرنی والی کا اور وقت ظرف ہی واسطی دعا کرنی والی  
 کی پس ظاہر ہوا اس سے فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاعیان  
 کی کذا ذکر العی عند الداعی بالصلوٰۃ خمسین مرتبہ ایک اذان کی واسطی نماز  
 نفل کی مہینہ ابو داؤد حاکم کی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی دو حیرت

میں کہ روئین کی جاتین دیکھا غرت و کبریا سی ایک لون و دجیزون میں سی دعا ہی نزدیک  
 اذان کی کذا ذکر الفخر و بین الاذان و الاقامة \* **دست من حب** \*  
 اور در میان اذان اور تکبیر کی نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان فی  
 کہا میرا شاہ رخ کی کہ زیادہ کیا ترمذی فی کہ عرض کیے صحابہ فی میں کیا کہین ہم یا رسول اللہ  
 یعنی اذان اور تکبیر کی در میان میں فرمایا سلوا اللہ العافیۃ فی الدنیا و الآخرة یعنی مانگو اللہ تعالیٰ  
 عافیت دنیا و آخرت میں اور عام ہی کہ دعا متصل اذان کی کری یا فا صلیبی کہ بہتر نہیں ہی کہ  
 متصل کری کذا ذکر العلی و الفرج و بعد الحیثین لمن نزل بہ کرب او شدة  
**مس** \* اور چچی حنی علی الصلوة حتی علی الفلاح کی واسطی ابوس شخص کی کہ اور تری او سر  
 غم یا سختی نقل کی یہ جا کم فی **ف** کرب کہتی ہیں فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتی ہیں غذا  
 اور محنت کو اور احتمال رکبنا ہی کہ او شک را و یجا ہو دسی یعنی حضرت فی لفظ کرب کا فرمایا  
 باشدت کا کذا ذکر العلی و عند الصف فی سئل اللہ **حب ط موطا** \*  
 اور نزدیک صفت جب کہ اللہ کی راہ میں یعنی چہا دین نقل کی یہ ابن حبان طبرانی فی  
 مرفوعاً اور موقوفاً موطا میں و عند الخاتم الحکم بضعهم بعضاً \* **د** \* اور نزد  
 بنی لڑائی والون کی بعضی آؤ کی بعضو کو نقل کی یہ ابو داؤد فی **ف** یعنی جب مسلمان  
 کا وزن پر حملہ کر لجا وین اور زخم پر زخم لکینی و ذبوا الصلوات المکتوبات \*  
**ت مس** \* اور چچی غارون فرض کی نقل کی یہ ترمذی نسائی فی **ف** کیونکہ وہ  
 افضل وقت ہی اوسمین بہت امید قبولیت کی ہی اور مینہ و قشہ متصل فرض کی ہی بعد  
 سلام کی اور اگر بعد سنتوں معمولی کی اور ذکر ماثور کی مر اور کہین امید ہی کہ یہی حکم ہو کذا ذکر  
 الفخر و العلی فی السجود \* **م د** \* اور چچہ کی نقل کی یہ سلم ابو داؤد نسائی

**ف** فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت جو کہ بندہ پروردگار میں سے بہت نزدیک ہو  
 پس اس وقت میں بہت دعا کرو کہ **ذَكَرَ الْغُرَّ وَغَفِيبَ نِلَا وَفَ الْقُرَّانِ** **ت** اور بھی یہی قرآن کو  
 نقل کیے یہ ترمذی نے **وَلَا يَسْتَمُ الْخَتَمُ** **ط** مومص **ط** اور خصوصاً بھی ختم قرآن کی بعض اوقات  
 بہت امید قبولیت کی مہ نفل کی یہ طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے خصوصاً **مِنْ الْخَامِ**  
**ت** **ط** خصوصاً پڑھنے والی سی یعنی دعا اور اس کی بہت قبولیت رکھنے سی یعنی والی سی نفل کی یہ ترمذی  
 طبرانی نے **وَعِنْدَ شَرْبِ مَاءٍ تَرْمِزُ** **م** مس **ط** اور نزدیک پس ہانی زمزم کی نفل کی یہ حاکم  
**وَالْحَضْرَةُ عِنْدَ الْمَيْتِ** **م** مرعہ **ط** اور نزدیک حاضر ہونی کی پاس مونی کی یعنی قریب المرکب کی  
 یا مردکی نفل کی یہ سلمانی اور چارون نے **ف** اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتی ہیں اور یہ ترجمہ اور  
 کہ لفظ حضور کو زیر پڑھنے اور جب پیش پڑھنے کی معنی یہ ہوگی کہ جملہ احوال اجابت سے حالہ حضور کی  
 ہی اور قوی روایت پیش کی ہے اور سیطخ اعراب اور معنی لفظ صباح اور اجتماع کی ہیں کہ **ذَكَرَ الْعَلِيَّ**  
**وَصَبَّاحَ الدِّيكَةِ** **خ** مرت **س** **ط** اور نزدیک آواز مرغون کی نفل کی یہ بخاری سلم  
 ترمذی شہابی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نواز اور مرغ کی پس مانگو اللہ تعالیٰ اس  
 زیادتی کرم اور سیکہ کی کہ وہ مرغ دیکتا ہی فرشتہ کہ **ذَكَرَ الْعَلِيَّ وَاجْتَمَعَ الْمُسْلِمِينَ** **ع** اور  
 نزدیک جمع ہونی مسلمانوں کی نفل کی یہ صحاح ستہ میں **ف** جس حکمہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ  
 اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہے کہ **ذَكَرَ الْعَلِيَّ وَفِي مَجَالِسِ الدِّكْرِ** **خ** مرت  
 اور مجلسوں ذکر میں نفل کی یہ بخاری سلم ترمذی نے **ف** اس میں داخل ہیں مجلسین علم کی اور ملاوٹ  
 کہ **ذَكَرَ الْعَلِيَّ وَفِي مَجَالِسِ الدِّكْرِ** **م** دس **ق** **ط** اور نزدیک کہنے  
 امام کی **وَلَا الصَّالِينَ** یعنی اس وقت ہی فرشتے آمین کہتی ہیں نفل کی یہ سلمانی اور شہابی نے  
**وَعِنْدَ تَقْيِضِ الْمَيْتِ** **م** دس **ق** **ط** اور نزدیک انکہ نہ کرنی میت کی نفسی

جان کھنٹی کی نقل کی پیسہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ وغیرہ اقامۃ الصلوٰۃ طے میرا اور نزدیک کبریا  
 نقل کی یہ طبرانی ابن مردودہ فی وعید نزل الغیث **د** طے میرا اور نزدیک سنی میں کی نقل کی یہ  
 ابو داؤد طبرانی ابن مردودہ فی سلفۃ السلف فی الامم مرسلاً وقال قد حفظت عن غیر واحد  
 طلب الیہ عیدہ روایت کیا اسکو شافعی فی بیج کتاب اہم کی طریق ارسال کی اور کہا کہ تحقیق یاد رکھنا یوں  
 میں بہت علماء متقدمین سی یا ناقولیت کا نزدیک اور تر فی میں کی قلت وعید مرویہ للعبۃ طے میرا مصنف نے  
 کہتا یوں میں اور نزدیک دیکھنی کتب کی نقل کی یہ طبرانی فی **ف** جو دعا چاہی سو کر سی اور بعضوں نے کہا سی  
 یہ بی بی ربنا آتانی الدیاحۃ فی الآخرۃ حسۃ وقاعدۃ النار کہ دعا می جامع بھی کندا ذکر العلما بنی الجلائین  
 فی الامم حفظنا ذلک مجرباً عن غیر واحد من اہل العلم ونص علیہ الخ  
 عبد الرزاق البرسقی فی تفسیرہ عن الشیخ العیاد المقدسی اور درمیان دو نام  
 اسد تعالیٰ کی سورہ انعام میں یاد رکھتی ہیں ہم سکو مجرب بہت عالموں سی اور صریح بیان کیا اسپر  
 یعنی اسپر کہ دعا جلالتین میں قبول ہوئی سی حافظ عبد الرزاق بسعی فی تفسیرہ میں شیخ عیاد  
 مقدسی سی **ف** نام اسد تعالیٰ کا سورہ انعام میں دوبار ایک جامی مذکور ہوا سی اس آیت میں  
 شل لا اونی سل اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ میں بعد رسالت کی محل قبولیت کا ہی اور حافظ  
 سی اور حافظ حدیث سی حافظ حدیث وہ سی کہ لاکھ حدیثیں مع متن وسند کی جانتا ہو کندا ذکر الفخر  
 اما کن الایجابۃ فکالمواضع الشریفۃ مکان قبولیت دعا کی پس مکان بزرگ  
 میں یعنی مانند مساجد وغیرہ کی **ف** کاف فکالمواضع کا زائد سی یعنی جہان کی قبولیت روایت کی کسی  
 وہ مکان بزرگ میں چاہی یوں تھا کہ مصنف سی الواضع الشریفۃ کندا قال العلما قال الحسن البصری  
 فی رسالتہ الی اہل مکہ ان اللہ اعلم یستجاب ہنا لہ فی خمسۃ عشر موضعاً  
 کہا حسن البصری رحمہ اللہ بیج رسالہ اپنی کی کہ یہاں ہا طرف الہ کی تحقیق دعا قبول کی جاتی سی اس

پنج بند رہے جسکی **ف** جب حضرت حسن بصری مکہ سے کوچ کرنے لگی طرف بصرہ کی تو نامہ لکھا اے مکہ کو اس میں  
 وہ حدیثیں لکھیں کہ وارد ہیں فضیلت حبشہ کی وہاں کی کلیں اور بیہ بی لکھا ان الدعا آخر تک اور سید راہ حضرت حسن  
 کیا ہی بلکہ بعضی مواضع فکر کئی ہیں سوا اُنکی اور یہی ہیں مثل رکن بانی اور مائیں رکنین وغیرہا کی کذا و کذا  
 رح فی الطواف و عند الملتزم **م** حج حکم طواف کی بعض خشک طواف کہیں جن وقت طواف کی وہاں  
 دعا قبول ہوتی ہی اور نزدیک ملتزم کی **ف** ملتزم اوٹس حکم کو کہیں کہ فرمایاں دروازہ کتبہ کی  
 اور حجر اسود کی ہی لو کہ وہاں چھٹی تین واسطی تبرک کی پس لے ملتزم نام نہا کیا مقدار اذکر الیٰ فی کئی ایک  
 ہاتھ حجر اسود پر رکھیں تو دوسرا ہاتھ دروازہ کتبہ پہنچے کذا و کذا الفخر و تحت المیزاب و فی البیت  
 و عند ملتزم **م** اور بھی پڑا کہ کتبہ کی اور یاد رکھنے کی اور نزدیک زمرم کی **ف** یعنی وقت کہیں پڑے  
 کی قرب چاہ زمرم کی یاد وقت پڑے پانی اوسکی کذا و کذا العلیٰ و علی الصفا و المرقۃ و فی المسعى و  
 خلف المقام و فی عرفات و فی المزدلفہ و فی منیٰ و عند الجمرات الثلاث اور  
 اور مردہ پرا فربس حکم و رنگی در میان صفار و کئی اور بھی مقام ابراہیم کے یعنی بنی ابراہیم کی دو کتبہ  
 طواف کی اور عرفات پہنچے دن غرض کی حالت احرام میں چھپی زوال سی صبح تک اور مزدلفہ میں یعنی عید کے  
 رات میں آفتاب کی ٹکلی سے پہلی ٹکلی اور منیٰ میں اور نزدیک حجرات نین کی یعنی وقت رمی کی **ف**  
 طاہرہ یہی کہ تمام منیٰ محل قبولیت کا ہی اسلمی کہ مکان خاجیون کا ہی خصوصاً وقت عبادت کی خشوع  
 اور ملتزم من یون دعا کری کہ بعد طواف کی پردہ کعبہ کا کمری اور رخسارہ اور موند اپنا اوسیر پہنی او  
 تمام بدن اوس سے لکھ ہی اور یہ پڑھی اللہم ربی وقت بابک و التزمیت یا عتدایک ربوہ و عتدایک ربوہ و عتدایک ربوہ  
 اللہم حرم شعری و جسدی علی النار کہ اذکر الیٰ قلت و ان لم یحب الدعاء عند البیت صلی  
 اللہ علیہ وسلم ففی آبی مک صلی علی آتادہ سر و بنا فی استیجابہ اللہ عا فی الملتزم  
 حدیثاً مسلسلاً من طریق اہل مکہ کہ ماصیف ہی کہنا ہون میں اور اگر قبول کیا جوی دعا



نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کس حکم میں قبول کیا وی یعنی اس لٹی کہ وہ افضل جگہوں زمین کی ہی  
 باوجود اسکی تحقیق ہم روایت کی گئی ہیں بسج قبولیت دعا کی منزہ میں حدیث مسلسل طریق اہل مکہ  
 کی ہے **ف** حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہے کہ راوی اسناد کی وقت روایت کی ایک حالت پر  
 ہوں جبیکہ سونی قسم کہانی وقت روایت کی وغیرہ لک کذا ذکر العلیٰ اور مضمون حدیث کا یہ ہے کہ ابن  
 عباس نے روایت کی کہ سنا میں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی ہے منزہ ایک جگہ ہے کہ مقبول ہے  
 ہی اوسمین دعا دے انہیں کہ رہا ہی اوسمین کو ہی ہندہ لکھ کر قبول کر رہا ہی اللہ تعالیٰ دعا اوسکی اور کھارہ راوی  
 راویوں اس حدیث سے مصنف تلک وقت روایت کی کہ قسم ہی خدا کی دعا نہ کی مہنی اللہ تعالیٰ سے ہرگز  
 لکھ کر قبول کیے اللہ تعالیٰ فی دعا میری کذا ذکر الفخر الدین نیشابوری شیخ ابی حامد عیسیٰ بن ابی اسحاق  
 کہ قبل کجائی ہی دعا اوکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی المصطرخ **۱۱۱** ہذا دون میں سے ایک بخارہ  
 ہی نقل کی ہے بخاری سلم ابو داؤدی **ف** یعنی غزوہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سلامی  
 تعالیٰ کی ہو وہی شیخ داؤدی مان فی روح ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطالبی امید حیات کی نہ رکھتا تھا اوسکی  
 کھا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی لٹی شیخ فی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازہ قبولیت کی مضطر  
 کی دعا کی لٹی کہل میں کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالیٰ نیاز بچاروں کو دوست رکھتا ہی کذا ذکر الفخر  
**والمظلوم صیوع** اور مظلوم نقل کیے یہ صحاح ستہ میں **ف** روایت کی ابو ہریرہ فی من ادبی  
 بتن کہ روہنیں کجائی دعا اوکی ایک اونین ہی مظلوم ہی اوٹھا تا ہی اللہ تعالیٰ دعا مظلوم کی اوپر آئے  
 اور قبول کر رہا ہی اور کہوئی جاتی جن اوسکی لٹی دروازی آسمان کے اور فرمایا ہی اللہ تعالیٰ قسم ہی مجھی اپنی  
 بزرگی کی کہ مدد کروں کامین تیری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابن عمر فی کہ جو ہم  
 مظلوم کی مدد عاسی کہ وہ خیر ہستی ہی آسمان کو کو یا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر السلی وان کان  
 فاجز او **امر من** اور اگرچہ ہوی مظلوم گنہگار نقل کیے یہ احمد بن حنبل ابن ابی شیبہ فی وکون کا

کافر حب اور الہ

ان احمدنی ف اخلاص کیا

علماء حنفیہ رح نے کہ دعا کا فرق قبول ہوتی ہی یا نہیں مرقی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسکے ذکر کیا جہند  
نی اور تحقیق یہی ہے کہ میان میں حالت خطر این کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول بعد نعم کا و دعا را فکین

الانی ضلال بیان ہی حال آخرت کا کہ وہاں بہت چلا و نیکی کو ہی نہیں سنی کا کہ ذکر العلی و الوالد

دقت ہے اور باب نقل کی یہہ بود او دترمذی ابن ماجہ فی ف یعنی باب کہ بیٹی کی حق بین

دعا کری بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا یہی ہی حکم ہی روایت کی دلیلی فی مستند فردوس

کہ دعا باب کی اپنی بیٹی کی لی مانند دعا بی کی ہی امت اپنی کی لی لفظ حدیث کی یہہ بین دعا الاولیٰ

کہ عاۃ اللہ لایمۃ کذا ذکر العلی و الہامام العادل ف حب ہے اور پادشاہ عدل

کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندوں کا او اگر ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان و الرجل الصالح

خ مرق ہے اور آدمی نیکجنت نقل کی یہہ بخاری سلم ابن ماجہ فی ف بندہ صالح و وہی کہ حق نیکی

کی اوس طرح ادا کری جیسکے فرمایا ہی اور استقامت کری او سپر کذا ذکر الفخر و الولد البائر

یوالد بایہ ہے اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتھ باب اپنی کی نقل کی یہہ سلم فی ف

برہیہ ہی کہ سلوک کری اولیٰ اور حق او بخا او کری اور رضا او کی طلب کری کذا ذکر الفخر و المسافر

د مرق ہے اور مسافر نقل کی یہہ بود او دترمذی ابن ماجہ فی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج

اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکر العلی و الصائم حیئن

لیفطر صیہ ف حب ہے اور روزہ و اجزوت افطار کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان

فی یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر حب افطار کی مراد کہیں

تو ہی جائز ہی کذا ذکر الفخر و المسلم لاخیه بطغر الغیب م د مص ہے اور مسلمان

کہ دعا کری بیٹا ہی مسلمان اپنی کی لی بیٹ بیچہ نقل کی یہہ مسلم بود او دترمذی ابن ماجہ فی ف

اس لئی کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اگر اسکی سامنی بھی دعا کر لی اسطرح کہ اوسکو خبر نہ ہو داخل غائب  
 کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا و مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غائبانہ مستجاب ہی  
 نزدیک تر دعا کرنی والی کی ایک فرشتہ متعین بھی جب دعا کرتا ہی یہ بہائی اپنی کی لئی ساتھ نیکی کی تو کہتا  
 فرشتہ آمین اور تیری لئی ہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکر الفخر و المسلم بما لم یلع بظلم او قطیعة رحم  
 او یقول دعوت فلم احب مد مص یہ اور مسلمان جب تلمک کہ نہ دعا کر ہی ساتھ ارادہ ظلم کی کسی پر یا  
 کا ثنی تانی کی یا جب تلمک کہ نہ کہی دعا کی منی پس قبولیت کیا گیا میں نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے فی سنی  
 دعا مقبول ہوتی ہی جب تلمک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نہ کر ہی یا جب تلمک کہ نہ کہی دعا کی منی نہ قبول کی گئی  
 جب یہ کہتا ہی نہیں قبول ہوتی کذا ذکر العلی ان لله عز وجل عتقاء فی کل قوم وکیل لکل  
 عبد منہم کہ عتوا کا مستجاب ہے یہ اہل تحقیق واسطی اللہ غالب اور بزرگ کی بندگی آزاد میں یعنی دوزخ کے  
 آگ ہی ہرون اور عزرات میں واسطی ہر بندگی کی اونہیں ہی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہ احمد بن حنبل  
 باللہ تعالیٰ الا اعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطى لا اله الا انت  
 سبحانک انی کنت من الظالمین یہ مص یہ اور امام اللہ بزرگ بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جا  
 اللہ ساتھ اسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی یا شی جاوین اور جب مانگا جاتا ہی ساتھ  
 اوسکی دیتا ہی اس آیت میں ہی نہیں کوئی معبود دگر تو پا کی ہی تلمک و تحقیق میں ہوں ظلم کرنی والوں میں سے نقل کی  
 یہ حاکم نے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہ بھی فرمایا کہ دعا دین  
 علیہ السلام کی یہی آیت ہتی ایک شخص فی عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی نہی خاصہ یا سب مومنوں کی لئی فرمایا  
 کیا نہیں سنتی نہ تم قول اللہ تعالیٰ کا فحشاء من الغم و کذا لک بخجی المؤمنین بدیعین یونس کو حیات  
 دی ہمیں اور اسطرح حیات دیتی ہیں مومنوں کو اور ظاہر یہ بھی کہ اسم اعظم اسماء الحسنیٰ میں پوشیدہ ہی مثل  
 لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی فی سید عبدالقادر جیلانی نے فرمایا

کہ بشرط اسکی کہ اللہ کی توافر نہ ہو تیری دلیں سوار اسکی کو حجب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین  
 فی سوال کیا رب الغفر کسی تعلیم کرمی اسکو اسم اعظم پر دکھایا اللہ تعالیٰ فی خواب میں کہ اے عظیم ہیبتی  
 ہوا اللہ الذی لا الہ الا انت رب العرش العظیم \* \* اور بہت سی قول اولیاء اللہ اسہیں در  
 ہوئی ہیں چنانچہ جلال الدین سیوطی فی رسالہ علحدہ اسکی تحقیق میں تصنیف کیا ہے سبب خوف و راز کی کتاب کے  
 اس پر کفایت کرتا ہوں کہ بعضی محققین نے لکھا ہے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کے ہے یعنی اس میں سب اسم اعظم کے  
 بزرگوں کی نقل کئی ہیں آجانی میں اللہم انی اسئلتک بانک لک الحمد لا الہ الا انت یا خالق یا ممان یا مدبر  
 السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام یا خیر الوارثین یا رحم الراحمین یا سميع الدعاء یا اللہ  
 یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سميع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا مالک یا سلام یا حق یا قدیم  
 یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاهر یا رحمن یا رحیم یا کریم یا مخفی یا معطی یا مانع  
 یا مجیب یا مقسط یا حی یا قیوم یا احمد یا حمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا رب یا رب  
 یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی و نعم المکیل \*  
 کہ اذکر العلیٰ والفرج واسئلم اللہ تعالیٰ الاعظم الذی لدا سئیل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب  
 اللہم انی اسئلتک بانی اسئمتک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد  
 الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد \* عہ حب مس اے اور نام اللہ  
 برتر کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوی اللہ ساتھ اسکی دیتا ہے اور جب دعا کیا جاوی ساتھ اسکی قبول  
 کرتا ہے سب دعائیں ہی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی مطلب اپنا اور مقصود اپنا ہوسیلہ اسکی کہ  
 میں کو اہی دیتا ہوں یعنی یقین کرتا ہوں کہ تحقیق توئی ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا ایسا  
 کہ نہیں جنایا اور نہ جنا گیا اور نہیں اسکا ہمسر کوئی نقل کے یہ چاروں فی اور اس جان حاکم حمد  
 اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث میں فقط ابن ابی شیبہ فی روایت کیا ہے اللہم انی اسئلتک بانک انت

اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ إِلَى آخِرِهِ \* مص \* بِسْمِ اعْلَمُ يُونِ أَيَّاسِي يَا اللَّهُ تَحْقِيقُ مِنْ مَانُكُمَا هُون  
 تَجَسَّى بِوَسِيلَةِ اسْكِي كَهْ تَوَهَّيْ هِي سَدْتَهَابِي بِرِوَاخِرْ مَلَكْهَ يَعْنِي بَاقِي لَفَاطُ مَثَلِ بَهْلِي رَوَايَتِ كِي بِرِ  
 نَفْسِ كِي بِهَبْنِ ابْنِ شَيْبَانِي وَاسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْعَظِيمُ <sup>عنه</sup> الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ  
 بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ اللَّهُ يَوْمَ ائْتِي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا أَنْتَ وَخَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْحَمْدُ الْمُنَانُ بَلَدِ يُعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا  
 ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ \* عه حب مس امص \* اور نام اللہ برتر کا برا بہت بڑا وہ  
 جب دعا کیا جاویں اللہ ساتھ اسکی قبول کرے یا ہی اور جب مانگا جاویں ساتھ اسکی دیتا ہی اس  
 دعائیں ہی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسّی وسیلہ اسکی کہ تیری لمبی ہی سب تعریف نہیں  
 کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہیں کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنی والا ایمان  
 اور زمین کا اسی صاحبِ بزرگی اور بخشش کی نقل کی بیہ چاروں فی اور ابنِ حبان حاکم احمد بن ابی  
 فی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں لفظ الاعظم کا ہی اور باقیوں کی روایت میں لفظ  
 العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت میں آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن  
 حبان کی روایت میں اسی لمبی رموز انکی اوپر لکھنی چاہئیں اور ایک روایت میں پہلی دعائیں بیہ زیادہ  
 آیا ہی یا حییٰ یا قیوم \* عه حب مس \* اسی زندہ ہی تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی بیہ  
 چاروں فی اور ابنِ حبان حاکم احمد بن ابی شیبہ کی روایت میں لفظ الاعظم کا ہی اور باقیوں کی روایت میں لفظ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ فَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ  
 الْقَيُّومُ \* دت \* مص \* اور نام اللہ برتر کا برا ان دونوں آیتوں میں ہی  
 ایک بیہ ہی اور معبود و تمہارا معبود ایک ہی نہیں کوئی معبود مگر وہی بخشی والا مہربان اور دہی  
 آیت ابتداء سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ بیہ ہی اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبر گیر

کرنی والا جہان کا نفل کی یہہ بوداؤ و ترمیزی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ بنی واسم اللہ تعالیٰ الا اعظم  
 فی ثلث سور البقرۃ و آل عمران و طہ ۵۵ مس ۵۵ اور نام السدیر ترکا بڑا تین سورتوں میں  
 ہی سورہ بقرہ میں اور آل عمران میں اور طہ میں نفل کی یہہ حاکم بنی قال القاسم قال تمسکتمہا  
 فوجدتہا انہ الحی القیوم قلت و عندی انہ اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم  
 جمعاً بین الحدیثین ۵۵ کہا قاسم بنی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈھونڈنا مینی ان سورتوں کو پس  
 پایا مینی ان سورتوں میں کہ تحقیق اسم اعظم الحی القیوم ہی کہا مصنف بنی کہتا ہوں میں اور نزدیک  
 یہہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم ہی واسطی جمیع کرینکی درمیان دو نوحدیثوں کی  
 و حدیث اسماء کسی کہ متن میں مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لا الہ الاہو اور اللہ لا الہ  
 الاہو الحی القیوم ہی اور حدیث ابوامامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہی یعنی  
 بقرہ اور آل عمران اور طہ میں اور اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم ان سورتوں میں آیا ہی سورہ بقرہ اور  
 آل عمران میں تو ظاہر ہی لیکن سورہ طہ میں اول میں اللہ لا الہ الاہو کہ اسماء احسنی ہی اور آخرین  
 ہی و عنبت الوجہ للہ القیوم پس مصنف بنی جمیع کرنی اور توفیق دینی دو نوحدیثوں کی ای یہہ نکالا کہ اسم  
 اعظم اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم ہی کذا ذکر الفخر و المار وینا ۵۵ فی کتاب الدعاء للواحدی عن یونس  
 بن عبدی الاعلیٰ و اللہ تعالیٰ اعلم ۵۵ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم کو واسطی اور حیر  
 کی ہی کہ روایت کی گئی ہم اسکو بیچ کتاب الدعاء کی تصنیف واحدی کی ہی یونس بن عبد الاعلیٰ ہی اور اللہ  
 بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الاہو الحی القیوم ہی و القاسم  
 ہذا اھو ابن عبد الرحمن الشامی النابی صاحب ابی اما مہ صدوق ۵۵ اور قاسم کہ  
 کیا گیا وہ بیابا عبد الرحمن کا ہی کہ شامی تابعی یار ابوامامہ علی صحابی کا ہی سجا و اسماء اللہ تعالیٰ  
 الحسنی الیٰ امیرنا بالدعاء بعبادۃ و تسعون اسماء من احصاھا دخل الجنة ۵۵

**ت س ق مس حب** لا یحفظہا احد الا دخل الجنة \* اور نام اسد برتر  
 اچھی ہو جو حکم کئی گئی ہیں ہم ساتھ پکاری اسد تعالیٰ کی ساتھ اونکی متاؤن نام میں جو شخص یاد کرے گی  
 داخل ہو وہی بہشت میں نقل کی یہ بخاری سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان فی زیادہ یاد کرے گا اونکو کوئی  
 مکرکہ داخل ہوگا جنت میں نقل کی یہ بخاری فی **ف** حکم کئی گئی ہیں ہم یعنی اس آیت میں و لیلہ الاسماء  
 الحسنیٰ فاودعہ سبحا یعنی اسد کی لئی نام ہیں اچھی پس پکارو اوپر ساتھ اونکی اور کھا مصنفہ کی کہ خطا  
 کیا ہی عالمون نے بیچ معنی احصا یا کی پس کھا بخاری وغیرہ فی اور یہی صحیح ہی کہ معنی او سکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی  
 روایت میں لفظ خطہا کا آیا ہی اور بعضوں کی کھا ہی پڑھا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی  
 اونکی پر کیا اور بعضوں کی لکھا کہ یاد کیا قرآن کو اس لئی کہ قرآن میں یہ سب نام موجود ہیں اور اس حدیث  
 میں حصہ اسماء الحسنیٰ کا ثنائون پر نہیں ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ  
 ان ناموں کی ہی لوامع النجوم میں لکھا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالیٰ کی ہیں کہ سوا او سکی کوئی نہیں جانتا  
 اور ہزار نام اور ہیں کہ ملائکہ جانتی ہیں سوا اونکی کوئی نہیں جانتا اور ہزار نام مسلمانوں کی زبان پر  
 جاری ہیں اور میں سی متن سو تورات میں ہیں اور تین سو انجیل میں اور تین سو زبور میں اور سو کلام اللہ  
 اور میں سی ثنائون لوگوں پر ظاہر ہیں اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ  
 منقول ہی کہ دہونڈی مینی اسماء باری تعالیٰ کی قرآن میں ایک سو تیراں پائی مینی ولیکن بعضی مکر رہی  
 مثل غافر اور غفور اور غفار کی اور مانند انکی پس بعد دور کر فی مکرات کی ثنائون باقی رہی کذاؤکر  
 جلیغ فجر هو اللہ الذی لا الہ الا هو وہ اللہ ہی وہ جو نہیں کوئی موجود مکر وہ اللہ نام ہی ذات  
 واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہ نام غیر خدا تعالیٰ پر اطلاق نہیں کر سکتی ہیں نہ حقیقتہً نہ  
 مجازاً اور اور نام اطلاق کرتی ہیں اگرچہ مجاز ہو ہیں پس یہ بزرگتر سب ناموں کا ہوا اور معانی تمام  
 ناموں کی چاہی کہ متصف ہو وہی منبہ ساتھ اونکی یعنی وہ خصلتیں اپنی میں جاصل کر رہی چنانچہ نصیب بندہ کر

شرح اولی بیان ہوئی اور یہ نام قبلت کے نبی ہی متعلق معنی خلق مگر نبی کی الٰہی اور نصیب بندی کا اس نام کی  
 تائید ہی یعنی لگاؤ نگر سی اوس سے مثل لگاؤ بچہ کی ساتھ مائتلی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوس کی کار کھی  
 اور البقاات سوا اوس کی نگر سی اور امید ساتھ غیر اوس کی کی نہ رکھی اور نہ غیر اوس کی سی درسی  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ** بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونوں ناموں میں یہ ہی کہ مہربان  
 خلق پر ہو اور سبوں پر نظر ساتھ عین رحمت کی ڈالی اور سب کا ہم اپنی اوس کی سوچی کہ نعمت دینی  
 وہی ہی اور اوس کی غیر سی مدد نہ دہو نہ ہی اور دفع کرنی بری چیز میں سعی کری اور حق المقدور حاجت  
 محتاجوں کی بر لائی بلا غرض اور بغیر عوض **الْمَلِکُ** پادشاہ حقیقی کہ ملک و وجہان کا اوس کی  
 قدرت میں ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سی اور سب اوس کی محتاج پس بندی فی جب یہہ جانا تو بندہ درگا  
 اوس کی کا اور کہ اگلی اوس کی کا ہو وہی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوس کی  
 کرنی اور واجب ہی کہ تعلق مگر سی بچ جناب قدرت اور تصرف اوس کی اور بی نیاز ہو وہی ہے  
 بالکل اور طاعت ہر نگر سی احتیاج اپنی النی اور ڈر اور امید نہ رکھی ہنی اور تصرف کری ملک نفس  
 اور دل اور قالب اپنی میں اور بالک ہو وہی اعضا اور قوائی اپنی کا اور سرخر کری انکو طاعت حق  
 اور حکم شرع پر تاپا پادشاہ عالم و جو اپنی کا ہو وہی بعضی مشائخ سنئی فی وصیت چاہی فرمایا پادشاہ  
 دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لئے کہ پادشاہی اور ملک  
 آزادی اور بی نیازی میں ہی **الْقُدُّوسُ** نہایت پاک اور منزہ سب نقصانوں سی اور نصیب  
 بندگی اس سے یہہ ہی کہ پاک کری عالم کو خیالوں سی اور اروا و نگو خطیون بشریت ہی **السَّلَامُ**  
 مدت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہو وہی اخلاق برون سی اور کاموں کا کردہ  
**الْمُعْتَمِدُ** امان دینی والا خلق کو آفتوں سی دنیا اور آخرت میں نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی  
 کہ امن میں کجی خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سی **الْمُهَيَّمُ** نگہبان ہر چیز کا ساتھ کمال قدرت کی او



مطلق خلق پر ساتھ مذنون اور معلون کی نصیب بندی کا یہ ہے کہ غالب ہو وی اور پادشاہی کی الحزب  
 غالب حکم میں اور بی سنا کہ کوئی اور سب پر غلبہ پادشی نصیب بندی کا یہ ہے کہ غالب ہو وی نفس اور بر  
 اور شیطان پر اور بی مثل ہو وی علم اور عمل اور عرفان میں الحزب اور دست کرنی والا کاموں مگر  
 ہو وی کا اور بزرگ کہ اور اک کسی کرد گہیری بزرگی اور سیکلی نہیں پیر نصیب بندی کا اس سے یہ ہے کہ  
 نقصانوں نفس اپنی کو ساتھ حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب  
 ساتھ لازم کرنی تعویذ اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہو وی المستکبر بزرگ اور بی نیاز خاص و عام  
 سی اور برتر اس سے کہ پادشی قدر اور سکی عقل و وہم نصیب بندی کا یہ ہے کہ ایسا ساتھ بزرگی کی  
 موصوف ہو وی کہ سوامی اس کی سب اس کی نظروں میں حقیر معلوم ہوں الخالق اندازہ کرنی والا خلق  
 موافق مشیت اور حکمت کی الباری پیدا کرنی والا خلق کا المصوم صورت اور مشیت و  
 مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینوں ناموں سے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ جب ادا سی مظاہر سی  
 فارغ ہو تو کچھ کسب و کام کری کہ اوس سے وجہ عیش کی اپنی لئی پیدا کرنی خصوصاً وہ کسب اور کام  
 کہ اثر اور سکا بعد موت کی باقی رہی اور لوگوں کو اوس سے فائدہ پہنچی مثلاً کلام اللہ لکھ جا وی وغیر  
 ذلک الغفار بخشنی والا کناہ مذنون کا اور دبا کلمی والا عیون اوکل کا نصیب بندی کا ظاہر ہے  
 الفقہاء غالب کہ تمام عالم نیچی قدر اور سکی کی عاجز اور مغلوب میں نصیب بندی کا یہ ہے کہ غالب ہو  
 برٹی دشمنوں پر کہ نفس اور شیطان میں الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندی کا یہ ہے  
 کہ خرچ کری جان و مال اپنی اس کی لئی بی غرض و بی عوض الرزاق روزی پیدا کرنی والا اور پیونجانی والا  
 روزی کا مخلوقات کو نصیب بندی کا یہ ہے کہ نفع پہنچا وی و خلیق کو ساتھ رزق و روحانی اور مادی  
 کی انتاج کہ لینی والا اور رزق اور رحمت کا نصیب بندی کا یہ ہے کہ کہولی مشکلات خلق الحکیم  
 جانتی والا پر شہید و اور آشکارا کا نصیب بندی کا یہ ہے کہ ساتھ ہدای رب روزی علما کی مشغول ہو کر ارز و

کثرت علم کا یہودی القابض متنگ کرنی والا اور نرمی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنی والا روح انکی کا اسباب  
 فراخ کرنی والا اور نرمی کا یا دل بندون کا نصیب بندی کا ان دونوں اسوئیں یہی کہ تنگ کری دل بندون کا  
 ساتھ خوف آہی کیے اور فراخ کر ہی ساتھ بیان وسعت رحمت اور فضل نامتناہی کی الْحَافِضُ الرَّافِعُ  
 بہت کرنی والا کافرون کا قرب اپنی ہی اور اوہتائی والا مومنون کا نزدیک اپنی بسبب بخیر  
 نصیب بندی کا یہی کہ بہت کری باطل کو ساتھ عداوت اہل باطل اور بلند کری حق کی ساتھ بہت  
 اہل حق کی الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ عزت دینی والا بندون کا دو نوجہان میں اور خوار کرینو والا انکا نصیب  
 بندی کا یہی کہ عزیز کر ہی اونکو کہ جنگو عزیز رکھا اسد تعالیٰ فی سبب علم اور معرفت کی اور خوار کر ہی اونکو  
 کہ جنگو خوار کیا اسد تعالیٰ فی سبب کفر اور ضلالت کی الْمُغْنِي البصیر سنی والا دیکھنی والا  
 نصیب بندی کا یہی کہ کہنی اور دیکھنی اور سنی خلاف شرع کی سی حذر کری اور اسد تعالیٰ کو حرکت  
 اور سلکات اپنی پر حاضر ناظر جانی الْحَكَمُ حکم کرنی والا نصیب بندی کا یہی کہ رفع صوت اور  
 میں عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور حاکم یہودی الْعَدْلُ انصاف کرنی  
 نصیب بندی کا یہی کہ عدالت کری معاملات حق اور خلق میں اللطيف باریک بین کہ دور  
 نزدیک اوکی نزدیک یکساں ہی اور نیکی اور نرمی کرنی والا بندون کا نصیب بندی کا یہی کہ  
 کری خلق کو طرف رب متعال کیے ساتھ لطف اور نرمی کی الْجَبَّارُ اکاہ ساتھ سبب چیزوں  
 اور دانا دلکی باقون کا نصیب بندی کا یہی کہ ساتھ کامون دین دنیا کی خبردار و باریک بین  
الْحَلِيمُ مہربان کری والا عفو گناہون میں نصیب بندی کا یہی کہ تحمل کری ایذا و بختون پر اور وفا  
 کری ساتھ عذاب زیر دستونکی الْعَظِيمُ بزرگ اور برتر ذات وصفات میں جدا و ہام کی نصیب  
 بندی کا یہی کہ بہت بلند کر ہی اور دنیا کی لمی سر نہ چکا وی اور ملک کونین کو عظمت الہی کے  
 مقابل میں حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بزرگ یہودی اوس ہی قدر اوسکی الْعَفْوُ

بہت بخششی والا نصیب بند کی کا وہی ہی جو غبار کی بیان میں کذرا الشکور قدر دان اور دینی والا تو  
 برہمی کا عمل تہوڑی پر نصیب بند کی کا یہی ہی کہ شکر کری واجب تعالیٰ کا اس طرح کہ سب نعمتیں اوسکی  
 طرف سے جا کر ہر عضو کو کہ جو اسطی پیدا کیا ہی اوس میں مصروف رہی العیالہ بلند مرتبہ نصیب بند کی  
 یہی ہی کہ خراج کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل میں تا جم جس اپنی سی زاد ہو وی الکثیر بر ایاثر  
 کا اوسپر کوئی پڑا تصور نہیں نصیب بند کی کا وہی ہی جو العالیٰ میں کذرا الحفیظ نگاہ رکھنی والا عالم کا  
 آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بند کی کا یہی ہی کہ نگاہ رکھنی اپنی تین نکلا کر کرنی والی چیزوں ظاہر و باطن  
 کیسی یعنی گناہوں سے المقیت قوت دینی والا نصیب بند کی کا یہی ہی کہ بہو کو نکو کہا نا کہا اوسی اور غافلون  
 راہ تباہی الحیث کفایت کرنی والا ہر حال میں یا حساب کرنی والا بند و نسی روز قیامت کی نصیب  
 بند کی کا یہی ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجون کو اور حساب کرنی والا ہو وی نفس اپنی سی الجلیل بزرگ قدر  
 نصیب بند کی کا یہی ہی کہ نفس اپنی کو ساتھ صفقون کمال کی آراستہ کر سی الکریم بخش کرنی والا  
 اور بخششی والا گناہ گناہکارون کا بدون شیعہ کی نصیب بند کی کا یہی ہی کہ سعی کری کرم اور خلق کے  
 حاصل کرنی میں الرقیب نگاہ رکھنی والا مخلوقات کا حادثون سی اور ایداد دینی والی چیزوں سے نصیب  
 بند کی کا یہی ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہو وی اور عارضی دل اور نفس کی دور کری اور جانی کہ اللہ تعالیٰ  
 دیکھنی والا اوس کا سی المجیب قبول کرنی والا دعا پچارون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا  
 نصیب بند کی کا یہی ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی کری اوامر و نواہی میں اور جواب دیومی اہل حاجت کو  
 ساتھ نرمی کی الواسع علم اوس کا فراخ نبی اور نعمت اوسکی سب کو پہنچی نصیب بند کی کا یہی ہی کہ  
 کری فراخی علم اور سخاوت اور عارف میں اور سہون سی ہر نوع کشادہ پیشانی ہو وی الحکیم  
 استوار کار اور داناسا ساتھ حقائق اسرار کی نصیب بند کی کا یہی ہی کہ محکم کری کام اپنی الودود  
 دوست رکھنی والا فرمانبردار و نیک یا محبوب اولیا کی دلون میں نصیب بند کی کا یہی ہی کہ سوار بار المتعال

کی سیر و دوست دگر کی المحمّدی بزرگ اور شریف ذات اور افعال میں نصیب بندی کا اسم عظیم میں معلوم  
 ہوا الباعث او ثبانی والا اور زندہ کرنی والا مردون کا قبر و نسی اور بیدار کرنی والا دل غافلون کا  
 غفلت سی نصیب بندی کا یہی ہے کہ زندہ کرنی ولون مردہ کو ساتھ ساتھ کھانی علم کی کہ سبب  
 ایات ابدی کا ہی الشہید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندی کا اسم خیر و عظیم میں بیان  
 لکھا ثابت ساتھ شہنشاہی کی اور لائق ساتھ خدائی کے نصیب بندی کا یہی ہے کہ ماسوا اللہ کو با  
 جانی اور ثابت ہو وی ساتھ متابعت حق کی کہ شریعت بنوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور تصف ہو  
 ساتھ معنی حقانیت کی الی کیل کار ساز بندون کا نصیب بندی کا یہی ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کی  
 کام میں کوشش کرنی اور رومی حاجت انکی میں ایسی سعی کرے کہ گویا وکیل انکا ہی القوی المتین  
 کو ت والا استوار سب امور میں نصیب بندی کا یہی ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہو وی  
 اور دین میں سخت و جیت ہو وی اور جاری کرنی احکام شریع میں سختی کو راہ مذہبی القوی  
 مدد کار اور دوست رکھنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یہی ہے کہ دوستی کرنی مسلمانوں سی اور کوشش  
 کرنی تائید دین میں اور سعی کرنی حاجت روائی خلق کی میں المحمّدی تعریف کرنی والادات و صفات  
 تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یہی ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراء ساتھ جفتون کمال  
 یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی المحصّی کبرنی والا ہی علم او سکا ہر چیز کو اور ظاہری نزدیک  
 او سکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندی کا یہی ہے کہ شمار کرنی اعمال انکی کو پہلی اسکی گنتی جاوین  
 اور کوشش کرنی ہمیں کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع یا وی المسبّب علی المعنی پیدا کرنی  
 پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب بندی کا یہی ہے کہ سعی کرنی پیدا کرنی نیکیوں میں اور اعاد  
 کرنی یعنی ادا کرنی جو اس سے رہ گیا ہی اور قصور ہو ہی المحمّدی زندہ کرنی والا ولون کا ساتھ نور ایمان کے  
 اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بندون میں نصیب بندی کا یہی ہے کہ زندہ کرنی خلق کو ساتھ فائدہ دینے کی

علم سی اور دلکوسا تہ معرفت الہی کے المہیت ماری والابدون کا اور ولکاسا تہ خواب غفلت اور  
 نادانی کی نصیب بندی کا یہی ہے کہ ماری خواہشوں نفسانی اور خطر و شیطانی کو الگ سے مدد نہ سب  
 پہلی اور سب سے بعد ہی نصیب بندی کا یہی ہے کہ زندہ ہو وی سا تہ یاد پروردگار تعالیٰ کی اور خرچ کرانی  
 اسکی راہ میں احیات ابدی یا وی القیوم قائم رہنی والا ذات وصفات میں اور خبر گیری کرنی  
 مخلوقات کا نصیب بندی کا یہی ہے کہ بی پروا ہو ماسوائے اللہ سی اور سنواری امور بندگی الواجد  
 غنی اور بی پروا کو محتاج کسی کا کسی چیز میں نہیں نصیب بندی کا یہی ہے کہ سچ حاصل کرنی کمال ضروری کی  
 سنی کرنی الما جید بزرگ نصیب بندی کا وہی ہے جو پہلی کہ لا الہ الا حد یکا صفات میں  
 اور ذات میں نصیب بندی کا یہی ہے کہ یکا ہو وی بندگی میں جیسی کہ وہ یکا ہی خدائی میں اور موصوف  
 ہو وی سا تہ فضائل کیے کہ جن جس اسکی وی شہون الصمد بی پروا کہ نہیں محتاج کسی کا اور سب اسکی محتاج  
 نصیب بندی کا یہی ہے کہ بی نیاز ہو وی خلق سی اور سنی کری کار سازی نیاز مندوں اور بر لانی حاجت  
 میں القادر المقتدر قدرت والا قدرت طاہر کرنی والا نصیب بندی کا یہی ہے کہ قادر ہو وی اور پر باز  
 رکھنی نفس کی خواہشوں اور لذتوں فی المقدم الموحج کی کرنی والا دوستوں کا سا تہ نزدیکی رحمت  
 اور پیچھی ڈالنی والا دشمنوں کا لطف اپنی سی نصیب بندی کا ان دونوں اسم مقدس سی یہی ہے کہ اکی  
 کری اپنی تین سا تہ سبقت کرنی نیکیوں کی اور اونکو کہ مقرب در کاہ عزت کی میں اور پیچھی ڈالنی نفس  
 شیطان اور مردود ذون در کاہ کی تین الا قول الاخر پہلی سب سے پیچھی سب سے نصیب بندی کا  
 یہی ہے کہ طلبی کری طاعتوں میں اور تجالانی اوامر میں اور جان خرچ کری اسکی لئی احیات ابدی  
 یا وی الظاہر الباطن آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی میں اوپر کمال صفاتوں اسکی  
 کی پوشیدہ وہم و خیال سی باعتبار کہ ذات کی نصیب بندی کا یہی ہے کہ باعتبار بشریت کی طاہر ہے  
 اور اسرحبت سی کہ متصف سی سا تہ صفات ملائکہ کی بھائی تیار اسکا شکل سی الی کار ساز اور

نصیب بندی کا مثل نصیب الوکیل کی ہی المتعالیٰ بہت بلند نصیب بندی کا وہی ہی جو اعلیٰ میں کہا البرئ منیٰ کرنی والا  
 کہ ہونا نیکی اور احسان کا اور کسی ذات کی ہی نصیب بندی کا یہی کہ نیکی کر ہی بابا کی حتمین اور استاد اور مشائخ اور  
 اقارب اور تمام حق والوں کی حق میں التواب مقربہ قبول کرنی والا نصیب بندی کا یہی کہ قبول کرنی عذر غلطی کا  
 اگرچہ کسی بابر ہو المنعم تر بلا لینی والا کافرون اور کفر شونی ساتھ عذاب کی نصیب بندی کا یہی کہ بدلا بڑی و شمر شنی کہ  
 نفس و شیطان میں العفو و درگزر کرنی والا گناہوں اور تقصیرات کی نصیب بندی کا وہی ہی جو غفور میں گذر والا و غفور  
 نصیب بندی کا مثل نصیب الرحیم کی ہی مالک الملک خداوندہاں کا نصیب بندی کا یہی اسم الملک میں گذر والا جل و لا لہ  
 صاحب بزرگی اور شہرت کا نصیب بندی کا یہی کہ حاصل کرنی اپنی نفس کی لہی بزرگی اور اگر کم کرنی مذہبان خدا کو جیسا کہ لائق ہی  
 المقسط عدل کرنی والا نصیب بندی کا اسم العدل میں گذر والا جامع میں کرنی والا و لا یؤکفہ فیہ نصیب بندی کا یہی جمع کرنی و بیان علم  
 عمل کی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کی اور جمع کرنی وظائف عبادات اور اوراد میں اور سعی کرنی بیچ  
 جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی عبت و جمعیت کوش تاہر ذات شومی بہ ترسم کہ پرانگندہ  
 شومی مات شومی بہ الثقی المظنی بی پروا ہر خیر سی بی پروا کرنی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا یہی کہ استغنا  
 حاصل کرنی باسوا اللہ فی المآلغہ باز بکنی والا ہلاک و نقصان کا بند و نشی دین و دنیا میں نصیب بندی کا  
 یہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشوں نفسانیہ سے باز رکھی الضائر التآفیع ضرر پہونچانی والا اور فائدہ  
 پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا طاہر ہی الثورہ روشن کرنی والا زمین و آسمان کا ساتھ  
 ستاروں کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتھ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندی کا  
 یہی کہ روشن ہو وہی ساتھ نوزایان اور عرفان کی الہادی راہ دکھانی والا نصیب بندی کا یہی  
 کہ بندگان خدا تعالیٰ کو طرف او کی راہ دکھانی السبیل یعیہا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب  
 بندی کا بیان ہو چکا الباقی ہمیشہ رہی والا الوارث باقی بعد فنا میں موجودات کی اور مالک نام مخلوق کا  
 نصیب بندی کا یہی کہ اوں اعمال میں کہ جملہ باقیات صالحات میں کو مشش کرنی مثل تعلیم علم اور صحت

جابرہ وغیرہا کی ارنشید رہنمائی عالم کا نصیب بندی کا ظاہری الصبور مرتبت ق مس حب  
 بردبار کہ مشابہ نہیں کرتا بی عذاب کرنی گنہگاروں کی نصیب بندی کا ظاہری نقل کی میرہ ترمذی ابن  
 ماجہ حاکم ابن حبان فی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسما حسنی کا شرح شیخ عبدالحق اور شیخ فخر الدین رحمہ  
 کیسی یا اسد علی نصیب کریم سکوا سپر و سمع رجلا و هو یقول یا ذا الجلال والاکرام  
 فقال قد استجبت لک فسل ہذا ت اور سنا بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو کہ وہ کہتا تھا  
 یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی کئی تیری لی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ  
 جابر نقل کی میرہ ترمذی ابن ان للہ ملکا مؤکلا بمن یقول یا ارحم الراحمین فمن قالہ  
 ثلثا قال لہ الملائکۃ ان ارحم الراحمین قد اقبل علیک فسل ہذا مس تحقیق و اطلی  
 اس کی فرشتہ ہی متین ساتھ اور شخص کے کہ کہتا بنی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اس کو تین بار  
 کہتا ہی اس کی لی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تہجیر یعنی ساتھ قصد قبولیت اور عنایت کی  
 پس مانگ جو چاہی نقل کی میرہ حاکم فی و مر رجلا و هو یقول یا ارحم الراحمین فقال لہ  
 سل قد نظر اللہ الیک مس ہذا اور گزری بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اس طرح  
 کہ وہ کہتا تھا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اس کی لی مانگ تحقیق نظر رحمت و عنایت کی کی اللہ تعالیٰ  
 طرف تیری نقل کی میرہ حاکم فی من سأل اللہ الجنۃ ثلاث مرّات قالت الجنۃ اللام  
 ادخلہ الجنۃ و من استجار من النار ثلاث مرّات قالت النار اللہ صمّ اجرہ من  
 النار ہذا ت مس جو کوئی مانگی اسد تعالیٰ سی ہشت تین بار کہتی ہی ہشت یا  
 داخل کر اس کو ہشت میں اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی اس میں تین بار کہتی ہی اگر یا اسد بجا اس کو  
 اگر ہی نقل کی میرہ ترمذی سنا بنی ماجہ ابن حبان حاکم فی من دعا بھو لا الکلمات الخمس کم  
 یسئل اللہ شیئا الا اعطاہ اللہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملائکۃ و لہ الحمد

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَلَّاهُ وَلَدَّاهُ إِلَّا بِالله طاطس جو کوئی  
کری اور یاد کری اللہ تعالیٰ کو ساتھ ان کلون پانچ کی نامگی اللہ تعالیٰ سی کوئی چیز کہ دیا سی اللہ و سکر  
وہ پانچ کلی ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک او سکا او سکی لئی پادشاه  
بی اور او سکی لئی سب تفریق سی اور وہ ہر چیز پر قادر سی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں سی ہر گنا  
سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی بہ طبرانی فی کیرمین اور او سطرین  
دوسر اکھ مصنف فی الملک کو لکھا ہی اور طاعلی قاری روح فی دل الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا  
**الحمد لله على اجابة الدعاء** یہ بیان سی احمد کہ کہنی کا قبولیت دعا پر مایع نعم احد کہ  
اذا عانت من حاجة من نفسه فشفي من مرض او قد من سفر ان يقول الحمد  
لله الذي بعثني به وجاهد له ثم الصلوات مس ی ی کون سی خیر من کرتی سی ایک  
تہا سی کہ جب پہچانی قبولیت نفس لے سی یعنی شہابی پیار کی لئی یا سفر سی سکی یا ای آئی کی  
دعا کرتا تھا پس شفا دیا جاوی پیار سی یا اوی سفر سی اس سی کہ ہی سب تفریق سی او س خدا کی لئی کہ  
سبب غلبہ اور بزرگی او سکی یوری ہوتی میں کام ایچی یعنی حاجتین ایچی براتی میں نقل کی بہ حاکم  
سنی فی یعنی لائق نہیں ہی کہ جسکی مراد براوی عبد دعا کرنی کی ودان کلمات کی کہی کہ چوہ  
الذی یقال فی صباح کل یوم و مسامحہ یہ بیان او س خیر کا کہ پر ہی جاوی ہر روز کی صبح میں  
اور شام میں لیسم الله الذی لا یضرنا مع اسعہ شیئی فی الاکرامین ولا فی السماء و فی  
السمیع علیکم ثلاث مرات = عہ حب مس ص ص ص ی شام کی کہی یا شام او س خدا  
کہ نہیں ضرر کرتی ہی ساتھ ذکر کرنی نام او سکی کوئی چیز یعنی قسم کہانی سی ہو یا دشمن و غرضی ہر  
میں اور نہ آستان میں اور وہ سنی والا اور حاجتی والا ہر چیز کو ہی پر ہی سکوت میں یا نقل کی بہ چارون  
اور بن حبان حاکم بن ابی شیبہ فی ص ص ص کہ پر ہی میں بسم اللہ کی پہل لفظ صحابہ کا مقرر ہو گا یعنی



صبح کی سنی اور شام کی پڑھنی میں لفظ اسیسا کا یعنی شام کی سنی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
جو کوئی صبح شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھتا رہے تو اس دن رات میں ناگہانی بلا نہیں پہنچتی یہی کذا  
فی مشکوٰۃ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ طس و قی المساء فقط

مرعہ طس می می تِلْكَ مَرَاتٍ مِی پناہ مانگتا ہوں میں سائبر کلون اللہ کی  
یعنی نودہ نام اور کتابوں اور تری ہوئی کی کہ پوری ہیں یعنی فی نقصان برای اوس خبر کی سنی کہ یہ  
نفل کی یہ طبرانی فی اوسط میں اور چ شام کی فقط نقل کی یہ سلم فی اور چاروں فی اور طبرانی فی اور  
میں اور دارمی ابن سنی فی یعنی پہلی روایت میں صبح شام میں یہ دعا پڑھتی آئی ہی اور ان کتاب  
والون فی فقط شام ہی کو پڑھنی روایت کی ہی میں بار پڑھی نقل کی یہ ترمذی دارمی ابن سنی

**ف** روایت ہی مصل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہ دعا پڑھتی متعین ہوتی ہیں اور سچتر ہزار  
فرشتے کہ دعا بخش کر دیتی ہیں اوسکی لئی اور اگر مرنا ہی شہید مرنا ہی لفظ حدیث کی نہیں  
مَنْ قَالَ لَهُ وَكَلَّ يَسْمَعُونَ الْفَلَاحُ يَصْلُونَ عَلَيْهِ وَإِنْ مَاتَ شَهِدًا اَوْ صَحَّحَ سَلَامٌ  
روایت کی ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آج کی رات  
ایک بھوک کی کاٹنی سی کیا اید اوٹھائی مہنی فرمایا آکاہ ہوا کہ کھتا تو حقوق کہ شام کرنا اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ  
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور جو کوئی منزل پر اور تر کہ یہ پڑھی تو نہیں ضرر کرتی

کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے کذا فی مشکوٰۃ و شرح القاری اَعُوذُ بِاللّٰهِ التَّامِّعِ الْعَلِيمِ  
مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ تِلْكَ مَرَاتٍ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ  
الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ  
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى لَسْتَ بِهَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

لَکَیْمَتِ مِی سِی پیناہ مانگسا ہون میں ساتھ اللہ سنی والی جاننی والی کی شیطان راندی گئی  
 سی یعنی ہانگی ہوئی سی دروازہ خداسی پڑی ہریدہ عودین بار پیر ہریت پڑی وہ سی اسد جو نہیں کوئی  
 مکروہ جانی والا غیب کا یعنی جو بندوں سی پوشیدہ سی اور ظاہر کا وہی سی بخشش کرنی والا ہر بان  
 وہ سی خدا جو نہیں کوئی معبود مکروہ پادشاہ سی نہایت پاک سلامت سب عیب سی اس میں کہی والا  
 انگبان غالب زبردست بزرگوار پاک سی خدا کو اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہیں جاہل یعنی بت وغیرہ  
 شریک پھیراتی میں وہ خدا سی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا واسطی اوسکی نام میں  
 اچھی ساتھ پاک کی یاد کرتی سی اوسکو وہ چیز کیچ آسمانوں اور زمین کی سی اور وہ غالب  
 وانا نقل کیے یہ ترمذی دارمی ابن سنی فی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص اس  
 اعود کو مع ان تین آیتوں اخیر سورہ حشر کی پڑھتا سی صبح کو متین کرتا سی اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکی ستر  
 فرشتی کہ دعا بخشش کیے کرتی میں شام تک اندر اوسدن میں ہر شے شہید کرتا اور جو کوئی شام کو پڑھتا سی در  
 پاتا سی کذا فی مشکوٰۃ و اہترین قل ھو اللہ احد ثلث مہرات قل اعوذ برب الفلق ثلث مہرات  
 قل اعوذ برب الناس ثلث مہرات یہ دس سی یہ قل ہو اللہ متین بار پیر سی قل اعوذ برب  
 الفلق  
 میں بار اور قل اعوذ برب الناس میں بار نقل کی ہر بار وہ اور ترمذی نسائی ابن سنی **ف** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم فی کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کل صبح شام کو تین تین بار پڑھتا تھا  
 کرتا سی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا سی ہر برائی کو کذا فی مشکوٰۃ فصحا ان اللہ حین تمسکون وحین تصنعون  
 قال الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون الخرج الحجی من المیت و  
 یخرج المیت من الحجی و یحیی الاموات بعد موتہما و کذا لیت مخرجون ۵ دی ہر صبح کو دم  
 اللہ کو حبوت کرات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑھو اور صلوٰۃ کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑھو اور  
 اوس کی ایسی سب تعریف ہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور صبح کو تیسری بھر یعنی نماز عصر کی پڑھو اور جو

کہ ظہر کرتی ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑھو نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردیسی یعنی جانور کو اندھی سی اور حیوان کو لطفی سی یا مگر  
 کا فر سی اور ذکر کو غافل سی اور نکالتا ہی مردی کو دزدی سی یعنی اندھی کو جانور سی اور لطفہ کو حیوان سی  
 اور کا فر کو مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سبز کرتا ہی سبھی مرنے اور سیکلی یعنی  
 خشک ہونے کی اور اسطرح یعنی مثل اس نکالنے کی نکالی جاوے گی تم یعنی قبروں سی نقل کی یہاں بودا و دین  
 سنی **نی ف** مراد بیچ سی پاکی بیان کرنی ہی اللہ کی برسی با تو ن سی یا نماز پڑھنی اور لفظ **و** عیشا  
 عطف کیا گیا ہی چین پڑا تو کہ الحمد آخر تک جملہ معترضہ یعنی بیپاکی یاد کرو وقت عشا کی نماز یا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی صبح کو پڑھتا ہی **فَبُحَّانَ اللّٰهِ حِينَ تَسُوءُ** کو تخر جو ن تلک پاتا ہی ثواب  
 اوس چیز کی کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑھتا ہی سکو شام کو  
 پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کہ فوت کرتا ہی اوس نزلت میں کذا فی المشکوۃ **اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا**  
**هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ** طہ پڑھنی **اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** مراد کہتا ہوں آیت  
 الکرسی نقل کی یہ طہرانی فی **آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَالْآيَةُ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ غَافِرٍ إِلَى قَوْلِهِ**  
**إِلَهِهِ الْمَصِيرُ** حب اسی ہد اور پڑھنی آیت الکرسی اور آیت ابتداء سورہ غافر کی نقل  
 اوسکی الیہ المصیر تلک نقل کی یہاں جان احمد ترمذی ابن سنی **نی ف** ساری آیت نو  
 ہی **ثُمَّ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّلَعِ**  
**لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهِ الْمَصِيرِ** اسی حدیث شریف میں کہ جو شخص یہ دونو آیتیں یعنی آیت الکرسی اور آیت ابتداء  
 غافر کی صبح کو پڑھتا ہی محفوظ رہتا ہی نبی سب بلیات سی اور شیطانوں سی سبب برکت انکی کی شام تلک  
 اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی سبب برکت انکی کی کذا فی المشکوۃ **أَصْبَحْنَا**  
**وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ**  
**وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** اسئلک خیر ما فی ہذا الیوم و خیر ما بعدہ  
 ھذا اللیلۃ  
 ھا

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ سَرَبِ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسَوْءِ  
 الْكَبْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ مَرَدَّتْ سِمْصُ  
 صبح کی معنی اور صبح کی ملک فی واسطی اس کی اور سب تعریف اللہ سے کی گئی ہے نہین کوئی معبود و کائنات  
 نہین کوئی شے ایک اور سکا اوس کی لئی بادشاہت ہے اور اوس کی لئی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر  
 اسی پروردگار میری مانگتا ہوں میں تجھی پہلائی اوس چیز کی کہ اس دن میں ہی یعنی جو حق ہے کہ نہین  
 واقع ہوگا اور پہلائی اوس چیز کی کہ پیچھے اس کی ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی اوس  
 چیز کی سی کہ نہین ہے اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچھے اس کی ہے ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری  
 کا ہلی سکی طاعت میں ہو اور برائی بڑھانی کسی ای رب میری پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری عذاب کی  
 کہ آگ میں ہے اور عذاب سی کہ قبر میں ہی نقل کی یہ سلم ابوداؤد ترمذی ناسی ابن ابی شیبہ فی  
 أَصْحَابًا وَأَصْحَابُ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهَا کی اوپر کی لفظ رات کی پریشانی کی میں یعنی صبح کی وظیفہ میں أَصْحَابًا وَأَصْحَابُ الْمَلَائِكَةِ  
 پر رہیں گے اور شام کی وظیفہ میں أَصْحَابُ الْمَلَائِكَةِ سب جامی اس طرح سمجھ اور ذکی وظیفہ میں ہذا لیلوم  
 اور رات کی وظیفہ میں ہذا اللیلۃ اور دن کو ما بعدہ اور رات کو ما بعدہ اور برائی رات دن اور ما بعدہ  
 اون کی کی مراد ہے اوس چیز کی کہ ضرر کرے دین و دنیا میں اور باز رکھی خدمت مولیٰ کی اور برائی بڑھانی  
 کی یہ ہے کہ سب بڑھانی کی عقل جاتی رہی اور زندگی بعد تعالیٰ کی اچھی طرح نہ ہو سکی پس پناہ مانگی ہے  
 بڑھانی کے برائی سی والا نفس بڑھانی کی فضیلت آئی رہی کہ خوشحال ہے اور شخص کا کہ طویل عمر ہو سکے  
 اور اچھی مومن عمل اوس کی کہ اذکر النسل الحسنی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ  
 سَوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ النَّاسِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا یا مستحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ  
 تیری کا ہلی سی اور بہت بڑھانی سی کہ بعضی اعضا کا مسمیٰ باز رہیں اور برائی بڑھانی کی سی اور فتنہ دنیا  
 کی سی یعنی فتنہ بڑھانی سی بسبب محبت وینا کی یافتہ سی کو دنیا میں ہو کہ باز رکھی عقبی اور مولیٰ سی اور عذاب قبر کی



نَفْسِي وَشَيْطَانِي وَشَيْءٍ لَّكَ بِدَتِ سَحَابِ مَسْصِ بِدَا السَّيِّدِ الْكَرِيمِ وَاللَّهِ

اور زمین کی جانبی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی اور مالک اور سب کی گواہی دیتا ہوں میرے  
کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی نفس اپنی کی سی یعنی جو ہر نفس کی سی جو  
ہایت کی ہو اور برائی شیطان کسی اور شرک اور سب کی سی یعنی شرک اور کفر میں والہی اور سب کی نفس کی یہ ہے

ترمذی نسائی ابن جہان حاکم ابن ابی شیبہ بنی ف عرض کیا حضرت ابو بکر رضی عنہ جناب سرور عالم صلی  
علیہ وسلم کی کہ فرمائی کوئی دعا کہ پرتون میں صبح و شام فرمایا سید عابد اور بعضی روایت میں یہ ہے

اَيُّهَا الَّذِي اَنْتَ تَعْرِفُ عَلَيَّ اَنْفُسًا سَوَاءً اَوْ جَهَنَّمَ اِلٰى مَسْلُومَاتٍ اور پناہ مانگتی ہیں ہم سے کہ  
کریم ہم اور پر نفسوں اپنی کی برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کبھیں برائی کو طرف مسلمان کے یعنی نسبت کر  
برائی کو طرف مسلمان کی کہ پاک ہو اوسن یا ضرر پہونچا دین کیونکہ نقل کی یہ ترمذی فی اللہ

اِنِّي اُشْهِدُكَ اَنْتَ وَ اَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ

لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ طس ت دیا اس تحقیق معنی صبح کی

اوس حالت میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجھ کو اور گواہ کرتا ہوں اوہ ثانی والوں عرش تیری اور تمام

تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہیں کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد منہدی

نیری ہیں اور رسول تیری نقل کی یہ طبرانی فی اوسط میں اور ترمذی فی ف اَشْهَدُكَ گواہ کرتا ہوں

تجھ کو اپنی اقرار پر ساتھ وحدانیت تیری کی بیچ الوہیت اور ربوبیت کی پس یہ نیا کرنا اسلام کا اور اقرار کرنا

ہی ہر صبح و شام اور عرض نفس اپنی کی یہ ہے کہ میں غافلوں سے نہیں ہوں اور اوہ ثانی والی عرش کی اشد

فرشتہ ہیں کہ درمیان کان اور کندہی اوکی کی فرق دو ہزار برس کا ہی اور ایک روایت میں سات

برس کا اور جو کوئی پڑھی اسکو بخشا ہی اسد گناہ رات و نل کند قال علی اللہ اِنِّي اُشْهِدُكَ

اَشْهَدُكَ وَاَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ ۷

لَهِ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَكَرَّسْتُ لَكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ  
 دت سے یہاں اس تحقیق میں صبح کی اور سحال میں کہ کوہ کرنا ہون میں جنگ اور کوہ کرنا ہون اور تہائی  
 کہ الون عرش تیری کو اور فرشتوں تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھ اس کی تحقیق تو معبود ہی نہیں کوئی معبود مگر تو ہوتا  
 تو نہیں شریک کوئی تیرا تحقیق محمد بند تیری میں اور رسول تیری پر ہی یہ دعا چار بار نقل کی یہاں ابوداؤد و ترمذی  
 فی فی حدیث شریفین آیا ہے کہ جنی یہ دعا الیکار پر ہی چوتھائی آ کر تابی اللہ تعالیٰ اس کو الگ ہی اور جنی دوبار  
 آ کر تابی آدھا اس کو الگ ہی اور جنی تین بار پر ہی تین چوتھائی اور جنی چار بار پر ہی چار کی آ کر تابی اللہ تعالیٰ اس کو الگ ہی اور جنی  
 میرک ہی کہذا قال العلی اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
 اَلْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ وَآہْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرْہِیْ وَآمِنْ رَاۤءِیْ اَللّٰهُمَّ  
 احْطِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْیْ وَرَیْیْ خَلْفَیْ وَعَنْ قَدَمَیْ وَعَنْ شِمَائِیْ وَمِنْ قَوْبِیْ وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ  
 اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ دِقْ س ح ب مس ص مدیا اسد مالکنا ہون میں جسی سلامتی سب آفات  
 و بیات ظاہر و باطن کیسی دنیا اور آخرت میں مینی امور دنیا اور آخرت میں یا اللہ تحقیق میں مالکنا ہون میں جسی  
 ہونا کنا ہون کا اور عافیت دین اپنی میں اور دنیا اپنی میں اور اہل اپنی میں یعنی قرابتی اور ضدام اور مال اپنی میں  
 یا اسد مالک عیب میرکیو اور مذکر خوف میرکیو یعنی خوف کی چیزوں میں محب کو اس میں کہہ یا اللہ ہی فقط  
 کہ میری آگے میری سی اور پیچھے میری سی اور دائیں میری سی اور بائیں میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مالکنا ہون  
 میں ساتھ بزرگی تیری کہ اس کی دہا یا جان میں نہیں میں نقل کی یہاں ابوداؤد ابن حبان  
 حاکم ابن ابی شیبہ فی ف مراد پہلی عافیت سی نہ ہونا عذاب کا ہی اور دوسری سی خلاصی عیبوں سے  
 اور کھا مصنف ہی کہ سننی عافیت کی میں سلامتی پس دین میں سلامتی ہو کچھ سی اور دنیا میں سلامتی ہو بیمار ہون  
 اور بلاؤں سے اور عورت اس کو کہتی ہیں کہ شرم کر م آدمی اور برا خانہ جب وہ ظاہر ہو جاویں اور یہ طرفین اس کی  
 بیان کیں کہ جو بلا آتی ہی انہیں طرفوں سے آتی ہی اور نہیں بنتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوڑے ان کلمات

پیرہنی کو صبح اور شام میں کذا ذکر العلی والفرح لا إله إلا الله وحده لا شريك له كنه الملك وله  
 الحمد يحمي ويحيي ويميت وهو على كل شيء قدير مص  
 ہی بہ نہیں کوئی عبود مکر اسد تنہا ہی وہ نہیں شریک کوئی اور اسکا اویسی کی لئی سلطنت ہے  
 اور اویسی کی لئی تفریق ہی جلالتا ہی اوزار تابی اور وہ زندہ ہی نہیں مرنے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل  
 یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی فی اور لفظ یحییٰ سی لایموت ملک حفظ ابن سنی  
 روایت کیا ہی فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف میں یہہ آئی ہی کہ جس شخص فی صبح کو پڑھا پڑتا  
 ہی ثواب برابر ادا کر فی غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل کیسی ہو اور دس نکلیان لکھی جاتی ہیں اور  
 دس درجہ بلند ہوتی ہیں اور محفوظ رہتا ہی شیطان ہی ات تلک اور جو شام کو پڑھتا ہی ہی ثواب  
 پاتا ہی اور صبح تلک شیطان ہی محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نے اور ایک شخص فی  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ میں عیاش آبی یہ حدیث روایت کرتا  
 ہی فرمایا سچ کہتا ہی ابن عیاش کذا فی مشکوٰۃ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِحَیِّ صَلَّی  
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَسُوْلًا بِنِیَّۃٍ مِّنْ اَطِیْعَ رَاضِی مَوِیِّہِم سَابِہُ اسد کی از روی رب  
 ہونی کی یعنی خوب تصدیق کی ہنی اسد کی رب ہونی کی اور ساتھ اسلام کی از روی دین ہونی کی ایسا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی رسول ہونکی یعنی خوب تصدیق کی ہنی رستا او کی کی نقل کی یہہ چاروں نے  
 اور حاکم احمد طبرانی فی اکثر نسخوں میں بدلفظ رسول لفظ نبیاً کہا ہی یہہ منہ احمد اور طبرانی کی ہی  
 مستحب ہی کہ وہ دونوں جمع کر لی کذا قال النوزی رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِحَیِّ صَلَّی  
 نَبِیًّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مص ہی بہ راضی ہو این ساتھ اسد کی از روی رب ہونی کی اور ساتھ  
 اسلام کی از روی دین ہونی کی اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی نبی ہونی کی یہہ تین بابر نقل  
 کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی فی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جس نے صبح شام کو تین بار



یہ دعا پڑھی جو ہو اللہ تعالیٰ پر کہ ماضی کرے یا اوس کو قیامت کی دن کذا فی المشکوۃ اللہم ما اصبحت  
 من نعمۃ اکر یا احد من خلقت فینک وحدۃ لا شریک لک فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ  
 الشُّکْرُ **دس حبائی** یا اللہ جس چیزنی صبح کی سائہ میری کسی نعمت سی یا سائہ کسی کے مخلوق  
 تیری سی پس تیری ہی طرف سی ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہی مجھ کو کسی اور کو  
 مخلوق سی پس وہ خاص تیری ہی عنایت سی ہی نہیں کوئی شریک تیرا پس تیری ہی ہی تعریف ہی اور تیری  
 ہی شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہم پر زبان و دل و اعضا سی مقابلہ میں اس نعمت کی نقل کی یہ ہو داؤد و نسا  
 ابن حبان ابن سنی **فی** و زما یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حبس صبح کو یہ دعا پڑھی شکر  
 اوس دن کا ادا کیا اور حبس شام کو پڑھی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت میں  
 آیا ہی کنھرت داؤد علیہ السلام کی کہا خداوند انعمتیں تیری مجھ پر بہت ہو میں شکر ادا کیا کیونکہ ادا کروں  
 حکم ہوا اسی داؤد جو بانا توئی کہ جو نعمت تیری پاس ہی میری ہی طرف سی ہی شکر ادا کیا توئی  
 کذا قال الفخر اللہم عافنی فی بدنی اللہم عافنی فی سمعی اللہم عافنی فی بصری لا الہ  
 الا انت ثلث مراتب اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ  
 عَذَابِ الْقَبْرِ لا الہ الا انت ثلث مراتب **دس سی** یا اللہ سلامتی دی مجھ کو بدن میری  
 تمام اعضا سی کوئی چیز نہ کی ہو یا اللہ سلامتی دی مجھ کو سماعت میری میں یعنی ہر آنہ ہو جاؤں یا اوس چیز کی  
 سنی سی کہ سنا درست نہ ہو مثل غیبت اور جہوت اور گناہی کی یا اللہ سلامتی دی مجھ کو بینائی  
 میں نہیں کوئی معبود و مکر تو یعنی تجھی سی عافیت مانگتی میں نہ غیر تیری سی پڑھی اسکو میں یا اللہ تحقیق میں نہ  
 مانگتا ہوں سائہ تیری کھڑی اور محتاج کی سی یا اللہ تحقیق میں نہ یا مانگتا ہوں سائہ تیری عذاب  
 قبر کسی نہیں کوئی معبود و مکر تو یعنی میں نہیں نہ یا مانگتا جاتی ہی مگر تجھی سی پڑھی یہ میں بار نقل کی یہ ہو داؤد  
 نسائی ابن سنی **فی** مراد سلامتی مینا ہی سی سلامتی ہی اندھی میں سی یا نہ دیکھنی نشانوں

قدرت کسی بانظر کرنی سہی طرف حرم حیرون کی مانند عورت اجنبی اور ایک کی اور میلی تماشائی کی اور اگر  
کفری یا کفر شہو رہی اور نہ جگہ سبکی دلی کر آدمی کو بی صبر کر کر مکمل تقدیر کا اور اسد تعالیٰ کا کردار  
ہی یا کفری کفران نعمت اور محتاجی سہی محتاجی طرف خلق کی یا کم ہونا مال کا ساتھ ہونے قناعت  
اور ہونے صبر کی اور کثرت حرص کے کذا ذکر العلی سبحان اللہ و بحمدہ لا قوت الا باللہ

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ  
قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا \* دس ی \* یا کہی اسد اور تسبیح کرنا ہون ساتھ تعریف اس کی

نہیں ہی قوت بندی کو حرکت اور سکون پر کر ساتھ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ ہی ہوا اور جو چاہا  
نہ ہوا جانتا ہوں بن کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ ہی کبیرا ہر چیز کو از روی جانی کے

یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کے یہاں بودا و دوسا ہی بن سنی فی جو چاہا ہوا اور جو چاہا  
یعنی برابر ہی کہ بندہ چاہی یا نہ چاہی اور یہی معنی میں اس آیت کی وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ فَيَنْقُضْ الرِّضَا وَمَنْ يَنْقُضْ الرِّضَا فَمَا يَصْلُحُ لَهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ يَنْقُضْ الرِّضَا فَمَا يَصْلُحُ لَهُ إِلَّا اللَّهُ  
مَنْ يَرْضَى فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ يَرْضَى فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ يَرْضَى فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ يَرْضَى فَلَهُ الرِّضَا

کرنا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرنا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو چاہتا ہوں میں پس جو شخص  
ہو یعنی میری ارادی پر پس اس کی لئی خوشنودی میری اور جو خفا ہو میری ارادی سے پس اس کی لئی

خفا میری ہی اور کرنا ہی اسد جو چاہتا ہی اور حکم کرنا ہی جو ارادہ کرنا ہی اور حدیث شریف میں آیا ہے  
کہ حسنی یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور حسنی شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا کذا

الْعَلَى أَصْحَابَنَا عَلَى أَفْطَرَةِ الْإِسْلَامِ وَرَوْكَلِمَةِ الْإِسْلَامِ خَلَاصٍ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أُمَّلِيَةِ آبِنَا اِبْرَاهِيمَ حَيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمَشْرُوقِينَ

۱۰ ط \* فی الصبح والمساء \* س \* فی الصبح فقط صبح کی پہلی اور پیدائش سلام

اور کلمہ اخلاص کے یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور اوپر دین نبی اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور  
 اور پلٹ باپ اپنی ابراہیم کی کہ وہ توحید کرنی والی تھی اور تابداعتی اور نہیں تھی مشرکوں کی نفس  
 کی احمد طبرانی فی صحیح او شام کی اور نقل کی نسائی فی صحیح کی خط ف یعنی وعار احمد بن حنبل  
 فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی فی صحیح شام کا پرمنا نقل کیا ہے اور نسائی فی فطرۃ صحیح میں اور  
 یا قیوم جدی عبارت جلی پہلی عبارت سے اس کو علاقہ نہیں ایسا ہی کہا مصنف فی اور پڑھی حضرت فی  
 دعائے لو کہ سنکر سیکھیں اور ظاہر تہذیبی کہ حضرت بھی اپنی اوپر ایمان الیہی حکم کی گئی تھی جیسی کہ  
 جواب اذان میں آیا ہے کہ جب ہون شہد ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شہد ان مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہتا تھا  
 حضرت جواب دیتی تھی انا ما یعنی میں ہی کہ اسی دیتا ہوں کہ اذکر علی یا حی یا قیوم یا رحمت  
 اسْتَفِیْتُ صَلَاحَیْ شَأْنِی کَلَامَ لَا تُکَلِّمْنِی اِلَی الْفُشْی طَرْفَۃَ عَیْنٍ سے مس مرہا  
 اسی ہمیشہ رہنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہوں میں اور مدد چاہتا ہوں ہر چیز میں سوار  
 میری تمام جان میرا اور نہ سوچ مجھ کو ظن نفس میری کی ایک پلک مارتی دینی نہ محروم کر مجھ کو نعمت  
 سے نقل کی یہ نسائی حاکم بزار فی ف حضرت علی رضی روایت کرتی ہیں کہ جب بدین  
 میں کافروں سے پہچا حاضر ہوا حضرت کی باپ دیکھا میں کہ سجدہ میں یا حی یا قیوم پڑھ رہی تھی پس  
 میں اور لڑا میں پھر اگر دیکھا کہ حضرت یا حی یا قیوم سجدی میں پڑھتی تھی پس تسبیح وحی اللہ تعالیٰ فی  
 کہ اذکر العلی اللہ جہانت ربی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنی وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ  
 وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْ لِی فَإِنَّہُ لَا  
 یَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ بخ مس بدیا اللہ تو رب میری  
 نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا توئی تجھ کو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں اوپر عہد تیری کے ہوں اور وعدہ  
 تیری کی ہوں یعنی عہد اور وعدہ کہ تجھ ہی ایمان لانی کا اور خالص عبادت کرنی کا دن مشاق کی کیا ہے

مستقیم ہوں بعد رطافت اپنی کے یعنی ہر اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جس طرح واجب ہی ویسا نہیں اور ہر اقرار  
 کرنا ہوں میں واسطی تیری ساتھ نیت تیری کی کہ اوپر میری ہی اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہ اپنی  
 پس بخش مج کو پس تحقیق نہیں بخشا گناہوں کو مگر تیرا ہاں گناہوں میں ساتھ تیری برائی کرتا ہوں  
 سی یعنی بخش گناہ میری نقل کے یہ بخاری نہائی فی اللہ انت سر فی لا الہ الا انت خلقنی  
 وانا عبدک وانا علی عہدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت  
 ابو نعیم غفر لی و ابو نعیم غفر لی فاعف لی اللہ لا یغفر الذنوب الا انت ۞ ہی ہدایہ اللہ  
 میرا ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا توئی مج کو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں عہد تیری پر ہوں اور وعدہ تیری پر  
 بعد رطافت اپنی کی پناہ ہاں گناہوں ساتھ تیری برائی کردار اپنی کسی اقرار کرتا ہوں میں ساتھ نیت  
 تیری کے کہ مج پر ہی اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہ اپنی کی پس بخش مج کو تحقیق نہیں بخشا گناہوں کو کوئی  
 مگر تو فصل کی یہ ابوداؤد ابن مسنی فی اللہ انت الحق من ذکر و الحق من عید و انصر من انصر  
 و امرأت من ملک و اجر و من سئل و اوسع من اعطی انت الملیک لا شریک لک  
 و الفرد لا یدک کل شیء ہالک الا وجهک کن تطاع الا باذنت و کن تعصی الا  
 بعلمک تطاع فتشکر و تعصی فتغفر اقرب شہید و اذنی احفظ حلت دون لغویں  
 و اخذت یا لتوا صی و کنت الائمہ و کنت الائمہ و کنت الائمہ و کنت الائمہ  
 الائمہ عندک علامۃ الحلال ما احللت و الحرام ما حرمت و الذین ما شرعت  
 و الامر ما قضیت و الخلق خلقک و العبد عبدک و انت اللہ الرؤف الرحیم  
 بنور و جہک الذی اشرقت لہ السموات و الارض و بکل حق ہولک و جہک النسا  
 علیک ان تعیلنی فی ہذہ الصدا ۞ او فی ہذہ العسیۃ و ان تجیر فی من السار  
 بعد رطافت ۞ طرب ۞ یا اللہ نوئی لائق تیری ساتھ ذکر کی اوس کسی سی کر یا د کیا جاویں یعنی ذکر تیری

لائق تیری ہر مذکور سی اور تو لائق تیری ساتھ عبادت کی اوس سی کہ عبادت کیا جا سئی یعنی سوا تیری  
 عبادت کی عبادت سبہو کی باطل ہی اور تو بہت مدد کرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ہو تیری حاجی  
 اوس سی اور تو ہی بہت مہربان اوس سی کہ مالک ہو یعنی مالکون مجاز ہی سی تو زیادہ مہربان ہی  
 اور تو سے بہت سخی اوس سی کہ مالگاہا ہی اور تو فراخ تیری عطامین اوس سی کہ دیتا ہی تو پادشاہ ہی نہیں کوئی  
 شریک تیرا اور تو ایک ہی نہیں کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہیں عبادت  
 کیا جاتا ہی تو مگر ساتھ توفیق اپنی کے اور ہرگز نہیں نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتھ علم اپنی کی اطاعت  
 کیا جاتا ہی تو پس جزا دینا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشا ہی تو قریب تیری ہر حاضر سی یعنی اشارہ  
 ہی **تَحْنُ الْقُرْبِ إِلَيْهِمْ مِنْ جَبَلٍ أَلْوَدِيعٍ** پر اور تو نزدیک تیرے نگہبان سی ہی حامل ہوا تو نزدیک نفسوں کی اور بکری  
 تو فی بال پشانیوں کی یعنی سب تیری قبضہ قدرت میں ہیں اور لکھا تو فی عملوں کو یعنی لوح محفوظ میں اور ہیں  
 تو فی عمرین لوح محفوظ میں اور دل بسبب تیری تجلیات کی ہوتی کی فراخ ہیں اور پوشیدہ نزدیک تیری  
 ظاہر ہی حلال وہ چیز ہی حلال کی تو فی اور حرام وہ چیز ہی حرام کی تو فی اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو  
 اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو فی یعنی تمام امور کہ دنیا میں ہوتی ہیں تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتی ہیں اور  
 مخلوق پیدا لیتا ہی اور سب بند ہی بند ہی تیری میں اور تو ہی امد بہت مہربان بخششی والا مالگاہا  
 ہوں میں نجس ناہتہ وسیلہ نوزدات تیری کی وہ جو روشن ہو گئی بسبب اوسکی آسمان اور زمین اور  
 مالگاہا ہوں ساتھ وسیلہ ہر حق کی کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہ  
 اور ساتھ وسیلہ حق مانگنی والوں کے کہ چہر ہی یعنی اذراہ کرم اور وعدی تیری کی جو حق رکھتی ہیں والا  
 تجہر کس کا حق ہی ہتہ کہ معاف کر ہی تو محکوم اس دین میں یا اسات میں یعنی صبح کی وظیفہ میں فی ہذا الغدۃ  
 کہی اور شام کی وظیفہ میں فی ہذا العشیۃ اور ہتہ کہ امان دی تو محکوم اگ سی ساتھ قدرت اپنی کی  
 نقل کے یہ طہرائی فی کبیر میں اور کتاب الدعائین **ف** حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی تیری

مید دعا لکھی جائیں مین اوسکی لئی دس نیکیاں اور دوسری جانب مین دس برائییاں اور ژا ب سب  
 دس غلام آزاد کریگا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالیٰ شیطان سی کذا ذکر العلی اور یہ جو کھا کہ نہیں  
 نافرمانی کیا جاتا مگر ساتھ علم اپنی کی اس میں اشارہ ہی ہے کہ طاعت نہیں ہی مگر بسبب ارادہ  
 اور امر اللہ تعالیٰ کی اور معصیت بسبب ارادہ کی ہی نہ امر کی اور حائل ہوا تو نزدیک نفسوں کے  
 یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگوں کی اور خواہشوں نفس اوں کی کی میں نہیں طاقت بہکتی ہیں یہ کہ ایمان  
 روین یا کفر کریں مگر ساتھ ارادہ تیری کی حاصل یہی کہ مالک ہی دلون کا پیر تہا ہی جدہ جانتا ہی ہے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ہر روز  
 کفایت ہی محکو اللہ نہیں کوئی معبود کردہ اوس پر ہر دس کیا مین یعنی نہ غیر اوسکی پر پس نہ امید رکھتا ہو  
 اور نہ ڈرتا ہوں کسی سی مگر اوسی ہی اور وہ پروردگار عرش بڑیکا ہی بڑی ہیہ سات بار نقل کی یہ سن  
 سنی فی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح شام یہ سات سات بار پڑھی تو کفایت  
 کر تہا ہی اللہ تعالیٰ غم دنیا اور آخرت اوسکیلو اور بعضی شائع شا ذلیہ روح فی کھا ہی کہ اگر کسی شخص کو  
 سوا اسکی اور ورنہ ہو تو یہ کہانی ہی کذا ذکر العلی اور اللہ تعالیٰ فی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 فرمایا اسکی بڑی ہی کو اس آیت مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَعَلَّی اللّٰهُ اَخْرَجَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہ

لا شَرَّکَ لَہٗ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہٗ الْکَمَالُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ہر روز سب اطاعت  
 نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی سب  
 تعریف اور وہ ہر خیر برقا دہی بڑی ہی اوس کو دس بار نقل کی یہ سنای ابن جان احمد طبرانی ابن سنی نے  
 سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃً مَّرَّۃً ہر دس سب عبادت ہو پاکی  
 اللہ بزرگ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کی بڑی ہی یہ سو بار نقل کی یہی سلم ابو داؤد  
 ترمذی نسائی حاکم ابن جان ابو عوانہ فی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب صبح شام کو سبحان

و محمد سوسو بار پڑنا تو نہیں لانی کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا یہاں اوس کو لیکن وہ شخص کہ  
 مثل ایکے پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑھی یعنی پس وہ افضل اس سی ہوگا انتہی  
 اور اگر ان تسبیحات وغیرہ کو کتنی نقل کئی گئی سی زیادہ ہی پڑھی کا تو یہ بھی ثواب پاویگا اور زیادتی کا  
 پس کتنی اوس قید کی نہیں ہی کہ اس سی زیادہ پڑھنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ میں باری زیادہ  
 اعضا کو دھونا منع ہی کذا قال العسلی اور سیطرح شیخ فخر الدین رحمہ اللہ الذی لا یضیر کی بیان میں نقل  
 مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضی عکس کی کہی ہیں واللہ اعلم سبحان اللہ مائة مرة الحمد لله مائة  
 مرة لا اله الا الله مائة مرة الله اكبر مائة مرة سبحان الله سبجان الله سوسو بار پڑی  
 الحمد لله سوسو بار لا اله الا الله سوسو بار الله اكبر سوسو بار نقل کی یہ ترمذی فی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی کہ جو کوئی صبح شام کو سوسو بار سبحان الله سوسو بار ہوگا اوسی ثواب مانند سوچ کرنی والی کی اور جو صبح شام  
 سوسو بار الحمد لله سوسو بار ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کی لڑی دئی یا فرمایا اس مضمون کے  
 جگہ یہ کہ سو جہاد کئی اور جو لا اله الا الله صبح شام کو سوسو بار پڑھی ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنی والی  
 کہ وہ غلام اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کیسے ہوں اور جو الله اكبر سوسو بار صبح شام کو پڑھی نہیں ہوگا کوئی بہتر عمل  
 اوس دن اس شخص سی لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑھی یعنی  
 وہ افضل اس سی ہوگا کذا فی الشکوۃ و یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عش مائة  
 طہ اور درود بھیجی اور پڑھی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کی یہ طبرانی فی ف فرمایا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو صبح شام کو دس دس بار مجھ درود بھیجی پاویگی اوس کو شفاعت میری دن قیامت کے  
 اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ صبح کی نماز کی بعد پہلی بات کرنی کی درود بھیجی رو کر تاسی اللہ تعالیٰ سوا جہتین  
 اوسکی جلدی دیا ہی تیس جہتین سوین سی اور ستر کہ تاخیر دیا ہی اور بعد نماز مغرب کی بھی ایسا  
 ثواب پاتا ہی کذا ذکر المصنف فی المنہیہ مناسب اس مقام کی ایک درود لکھا جاتا ہی اگر وہ پڑھی بہت

ہی وارفتنی لی افراد میں پورے تجارتی اپنی تاریخ میں حضرت ابوبکر سی روایت کی ہے کہ کیا اونہوں کے  
 کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس نہ تھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اور کہو حضرت  
 جواب دیا اور خوش ہو کر اپنی پہلو میں بٹھا یا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کر اٹھا تو آنحضرت صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی ابوبکر یہ شخص ہی کہ بلند کی جاتی ہیں عمل اس کی لے مانڈ عمل سب رونہیں  
 والوں کے عرض کیا مینی کیا ہی سب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے پھر ایک درود دوس بار بھیجا  
 کہ مانند درود سب خلق کی ہوتا ہے پوچھا مینی وہ کیا ہے فرمایا یہ ہے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد  
 من خلقک وصل علی محمد بن النبی کما یصل علی لہما ان تصل علیہ وصل علی محمد بن النبی کما یصل علیہ  
 یا اللہ رحمت خاص ہیج اوپر حضرت محمد کی کہ نبی ہیں بقدر گنتی او کی کہ درود بھیجیں اور پھر مخلوق تیری  
 اور رحمت خاص ہیج اوپر محمد کی کہ نبی ہیں جیسکے لائق ہی ہو کہ درود بھیجیں اور پھر رحمت خاص ہیج  
 اوپر محمد کی جو نبی ہیں جیسکے حکم کیا تو ہی ہو کہ درود بھیجیں ہم اوپر کہ انی در المنثور وان ابتلی ہم  
 ان یدین فلیقل اللہصلہ ائی اعود ذبک من الغمہ والخین واعوذ بک من العجز  
 والکسل واعوذ بک من الجبن والبخل واعوذ بک من غلبۃ الدین وقصر الرجال \* ۵  
 اور اگر مبتلا کیا جاوے کوئی غم میں یا قرض میں پس کہی یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری  
 اور غم میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجزی میں کمال کی حاصل کرنی میں اور کاہلی میں یعنی اعمال  
 میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری نامردی میں یعنی ڈر و شرم کیسی کہ باز نہ رہی ڈر و شرم کیسی  
 اور خجیلی میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بوجہ قرض کیسی اور قہر آدمیوں کیسی یعنی قہر آدمیوں  
 اور غلبہ ظالموں اور جو رہے عیون کی سی نقل کی یہاں ابوداؤدنی حدیث شریف میں آیا  
 کہ ایک شخص نے مرد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بہت سی غم اور قرض لاحق ہوئی ہیں مجھ کو  
 فرمایا کہ کیا نہ سکھاؤں میں تجھ کو ایک کلام کہ جب پڑھی تو اسکو بعد تقالی دور کرے غم نبر اور





وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا يَضْحَكُ فِيهِمَا لِلَّهِ وَحْدَهُ اللَّهُمَّ جَبَلٌ أَوَّلُ هَذِهِ النَّهَارِ صَلَاحًا وَ  
أَوْسَطُهُ فَلَا حَا وَآخِرُهُ نَجَاحًا اسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِمَصْنُوعِ  
اور زیادہ کی جاوے صبح میں قسط یعنی شام میں یہ دعا صبح کی مہنی اور صبح کی ملک فی واسطی اس کی اور برز  
ذات کی اور برز کی صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رزق و دود و چیز کہ ظاہر ہوتی ہی دن رات میں واسطی اس کی  
ہیں کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اور سکو طاعت میں اور درمیان او سکے  
سبب مطلب یا نبی کا اور آخر اس کی کو سبب نجات کا اتون ہی انکسائون میں تجسی پہلائی دنیا اور آخر  
کی ای بہت مہربان مہربانوں کی نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے لکھا ہے اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدُ  
وَالْحَيَوِيُّ يَدَايَكَ وَمِنْكَ وَاللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَفَلْتُ مِنْ حَفْلَةٍ أَوْ نَذَرْتُ  
مِنْ نَذْرٍ فَتَشَيَّيْتُ بَيْنَ يَدَيَّ ذَلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَعَنْتُ شَأْنًا يَكُونُ وَلَا  
يَكُونُ وَلَا قَوْلًا إِلَّا بَاتَ أُنْتُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى  
مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ یہی مس اطا حاضر ہوں میں خدمت تیری میں  
یا اللہ حاضر ہوں میں خدمت تیری میں ہر حاضر ہوں میں اور مسعد ہوں طاعت تیری پر اور پہلائی  
ہاتون تیری میں ہی یعنی تصرف اور قدرت تیری میں ہی اور پہلائی ہوں نہجی والی تجسی ہی اور طوط  
تیری ہی رجوع کرنی والا حال ہمارا اور مال کار ہمارا یا اللہ جو کچھ کہی مینی یا کہائے مینی قسم یا مانی  
کوئی نذر پس خواہش تیری اگلی اس سبکی ہی جو چاہا توئی ہوا اور جو نہ چاہا توئی نہ ہوگا اور نہیں ہی  
پہرنا کنا ہوں ہی اور نہ قوت عبادت پر کمر بستہ نہ دو تیری کی تحقیق تو ہر چیز پر قہا درسی یا اللہ جو کچھ  
کی مینی دعا پس جا لکی او سکے کہ دعا کی توئی او سپر اور لائق دعا کی کیا ہی او سکے اور جو کچھ کہی مینی  
پس کرا اور اس کی کہ لعنت کی توئی او سپر تو مالک میرا ہی دنیا اور آخرت میں یا اللہ جو کچھ کہی مینی

محبوسا تہ نیک جنوں کی یعنی ساتھ بیویں اور رسولوں کی نقل کے یہاں سنی عالم احمد طبرانی نے

**ف** ایسی کہ اخیر کلام مرتی دم حضرت ابو بکرؓ کا یہ بہت باریک توفیق تھا <sup>توفیق</sup> بالحقین بالحقین کذا

وَكِرَ الْعَلَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَنُورَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَكَدَّ

النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ مُضْمَرَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ

یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی شہودی اپنی چھپی تقدیر کی یعنی جو مصیبت و بلا کی تقدیر جاری ہو

اوپر راضی رہوں اور ٹھنڈک عیش کی چھپی نریسکی اور مزہ و یکہنی کا طرف ذات تیری کی اور شوق

طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زبان پہونچانی والی ہو اور غیر فتنہ نہ راہ کرنی والی سکے

**ف** معنی عیش کی زندگانی میں پس مراد ساتھ ٹھنڈک عیش کے بعد مرنی کی اچھا ہونا زندگانی کا

بعد مرنی کی دنیا کی زندگانی فانی ہی اور دہائی باقی پس اصل صین آرام وین کا پہلی سہی لئی حضرت فی و ہانکا

آرام نہانچ غیر حالت سخت کی کہ زبان پہونچانی والی ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہوں کہ نقصان نہ کری سکے

میری میں اور استقامت میری میں راہ ادب پر اور احکام پر اسلکی کہی شوق میں حالت سکر کی ہو کہ خلاف

ادب کی باقیں ہو جاتی ہیں اور یہی مراد ہی جملہ بعد سنی اور غیر فتنہ یعنی نہ لائق ہو رنج و بد سب گنج ہی میر کا یاد

میر کا ہو کہ اذکر علی و أعوذ بک أن أظلم أو أظلم أو أعتدي أو يعثدي علی أو أکلب

خَطِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تُغْفَرُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

ذَ الْجَلَدِ وَالْأَلَمِ قَاتِي أَعْقِدْ إِلَيَّ فِي هَذِهِ الْحَمِيرَةِ الذَّنْبِيَّ وَأَشْهَدْكَ وَكُفْرَانِكَ

شَهِيدَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ

الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ

وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْتَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

وَأَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى النَّفْسِ تَكَلَّمْتَ إِلَى الضَّعِيفِ وَتَعْوِزَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَأَنْتَ لَا أَقِرُّ

اَلَا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لَدُنِّي كُلَّمَا اَنُوبْتُ اِلَيْهِ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنْتَ وَنَسَبْتُ عَلَيَّ اَنْتَ اَنْتَ التَّوَّابُ  
 الْحَنِيمُ مس اطا چہ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری اس ہی کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جان  
 میں یا زیادتی کروں میں یعنی سچ نفیس اپنی کی یا غراپنی کی یا زیادتی کی جادوی جبر یا حاصل کروں میں  
 کناہ خطا یا کناہ قصد کہ نہ بخشی تو اسکو یعنی شرک یا اسد سپدا کرنی والی اسمائون اور زمین کی امی جائے  
 والی پوشیدہ اور ظاہر کی امی صاحب برز کی اور بخشش کی پس تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیرے بیچ  
 اس زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہوں میں تجھ کو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق میں کو اہی دیتا ہوں اس  
 کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تھا ہی تو نہیں کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی  
 تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور کو اہی دیتا ہوں میں اسکی کہ تحقیق مجھ پندی تیری ہیں اور رسول تیری اور کو اہی  
 دیتا ہوں میں اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملتا تیرا یعنی حضور تیرا یا دیکھا تجھ کو حق ہی اور قیامت  
 آئی والی ہی نہیں شک او میں اور تحقیق تو او تھا ویکھا او کو کہ قبروں میں ہیں اور کو اہی دیتا ہوں یہ کہ  
 تحقیق تو اسکو سونپی کا مجھ کو طرف نفس میری کے تو سونپی کا مجھ کو طرف ما تو انی اور عیب اور قصد کناہ  
 کی اور چونکہ کی اور کو اہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق میں نہیں اعما و کرتا ہوں مگر ساتھ رحمت تیری کی یعنی انعام  
 و احسان تیری کی پس بخش و اسطی میری سب کناہ میری تحقیق نہیں بخشا کناہوں کو کوئی مگر تو اور تو قبول  
 کر میری یا توفیق دی مجھ کو تو بہ کی تحقیق تو تو بہ قبول کرنی والا مہربان ہی نفل کی سپہ حاکم احمد طبرانی فی  
 روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکواکب کریمہ دعا تعالیم فرمائی اور فرمایا کہ  
 موطبت کرنا اسپر اور مراد سونپی سی طرف نفس کے بیان سپہی کہ منقطع ہو بند سی سی نظر عنایت رب کی پس  
 بالکل سونپا مراد نہیں ہی اسلی کہ اگر بالکل اسکی اس کی نفس کے طرف سپر و ہوں سب تباہ ہوں اور جو  
 معدوم ہو جاوین کذا قال العلی فاذا طلعت الشمس قال الحمد لله الذي اقالنا يومنا هذا ان لم  
 يضل لنا بدن فوبنا موہر پس جب غلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جس بنی عنونی کناہ ہمارا

اس دن ہماری مین اور نہ ہلاک کیا بلکہ سبب کننا ہون ہماری کی نفس کی یہ موقوفہ سلمیٰ الحمد للہ الذی  
 قَهَبْنَا هَذِهِ الْيَوْمَ وَأَقَامْنَا فِيهِ عَذَابَاتِنَا وَكَهَّيْنَا بَنِي النَّسَارِ مَوْطِنِي بِسَبِّ تَرْبِ  
 ثابت ہی و اسطی اس کی حبس نبی ہاں کو یہ دن اور در کد رکیں اوس میں لغزشین ہماری یعنی جو کہ اوپر  
 اور نہ عذاب کیا بلکہ ساتھ اک کی نفس کی یہ موقوفہ طبرانی ابن سنہنی ثَمَّةٌ يَصْلِي رَكَعَتَيْنِ بِت  
 طابہ ہر ناز پر ہی و در رکعت نقل کی یہ ہر ترمذی طبرانی فی ف غاصب کی پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر مشغول  
 رہی یہ در رکعت پڑھ کر اوٹھی کہ اوس کو اشراف کہتی ہیں ثواب حج اور عمر پور کیا یا و کیا یہ ہی مضمون حدیث کا  
 کہ مشکوٰۃ میں ہے عَنِ اللَّهِ تَعَالَى ابْنُ آدَمَ اَمَرَ كَمْ اِيَّاهُمْ تَرَكَاتِ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفَاكَ اخِرَهُ  
 ت دس ہر روایت کی حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی خدا تعالیٰ سہی ای بیٹی آدم کی پڑھ میری اسی رکعت  
 اول دن میں کفایت کروں گا میں تجھ کو آخر اس کی تک نقل کی یہ ہر ترمذی ابو داؤد نسائی فی ف  
 یعنی سب حاجتیں تیری بر لاؤں گا اور بچت کروں گا دل تیرا اسطی کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہی  
 اوس پر انعام فرماتا ہی اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جس کی صرف کی جوابی اپنی اس کی بندگی  
 میں روا کر کیا اللہ تعالیٰ حاجتیں اوس کی سچ ضعیفی اور اخیر عمر اوس کی کی او ایسی ہی جو قائم رہا  
 اوس کی بندگی میں دنیا میں کفایت کر کیا اللہ تعالیٰ مہات اوس کی کو عقیب میں اور یہ ہی نماز اشراف  
 ہی یا چاشت کی کنا ذکر العالی اور وارد ہوا ہی کہ یہی انہیں و شمس وضعہا اور والضحیٰ اور آیۃ الکرسی  
 اور قل یا قل ہو اللہ کذا فی وظائف النبوی مَا يَقَالُ فِي النَّهَارِ یہ بیان ہی اوس کی  
 کہ پڑھی جاویں دین یعنی قیصر کی نہیں ساری دن میں جب چاہی پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةً مَرَّةً بِخ  
 ت س ق مص مائی مَرَّةً ۱۰۰ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہیں شریک کوئی اوس کا کوئی  
 کسی بادشاہت اور اوس کی الٰہی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑھی یہ کلمہ سوبار نقل کی بخاری سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ

انت بنی شیبہ بنی اور احمد بنی دو سو بار پڑھنا اسکا روایت کیا بنی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی شیبہ  
 و سکا یہی جو کوئی پڑھو یہ کلمہ سو بار پڑھی ہو تا ہی اسکو ثواب دس غلام آزاد کرنی کا اور سونگیاں لکھی جاتی  
 اور سونگناہ دور کی جاتی ہیں اور پناہ میں رہتا ہی شیطان ہی تمام دن شام تک اور نہیں لانی کا کوئی قیامت  
 عمل بہتر اس سے کہ وہ کوئی عمل نہ دے کہ اس سے کہ ان فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَا لَهُ مَرَّةٌ  
 مَرَّةً سِوَاكَ هُوَ اَبَا کہ ہی اسد اور بیچ کر تاجون ساتھ تعریف اسکی کی پڑھی ہو تبیح سو بار فضل کی یہی سلم پڑ  
 نَسَامِ بْنِ ابْنِ شَيْبَةَ مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا  
 يَرُدُّ عَنْهُ الشَّيَاطِينَ **ص** جو کوئی پناہ مانگی ساتھ اسکی دن میں دس بار شیطان سے متین کر تا ہی اسد  
 ساتھ اسکی ایک فرشتہ کہ رو کر تا ہی اس سے شیطانوں کو یعنی دس سو شیطانوں کو نقل کی یہی ابوعبسی  
**ف** یعنی اعوذ باللہ من شیطان کہی یا استعید باللہ یا اللہ الی ہندیا اؤذ باللہ معنی سیکہ پناہ مانگنی  
 میں کراؤں افضل ہی اور پہلی پڑھنی کلام اللہ کی اعوذ کی لفظ میں اختلاف ہی نزدیک جہور کی اعوذ باللہ اولی ہے  
 و بعض علماء حنفیہ استعید باللہ اختیار کیا ہی کذا قال ابوعبسی مَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ  
 يَوْمٍ سَبْعًا وَعَشْرِينَ مَرَّةً اَوْ خَمْسًا وَعَشْرِينَ مَرَّةً اَحَدُ الْعَادِّينَ كَانَ مِنَ الَّذِينَ يُنَجَّى الْجَنَّةَ لِحَمْدِ  
 يَوْمَ تَقُومُ يَوْمَ يَصْعَدُ اَهْلُ الْأَرْضِ **ط** جو کوئی شش چاہی ہون مرد و عورت کی ای اور ہون عورت و عورت کی ای ہر دن میں  
 ستائیس چھپس بار فرمایا ایک دو عدد و پناہ ہو تا ہی اون لوگوں میں سے کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی اور روز  
 وی جاتی ہیں بسبب برکت اونکی کی زمین والی یعنی اولیا اور برگزیدہ زمین ہی ہو تا ہی فضل کی یہی طبرانی بنی **ف**  
 ظاہر یہی کہ اسکو راہ بکائی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی شیبہ بنی فرمایا یا جیس بار اور ایک پڑوا  
 آہی کہ جو کوئی ستھار کر تا ہی ہون میں اوز مونات کی ای لکھا ہی اسد تعالیٰ بدل ہون مرد و عورت کی  
 ایک ایک بنی کذا ذکر الی ایغفر لکذا کہ ان یلکب کل یوم الف حسنة یسبح مائة  
 تسبیح فکنت له الف حسنة او یخطا قد و یخطا ت س حب عنه الف

**خَطِيئَةٌ مَرَّتَيْنِ حَبٌّ** کیا عاجز ہوتا ہی ایک تہہ کا یعنی کیا نہیں طاقت رکھتا ہی یہ کہ حال  
 کری ہر دن ہزار نیکیاں پہ فرما دے یہ ہی کہ سبحان اللہ سوا رکھی پس لکھی جاتی ہیں اوسکی ای ہزار نیکیاں  
 کئی جاتی ہیں نقل کی یہ مسلم فی اوہ دور کی جاتی ہیں نقل کی یہ ترمذی سنائی ابن حبان نے اوس ہی ہزار گناہ نقل کی  
 یہ تمام روایت ساتھ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی سنائی ابن حبان فی **و** اوچٹ میں لفظ اؤکا یا تنوع کی لکھی  
 یعنی حسنات متقی کی لکھی جاتی ہیں اور دوزخ ہوتی ہیں خطائیں گنہگار سی یا یعنی فاحش کی ہی یعنی دونوں میں  
 ہیں جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوس پر روایت ویحط کی کذا ذکر الفحز و ليعقل عند اذان المغرب اللهم

**هَذَا اِقْبَالُ كَيْلِكَ وَاذْبَانُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاَغْفِرْ لِي ذَلَّتْ مَسْ**  
 اور چاہی کہ کھا جادسی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہ وقت ہی تیری رات کی آئی کا اور تیری دلی بیٹہ میری کا  
 اور تیری بکاری والو کی آوازوں کا یعنی ہو ذنوب کا پس بخش بخش کی نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی حاکم فی ما یقال  
 فی اللیل امن الرسول الا میتین او اخر البقرہ ع وہ چیز بڑھی جاتی ہی بات میں طوہ اول میں ہو  
 یا اوسط یا آخرات میں یعنی قید نہیں جب چاہی بڑھی اس الرسول ہی مراد کہتا ہوں دو آیتیں کہ آخر سورہ بقرہ کہ  
 نقل کی یہ صحاح ستہ میں **و** حدیث شریف میں آیا ہی کہ جس نے پڑھیں دو آیتیں اخیر سورہ بقرہ کی رات میں  
 کفایت کرے گی اوسکو یعنی قیام لیل سی با کفایت کرے گی ہر تیری چیز سی کذا فی الشکوۃ قل هو اللہ احد  
**خ مرس** اور پڑھنا قل ہوا اللہ احد کی یہ بخاری مسلم سنائی فی وقراءۃ بآیۃ مرس  
**و** قراءۃ عشر آیت مرس اور پڑھنا سو آیتوں کا ہی نقل کی یہ حاکم فی اور پڑھنا دس آیتوں کا ہی نقل کی یہ حاکم فی  
**و** حدیث شریف میں آیا ہی جس نے پڑھیں سو آیتیں رات میں نہ لکھا گیا غافلین سی اور سی ثواب دس آیتوں کا  
 آیا ہی حاکم کی روایت میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جس نے سو آیتیں پڑھیں رات میں لکھا جاوے گا اوسکی لکھی ثواب  
 زمان برداری کا کذا ذکر العلی قرقر لہ عشر آیات اخرج من اول البقرۃ و آیۃ الکہنۃ و آیتین  
 لعلہا ان یتیمہا موصوط اور پڑھنا دس آیتوں کا ہی کہ پڑھیں اول بقرہ کسی عرب میں منقول ملک





غَفَرَ لَهُ ذُنُوبَهُ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ كُوفِيَ مَعْبُودُكُمْ رَاقِدًا قَدِ اسْتَدْبَرَ اسْبَاحَهُ يَوْمَئِذٍ كُوفِيَ مَعْبُودُكُمْ رَاقِدًا قَدِ اسْتَدْبَرَ اسْبَاحَهُ  
اور نہین شریک کسی اور کا نہین کوئی معبود مگر اللہ اویسی کی لٹی تعریف ہی نہین کوئی  
مگر اللہ اور نہین ہی پر ہر گناہوں کی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ ہر کی جو کوئی پر ہی ہر کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ  
الا با سدناک دن میں یا رات میں یا مہینے میں یا سہری یا سدن میں یا اوس رات میں یا اوس مہینے میں  
بخش جائیوں میں واسطی اور کسی گناہ اور کسی نفل کے یہ ن فی دَعَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
سَلَامَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللہِ یُرِیدُ اَنْ یُخْلَکَ کَلِمَاتٍ مِنْ اَلْکَلِمَاتِ تَرْغِبُ اِلَیْہِ فَمِنْ وَکَلِ  
یَجِئَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ صِحَّةَ فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانٍ فِیْ حُسْنِ خَلْقٍ وَاِیْمَانٍ  
لِتَبْعَہَا فَاَلَا ح وَرَحْمَۃٌ مِنْکَ وَعَافِیۃٌ وَمَغْفِرَۃٌ مِنْکَ وَرِضْوَانٌ طَسَّ بِہِ بَابُ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہے کہ وہ نبی کو کتنی  
کہ اور تیری ہر خدا کی طرف سے تو کہ غنیمت کوئی طرف اس کی ہر سوغت اور ان کی یعنی جو بدو است ان کلمات پر کر گیا تو  
محبت اور شوق اللہ تعالیٰ کا تیری دل میں پیدا ہو گا اور دعا کری تو ساتھ ان کی رات میں اور دن میں وہ یہ ہیں  
یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی صحت ایمان میں یعنی کمال ایمان کا اور قصدی کہ حسین شبہ ہو اور  
مانگتا ہوں ایمان میں اچھی خلق کے یعنی ایمان کا ملکہ ساتھ حسن خلق کی اور مانگتا ہوں خلاصی میں  
کہ چچی آویے اور کسی مراد بانی یعنی چٹکارا عقی میں اور مانگتا ہوں رحمت تجھی اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور  
آخرت کیسی اور مانگتا ہوں بخشش تجھی اور رضا مندی تیری یعنی سب طاعت کی نفل کی یہ طہرانی فی اوسط میں  
واسطی بعد اللہ نے نفل کیا ہے کہ خلق حسن ترک کرنا خصوصیت کا ہی ساتھ خلق کے اور رہنی رکھنا انکا محنت اور  
میں کذا ذکر الفخر واذا دخل بیتہ فلیقل اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَرْجِ وَخَیْرَ الْخَرَجِ  
وَاَجْرًا وَاِیْمَانًا وَاَللّٰهُ سَرِیْسَانُ لَوْ کُنَّا لَمْ یَسْلَمْ عَلٰی اَهْلِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور جب آوی کہ ابھی  
پس چاہی کہ کسی اللہ ہم سے تو کلمات کہ معنی یہ ہیں یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی سب طہرانی میں ان کی اور سب طہرانی

یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچھی ہوں اور سبب بیٹائی کی ہوں ساتھ نام اس کی داخل ہوئی ہم اور ساتھ نام ہم  
نکلے ہم اور اور اس کی کہ پروردگار چارابی تو گل کیا ہمیں یعنی اوپر ہر دو سا کیا آئی اور نکلے میں اور سبب امور میں  
پھر سلام کی اور گھر والوں اپنی کی نفس کے یہاں جو روئی ف اور ایک روایت یہی ہے کہ آئی  
کہ جب آدم گھر میں سلام کروا پنی اہل پر اور جب نکلے گھر سے رخصت کروا پنی کو ساتھ سلام کی اور کہا ہی شخص  
علانی کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو کہی سلام علیا و علی عباد اللہ الصالحین ساتھ میت ملا کہ کذا ذکر الہی اور روایت ہی  
سہل بن سعدی کہ ایک شخص فی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ  
جب داخل ہوئی تو گھر میں سلام علیک کر خواہ گھر میں کوئی ہو وی یا نہ ہو وی بعد اس کی سلام مجھے پہنچا اور وہ  
ایک بار پڑھ پس ہی کیا اور بس شخص میں بہت دیا اس غالی فی اسکو روزی یہاں ملک کہ بانٹا اور چربا ہوں اور  
قرابتوں اپنی کی کذا ذکر الصفت فی المنیہ واذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخوله وعند طعامہ قال  
الشیطان لا مبیئت لکم ولا عشاء فلما دخل فذکر اللہ عند دخوله قال الشیطان اذکرکم  
المبیئت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال الشیطان اذکرکم المبیئۃ العشاء مرد س ق ی اور چربا  
آدمی گھر اپنی میں بی سکونت کی جگہ میں خواہ گھر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کری اند کو نزدیک داخل ہونی گھر اپنی کی اور نزدیک کہا نا کہا نا اپنی  
کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہیں ہی جگہ رات کی ہنسی نکلا اور نہ کہا نارات کا یعنی ہتھار احمد ان  
گھر والوں کی ہاں کہہ نہیں ہی پر جب داخل ہوئی پس یاد کر خجہ ا کو نزدیک داخل ہونی گھر اپنی کی کہتا ہی  
شیطان پائی تم ہی جگہ رات کی ہنسی کی اور جب نہ یاد کر خجہ ا کو نزدیک کہا نا کہا نا اپنی کی کہتا ہی شیطان  
تم ہی جگہ رات کی ہنسی کی اور کھانا رات کا یعنی پس نہ جلا ہو اس گھر سی اور گھر والوں سی امید وار ہو کر کوئی  
گھر میں اور کھانی میں نقل کی یہ سلم ا بودا و دس ای بن ما بن سنی فی اذا کان جُحَّحَ اللَّیْلُ فَلَیْقُوا أَصْبَا  
فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَعْلَسُوا بِأَلْسِنَتِهِمْ  
اَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفَأْ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّكَ إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ وَخِمْ إِيَّاهُ لَمْ يَأْذُوكَ

وَلَا أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْهِ شَيْئًا بِإِذْنِهِ ۖ جَبَّ يَوْمَئِذٍ سَخِرَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْهُ لَكُنْ لَهُ أَتُوقُونَ ۚ  
اور کوخون کی پھرنی سی پس تھیں شیطان پر لگندہ ہوتی ہیں اس وقت جس جب گدڑی ایک ساعت رات سی پس  
چوڑو اونکو اور بند کردرو لادہ اپنا اور یاد کرنام خدا کا یعنی سیم بند کرنی کی اور بجا چراغ اپنا اور یاد کرنام  
اسد کا اور موہنہ بانڈہ مشک اپنی کا اور یاد کرنام خدا کا اور دھماک برتن اپنا اور یاد کرنام اللہ کا اور اگر چوڑو اپنی  
رکھی تو اس پر کچہ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر لکھ کر ڈو کہنا نہ ہو نقل کی صحیح سنہ ۱۰۰۰ ف ایک روایت  
آیا ہی کہ شیطان نہیں کہوتا ہی دروازہ بند کو پس اس پر قیاس کر اور خیزون کو اور چراغ بجا اس لئی کہ شنید  
آئگی اور بعد اس وقت سی ہی اور حسیا ط سی اس سی کہ مبادا چوباتی لجا دسی اور گھر جلا دسی کذا ذکر العلی الفخر  
عِنْدَ النَّوْمِ ۖ یہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑھیں جاوی اور کی جاوی نزدیک سونی کی اِذَا آتَىٰ فِرَاشَهُ  
وَهُوَ ظَاهِرٌ ۖ جب ارادہ کری کہ پڑھیں چوبانی پر آئی کا خال یہ کہ وہ پاک ہو تو کری جو بند کو رہتا ہی اور  
پڑھیں نقل کی یہ بودا ودنی ف یہ لکڑی حدیث کا باقی حدیث رہ کہ سی ہی عرض مصنف کی اس  
ثبت کرنا طہارت کا ہی اور ایک روایت میں بعد لفظ فرشتہ کی یون آیا ہی اَوْ فَلْيَنْتَضِبْ طَس ۖ  
یا پس چاہی کہ پاک ہو دنی نقل کی یہ طہرانی فی اوسط میں اَنْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَصَوَّعَ لِالصَّلَاةِ ۖ  
یا پس چاہی کہ وضو کری سنت وضو اپنی کی نماز کی لئی یعنی وضو کامل نفل کی صحیح سنہ ۱۰۰۰ ف حدیث پیر  
میں آیا ہی کہ جو طہارت کرنا ہی اس میں کی رات کذا نہا ہی سائتہ اوس کی فرشتہ جب یہ کروٹ لیتا ہی  
کہتا ہی اللہ اغفر لی یعنی یا اسد بخش کو اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی طہارت سی ہوتا ہی اور اوس میں  
مرکیا شہید مرنا ہی کذا ذکر العلی اور لفظ اَوْ کا کلام مصنف سی واسطی تزییع روایت کی یعنی بعضی روایت میں  
یون آیا ہی اور بعضی میں یون کُتِبَ لِي إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَلْيَنْتَضِبْ بِصِنْفَةٍ تَوْبَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ  
لِيَقْلُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَاتَ اَرْفَعَهُ اِنْ اَبْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا  
وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاَحْضَرْهَا اِمَّا تَحْطُ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحِينَ ۖ ع مَص ۖ پیر اوسی طرف پیر

اپنی کی پس جیسا ہی اوسکو ساتھ کوئی گہری پانی کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف کا ہو تب بار پھر بھی باسک ربی کٹرک کر  
 حسی بہ بن ساتھ نام تیر کی اسی بہ میری رکھا مینی پہلو اپنا اور ساتھ مدویری کے اوٹھا اونکا اوسکو یعنی مجھ کو  
 اگر بند کرے تو جا میری یعنی قبض روح کرے پس بخش اوسکو اور اگر چھوڑے تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھ اوس  
 طرح کے کنگہبانی کر رہی تو ساتھ اوسکی اپنی اچھی بند وکی نقل کا مہیہ صحاح ستہ بن اور ابن ابی شیبہ بنی ف  
 یعنی جیسے کہ حضور کہتا ہے تو نیک بند و کنگہا ہ سی اور مد و کر تہی اور توفیق دیتا ہے ویسی ہی میری نفس کو محفوظ رکھ  
 اور مد و کر اور توفیق اچھی دی اور یہ فرمایا کہ پھر بھی یعنی بعد کہ مینی پہلو کی یا پہلو رکھنے کے پہلی اس صورت میں  
 وَضَعْتُ جَنَّتِي فِي مِثْرَةٍ لِي كَمَا رَأَوْهَا كَمَا مَعْنَى يَهْلُو رَكْنِي كَذَا ذَكَرَ الْعَلِيُّ وَ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ع  
 ع اور چاہی کہ لیش اور دہنی پہلو اپنی کی نقل کے بہ سلم بنی اور صحاح ستہ بن ف نیند بہ موت کی اسی طرح  
 لیشی نہی وقت موت کا یاد آتا ہے کذا ذکر العلی وَ يَتَوَسَّدُ بِمِثْنِهِ ع ع آيِي يَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهِ وَ د  
 نس ع اور تکرر کرے دہنی ہاتھ اپنی کی نقل کی یہ ابو داؤد بنی یعنی رکھی ہات کو نجی کا ل بنی کے نقل کی یہ ابو داؤد  
 ترمذی سائی نے تفسیر قول لَنِيْمَ اللَّهُ وَضَعْتُ جَنَّتِي اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ اخْسِئْ شَيْطَانِي وَ  
 فَاتِرْهَا نِي وَ اَقْلَمِ مِثْرَانِي وَ اَجْعَلْنِي فِي التَّوْبَةِ الْاَعْلَى ابود مس ع پھر بھی یعنی بعد لیش کی ساتھ  
 اس کی رکھا مینی پہلو اپنا یا اس بخش میری لگی گناہ میری اور دور کر شیطان میری کو اور چہا گروی میری کو اور بہا  
 تراز و عملون میری اور کج کو مجلس ملن بن یعنی مجلس شتون مرقب اور انبیا کی مین نقل کی یہ ابو داؤد و حاکم بنی  
 ف مراد گروی سی نفس آدمی کا ہے کہ عین عمل کی گروی معنی یہ مین کہ خلاص کر نفس نہر کو حق اپنی سی اور حق  
 بندوں کے سی اور گناہوں کی کذا ذکر العلی اَللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ لَعَنَ مَرْمَصُ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عِدَّتْ بِهَا الْعَذَابُ جَعْلُو عَذَابُ ابْنِي سِي اوسن کہ اوٹھا دیکھا تو بندوں اپنی کو  
 نقل کی یہ ہزار بن ابی شیبہ بنی بن بار پھر ہی وہی و عا نقل کی یہ ابو داؤد سائی ترمذی بنی یا شعیب کما فی تفسیر  
 ذُنُوبِي ع آپ ساتھ نام تیری کے پہلو رکھا مینی اسی بہ تیری پس بخش میری لگی گناہ میری نقل کی یہ احمد بنی یا شعیب

وَصَحَّتْ جَنَّتِي فَأَعْفِرْ لِي بِمَصْرٍ سَاهِتَةٍ مِثْرِي رَكْهَاتِي سِيلُوا بِإِيَّائِي شَرَّ مَكُونَتِي سَلَامَةً لِي سَهْبَةً  
 اللَّهُمَّ يَا سَمِيعُ أَمُوتْ وَأَحْيِي بِخَرَدَتِ سَلَامَةٍ سَاهِتَةٍ مِثْرِي رَكْهَاتِي سِيلُوا بِإِيَّائِي شَرَّ مَكُونَتِي سَلَامَةً لِي سَهْبَةً  
 ہون میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں نقل کے پیچھا رہی سلم ابو داؤد و ترمذی سَلَامَةً لِي سَهْبَةً  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَتَلْسِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اَلْاَمْرُ ثَلَاثًا وَتَلْسِينَ خَرَدَتِ سَلَامَةٍ سَاهِتَةٍ مِثْرِي رَكْهَاتِي سِيلُوا بِإِيَّائِي شَرَّ مَكُونَتِي سَلَامَةً لِي سَهْبَةً  
 پڑھتی تینیس بار اور الحمد للہ پڑھتی تینیس بار اور اللہ اکبر پڑھتی چونتیس بار نقل کے پیچھا رہی سلم ابو داؤد و ترمذی  
 ابن حبان کتاب ابو داؤد میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ فرمایا میں نے اعبدا کو کیا نہ بیان کروں میں بدو بروی  
 ایک بات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تین فاطمہ بیٹ پاری حضرت کی اوکی اہل میں سی اور  
 تین میری پاس اور پستی تین چکی یہاں تک کہ نشان ہو گیا تھا اوکی ہاتھوں میں اور پانی لاتی نہیں شکت  
 یہاں تک کہ نشان ہو گیا تھا اوکی سینی میں اور جہاڑو دیتی تین گھر میں یہاں تک کہ خاک آلودہ ہوتی  
 کپڑی اوکی اور بچاتی تین ہانڈی یہاں تک کہ اسیل ہو گئی تھی کپڑی اوکی اور بچوچی تھی اوکو بسبب ان چیزوں کے  
 مشقت اور محنت اور ایذا سنا مینی کہ علام لوندی آبی میں کسی غریبی حضرت کی پاس کہا مینی کہ جاؤ تم اپنی پاس  
 پاس اور مانگو اونسی ایک خادم کہ کفایت کرے ٹکوان کا مونس سی پس آئیں فاطمہ حضرت کی پاس یا اوکی پاس  
 کہتی جو انون کو کہ بیٹی تھی پس حیا کی اور پھر آئیں لیکن حضرت عائشہؓ نے یہ قصہ روبرو حضرت کی بیان کیا حضرت  
 یہ قصہ سنکر حضرت فاطمہؓ کی گھر شریف لائی کہتی ہیں حضرت علیؓ کہ آپ ہی حضرت ہماری پاس اور ہمیشہ ہوئی تھی اپنی  
 بچپن میں کپڑی اور بی ارادہ کیا مینی کہ کھڑی ہوں فرمایا اسی طرح لیٹی رہو پس شریف لائی اور بیٹھ گئی دربار  
 میری اور فاطمہؓ کی یہاں تک کہ پاسی مینی ٹھنڈک دو نوں پاؤں حضرت کی اپنی سہین میں پہر فرمایا فاطمہؓ کی حاجت  
 لائی تھی تو طرف ہماری کل پس پہچکی رہیں دوبار ماری حیا کی کہہ نہ کہیں حضرت علیؓ نے کہا تم خدا کی  
 بیان کرو بخا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہ نزدیک میری پستی میں چکی کہ نشان ہو گیا  
 ہاتھوں میں اور پانی لاتی میں شکت میں کہ نشان ہو گیا انکی سہین میں اور جہاڑو دیتی ہیں گھر کی کہ عبا آلودہ

ہوتی ہیں کپڑی انکی اور پکائی میں کہا نا کیسی ہوتی ہیں کپڑی انکی اور پہنچی تھی خبر سیکر کہ آئی ہیں تمہاری پاس لڑی  
 غلام پس کھا تہا مینے انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت فی کیا نہ بتاؤں میں تمکو بہتر اوس چیز  
 کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو منی کا اور لیٹو اپنی پچھونون میں کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور کہو الحمد  
 تینتیس بار اور اللہ اکبر جو تینتیس بار پس یہ بہتر ہے تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت میں کہ حضرت  
 فاطمہ اور حضرت علی کہی اسکو چھوڑتی تھی تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت فی دو  
 خصلتیں ایسی ہیں کہ جو انپر محافظت کرتا ہی حجت میں داخل ہوتا ہی ایک یہ ہے کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد  
 اللہ اکبر ہر نماز کی پہچی پڑھی کہ جمع بابت پانچ نمازوں کی ڈیرہ سو ہوتی ہیں اور میزان اعمال میں ڈیرہ ہر نیکیا  
 اسکی ملین گے اور دوسری خصلت یہ ہے کہ سو فی کی دقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد تینتیس بار اور

اللہ اکبر جو تینتیس بار پس جمع اسکی سو ہوئی اور میزان کی کذا فی مشکوٰۃ وجمع کفہ شمر  
 بَيِّنَتْ فِيْهَا فِقْرٌ قَلِيلٌ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ  
 تَعْلِيْمٌ لِّمَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدٍ يَبْدَأُ بِهٖمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ

جَسَدٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِخُصَّةٍ اور جمع کری دو نو بتیلیاں اپنی یعنی جب  
 پکڑی بچوئی پر پہر ہوگی سچ انکی پس پڑھیں قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس  
 پہر پہری دو نو ہاتھ جہاں تلک قدرت رکھی یعنی جہاں تلک ہاتھ پہنچی بدن اپنی سی شروع کری پہر ہاتھ  
 پہر اپنی پر اور مونہ اپنی پر اور اگلے جانب پر بدن اپنی سی یعنی ہر عام کری چھی کے جانب مانند غسل منون  
 کری یہ یعنی جو کہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہوتوں کا اور پڑھنا ہونگنا ہاتھ پہرنا اسیں کو کری تین بار نقل کی یہ  
 اور چاروں طرف پہلی ہونگنا پہر پڑھنا اس لئی ہی کہ باہرون کی ساتھ مشابہت ہو یا معنی یہ ہیں کہ  
 کری دو نو بتیلیوں کو پھر قصد کری ہونگنی کا پہر پڑھنی اس صورت میں پہر ہونگنا بعد پڑھنی کی ہوگا کذا  
 اَللّٰهُ وَلَقَدْ اٰتٰىكَ الْكِتٰبَ بِخُصَّةٍ مَّصَّ واور پڑھی آیت الکرسی نقل کی یہ ہر نماز میں اپنی

**ف** حدیث شریف میں آیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جس نے قتل وقت آمد الکرسی پر ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 ایک درشتہ نگہبان رہنمائی اور شیطان نہیں پاس آتا صلیک اور جو پڑھی اسکو جب جگہ پر پہنچے  
 تو امن میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ گھر اسکی کو اور گھر باریہ اسکی کو اور گھر گھر کرداوسکی کو کثرت المشکوۃ الحمد  
 لِلّٰہِ الَّذِیْ اَظْمَنَّا وَنَسَقَانَا کَفَا نَا وَاَوَانَا فَاکُمْ مِمَّنْ لَا کَافِرَیْہُ وَلَا مُؤْمِدِیْ بِدَرَدَتِ سِ  
 سب تعریف ہی خدا کی لئی جس نے پہلایا حکمو اور پانی پلایا حکمو اور کفایت کیا سب مہمات ہماری کو اور گھر  
 رکھا حکمو برائی اور نقصان سی اور جگہ دی حکمو پس بہت ہیں وہ لوگ کہ نہیں کفایت کرنا ہی کوئی انکو اور نہ جگہ  
 نظر کی یہی سلم ابو داؤد و ترمذی نسائی فی الحمد لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاَوَانِیْ وَنَسَقَانِیْ وَنَسَقَانِیْ وَنَسَقَانِیْ  
 مِّنْ عَلَیٍّ وَاَخْضَلَ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہُ  
 وَرَآئِہُ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ بِدَرَدَتِ سِ حَسْبُ عَوْذٍ بِسَبِّ تَعْرِیْفِ ہِیْ خَالِ لَیْ  
 جس نے کفایت کیا حکمو اور جگہ دی حکمو اور پہلایا حکمو اور پلایا حکمو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھ پر یعنی سب ہی  
 اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا حکمو پس بہت دیا شکر ہی اسکی  
 بہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری اگر کسی نظر کی یہی ابو داؤد  
 ترمذی نسائی ابن جبان حاکم ابو عوانہ فی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالَمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادٰتِ  
 اَنْتَ رَبِّیْ کُلِّ شَیْءٍ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِکَ لَکَ وَ اَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُکَ وَرَسُولُکَ اَللّٰہُ کَلَّمَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَیْسَہُمْ وَنَا اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہِ وَاَعُوْذُ  
 بِکَ اِنْ اَقْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجَبْتُ اِلٰی مُسْلِمٍ بِدَرَدَتِ سِ ط یا اللہ پروردگار آسمانوں کی اور  
 زمین کی خدائی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود کو  
 ایک ہی تو نہیں شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید نبی تیری ہیں  
 اور رسول تیری اور فرشتہ ہی گواہی دیتی ہیں میں اسکی پناہ پکارتا ہوں میں ساتھ تیری شیطان ہی نہیں اسکی

و توبہ سونی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک میں ڈالنی اوسکی سی حکو اور پناہ مانگنا ہونیں سہ تیری جس سی کرکون  
 اور نفس اپنی کے برائی یا کچھ نہیں اوسکو طر کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کروین کسی نفس کی اچھے  
 طہرائی فی اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ رب کل شیء وملیکہ  
 اعوذ بک من شر نفسی وشر الشیطان وشر لک ۛ ذت من حب من مصل  
 یا اسید کرنی والی آسمانوں اور زمین کے اسی جانبی والی پوشیدہ اور ظاہری اسی پروردگار ہر چیز کی  
 اور مالک اوسکی پناہ بکرم ہونیں سہ تیری برائی نفس اپنی کسی یعنی عاجز ہوں اوسکی قابلہ سی اور پناہ مانگنا ہوں برائی شیطان  
 اور شرک اوسکی سی نفس کی یہ ابو او و ترمذی نسائی بن حبان مالک ابن ابی شیبہ فی اللہم انت خلقت نفسی وانت  
 ملک فانی وحمی اہا ان اخیلتہا فاحفظہا وان اقصاہا فاعقر لہا اللہم انی استسکت العافیۃ پر جس  
 یا اللہ تونی پیدا کی جان میری اور تو ماری گا اوسکو تیری ہی لئی موت اوسکی ہی اور زندگی اوسکی اگر عیادوی  
 اوسکو یعنی جگائی پس نگہبائی کر اوسکی یعنی بلیات سی اور گرفتار ہونی برائیوں کی سی اور اگر ماری تو اوسکو  
 پس بخش اوسکو یا المستحقین میں مانگنا ہوں تجسی سلامتی یعنی سوئی جاگتی دنیا آخرت میں نفل کی یہ سلم  
 فی ف مانتا وحمی ہا اشارہ ہی طرف اس آیت کی تحیائی وکما فی تدریب العالمین یا معنی بہین  
 کہ تیری ہی لئی ہی نہ غیر تیری کی لئی مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کذا ذکر علی اللہم انی اعوذ بک  
 الکرم وکلما تلت التائۃ من شئ ما انت اخذ بنا صلیۃ اللہم انت تکتف المعرم والمائم  
 اللہم لا یضہم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذ الجد منک الذل سبحانک وحمد  
 دس مصل دنیا مستحقین میں پناہ مانگنا ہوں ساندہ ذات تیری کی بزرگی ہی اور صاحبان پوری تیری کی یعنی  
 کتابوں اور اسماء تیری کی برائی اوس پر جزئی کی تو پکڑنی والا ہی مال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیری  
 ہی یا اللہ تو د و مکرابی قرین اور گناہ کو یا اللہ تہیں شکست دیا جاتا ہی لشکر تیرا اور بہین خلافت کیا جاتا ہی وعدہ  
 اور بہین نفع دیتی ہو لہذا کہ عذاب تیری ہی دو لہذا ہی پاک ہی تو اور ساتھ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہوں نفل کی



یہہ ابو دؤد ناسی ابن ابی شیبہ نے استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الخ اَلْقِیَوْمَ وَارْتَبِ الْیَصْلٰتِ  
 مَرَاتٍ **ت** بخشش مانگتا ہوں میں اوس اسد کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنے والا اور جو  
 کرتا ہوں میں طرف اوس کی پڑھی یہہ استغفار میں یا فضل کی یہہ ترمذی نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی  
 پڑھتا ہے تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہ پکڑتا ہے چھوٹی پر بخشی جاتی ہیں گناہ اوس کی اگرچہ برابر جہاگ دریا کی  
 ہوں یا بقدر پتی درختوں کی یا بقدر رب جمل عالم کی یا بقدر وزن دنیا کی کذا فی مشکوٰۃ عالم نام ایک  
 جمل کا ہے زمین مغرب میں کہ وہاں ریت بہتی ہے اور توبہ لغت میں کہتی ہیں پھر پی کو اور شرح میں کہتی ہیں ہر نیکی  
 گناہ سی اور پیمان ہونا اوس کے ساتھ صدق ارادت کی اور حضرت جنید بغدادی سی یو چہا کہ توبہ کیا ہے  
 فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی عبادت گناہ کی سی ایسی نکلے کہ گویا بھانسا ہے نہیں اوس کو کذا ذکر الفخر لا الہ  
 الا اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَیْوةُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ **ح** موسیٰ نہیں  
 کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوس کا اوس کی لئی بادشاہت ہے اور اوس کی لئی تعریف ہے اور  
 ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہی بھڑگانا ہوں سی اور نہ تو عبادت پر مگر ساتھ اس کی پاک ہے اسد اور تعریف ہے  
 لئی اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑھئی فضل کی این جہاں اور موقوف ناسی نے **ف** حدیث  
 شریف میں آیا ہے کہ جس نے پڑھا اس کو جسوقت کہ جگہ پکڑی چھوٹی پر بخشی جاتی ہیں گناہ اوس کی اور خطا میں  
 اوس کی اگرچہ ہوں برابر جہاگ دریا کی کذا ذکر العلی وَیَقُوْلُ وَهُوَ مُطْمَئِنِّنٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ  
 وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَاِنَّ الْحَبَّ وَالْحَبَّ وَالنَّوْیَ وَ  
 مَنَزَلَ التَّوْرٰتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اَخِذْ بِکُنٰتِہِ  
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ  
 الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِغْصِ عَنَّا الدِّیْنَ وَابْعَثْنَا



بنی تیری کے جسکو پہچانتی اور چاہی کہ پڑھی ان کلمات کو آخر اوس چیز کی کہ کلام کرتا ہے ساتھ اس کی نقل  
 یہ صحیح ستین **ف** یعنی سب دعاؤں کی پیچیدگی سے دعا کو پڑھی اور بعد اس کی اور کلام کرے کہ آیت قرآن  
 کی مثل قل یا وغیرہ لگا کر پڑھی مضائقہ نہیں لکھا قال الفخر اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تو بسیر پر اوی و وضو کر  
 مانند وضو غانہ کی پہر لیٹ دین کر وٹ پر پہر پڑھ **اللهم سلمت لفظا** اسلمت ملک میں اگر اوس میں گناہ  
 تو دین اسلام پر برگیا اور اگر صبح کر گیا تو پہونچی کا پہلانی کو کذا انی الشکوة **وَلْيُقَرِّأْ قُلُوبًا آيَاتِ الْكَافِرِينَ**  
**ط** یہ اور چاہی کہ پڑھی قل یا یعنی نزدیک ارادہ سونی کی نقل کی یہ طہرانی فی تہر **لَيْتَمَّ عَلَى خَائِمَتِهَا**  
**د** ت مس حب مس مص یہ چاہی کہ سوومی اور پختہ قل یا کی نقل کی یہ بودا و دترمذی سنائی  
 جان حاکم ابن ابی شیبہ **ف** حدیث شریف میں آیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ آدمی کے پڑھنی میں پڑھی  
 پاک ہو تاسی کذا فی مشکوٰۃ **وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمَسْبُوحَاتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى**  
**وَيَقُولُ إِنَّ فِيهِمْ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ** د ت س یہ اور تہی حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ پڑھتی تہی مسجات یعنی جن سورہوں کی سری پر لفظ سبحان کا یا سبح یا سبح کا یہ پہلی سونی کی اور فرماتی  
 تہی کہ تحقیق ان میں ایک آیت ہی بہتر ہے آیتوں سے نقل کی یہ بودا و دترمذی سنائی **ف** وہ آیت غیر  
 مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑھی تو اسکا ثواب پاوی کذا ذکر العیال **وَهُنَّ**  
**الْحَدِيدُ وَالْحَشِيرُ وَالصَّفِّ وَالْجُمُعَةُ وَالْبَغَابُ وَالْأَعْلَى** یہ موس یہ اور وہ مسجات  
 سورہ حدیدی اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور بغاب اور سبح اسم ربک الاعلیٰ  
 کی یہ ہر سو قاف **ی** فی وحی **يَقْرَأُ الْقُرْآنَ تَجْوِذًا وَتَبَارَكَ الْمَلَكُ** د ت س  
 مس یہ اور نہیں سونی تہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ پڑھیں الم اسجدہ اور سورہ تبارک کہ نقل  
 یہ سنائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم فی **ف** روایت ہے خلد جہنی صحابی سی کہ پڑھو سورہ نجات  
 دینی والی کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت کیسی کہ وہ آلم تہزل اسجدہ ہی سنائی مینی کہ اسکو ایک شخص نے

اپنا ورد کیا تھا اسکی سوا کچھ اور ورد نہیں پڑتا تھا اور وہ شخص بہت کما بکھڑا تھا پس جب مرا اس کو  
 پراپنی پہلائی اور سپینا بنی بنا وہ میں کر لیا اور سکو اور عرض کیا کہ اسی رب میری بخشش اسکو کہ بہت  
 پڑا کرتا تھا جسکو میں اندھا ٹھانی اور سکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتوں کو کہ اسکی لمبی عورت گناہ  
 کی ایک بچی لکھو اور بلند کر دو درجہ اسکا اور یہ بھی کہا حال دینی کہ یہ سورت اپنی پڑھنی والی کی لمبی قبر میں  
 جبکہ ٹہنی عرض کرتی ہی اسی بار خدا یا اگر میں تیری کتاب سے ہوں شفاعت میری بچی لمبی قبول کر اور اگر تیری  
 کتاب سے نہیں ہوں مثلاً وال محکو کتاب سے اور یہ سورت مثل جا نور کی پہلائی ہی پراپنی اور سپر  
 پس شفاعت کرتی ہی اسکی پس بچاٹی ہی اور سکو عذاب قبر کیسی اور سورہ تبارک کی بھی  
 فضیلت بیان کی اور خالد سوتی نہیں تھی جب تک کہ نہ پڑھتی تھی ان دونوں کو اور کھاٹوس تاپنی  
 کہ فضیلت دی گئی ہیں یہ دونوں سورتیں سب سورتوں پر ساتھ ساتھ نیکیوں کی کذا فی المشکوۃ و

یَقْرَأُ بِنِیِّهِ اِسْمَ اِسْمِیْلَ وَالَّذِیْ مَرَّ بِسَمِیْعٍ وَابْرٰهٰمَ سَمَوٰتِیْ هٰی حَضْرَتٌ صَلٰی اللہ علیہ وسلم ہاں

ملک کہ پڑھیں سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہ ترمذی سائے حاکم فی ماکنت اسری لحد لعیقل

یٰنَا مَ قَبْلَ اَنْ یَقْرَءَ اَمَّا لِیْتَ اَلْثَلَاثَ اَمَّا وَ اٰخِرٌ مِّنْ سَمِیْعَ الرَّاۃِ الْبَقَرَةُ وَ مَوْصِحٌ حَضْرَتٌ

فرمانی ہیں کہ نہیں بتایں کہ جانوں کسی کو کہ عقل کہتا ہو کہ سووی پہلی اسکی کہ پڑھیں تین آیتیں آخر سورہ

کی ہیں یعنی شدائی السموات سے آخر سورہ ملک یہ حدیث موقوف اور صحیح ہے ف فرمایا آنحضرت صلی

علیہ وسلم لی کہ وہ آیتیں آخر سورہ بقرہ کی محکو خزانہ عرش سے ملی ہیں یعنی آمن الرسول سے آخر ملک سے

اور سکھاؤ عورتوں اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالیٰ کا اور دعا ہی اور

سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیتیں نہیں ملی ہیں جو آیتیں دعا کی اسمین سے پڑھتا ہی قبول کی

جاتی ہیں کذا فی المشکوۃ اِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلٰی الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاعِلَةَ الْكِتَابِ وَ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ اٰمَنْتَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْمَوْتَ وَ مَوْصِحٌ فَرَمَا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب رکھی تو پہلے اپنا بھولی پراور پرسی تو الحمد اور سورہ اخلاص پس تحقیق امن بن ہوا تو ہر چیز سی یعنی ہر بلا سے  
 سوای موت کی نفل کی یہ بزرانی مامین رجل یا وی الی فراسیہ فقیرا مسکراة من کتاب اللہ  
 اِذَا بَلَغَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مِنْ تَوَمِّهِ مَقَاهِبُ  
 ابو ہنین کوئی آدمی کہ جگہ پر ٹیٹھرتی بھونی انہی کی پس ٹیٹھرتی کوئی سورہ کتاب ہیکسی مگر ہجرتی اسد شطوط  
 او سکی ایک فرشتہ کہ نگہانی کرنا ہی او سکی ہر چیز سی کہ انیادی او سکو بیان ملک کہ جاگ نیندا اپنی حب  
 نفل کی یہ احمد بن اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اِلَىٰ فِرَاسِيَهْ اَبْتَكَرًا مَلَكَ شَيْطَانٌ يَقُولُ الْمَلَأْتُ اخْتِمْ  
 بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَكَرَكَ اللَّهُ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَأْتُ يَكْلَأُهَا مَلَكٌ  
 يَأْتِي بِتَمَّتْهُ بِسَبْحٍ مَسْ حَقَّ يَدُ جَبَّ اُتَاهِي اَدَمِي طَرَفِ بھونی اپنی کے دوڑتا ہی او سکی  
 فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتی ہیں تا مطلق ہووین او سپر پس کتابی فرشتہ ختم کر مینی عمل اپنا اور  
 اپنا ساتھ پہلائی کے یعنی سوتی وقت ذکر میں مشغول ہو اور یکی کر اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتھ برائی کے  
 پس اگر یاد کر سی خدا کو ہر سووی رات گذارتا ہی فرشتہ کہ نگہانی کرنا ہی او سکی یہ حدیث ہی کہ آویگا بقیہ او سکا  
 نفل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلیٰ فی وف بقیہ اس حدیث کا مصنف فی کتاب عدہ میں بیان کیا  
 وہ یہہ فان وقع عن سريره فمات دخل الجنة یعنی پس اگر کر پڑیکا تخت اپنی سی سپر جاویکا داخل ہوگا بہشت  
 کذا فی فتح المبين اور سچھا گیا اس سی کہ اگر ذکر اللہ تعالیٰ کا نہ کیا فرشتہ نگہانی نہیں کرنا ہی بلکہ شیطان  
 شب گذارتا ہی منتظر رہتا ہی بہکانی اور وسوسہ ڈالنی او سکی کا وقت بیدار یکی کذا ذکر العلیٰ اور حدیث شریف  
 میں آیا ہی کہ جو کوئی سورہ دخان بات کو پڑہتا ہی صبح کرنا ہی اوس حال میں کہ بخشش مانگتی ہیں او سکی لئی  
 ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِي مَلَنِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ سِ اسرار ملک پڑہنا  
 رات کو لکھا جاتا ہی او سکی لئی ثواب قیام لیل کا یہ دونو روایتیں مشکوٰۃ میں ہیں وَاِذَا امْرَأُیْ  
 مَنَامِهِ مَا يَحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا مَخْرَجَ مَرَسٍ + اور جب دیکھی کوئی بیخ خوا

اپنی کی اور چڑھ کر دوست رکھتا ہے یعنی بھئی چیز میں چاہی کہ شکر کری خدا کا اور سپر اور بیان کری اور  
نفل کے بیہ بخاری سلم نسائی فی ولایت حدیث بَعَثَ اِلَا مَنْ يَحِبُّهُ خ ہر اور نہ بیان کری اور سلم  
مکر اور اس شخص سے کہ دوست رکھتا ہے نفل کی بیہ بخاری سلم فی اسلم کہ دوست اچھی تعبیر کی کا اور  
و شمن بُرہی وہ سبب غم کا ہو کا اور جیسی تعبیر بیان کری کا وہ واقع ہو کی کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ رُوِیا اور  
باؤن طائر کی ہے جب نملک کہ نہیں تعبیر کیا ہے یعنی استقرار نہیں رکھتا ہے پس جب تعبیر کی گئی واقع ہو  
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور  
مرض کیا کہ خواب میں دیکھا مینی کہ گویا استنا گھر میری کا ٹوٹ گیا ہے پس حضرت نے فرمایا غائب تیرا اور گلاب  
قاوندہ اور سکا سفر سی آیا بعد اس کی ہر سفر کو گیا اور عورت اس کی نی پہر وہی خواب دیکھا پس جناب رسالت  
پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپا یا پس حضرت صدیق مثنیٰ عرض کیا حضرت صدیق نے فرمایا کہ خاوند تیرا مکر کا لبت  
خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کھا ہے کھا اوسنی ہاں فرمایا کہ ویسا ہی ہو گا جیسی تعبیر  
کہی ہے قاعدہ ہے کہ خواب بُرا کسی سی نکلی اور اچھا دوست سی کھی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتی  
اور تعبیر ہی فرماتی اور ان کی خواب پوچھتی اور تعبیر کتی لکنا ذکر الفروق اذ اسرہی مایکوزہ فلینفعل ہر خ ہر  
اَوْ لَيُصْنُ ہر اَوْ لَيَنْفِتُ ہر ثَلَاثًا ثَلَاثًا عَنْ يَسَارٍ ہر ع ہر اور جب کھی خواب میں وہ چیز  
کہ بُرا جانتا ہے پس بُخاری نفل کی بیہ بخاری سلم فی یا نہو کی نفل کی بیہ سلم فی یا چاہی کہ نہو کی نفل کی بیہ صحاح  
میں یعنی بعضی روایت میں بدلی لیتفل کے لیصن آیا ہے اور بعضی میں لِنِفْتِ تین تین بار بایں طرف اپنی نفل کی  
بیہ صحاح ستہ میں وَلْيَتَّعِزَّ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ شَرِّهَا ہر ع ہر ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَلَا يَذْكُرْهَا  
لَا حِكْمَ ہر خ ہر مَرَّسَق ہر اور پناہ مانگی سہتہ خدا کی شیطان سی اور بُرائی خواب کی سی  
نئی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا ہر نفل کی بیہ صحاح ستہ والون فی بُرہی اعوذ من تین  
اور نہ ذکر کری اور کسی سی نفل کی بیہ بخاری سلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ فی فَا تَعْلَمُ لَقَضَى ہر ع ہر شخص

ذو اب نہیں ضرر کرے گا اور اس کو نفل کے یہ صحاح ستہ میں ولتقول عن جَبِّهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ \*  
 ۱۰۹

۱۰۹ اور چاہی کہ ہر جاوی دوسرے کوٹ اپنی سی کہتا اور سپر نفل کی یہ سلم فی اور بعضی روایت میں برکی اس  
 عبارت کی بون آیا ہی اَوْ لَيْقُمْ فَلْيَصِلْ \* صحیح مہیا چاہی کہ کھڑا ہو جاوی پس نماز پڑھنی نفل کی یہ بخاری  
 ۱۰۹ کروٹ لینے کو تیر حال میں برادر علی اور غار کی برکت سی ضرر دفع ہو تابی وَاِذَا مَرَّ اَنْ وَجَدَ

وَحْشَةً اَوْ اَيْرَقَ فَلْيَصِلْ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ  
 وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَاَنْ يَحْضُرُوْا ۱۰۹ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَنَ عُمَرَ يَلْقِيْهَا مِنْ عَقْلِ مِنْ  
 ۱۰۹ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَلْقِهَا كَتَبَهَا فِي صَلَاتِهِ ثُمَّ عَقَفَهَا فِي عُنُقِهِ \* دَسَّ دَسَّ مَسَّ ۱۰۹

۱۰۹ یا ہادی وحشت یا نند اوچٹ جاوی پس چاہی کہ کلمی اعوذ بکلمات اللہ تان محضون کہ معنی یہ ہیں یا مالک  
 ہون میں ساتھ کلون پوری خدا کی یعنی کتابوں اور اسماء الہی کی تحفہ اسکی سی اور عذاب اسکی سی  
 برائی بندوں اسکی سی اور وسوسہ شیطانوں کیسی اور حاضر ہونی اسکی سی میری پاس یعنی ظاہر میں تصرف  
 کرنی اور کیسی نفل کے یہ احمد فی اور یہی عبد اللہ بن عمرو بن غاص کہانی تہی یہ کلمی مٹون عقل رکھنی والی تہی کو اور  
 جو بٹا کہ نہیں عقل کہتا تھا لکھتی تہی عبد اللہ انکو کا غنیمت ہر لکھنی اسکی گلی میں اسکی نفل کے یہ ابوداؤد و ترمذی  
 ۱۰۹ ہا کی حاکم فی ۱۰۹ اس سی تو بیڈ یا نہیں لکون کی گلی میں جائز معلوم ہوا کہ شریعی ہی کہ تو بیڈ میں سو اہلیت باہام

اللّٰہی کی کچھ نہ ہوا اور منگی وغیرہ والی حرام ہیں کذا ذکر العلی والفرع اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا  
 ۱۰۹ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَتْ اُكُلُهَا مِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ  
 ۱۰۹ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَلَا طَوَارِقُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۱۰۹ بختیہ یا نہ ختم \* ط \* یا ہادی مالک ہون میں ساتھ کلون پوری خدا کی وہ کلمی کہ نہیں خلاف کر تابی اونی تک اور نہ  
 ۱۰۹ برائی اوس جزئی کی کہ اور تہی ہی آستان سی یعنی ملیات اور حادثی اور برائی اوس جزئی کی کہ تہی ہی آستان میں یعنی  
 ۱۰۹ بری وغیرہ اور برائی اوس جزئی کی کہ پیدا کی زمین اور برائی اوس جزئی کی کہ نکلتی ہی اوس سی اور برائی فتنوں رات کسی

و رفتن و کسی در برائی خداوند رات اور و کسی گردا و که آدمی ساجده بپاشی کی ای مهربان نفس کی طہارت  
 و آیت کی رات محراب جن کو ایک شیطان فی شغلہ الگ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی ناکرینہ  
 پہنچا چاہا جب حضرت جبریل فی الکریمہ و ما پرمانی سکی پرمنی سی وہ شغلہ آتشی چھلکیا اور سب بہا کی گذار  
 اے و فی الامر فی اللہ صررت السموات السبع و ما اظلت و صررت الارضین و ما اظلت  
 و صررت الشیطان و ما اظلت کن لی جارا من شر خلقک اجمعین ان یضطر علی احد منہم ان  
 ان یطغی عن جبارک و تبارک اسمک و طس مس و اور پڑھی نیند اجنبی میں یا اللہ پروردگار سنان  
 سنان کی اور اس چیز کی کہ سایہ والا ہی سنان فی اوپر اور ای پروردگار زمینوں کی اور اوک  
 کہ اوٹنہا ہی زمینوں فی بعض مخلوقات اور ای پروردگار شیطانوں کی اور اون لوگوں کی کہ گمراہ کیا  
 شیاطین نے اونکو بوسیری ای تکبان برائی سب مخلوقات اپنی کی اس کے کہ غالب آدمی مجبور کوئی نہیں  
 سی یا یہ کہ حدی کوئی تجاوز کر سی غالب ہی بنا و چاہی و الا تیر اور بابرکت ہی نام تیرا نقل کی بہ طہارت فی او  
 ین اور بن ابی شیبہ فی اللہ صررت السموات السبع و هذات الیون و انت حی قیوم کما أخذ  
 سنہ و لا نوم یا حی یا قیوم اهد الی لی و اعم عینی \* سی یا اللہ جب گئی ستاری دانی  
 اور آرام کرا انہوں فی اور تو زندہ مذہب کرنی و الا ہی نہیں آتی ہی تجکو و نگہ اور نہ نیند ای زندہ و امی تیر کر  
 آرام دی رات میری کو یعنی آرام دی تجکو بسب نیندانی کی رات میں اور سلا الکریمہ میری کو نقل کی بہ بیان سنی  
 و اذ انتبه من النوم فقال الحمد لله الذي ردني الي نفسي ولم يمنهاني مما همها الحمد لله الذي  
 يمنك السموات و الارض ان تزولا و لكن رالت ان امسكهما من بعد  
 انه كان حلما غفرا الحمد لله الذي يمنك السماء ان تقع على الارض الا يا ذنه ان الله  
 بالناس لودف سر حیم و طس حب مس و اور جب جاگی نیند سی بس  
 سب تعریف ہی اللہ کی ای جسنی بہری طرف میری جان میری اور نہ مارا او سکویچ وقت سونی او کی



سب تعریف ہی اللہ کی اسی جہتی تہا سب رکھا ہی سمازون کو اور زمین کو یعنی محافل کرتا ہی اس سے  
 کٹل جاوین عجبہ ایسی ہی اور ابلتہ اگر کٹل جاوین نہیں تہا نیگا او کوئی چھی او کی تحقیق وہ ہی بدبا  
 بخشی والا سب تعریف ہی اللہ کی اسی جہتی تہا سب رکھا ہی سمازون کو اس سے گھر پر ہی زمین پر گرا تہا بداد او کی کی تحقیق اسد سناہ گرا  
 البتہ بہرین ہی بہرین نسل کی یہ نسا ہی ابن حبان حاکم ابو یعلیٰ لی الحمد للہ الذی یحییٰ الموتی وھو علیٰ کل شیء قدير  
 سب تعریف ہی وہی اللہ کی جو زندہ کرتا ہی مرد و مکوا و وہ ہر چیز پر قادر ہی نسل کی یہ حاکم فی الحمد للہ الذی  
 اَحْيَا نَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ **وَحَدَّثَنَا سَمْعٌ** سب تعریف ہی وہی اللہ کی  
 جہتی زندہ کیا ہم کو یعنی جگایا ہم کو اس کی مارا ہم کو یعنی سلا یا او طرف او کی پر گاندہ ہوا ہی نسل کی یہ بخاری ابو داؤد  
 ترمذی ہی ابن ابی شیبہ فی لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ  
 لَدُنِّي وَاسْأَلُكَ رَحْمَةً اَنْتَ الرَّحْمَاءُ **وَحَدَّثَنَا سَمْعٌ** سب تعریف ہی وہی اللہ کی  
 من لَدُنْكَ رَحْمَةً اَنْتَ الرَّحْمَاءُ **وَحَدَّثَنَا سَمْعٌ** سب تعریف ہی وہی اللہ کی  
 کوئی شریک تیرا یا کی ہی تجھ کو یا اللہ تحقیق میں تجھ سے مانگتا ہوں تجھ ہی اس کی گناہوں یا ہی کی اور مانگتا ہوں میں  
 تجھ ہی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجھ کو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق ہی چھی اس کی کہ ہدایت کیا تو ہی مجھ کو یعنی طرف  
 حق کی اور تجھ سے میری ہی نزدیکی اپنی ہی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشی والا نسل کی یہاں بوداؤد و ترمذی ہی  
 ابن حبان حاکم فی لا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا  
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ **وَحَدَّثَنَا سَمْعٌ** سب تعریف ہی وہی اللہ کی  
 اور او سے چیز کا کہ درمیان ان دونوں کے ہی غالب بہت بخشی والا نسل کی یہاں حاکم فی  
 عجب روایت میں آیا کہ نہیں کوئی مذہب کبھی وقت جاگنی کی لا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَكَ الْحَمْدُ وَلَا تُحْمَدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ کہ بخشنا ہی اللہ تعالیٰ گناہ او کی اگرچہ ہوں برابر جہاں دریا کی پس جب او تہا وہی خدا اپنا طرف چہت گئی  
 کہی شجاک لَ اللَّهُمَّ تَحَدُّكَ وَتَجَفُّرُكَ وَأَتَوْتُ إِلَيْكَ بِسَبِّكَ لَمْ يَكُنْ لِي سَبٌّ لَكَ وَتَجَفُّرُكَ وَتَجَفُّرُكَ وَتَجَفُّرُكَ

اور شروع کر ہی پہنچے من ساتھ دایں طرف کی اور سیطرہ جوتی دایں طرف سی پہنچے پھر دعائیں لباس کی پہنچی کہ جو  
 اس میں مذکور ہوئی میں پڑھی کہ اِنِّیْ وَطَافْتُ الْبَیْنَ مِنْ تَعَاَرُفٍ مِنَ الْاَلِیْلِ قَالَا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحُجُودُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ  
 وَاللَّهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَوْ یَذْعُوْا مُسْتَجِیْبُ لَهُ فَاِنْ تَوَضَّأَ  
 وَصَلَّى قَبْلَتْ صَلَاتُهُ بَدْخِ عَلَیْهِ جَوَکُوْیْ جَاگِ رات میں اور کروٹ لی پس کہی لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ اغفر لی  
 یہہ بن نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اور سبکی لی یاد شاہت ہی اور اوسکی لی سبب تیرے  
 اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سب تعریف ہی واسطی اللہ کی اور پاکی ہی اللہ کو اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت  
 بڑا ہی اور نہیں ہی پہر ناگت ہوں سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مرد اس کی یا اللہ بخش مج کو  
 یا فرمایا دعا کری جو حاجی قبول کیے جاتی ہی واسطی اس کی پس جو وضو کری اور نماز پڑھی قبول  
 کی جائے ہی نماز اس کی نفل کی یہ بخاری میں ہے اور چاروں فی کثر استعمال  
 تعارک آتا ہی اوس جاگنی میں کہ اس کی ساتھ آواز ہو جس کی عادت ہی وقت بیدار ہونی کی اور اوپر غور شکرا  
 ہی ولید بن سلم راوی کہ شک ہو اہی لفظ اللہم اغفر لی کا فرمایا بہت یا مدعو کا اور فرمایا اُسْتَجِیْبُ لَیْسَیْ جَوْفِ  
 اَنکبہ کہلنی کی شب کو یہ کلمات پڑھ کر دعا کری قبول کی جاتی ہی بعضی عالموں نے کہا ہے کہ اس دعا کا نام درہم سی  
 جیسی کہ آدمی اپنی کیسی میں درہم کہتا ہی جو وقت حاجت ہی لی لیتا ہی ایسی ہی یہ دعا ہے کہ حاجت اس کی قریب اور رہا ہی  
 کہ اَقَالَ الْفَحْرُ مَنْ قَالَ حَیْنَ یُخْرَجُ مِنَ الْاَلِیْلِ بِسْمِ اللَّهِ عَشْرَ رَاٰتٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرًا وَامْنَتْ بِاللَّهِ وَكَفَرَتْ بِالطَّاغُوتِ  
 عَشْرًا اَوْ قِیْ كُلَّ مَشَیْءٍ یَخُوْفُہٗ وَکَلَّمَ یَنْبَغِ لِذٰلِکَ اَنْ یَّذْرِبَ اِلَیْهِ مِثْلَ هَٰلِکِ جَوَکُوْیْ کہی جس وقت کہ کروٹ  
 لی رات میں بسم اللہ دین بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور کفر کیا میں ساتھ معبودوں  
 میں خواہ بت ہوں یا شیطان دس بار محفوظ رہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور شہین لائق ہی کسی گناہ کو کہ بار  
 اس کو یعنی لاجت سودی یا بلا کر سی اس کو مانند اوس ساعت ملک کہ شکر کی ہی اور شہین اور یہ کلی پڑھی میں ہے

ایک بات دن محفوظ رہا ایذا دینی والی چیزوں سے اور گناہوں سے نقل کی یہ طہارت فی اوسطین وَاِذَا قَامَ مِنَ  
 اللَّيْلِ عَنْ فَرَشِهِ ثُمَّ عَلَا الْكِبْرُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصُفْتِهِ اِذَا رَأَيْتَ مَرَاتٍ فَاتَّقِهَا لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ  
 فَاِذَا انْصَطَحَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ وَصَعْتَ جَنَّتِي وَبَاكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكَتَ نَفْسِي فَامْرَأَتِي  
 وَاِنْ رَادَدَتْ نَفْسًا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ **ت** مے اور جب ادھنی تو کہ کوئی رات  
 بچھو بی اپنی سے ہر پر جوع کرے طرف اوسکی پس چاہی کہ چار ٹہری اوسکو ساتھ کناری لنگی اپنی کی بن بابا پس لی  
 کہ وہ نہیں جانتا ہی کہ کون سی چیز آئی ہی بچھی اوسکی اوسپر یعنی شاید کوئی کڑھ وغیرہ اوسپر نہ پڑا ہو چن چنی  
 پس کھی ساتھ نام تیری کی یا اللہ رکھا مینی پہلو پانا اور ساتھ نام تیری کی اوٹھا ونگھا اوسکو جو روک کھی  
 تو جان میری یعنی قبض روح کرے پس رحم کر اوسپر اور جو سپرے تو اوسکو یعنی بچا دی پس گھبائی کر اوسکی ساتھ  
 کی کہ گھبائی کر تا ہی نہ ساتھ اوسکی بندون نیکیج اپنی کی نقل کی یہ تری بنی بن سنی فی وَاِذَا قَامَ لِلشَّحْدِ  
 فَإِنْ دَخَلَ الْحَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ **م** مص **ت** مے اور جب ادھنی تو کہ تہجد پڑھی پس اگر دخل  
 ہو دی یا پانچا نہ بن یعنی ارادہ کرے داخل ہونی کا پس کھی بسم اللہ نقل کی یہ بنی بنی شیبہ بن سنی فی **ف** فرمایا یا پیغمبر  
 صلوات اللہ علیہ وسلم نے کہ بسم اللہ کی کہنی سے پر وہ ہوجاتا ہی در میان ستر امت میرے اور انگہوں جات کی کذا وکذا علی  
 اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ **ع** مص **و** دیا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ  
 تیری ناپاک جنون اور ناپاک جنون سے نقل کی یہ صحیح ستہ میں اور ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا خَرَجَ غُفْرًا  
**ح** حب **ع** مص **م**ے اور جب نکلے یا پانچا نہ سی کہی مانگتا ہوں میں بخشش تیری نقل کی یہاں حبان فی اور  
 چارون فی اور ابن ابی شیبہ نے **ف** پناہ جانی کی وقت چاہنی اس لئے ہی کہ جگہ حاضر ہونی شیان  
 ہی چاہئے یہ مضمون زید بن ارقم فی صریح حدیث میں روایت کیا ہی اور شیخ ابن عمر سے کہہا ہی کہ جو کہ  
 ذکر کرنا ایسی وقت میں مکروہ جانتی ہیں جس کی مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتی ہیں کہ اگر اوس مکان میں  
 ہو کہ پانچا نہ ہی کی لئی بنا ہو پس کھی ان کلمات کو پہلی دخل ہونی کی اور غیر اوسکی میں مثل خجل وغیرہ کی پس

فَاغْفِرْ لَهَا

بجائے یا پانچا  
نہ چاہئے اور پانچا نہ

چاہی کہ وقت شروع ہو گئی اور جو کئی اوصاف بہول جا ہی اور عین اوس حالت میں یا دادی دسی کی زبان سے  
 اور نکلتی کہ وقت میں بخشش چاہنی کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ بخشش یا مٹائی فوت ہونی ذکر زبان سے  
 کہ اوجالت میں نہیں ہو سکتی پہلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر زبان کا نہیں کرتی تھی مگر سبب وقت جس کا  
 پس کو با کہ اپنی سنی تفسیر جان کر کہ اوسکا سامنے استغفار کی گیا اور دوسرا سبب یہ کہ بخشش چاہی  
 تفسیر کی کہ سبب و فاکرنی شکر نعمت چنی اچھی کہانی کی اور نکلتی فضلہ کی کہ اذادی واقع ہوئی کہ اذکر الخضر  
 اور سبب کی کہ پانچا نہ میں ایسی چیز نہ لجاوی کہ جہنم نام اللہ اور رسول کا ہوتا مگر اور پٹی وغیرہ کی اور پردہ  
 بیٹی اور وور جاوی جنگل میں کہ کوئی اسکو دیکھ نہیں اور سبب دیکھنا کی سہتہ چا دکی اور گہرا نہ اور پٹی  
 ملک کہ قریب ہو وی زمین سی اور تکیہ کری بائیں ہاتھ پر اور کھرا رکھی دانیکو اور پشت و رو قبلہ اور بیت اللہ  
 اور سورج اور چاند اور سوا کی طرف نہ کری اور تین ڈیبلوئی پاک کری اور پٹی اور کوئی اور گورہ سی پاک کر کری اور گری  
 اول ڈیبلو چینی کو لجاوی اور دوسرا اگلی کو اور تیسرا پہر پیچ کر اور جارٹی میں عکس کیے کری اور عورت ہر دم  
 ڈیبلو لی بطور لینی مرد کی جارٹی میں اور نام اللہ تعالیٰ کا نہ لی اور نہ کلام کری پانچا نہ میں مگر جب ایسی حی ضرورت ہو  
 اور کھنکھار سی نہیں اور نہ ہتھو کی اور نہ سنکی پاک اور نہ جواب چہنگ کا وی اور نہ جواب سلام کا وی اور نہ جواب  
 موزن کا وی کر دسی اور دایان ہاتھ تر کو نہ لگا وی اور کہاٹ پر اور راہ میں اور سایہ درخت وغیرہ  
 کہ لوگ دیوان آرام پاتی میں پانچا نہ پہری پہر ہاتھ دبو وی اور استجا کری بائیں ہاتھ سی ڈیبلو اعضا کر گھر  
 روزی سی ہوا احتیاط سی کری اور اول بچکی اور نکلی اوچی کر کر پانی سی استجا کری ہر چہنگلیا کی پاس کے انگلی  
 سی ہر چہنگلیا سے پہر شہادت کی اور نکلی سی یہاں ملک کہ خوب خاطر جمع کری ہر ہاتھ دبو وی بعد فراغ  
 اور رسم اسکھی اول ہی اور بعد ہی پس جب نکل پانچا نہ سی دایان یا نو نکال کر علماء مذکورہ پر ہی اور دخل  
 ہوتی ہوتی دایان یا نو پہلی رکھی اور سطح چٹاب کرنی میں ہی قبلہ وغیرہ کی طرف پشت رو کر کری اور ہوا کی رخ  
 سی ہی تھپٹین بہرین اور نرم زمین پر شتاب کری تہریر اور پانی خلیسی اور غیر جاری میں نہ کری اور

یعنی درخت میوه دار کی اور کنارہ ہنر چاری کی اور بنانی کی جاسی نگر کی اور کبری ہو کر اور پنی بنیالہ کی اور کبر  
نخاست کی پر نگر کی اور پشاب برتن میں جمیع نگر کی اور کلام وغیرہ جو پہلی گذار نگر کی بعد از ان دوسری پر  
کر کی چیل قدمی کر کر کہنہا رک رہا پی سی و ہودی کہ قطرہ کی بندھونی کی لمی بمنزلہ داغ دینی کی ہی کذا فی وظا  
النبي محمد لله الذي اذهب عني الازلي وعافاني به سعي موم مص بسبب نصرت  
واسطی خدا کی حبشی دور کی مجسی ایذا دینی والی خیر اور چین دیا محک و نقل کی یہاں سی ابن سنی فی اور موقوفہ  
ان شیعہ فی واذا قوضا فليسلم الله به دقت ق اور جب وضو کرے پس چاہے کہ بسم اللہ کہی نقل  
یہہ ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ فی **ف** بسم اللہ پڑھنی پہلی وضو کی سنت ہو گدہ ہی نزدیک جہور کے اور  
ہدایہ میں منتخب لکھی ہی مذہب حنفی میں اور نزدیک حنبلیوں کے فرض ہی پس ایسی سنت ترک نہ کرے اور مقبول  
سلف سی بیچ بسم اللہ وضو کی یہہ الفاظ ہیں بسم اللہ العظیم و الحمد لله على دين الاسلام و بعضوں نے کہا پس افضل  
بسم الله الرحمن الرحيم ہی کذا ذکر العلی والفخر ثم يقول اللهم اغفر لي ذنوبي وسيع لي في دار عبي و کبار  
لی فی برہن فی **س** سی پیر کہی یعنی وضو کرتی میں یا اللہ بخش میری لی گناہ میری اور فراخی کر میری لی گھر  
میری میں یعنی دنیا میں اور قبر میں اور آخرت میں اور برکت دی میری لی بیچ روز فی میری کے یعنی دنیا کا مریا آخر  
یا طاہر کا یا باطن کا نقل کی یہاں سی ابن سنی فی **ف** ابو موسیٰ اشعری روایت کرتی ہیں کہ بانی لایا  
میں حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی لمی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنائے کہ پڑھتی تھی دعائے اللہم اغفر لی آخر  
عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ سنائے کہ ایسی ہی دعائے پڑھتی تھی فرمایا کہ کیا جوڑا میں کہہ یعنی ایسی دعا کی میں کہ  
جمع کرنی والی ہلائیوں دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکر العلی و اذا فرغ من الوضوء رفع نظره الى السماء  
دس **و** وليقل اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده  
و رسوله **و** مدس **ق** مصی **و** ثلث مراتب **و** ق مصی **و** اور جب فراغت پاو  
وضو ہی اوٹھا وی نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ابوداؤد و سنائی فی معنی نظر کا اوٹھنا فقط ان دو کی دعا

آپاسی اور کہی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اور سکا اور کواسی دیتا ہوں کہ  
 کہ تجھ سے محمد بندہ کی اسکی میں اور رسول اسکی نقل کی ہے اور او دوائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی فی اور  
 تین بار بڑھنا اس کلمہ کا روایت کیا ہے ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی فی حدیث شریف میں آپاسی کی جو کہ  
 بعد و منوکی اس کلمہ کو پڑھی آہوں در و لڑی بہشت کی کھل جاتی ہے جس در وازی سی چاہی داخل ہو وی کذا فی مشکوٰۃ  
 اور بعضی روایت میں اس کلمہ کی ساتھ یہ دعا پڑھنی آئی ہے **اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ**  
**الْمُتَّقِينَ** یہ دعوت دیا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنی والوں میں سی اور کر مجھ کو پاکیزگی کرنی والوں میں نقل کی ہے ترمذی نے  
**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ** یہ مس میں  
 پاکیزگی یا اللہ اور ساتھ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں میں اسیکے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخش  
 مانگتا ہوں میں تجہی اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری نقل کی ہے ہاکم نسائی نے **مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ**  
**وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كَتَبَ لَهُ فِي سَائِرِ طَلَبَاتِهِ قُلْتُ لِكَيْسَرِ بْنِ أَبِي قُيُومٍ الصَّيْمِيَّةِ**  
**طَس** جو کوئی وضو کرے پس کہی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ لکھا جاتا ہے اسکی یعنی  
 یہ بعد یا ثواب اسکا پڑھ کاغذ میں پھر کیا جاتا ہے سر بھر میں نہیں توڑی جاتی ہے حقیقت تلک یعنی نہیں باطل  
 کرتی ہے اسکو کوئی چیز نقل کی ہے طبرانی فی اوسط میں **ف** وضو میں سوا کہ کرنی ہی سنت ہے فرمایا حضرت علی  
 علیہ وسلم فی کہ لازم کرو اپنی پر سوا کہ کرنی اسکی کہ اوسمین دس خصلتیں ہن پاک کرنی چہ نکو اور راضی ہو تا ہی نہ  
 اور ناخوش ہو تا ہی شیطان اور دست کہتی ہن ہلاکہ اعمال لکھی والی اور مضبوط ہونی میں مسوہی اور قطع ہو تا ہی نہ  
 اور خوشبو منہ میں آتی ہے اور دور کرتی ہے پست کو اور روشن کرتی ہے جہاں کی کو اور دور کرتی ہے دانو کی مرک  
 اور وہ سنت ہے ہی پھر فرمایا کہ نماز سوا کہ سی افضل ہے ستر درجہ اور سنہ نماز پر کہ بغیر سوا کہ کی کہ  
 فی المہنیات اور جو کوشی وضو پر وضو کرتا ہے دس نیکیاں لکھی جاتی ہن اور در و قبلہ اونچی پر وضو کی لئی شہی اور کوئی  
 شخص وضو نہ کرے اوسی مگر بعد اور کلام غیر ضروری نکرے اور پہلی آتی وقت نماز کی وضو کرے اور بہت ہن آداب

فقہ میں دیکھا جائیسی اور بعضی فقہاء نے مستحسن لکھا ہی ہے ہذا دعاؤں منقولہ کا اگلی علماء سی و منوں میں سے کہی ہے یہ سہم  
 اور نبی کی اُخۃ بنتہ الذی جعل الباء ظہوراً اور وقت کلی کی اللہم سقینی من حوض مَبِیَّتِ صلی اللہ علیہ وسلم کا سَلَامُ  
 اِنَّمَا بُعِدَ اَبَدًا اللہم عَنی عَلَی تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور وقت پانی دینی نا کہ کی اللہم لآخِرَ  
 رَاحَتِکَ یُنِیْکَ وَجَنَائِکَ اور مہذبہ دہونی وقت اللہم مَحْضِ وَجْہِی یَوْمَ مَحْضِ وَجْہِی وَلَا تَسْوَدَّ وَجْہِی یَوْمَ تَسْوَدُّ وَجْہُ  
 اور دامن ہاتھ پر پانی دالنی کی وقت اللہم اَعْطِنِی کِتَابِی یَمُنِّعْنِی وَحَاسِبْنِی حِسَابَ اَبْسَرٍ اور بامین ہاتھ پر پانی دالنی کی  
 وقت اللہم لَا تَعْطِنِی کِتَابِی یُثْبِتِی وَلَا یُنْزِلِی وَارْزُقْہِی اور مسح سر کی وقت اللہم حَرِّمْ شَعْرَی وَکُثْرَ جِی عَلَی النَّارِ اُطْلُبْ  
 حَتَّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ اور وقت مسح کا زون کی اللہم اُجْلِبْہِی مِنَ الذِّیْنِ یَسْتَمِرُّوْنَ اَقْوَالَ فِیْہِمْ یَوْمَ اُخْرَہِمْ  
 اور وقت مسح گردن کی اللہم عِزِّمْ رُغْبَیْ نِزَالِ النَّارِ اور وقت وائیں یا نو دہونی کی اللہم یُثْبِتْ قَدَمِی عَلَی  
 الصِّرَاطِ یَوْمَ تُنْزَلُ الْاَفْدَامُ اور بامین پانو پر اللہم اجعلْ فِیْہِ مَغْفُورًا وَتَسْفِیْ مَشْکُورًا وَتُجَارِیْ نِزَالَ النَّارِ  
 اور درود پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت دہونی ہر عضو کی اور کنگہ کی کرنی بعد وضو کی حضرت شیخ شامی نے  
 ہوسے ہی بلکہ فرمایا ہی کہ ایک دن سچ کیا کہی بہر نماز پڑھی دو رکعت تحیۃ الوضوء کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ تحقیق خبریں اول جو وحی حضرت پر لائی سکھایا اوکو وضو اور حکم کیا سہانہ دو رکعتوں کی بعد اس کی اور فرمایا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھی طرح وضو کرے یعنی برعایت سنت پہ پڑھتا ہو  
 پس پڑھی دو رکعت حضور دلی اور بی ربا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اس کی الٰہی جنت اور منتخب ہی کہ  
 اول رکعت تہ پڑھی بعد فاتحہ کی وَالَّذِیْنَ اِذَا قُلُوا فَاَحْسَبُوْا اَنْہُمْ سَمِعُوْا وَتِلْکَ اَحْرَاقُ الْعَالَمِیْنَ ملک اور دوسری  
 وَلَوْ اَنْہُمْ اَوْ ظَلَمُوْا اَنْہُمْ جَاوَزُوْا فَاسْتَغْفِرُوْا اللہ سی تَوَابًا رَّحِیْمًا ملک کذا فی طائفت النبی ﷺ  
 یہ بیان ہی نجد کا اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةِ فِی حَرْفِ اللَّیْلِ \* ہر بہترین نماز  
 ثواب میں پہنچی فرض کی نماز درمیان رات کی ہی افضل کی ہے سلم فی ذلک واما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدشی سلم ایک منہا یہی کہ جس وقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ ڈالتا ہی اوپر گرہ کی

سنون کو اور پتیری رات دراز ہی پس سو رو پس اگر جاگادو اور یا دکیا اللہ تعالیٰ کو گھل جاتی ہی ایک گرو پس اگر  
 و نگو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پس اگر نماز پڑھی تیری گرہ کہلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادمان خوشدل اور نہیں تو  
 صبح کرتا ہی بدول کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگوں کا ہی کہ پہلی ہی  
 جہتی اور سبب نزدیک تیار کیا ہی طرف پروردگار تبارکی کی اور سبب دور ہوئی گناہوں کا ہی اور سبب باز رہنے کا  
 گناہی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی میان تک کہ سو گئی پامبارک حضرت کی عرض کیا اے  
 کہ کیون کرتی ہیں آپ ایسا اللہ تعالیٰ فی توجہ شریعت میں آپ کی گناہ اگلی چھاپی فرمایا کیا مہون میں بندہ شکر کرتی والا  
 در حضرت کی سامنی ایک شخص کا نہ کہ مرہو کہ عام رات سوتا رہتا ہی صبح تک نہیں اٹھتا نماز تہجد کی الٹی فرمایا کہ  
 پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کا نون میں اور فرمایا کہ تین لوگ ہیں کہ راضی ہو تا ہی اللہ اوسے ایک شخص کہ  
 قیام کر ہی رات کو نماز کی کیئے اور ایک قوم کہ نصف بائد میں جماعت میں اور ایک قوم کہ نصف بائد  
 جھسا دین اور فرمایا کہ رحم کر ہی اللہ اوس شخص پر کہ اٹھتا رات کو پس نماز پڑھی اور جگا جابی بی اپنی کو پس نماز  
 پڑھی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہر کا خاوندنی اوسکی موندہ پر پانی اور رحم کر ہی اللہ اوس عمرت پر کہ  
 اوتھی رات کو پس نماز پڑھی اور جگا یا خاوند اپنی کو پس نماز پڑھی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہر کا جابی بی  
 اوسکی موندہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت میں بالا خانی ہیں کہ دیکھا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندر ہی اور اندر کا  
 باہر ہی یعنی ایسی صاف و لطیف بن طیار کیا ہی انکو اللہ تعالیٰ فی اون لوگوں کی الٹی کہ نرم کرتی ہیں کلام اور کہلا  
 ہیں طعام اور پی دہنی رکھتی ہیں صیام یعنی بہت روزی رکھتی ہیں اور نماز پڑھتی ہیں رات کو اوس حال میں کہ لوگ  
 سوتی ہیں اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نزول فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی شرب ظرف استمان دینا  
 کی حبوت کہ باقی دھتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کر ہی محسوس ہی قبول کہ دن و رات  
 کون ہی کہ سوال کر ہی محسوس ہی پس دون میں اسکو کون ہی کہ بخشش انکی محسوس ہی پس بخشش میں اوسکو پہر فرار  
 کرتا ہی انہی اپنی اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرص دی اوسکو کہ زعفران ہی ظالم یعنی اپنی ذات مبارکہ مایہ کہلا



کرمیزی عبادت کرسی میں بندلا دو سخا صلح نہیں کرنی کا بیج تلک بونہیں فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگنا ہی آبی  
اہل اپنی کو پس دو نو نماز پڑھتی ہیں لکھی جاتی ہیں ڈاکرین و ڈاکرات میں یعنی اوسکی یاد کرنی والوں میں لکھی جاتی ہیں کہ  
بڑی بزرگی اور بڑی آبی ہی اور فرمایا کہ اشرف امت میری کی اونہٹانی والی قرآن کی ہیں یعنی جو یاد کریں اور عمل کریں  
اوپر اور اصحاب لیل میں یعنی تہجد گزار کذا فی مشکوٰۃ اور کسی شخص فی حضرت جلیلہ فیادی روح کو بعد انتقال کی  
خواب میں دیکھا تو چاہا کہ کہو اللہ تعالیٰ نے کیا تمہارا ہی ساتھ معاملہ کیا فرمایا اونہون نے کہ وہ جو حقائق معارف  
بائیں کرتا تھا میں سب فنا ہوئیں کہچہ نہ کام آئیں مگر کتنی کمین خفیف تہجد کی کہ پڑھتا تھا میں آدھی رات میں وہی کام

آئیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین کذا ذکر العلی افضل الصلوٰۃ صلواتہ المرء فی بیتہ  
ایک المکتوبہ پرخ مرہ بہترین نماز کی نماز آدمی کی بیچ گھر اوسکی کی ہی کہ فرض نفل کی یہ بیجا  
سلم فی ف یعنی فرض مسجد ہی میں افضل میں اور سنیتیں ہو گدہ بھی کسی حکم میں داخل میں ہمارے میں مانی  
یعنی مسجد ہی میں پڑھی تا بہت راضی ہوئی کی نہ کی کذا ذکر العلی صلواتہ اللیل پرخ مرہ والشہار  
آ بہ مثنیٰ مثنیٰ پرخ مرہ نماز رات کی نفل کی بیجا ہی سلم اور نماز و نفل کی یہ احمد فی زود و رت  
میں نفل کی یہ بیجا ہی سلم فی ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کی نزدیک رات دن میں نفل زود و رت  
رکت پڑھنی افضل میں اور امام اعظم صاحب رحم کی نزدیک چار چار افضل ہیں اور چار چار میں کی نزدیک رات کو  
دور کثرت پڑھنی افضل ہیں اور دن میں چار اور نزدیک حدیث میں سنہ لاشی میں کذا ذکر العلی و کان ادا

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَسْجُدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمْ وَكَانَ الْحَمْدُ  
اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمْ وَكَانَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمْ  
وَمَنْ فِيْهِمْ وَكَانَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَيُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْحَبَّةُ الْحَقُّ وَالنَّارُ  
حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْأَلُكَ بِكَ اَمْنِيَّتِكَ وَعَلَيْكَ  
تَوَكَّلْتُ وَارْتَبْتُ بِكَ خَاصَمْتُكَ وَارْتَبْتُ بِكَ اَمْنِيَّتِكَ اَنْتَ عَزَمْتُكَ وَارْتَبْتُ بِكَ اَمْنِيَّتِكَ اَنْتَ عَزَمْتُكَ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَعْلَمْتُ بِهِ شَيْءٍ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ  
 أَنْتَ الْخَلِيقُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ وَجَلَّ اور تیری انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوپرستی دات میں تو  
 پرستی تھی یا اللہ تیری ہی سب تعریف ہی تو ہی قائم رکھنی والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انہیں  
 ہی سب تعریف ہی تو ہی پادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انہیں ہی اور تیری ہی ہی سب  
 تو ہی روشن کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انہیں ہی ہی سب تعریف ہی تو ہی  
 تیری سب کو نالگی ہی اور دعا تیرا سچا ہی اور دید تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور حق ہی اور جو داور دوزخ  
 ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہی یا اللہ وہ پہلی تیری فرمان

تیری ایمان لایا میں اور تجھی پر کام اپنی سوچنی مینی اور طرف تیری رجوع کی مینی اور ساتھ مدد میری سے  
 جسکے ناموں میں ساتھ دشمنوں ہیں کہ اور طرف تیری فریاد لایا میں تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری باز  
 پس بخش میری ہی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور جو چچی کئی مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی اور  
 گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اور جو کبھی یعنی میں ویسا نہیں جانتا تو ہی اگلی بڑی والہ مینی جسکے چاہی اور  
 پہلی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور تو ہی چچی کہنی والا تو ہی معبود میرا نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کہ  
 صحاح ستہ میں اور ابو حوانہ فی اور ایک روایت میں پہلی دعا کی ساتھ یہ زیادہ آیہی و لا حول ولا  
 قوۃ الا باللہ + خ + اور نہیں ہی چھنا گناہوں ہی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کہ  
 یہ بخاری نے فتح الباری میں لکھا ہی کہ بعض صدیقوں سی سمجھا جاتا ہی کہ یہ دعا بعد تکبیر تیرے کی  
 پڑھتی تھی اور تکرار حمد کی اسلئے ہی کہ یہ تمام امور کہ خدا کی سرب پر آئی ہی موجب حمد کی میں اور آت ربنا  
 وَاٰتِ الْكَافِرِيْنَ خِطَابًا وَّابْعَثْ فِيْهِمْ رِجَالًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ يُظَاهِرُوْنَ فِيْهِمْ وَابْعَثْ فِيْهِمْ رِجَالًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ يُظَاهِرُوْنَ فِيْهِمْ  
 فریاد فیصلہ کو تیری پاس لایا میں یہ غیر تیرے کی با پس کہ وہ کاس میں وغیرہ میں اور حملہ انت الھی فقط سلم فی زیادہ  
 کیا ہی کہ ذوال الفخر وعلی سمیع اللہ لمن یجذلہ اللہ رب العالمین + ہیت قبول کہ اللہ تعالیٰ فی

تعریف اس شخص کے کہ تعریف کی اور سب تعریف ہی اسطرح ہندگی جو پروردگار ہی ساری جہان کا فضل کی سیرت  
نی یعنی بعض روایت میں یہ دعا پڑھنی آتی ہے سُبْحَانَ اللَّهِ صَبَّحْتَ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَجِلَّ وَجْهِهِ  
پاک ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالموں کا پاک ہی اس واسطے تعریف اس کی پاک بیان کرتا ہوں میں فضل کی سیرت پروردگار  
سبحانی فی وقْعَدَ الثَّلَاثِ الْأَخِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَظَنَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَحْمَةً  
وَأَحْيَا لَئِنْ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَلَيْتُ لَوْلَا أَنَّ الْكِتَابَ الْأَعْلَى لَا يَحْزَمُنِي إِلَّا عَمْرًا نَحْوَ خَمْسِينَ سَنَةً  
قَامَ قَتَوَضًا سَلَّمَ فَصَلَّى أَحَدِي عَشْرَةَ رَكَعَةً ثُمَّ أَدْنَى بِلَالٍ لَّحْضَلَى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى  
الصُّبْحَ بِخَمْسَةِ رَكَعَاتٍ وَأُورِثَ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْلِ تَهَابُ رَاتٍ مِنْ بَسْ وَكَيْلَا طَرَفَ آسَمَانَ كِي سِرِّتَيْنِ  
یہ آیتیں تحقیق سچ پیدا کرئی آسمانوں کی اور زمین کی اور آبی جانی رات دن کی البتہ نشانہ ان میں واسطی صاحبوں  
عقل کے پڑھیں و س آیتیں کہ آخر سورہ آل عمران کی پڑھیں تاکہ کہ تمام کیا اس کو پڑھ کر ہی ہو ہی پس وضو کیا اور سو اکی  
یعنی بعد اوٹھنی کی سوئی ہی با وضو میں وقت ارادہ کلی کی با وقت کھڑی ہوئی کی نماز میں پس پڑھیں گیارہ رکعتیں یعنی  
متجدد کی اور تین و ترکی پھر اذان دی صبح کی بلال فی پس پڑھیں حضرت فی دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پھر نکلی طرف  
مسجد کی پس نماز پڑھی صبح کی فصل کی پہنچا رہی سلم بودا و دنا ہی ان ماجہ فی وقت اختلاف رات کا  
یہ ہی کہ دن ہی رات ہوئی ہی رات ہی دن کہیں اوجا لاہوتا ہی کہیں اندھیرا کہیں گہمی کہیں جاڑا اور بعد اولی الاشب  
کی باقی آیتیں یوں ہیں اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا  
مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ صَبَاحَ عَذَابِ النَّارِ رَبَّنَا لَكَ مَن دَخَلَ النَّارَ فَهُدًى أَخْرَجْتَهُ وَأَخْرَجْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ  
أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّا أَسْمَعْنَا مَنَّا وَآيَاتِنَا دِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمَنُوا بِرَبِّكُمْ فَآيُنَا رَبَّنَا مَا خَلَقْنَا ذُرِّيَّتَنَا وَكَيْفَ عَنَّا  
سُبْحَانَا وَتَوَكَّلْنَا عَلَى الْآيَاتِ رَبَّنَا إِنَّا أَسْمَعْنَا مَنَّا وَكَيْفَ عَنَّا رَبَّنَا لَكَ مَا خَلَقْتَ الْخَلْقَ  
اور شرح برابر میں ابن ہمام فی لکھا ہی کہ شعبی فی کہا پوچھی منی عبد اللہ بن عمرو عبد العبد بن عباس ہی نماز تہجد حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی میں دو نوئی کھاتیران رکعت پڑھتی تھی آیتہ اوغمن ہی تہجد اور تین و تیرا و دست و غیر کہ

وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثَمَّ يَرْتَمِي ذَلِكَ بِمِخْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا  
 فِي آخِرِهَا خ همد اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے پانچ یعنی کسی بھی تیران رکعت و ترک کرتے تھے ان میں  
 سی ساتہ بائچ کی نہیں بیٹھتے تھے کسی رکعت میں اپنی بقصد سلام کی نہیں بیٹھتے تھے مگر سب آخر اون کی نقل کی یہ سب  
 سلم فی **ف** خفی یہ یعنی کہ تین کہ و ترائیں سی تین ہوتی تھی مگر و رکعت پنجہ کی کہ ملی ہوئی ہوتی تھیں اوس کے  
 اون کو بھی اسی میں شمار کر کر بائچ و ترک کی ہیں واسطہ علم کذا ذکر العلی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدَى عَشْرَةَ  
 رَكْعَةً يَتَوَدَّ اِحْدَى عَشْرَةَ خ همد اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے پانچ یعنی کسی بھی گیارہ رکعت و ترک کرتے  
 تھے ساتہ ایک کی نقل کی یہ پنجہ یعنی سلم فی **ف** یعنی بائچ و دو گانی کہ پڑھتے اخیر دو گانی کی ساتہ ایک رکعت  
 اور ملائی میں و ترک کرتے ساتہ اس رکعت کی اوس دو گانی کو کہ پہلی ہوتا میں واقع میں تین ہوتی تھیں مگر و تراخیری  
 سی ہوتا سی ہی یوتر واحد کہا کذا ذکر العلی وَ اِذَا قَامَ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا اَوْ اَحَدًا عَشْرًا  
 وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا **دَسَ ق مَصْحَب** ہمد اور جب اوٹھی واسطی نمازات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کی دس بار  
 اور الحمد للہ و تسبیح بار اور سبحان اللہ پڑھی دس بار اور استغفار پڑھی دس بار نقل کی یہ ہمد اور دس سی ابن ماجہ ابن  
 ابن حبان وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ اَهْلِيْ وَ اَمْرِيْ قَبْلِيْ وَ عَافِيْ بِ **دَسَ ق مَصْحَب** عَشْرًا  
**حَب** ہمد اور پڑھی یا استغفر بخش مجھ کو اور راہ و کہا مجھ کو اور رزق دے مجھ کو اور عافیت دے مجھ کو یعنی دنیا کی مایات سے  
 باز رکھتی ہیں بغیر ان آخرت کیسے نقل کی یہ ہمد اور دس سی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ فی اور نقل کی ابن حبان فی ہمد  
 دس بار پڑھنی وَ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضَيِّقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **دَسَ ق مَصْحَب** عَشْرًا **حَب**  
 اور سپاہ مانگی ساتہ اللہ کی تنگی مکان کیسی دن قیامت کی نقل کی یہ ہمد اور دس سی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ  
 اور نقل کی ابن حبان فی یہ دعا و تسبیح بار پڑھنی **ف** یعنی پڑھی اعوذ باللہ من ضيق المقام يوم القيامة اللہ اکبر  
 کہ میدان مشرکہ لوگوں پر ایسا تنگ ہو گا کہ اوس کی سختی اور ہول سی آرزو کرنگی و وضعین داخل ہونی کی اور رزق  
 ہونے کی کہتی ہیں کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ کی پائیں میں پوچھا میں اوسنی کہ ساتہ کس چیز کی اندا کرتی تھی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو پر کھانہ نہ ہونے کی بوجھ تو بیٹھی محسوس کیا کہ میں بوجھ کی کسی فی پہلی تیری  
 بتی حضرت جب جاگتی رات کو اللہ اکبر دس بار پڑھتی اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ و بحمدہ دس بار اور  
 سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑھتی دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم فی اعوذ  
 بک من ضیق الدنیا و ضیق یوم القیامۃ دس بار پھر نماز پڑھتی کذا فی مشکوٰۃ پس یہ ہفت عشرت اسبعین مقابلہ میں  
 سبعت عشر کی یعنی صوفیہ کرام کی نزدیک سات سات بار دس چوبیس پڑھی جاتی ہیں کہ مشہور ہیں دس بیس پڑھتی  
 چوبیس دس دس بار پڑھتی جاتی ہیں واذا افستح صلوۃ اللیل قال اللہ صرت جبرئیل و میکائیل

و اسرافیل فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا  
 فی مختلفہ من اھد فی لما اختلف فیہ من الحق باذنیك اناک تقدر من تشاء الی صراط مستقیم  
 مرعہ حب یہ اور جب شروع کرے نماز تہجد کی پڑھی یا اللہ پروردگار جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کی  
 پیدا کرنی والی آسمانوں اور زمین کی جانتی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کرے یعنی قیامت کو درمیان بندوں  
 اپنی کی پیچ اوس چیز کی کہ میں اوس میں اختلاف کرتی راہ دکھا چکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہے اوس میں  
 من سہ ساتھ حکم اور توفیق اپنی کی تحقیق نور راہ دکھا تا جس کو چاہتا ہے ہر طرف راہ سب سے کی نقل کی یہ سہ سہ نام اور

اور ابن حبان **ف** اوس میں کہ اختلاف کرتی ہیں یعنی دین حق میں جو اختلاف کرتی ہیں اولیٰ لی حکم فرماوے گا  
 کہ اہل حق کو نجات دے گا اور اہل باطل کو عذاب کرے گا اور من الحق بیان ہی کا کہ مختلف فیہ میں جو کچھ کہ حق سرچھو او کی  
 راہ بتا اور اوس پر ثابت رکھے کہ قال العیسیٰ و الفروا اذا صلی الی تو ثلثا فقرا فی الاولیٰ تسبیح ہم  
 ربک و فی الثانیۃ قل یا ایہا الکافر من و فی الثانیۃ قل ھو اللہ احد و دت من

اق حب ہی ہو المعوذتین \* **داق** **ت** **ح** یہ اور جب پڑھی و تر تین رکعت پس پڑھی پہلی میں  
 سبح انہم ربک الاعلیٰ و دوسری میں قل یا ایہا الکافر من و تیسری میں قل ھو اللہ احد نقل کی یہ بوداؤ  
 ترمذی نے اسی احمد ابن ماجہ ابن سینہ فی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہ بوداؤ

مردان عامہ ترمذی ابن حبان فی یمنی ان کتابون من خمسون سورین خبری رکعت من پڑھین کسی من و یستغفر فی یمنی  
 و الیہ ترجعون **یا** اور جدا کی کرسی در میان دو رکعت کی و ترک پہلی ہوئی میں اور در میان نماز  
 ساتھ سلام پہر کی کہ سناوی سلام لوگوں کو نقل کی ہے احمدی او لا یسکلم الا فی آخرین **یا** کسی  
 یا سلام پہری یعنی وتر کی نماز میں مگر سب آخرین رکعت و ترک نقل کی ہے بنامی ابن سنی **یا** و علی  
 الکتاب کی کہ و سلام و اوقی ربایت اور درایت کی ہے اور جس صورت میں او سو تو توفیق روایت کی ہے یمنی

روایت میں یمنی ہی آیا ہے کذا ذکر العلی او تو تو واحد **یا** خ **یا** او یمنی او یمنی و قط اسنی  
 او یمنی او یمنی عشرہ رکعتہ او اکت من ذلک **یا** و یا و ترک کی ساتھ ایک کی یعنی ایک  
 اربعین طہر نقل کی ہے بخاری مسلم لی یا و ترک کی ساتھ پانچ رکعت کی یا سات کی نقل کی ہے و اقلی یمنی  
 یا و ترک کی سلمہ نو رکعت کی یا لی ان کی یا زیادہ اس ہی یعنی تیران رکعت نقل کی ہے یمنی **یا** یعنی  
 یمن رکعت انہیں سی و ترک کی ہون اور یا فی تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ و ترک کی ساتھ بی ہوئی ہوئی کسی راوی فی نماز  
 نماز کو و ترک نما ہی اور نماز تہجد کی زیادہ تیران رکعت سی ثابت نہیں ہوئی ہی یا و دو کہ اس میں ہی اختلاف واقع ہوا  
 بعضوں فی کما ہی مع و ترا و سنت فجر کی تیران ہوئی تین اور بعضوں فی سوا سنت کی مگر صحیح یہ ہے کہ  
 سوا سنت فجر کی و رسمیت تیران ہوئی تین کذا ذکر العلی یا شیخ عبد الحی رح و یقین فی الا خیرۃ  
 اذا امر فم رکعتہ من الوکوع **یا** و اور و عار قوت پڑی اخیر رکعت میں جب اوٹھا ہی سر پانچ رکعت

سی نقل کی ہے مالک فی **یا** یہ حدیث موافق خیر امام شافعی کی ہے اور امام اعظم صاحب رحمہ فی اور بہت  
 حدیثوں سی پہلی رکوع کی دعا و قوت پڑی ثابت کی ہے چنانچہ شروع میں نقل کی گئیں ہیں کذا ذکر العلی  
 فیتقول اللہم اھدنی فیمن ہدیت و عافنی فیمن عافیت و کو لنی فیمن تو لبت و بارک  
 فیما اعطیت و قنی شئاً ما قصیت انک تقضی عنی لا یضی علیک و اقلہ لا یذل من و الیت  
 و لا یغفر من عادت شاکرک ربنا و تعالیت مستغفر لک و شرب الیک **یا** عہد

مَصَّ وَوَصَّلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ <sup>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</sup> ہو پس کہی یعنی یہ دعا رقت پرستی یا اللہ راہ دکھا چکوچ اون لوگوں کی  
 راہ دکھائی نوئی یعنی کر چکو ہدایت والوں سی اور غایت دی چکو بیچ اون لوگوں کی کہ عافیت دی نوئی اور درو  
 برکہ چکو اون لوگوں میں کہ دوست رکھا نوئی اور برکت دی ہری لئی اوس چیز میں کہ دی نوئی اور بچا چکو کڑی  
 اوس چرکیسی کہ مقدر کی توئی تحقیق تو حکم کر تا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہیں حکم کیا جاتا ہی تحریر تحقیق نہیں دلیل تو  
 وہ شخص کہ دوست رکھا نوئی اور نہیں عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکھا نوئی برکت والا ہی تو ای رب ہمارے اور برت  
 ہی تو بخشش مانگنی بن ہم جسے اور بر جو کر نی بن ہم طرف تیری نقل کی یہ چاروں نے اور بن مبان نی اور حاکم ابن ابی  
 شیبہ نی اور رحمت خاص بھی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہ تسائی نی **ف** یعنی تسائی کی تروا  
 بعد دعا رقت کی درود بھی پڑھنا آیا ہی اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں یہ درود بعد رقت کی تھا  
 کیا ہی <sup>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</sup> اور نووی نی لکھا ہی کہ مستحب ہی ہستی درود کا پڑھنا بعد رقت کی اور  
 برائے تقدیر کیسی یہی کہ تقدیر پر راضی ہوا اور بی سبری کرنی اور جوع فزع ہوا اور نووی نی لکھا ہی کہ اگر رقت پڑ  
 امام ہو تو ضمیر میں جمع کی کہی مثلاً اہل ناجی اہل نی کی اور سوا اسکی اسطرح اور اگر مفرد ہی پڑی جائز ہی کہ کر  
 کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کے لئی دعا کرنی بچا ہی اور مستحب ہی کہ **اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ** کی ساتھ اس دعا رقت کو بھی  
 ملائی اور چاہتی کہ مقدم کر ہی اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نے اور ابن ہمام نی لکھا ہی کہ مؤخر کری  
 اسکو اسلی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اور **اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ** کی اور اگر کہی یہ دعا رقت پڑی اور بھی  
 تو بھی جائز ہی کہ ذکر الفخر والعلیٰ اور بعضی روایت میں یہ دعا رقت اُمی بی **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَوَالْمُؤْمِنَاتِ**  
**وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَآلِہٖٓ بَيْنَ قُلُوْبِہُمْ وَاصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِہُمْ وَانْفِرْہُمْ عَلٰی عَدُوْلَہٗ**  
**وَعَدُوْہُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ الْفِرَقَہُ الَّذِیْنَ یَصِلُکَ مِنْ عَنِ مَسْبِلِکَ وَیَاکُلُوْنَ مِنْ مَّرْکَلَتَکَ وَ**  
**یَقَاتِلُوْنَکَ اَوْ لَیَاکُلُکَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِہُمْ وَتَرٰزِلْ اَقْدَامَہُمْ حَتّٰی تَنْزِلَ بِہُمْ بِاسَاکَ**  
**الَّذِی لَا تُوَدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ** <sup>سُنی</sup> **لَسِیْمِ** <sup>سُنی</sup> **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَتَسْتَعِیْزُ**

وَبَشِّرِ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا تَلْمِزْكَ فَمَنْ تَلْمِزْكَ يَنْهَى اللَّهُ الرَّحْمَنَ الْجَبِيمَ اللَّهُمَّ يَا لَكَ غَبَرٌ وَلَكَ  
نَصْلِي وَتَجِدُ إِلَيْكَ نَسْجِي وَتَحْشَى عَذَابَكَ الْخَيْرَ وَتَرْجُو رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْخَيْرَ بِالْكَفَّارِ  
مَوْصِي سَنِي عِيَا لِنَجْشِ بَكَو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو  
درالت ڈال در میان دلون اونکی کی اور صلاح کرد میان اونکی یعنی سنوار اور دینیکی اور حالتین دنیا کی کہ واقعہ میں بہر  
سبب اسکی کہ ایک دوسری کی خبر لی اور مردودی اونکو اور بدشگون بینی کی اور دشمنوں اونکی کی یعنی شیطان کافرا  
ای اللہ رحمت سی دور کر کا فزون کو جو رکتی میں راو تیری سی اور جہلاتی میں رسولوں تیری کو اور رکتی میں رسولوں  
تیری سی یا اللہ خلافت ڈال در میان باقون اونکی کی یعنی کوکلو آپس میں اونکی خلافت واقع ہو اور ایک ثبوت جاوے  
اور دگر گاہ قدم اونکی یعنی لڑائی میں ثابت قدم نہ رہیں اور امان را و پھر عذاب اپنا و دجو نہیں روکتا ہی تو او کو قوم  
کافرون کیسی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہیں تجھی سے  
مانگتی ہیں تجھی اور یقیناً کرنی ہیں اور تیری ساتھ بھلائی کی اور نہیں ناشکری کرتی ہیں نعمت تیری کے  
الگ ہوئی ہیں ہم یعنی دلی پڑا ہوئی ہیں اور جوڑتی ہیں ہم یعنی ظاہر میں او کو کہنا فرمائی کرنا تیری شروع کرتا ہوں  
میں ساتھ نام بخشش کرنی والی مہربان کے یا اللہ تجھی کو عبادت کرتی ہیں ہم اور تیری ہی نماز پڑھتی ہیں ہم  
اور سجدہ کرتی ہیں ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہیں ہم اور طرف خدمت تیری کے دور  
ہیں ہم اور دڑتی ہیں ہم عذاب تیری سی کہتی ہیں اور امید رکھتی ہیں ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق  
ساتھ کافرون کے ملنی والا ہی نفس کی بہرہ و قوافل ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** دونو جاسی اللہم کی پہلی  
بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت میں آئی ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ بہرہ و دونو صورتیں قرآن کی ہیں کہ تلاوت  
انکی منسوخ ہوگئی تھی اور مد مانگتی ہیں یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور او پر غالب ہوتی  
اور نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی کذا ذکر الفخر و اذا سلم منه قال سبحان الملك القدوس  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَمْدُ صَوْرَتِهِ فِي الثَّلَاثَةِ وَيُفَعُّ بِسْمِ دَمِصْقٍ مَرَّتَ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ





وَيَقُولُ دُعُوًّا لِّإِسْمِ اللَّهِ رَبَّ جَبْرِئِيلَ وَيَمْسِكُ بِأَيْدِيهِ الْفِيلَ وَمُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۖ مَسِّي حَتَّى يَدَّ اَوْ بَطْنِي بِعِدَّةٍ سَلَامٍ سَنَةِ  
حال میں کہ وہ بیٹھا ہو یا اس پروردگار جبریل کے اور میکائیل کی اور اسرافیل کے اور محمد کی کہ نبی ہیں خاص  
ہمیں خدا و پیر اور سلام نہا کر تا ہوں میں ساتھ تیری اگر کسی پر ہی یہ تین بار نقل کی یہ حکام ابن سنی نے  
تَمْ لِنَصْطَبِعَ عَلَى شِقْبِهِ الْأَيْمَنِ ۚ دَفْتُ ۖ پہ چاہی کہ لیٹی دائیں پہلو اپنی پر نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی  
فی ف یہ لیسا آرام کی لٹی ہے نخت قیام یکل کیسی آرام یا ک فرض - نشاط او اکر سی یہ لیسا سخت  
کہ ا ذکر العلی والفخر واذا اخرج من بيته قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُزَلَ  
أَنْ نُزَلَ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ يُجْهَلَ أَوْ يُخْفَلَ عَلَيْنَا ۖ عَهْ مَسِّي ۖ اور جب نکلتی اپنی سے ہے  
ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہوں میں توکل کیا میں خدا پر یا اللہ تحقیق ہم نہاہ مانگتی ہیں ساتھ تیری سی کہ سہلین  
ہم یعنی گناہ بغیر قصد کی کرن یا پہلا دین ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ میں والین یا اگر درکرن ہم یا ظلم کرن ہم یا جالت  
ہم کسی پر یعنی مانند ظالمون کی کسی کو ایذا پہنچا دین یا جالت کی جاویں میر یعنی لوگ ہمسی معاملہ کرن مانند معاملہ  
جہلون کے نقل کی یہ چاروں اور حکام ابن سنی فی بسم اللہ لا حول ولا قوة الا بالله التمسك ان علی  
اللہ ۖ مَسِّي ۖ ساتھ نام اللہ کی نکلتا ہوں میں نہیں ہی بھرنا گناہوں سی اور نہ قوت ساوت پر  
ساتھ مدد اللہ کی توکل اوپر خدا کی ہی نقل کی یہ حکام ابن ماجہ ابن سنی فی بسم اللہ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۖ دَفْتُ سَحْبِي ۖ ساتھ نام خدا کی نکلتا ہوں میں بہرہ کا کیا میں خدا پر نہیں  
پہر ناگناہوں سی اور نہ قوت عبادت پر اگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی سی ابن جان  
ابن سنی فی ف حدیث شریفین آیا ہی جو کوئی گھر سی نکلتی کی وقت یہ کلمات پڑھتا ہے کہا جاتا ہے  
ای کہ راہ رہست و کہا یا گیا تو اور کعبہ است کیا گیا تو جمیع مہات میں اور مجھ نظر ما تو سب برا بنی پس  
ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور باز رہتا ہی بھیجا فی گراہ کرنی ایذا دینی سی اور دوسرا شیطان اوس

شیطان کی تسلی کی لٹی کہتا ہی کہ کیونکر میرے گناہ کو تسقط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور مددایت کیا  
اور محفوظ رہا سب برائون سے اور مثل اسکی ترمذی فی روایت کی ہے کہ جب مرد و ماگتا ہی بندہ ساتھ لے  
کی اور نام مبارک اوسکیکلی برایت کرتا ہی اوسکو اور راہ نیک و کلماتی اور مدد کھاتا ہی اوسکی بیچ امور دینی اور  
دنوی کے اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتا ہی اوسکو امدتالی پس ہوتا ہی گناہ  
و سکا و من تیرتکل علی اللہ فهو حسبه یعنی اور جو کوئی مہر و سکا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور شخص کتاب  
محول لا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی اوسکو امدتالی برائی شیطان کیسی اور نہین مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر کناؤ کر

یٰعِيسَىٰ مَا خَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا سَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضِلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ۖ وَ ق ۖ  
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ نبین نفلتی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھرمیری سی کہی مگر کہ ادبائی ہی نظرائی طرف  
آسمان کی پس کہتی ہی یا اللہ تحقیق میں بناہ کہ برائون ساتھ تیری اس سی کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا ما دن دنیا  
یعنی اور کوئی بھی گمراہ کر دی یا پہلے نہین یا پہلے لایا ہوں میں یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا ہوں میں یا جاہالت کروں  
یا جاہالت کیا وی مجھ پر نقل کی یہ ابو داؤد ابن ماجہ فی فائدہ اخرج للصلوة قال اللہم اجعل فی قلبی نوراً  
و فی بصیرتی نوراً و فی سمعی نوراً و عن یمینی نوراً و عن شمالی نوراً و خلفی نوراً و جعل لی نوراً  
خ مدسق ۖ و فی عصبتی نوراً و فی لحمی نوراً و فی دمی نوراً و فی شعری نوراً و فی بشری نوراً  
خ مدسق و فی لسانی نوراً و جعل فی نفسی نوراً و اعظم لی نوراً ۖ و جعل لی نوراً

س مس ۖ جس جب بھلی گھرا پی سی وسطی نماز فجر کی بعد پڑھنی سنت کی کھی راہ میں یا اللہ کر دل میری میں روشنی  
بنائی میری میں روشنی اور سماعت میری میں روشنی اور دامن طرف میری روشنی اور بائیں طرف میری روشنی اور چپ میری روشنی  
اور کر وسطی میری روشنی نقل کی یہ بخاری مسلم بوداؤد نسائی ابن ماجہ فی اور انہوں فی ایک روایت میں اسی دعائیں یہ نماز زیادہ  
نفل کرتی ہیں اور کچھ بیچ ہون میری کی روشنی اور کچھ کشت میری کی روشنی اور لمبوی میری میں روشنی اور بالون میری میں روشنی اور

میری میں روشنی نقل کیے یہ بھی بخاری سلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ میں روایت میں یہ بھی زیادہ آجاسی اور کہ  
 زبان میری میں روشنی اور کہ جان میری میں روشنی اور بڑی کرد و سطلی میری روشنی نقل کی یہ سلم فی اوشا حاکم فی بیہ  
 اس میں روایت کیا جی اور کہ مجھ کو روشنی **ف** کردل میری میں روشنی کہ اچھی طرح احکام اللہ تعالیٰ کی دنیا  
 کر سی اور اخلاق بری جگہ نہ پکڑیں اور مراد طلب کرنی نور احصا سی یہ بھی کہ روشن چون ساتھ نور معرفت اور  
 طاعت کی اور خالی ہوں تاکہ جہالت اور گناہوں اور غفلت کیسی اور کرد و سطلی میری روشنی یعنی روشنی بڑی  
 کہ گہری سب اعضا کو پس گویا یہ اجمال ہی بعد تفصیل کی اور کہ مجھ کو روشنی یعنی نورانیت اپنی الہی نصیب کر ظاہر  
 و باطن و جسم و روح اور سب طرفوں میری کو گھیر لی بلکہ وہ مجھ کو نور کردی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی  
 ن کتاب عوارف میں لکھا ہے کہ نہ کیا مینی کی کہ مطلب کرتا ہو پس دعا پر مگر نزدیک او کی ایک برکت اور نور  
 ہوتی سی کذا ذکر العالی و انحر اللہم اجعل فی قلبی نوراً و فی لسانی نوراً و اجعل فی فہمی نوراً و اجعل فی بصیرتی  
 نوراً و اجعل من خلفی نوراً و من امامی نوراً و اجعل من قوئی نوراً و من معی نوراً اللہم اعظمی نوراً  
**مَدَد** نص دیا اللہ کردل میری میں روشنی اور زبان میری میں روشنی اور کہ سماعت میری میں روشنی اور کہ

بنیائی میری میں روشنی اور کہ چھی میری روشنی اور آگ میری روشنی اور کہ او پر میری روشنی اور بنی میری روشنی پائے  
 و تو مجھ کو روشنی نقل کی یہ سلم ابو داؤد و نسائی فی عینہ دخول المسجد اعمدہ باللہ العظیم و وجہ  
 الکرم و سلطانیہ القدیم من الشیطان الرجیم و اور نزدیک داخل ہوئی مسجد کی یعنی وقت روز  
 داخل ہوئی کی پڑھی پناہ پڑھا ہوں میں ساتھ اللہ بڑی کے اور ساتھ ذات بزرگ او کیلے اور پادشا  
 قدیم او کیلے شیطان راہی ہوئی یہ نقل کی یہ ابو داؤد و فی **ف** حدیث شریفین آیا جی کہ جب  
 کوئی مسجد میں داخل ہوئی کی وقت یہ دعا پڑھا ہی تو شیطان کہتا ہے کہ یہ محفوظ رہا مجھے تمام دن گذر  
 فی المشکوۃ اور آداب داخل ہوئی مسجد کی یہ ہیں کہ وایان پاؤں پہلی رکھی اور بایان چھی اور کھلتی ہوئی وایان  
 پاؤں پہلی کھالی اور وایان چھی منقول ہی کہ ایک دفعہ حاتم بن پہلی بایان پاؤں مسجد میں رکھا پس متغیر ہوا

اور خلی گہرا کر اور دایان پانور کہا پس گوگون فی سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ چوڑا تھا مینی ایک ادب اوکون سے  
 درمیں کہ سلب کر ہی اللہ تعالیٰ نعمت ولایت اور فضل کے مجوسی اور مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح فی بابان پانور  
 پہلی مسجد میں رکھا اونکی استاد فی تنبیہا ثور کھا یعنی شیل ہی کہ ادب مسجد کا مہین جانا حبسی سفیان ثوری مشہور  
 ہوئی پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شریع شریف میں یہ تھا کہ مستحب کی ترک کسی ڈرتی تھی اور طاعت کرتی تھی  
 کہ نام فقیر کی کہ کہہ کر باکل شریعت کو ترک کرتی تھی اور ادب مسجد کا یہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت مکرزی اشباہ النظائر  
 میں لکھا ہے کہ کلام مباح کرنا مسجد میں ایسا علموں کو کہوتا ہے جیسی لگ لکڑیوں کو جلاتی ہی بلکہ چاہی کہ چکا متوجہ ہونے کے  
 طرف رہی کہ ذکر الہی اور سنت سی ہی ہے کہ اچھی ہڈیتنا دی نماز کی لمی اور زینت کری اور چلنی میں پاس با قدم  
 رکھی وقار سی دور ہی مہین اور بچی نظر رکھی اور سبت کری آواز کو اور متوجہ رہی راہ پر اور کھیلی نہیں اور کلام برآکر  
 اور نظر بد کسی پر نہ والی اور تشبیک مکرزی یعنی انگلیان انگلیوں میں نہ والی غرض کہ حتی المقدور پرہیز کری اور حیرت  
 کہ پرہیز کرنا ہی اوس سی مصلیٰ کو نہ کہ حبسی ارادہ نماز کا کیا ہی گویا کہ نماز میں ہی جب داخل ہونی لگی مسجد میں دایان  
 پانور کہہ کر دعا مذکور پڑھی اور میں مشغول ہوا کہ ذکر الہی میں اور نماز میں اور پڑھنی قرآن اور علوم دینی میں اور امر بالمعروف  
 اور نہی عن المنکر میں کہ فی وظائف النبی وادخلک اللہ فی سبیلہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدست  
 حب مسی ہے اور جب داخل ہوئی مسجد میں پس چاہی کہ سلام بھیجی اور پڑھی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی  
 یہ ابو داؤد سی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی فی ولیفصل اللہم افتح لی ابواب رحمتک  
 مرد مس ق حب مسی ہے اور چاہی کہ کھی یا اللہ کہول میری لمی دروازی رحمت اپنی کے نقل کی یہ سلام  
 ابو داؤد سی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی فی اور ایک روایت میں دعویٰ اسی ہی اللہم افتح لنا ابواب  
 رحمتک وسهل لنا ابواب رحمتک بدق عو یا اللہ کہول ہماری لمی دروازی رحمت اپنی کے  
 یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز میں حقائق نماز کی کہیں اور سہان کر ہماری لمی دروازی ہدق اپنی کی یعنی اقام  
 رزق کی بی شقت اور بی طلب کے حاصل ہون نقل کی یہ ابن ماجہ ابو عوانہ فی اقول بسم اللہ والسلام

[illegible]

پہنچ حضرت محمد پر اور تابعداروں حضرت محمد پر نفل کی یہاں خزمہ فی اللہ صغیر فی ذنوبی و اذبح فی اوانی  
 فضیلت بد مصتق مہد یا اسد بخش میری لگی گناہ میری اور کھول میری لگی دروازہ برکت اپنی کی  
 نفل کی یہاں ابی شیبہ رضی ابن ماجہ ابن خزمہ فی ذلک یجلس حتی یصلی رکعتین بدخ مہد اور میری  
 یہاں تلک کہ پڑھی دو رکعت نفل کی یہہ بخاری مسلم فی **ف** اس نماز کو تحت المسجیدی ہیں اور اس حدیث  
 امام شافعی رحمہ فی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہاری نزدیک تحب ہی اور علماء رحمہم اسدنی لکھا ہی کہ  
 اگر مسجد میں انکر قضا نماز پڑھی یا سنتین یا اور نماز تو یہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کر امت نماز  
 نفل کا ہو تو قضا نماز پڑھی اگر ایک دہرہ ہو اور نہیں تو پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر  
 اور اولی ہی جب مسجد میں آوی نہایت اعتکاف کی کر لی کہ اعتکاف کیا مینی جب تک مسجد میں ہوں اور کبھی چلے  
 اور سکا قائم مقام تحت المسجد کی ہو جائے کہ اذکر الفخر والعلی وان یتبع من یشد ضالۃ فی المسجد فلیقل  
 لا سہرکھا اللہ علیک فان المساجد لم تبئن لہذا **امردق** مہد اور اگر کسی کو کسی آواز اور  
 کہ ڈبوئے ہتا ہی گم ہوئی چیز کو مسجد میں پس چاہی کہ کھی نہ پھری اسکو اللہ تجیر علی کہ تحقیق مسجد میں نہیں بنائی  
 میں اسلٹی نفل کی یہہ سلم ابوداؤد ابن ماجہ فی **ف** ظاہر یہی کہ دعا کی سانبہ اسل آخر چلے کہ یہی ملائی اور  
 زبان سی دعا کری نہ نہ دلسی اوسکی تنبیہ کی لگی کہ پھر مسجد میں ایسی حرکت نہ کری اور اگر دلسی ہی اسل کری کہ  
 یہ شخص اپنی کام کی سزا کو پہنچی کچھ بعد ہنود اللہ اعلم اور داخل ہی امین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لگی ہیں  
 بنائی کیے ہی مانند بچہ بی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور سینی اور لکھا ہی کی لکھنی کے اور لڑکی پڑھانی کے  
 باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑھنی والی کا دھیان بٹاوی یہاں تلک کہ کھا ہی بعضی علماء ہارسے کہ آواز بلند  
 کرنی اگرچہ سانبہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد میں اور اسی سبب ہی بعضی اگلی عالم منع کرنی ہی اور حرام کہتی ہی قصد  
 کرنا اوس سائل پر کہ مسجد میں پکار کر گر کر اکر مانگی کذا ذکر العلی والفخر وان سہی یتبع او یتباع  
 فی المسجد فلیقل لا اخرج اللہ حیا تر تاک بدت سن مس حب مہد اور اگر دیکھی اوس شخص کو کہ چپا

یا خبر تاجی محمد بن پس چاہی کہ کہی نہ فائدہ دی اندر سو اگر سی تری میں نقل کی ہیرہ ترمذی نہای حاکم ابن عباس سے  
 وَالْاَذَانُ لَيْسَ عَشْرَ كَلِمَةٍ مَعْدُودَةٌ عَلَيْهِ املہ اور اذان آئیں کلمہ شہرہ ہی نقل کی ہیرہ چاروں  
 اور احمد اور ابن خزمہ نے **ف** یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہے مشہد تین دو دو بار آہستہ ہی  
 اور پھر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیح کہتی ہیں اور امام اعظم صاحب کی مذہب میں پندرہ کلمی ہیں اور در شون مشہور  
 توحی سے ثابت کئی ہیں اور اذان سنت مودکہ ہے پانچون نمازون اور جمعہ کی لمی کہ اذکر الفخر و یزاد فی اذان

الصَّحِيحُ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ الشُّومِ مَرَّتَيْنِ **د** ق ط م ہ ہ اور زیادہ کیا جاوی اذان صحیح میں کہ گوارہ ہی  
 نیندی دو بار نقل کیے ہیرہ ابو داؤد وار قطنی ابن خزمہ نے **و** اذ استمع المؤذن فليقل كما يقبل مع  
 ہی ہ اور جب ہی کوئی مؤذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہی کہ کہی جبیکہ کہتا ہے وہ نقل کی ہیرہ صحیح میں  
 اور ابن سنی نے **ف** یعنی جو کلمی کہ مؤذن کہی بعینہ سنی والا ہی بعد اوسکی کہی جواب دینا مؤذن کا سننا  
 پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کسی مؤذن اذان کہیں ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی اور جو سنی والا صحیح  
 جواب واجب نہیں کہانی فتاوی قاضی خان اور پچ جواب دینی پڑھنی والی قرآن کی دو قول ہیں مختار یہ ہی کہ  
 نہ جواب دی کہ اذکر الفخر اور اگر زبان سی جواب دیکھا اور مسجد میں بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہیں ادا ہوگا  
 پس چاہی کہ زبان سی جواب دی اور پانوسی حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کہانی وطائف النبی و کلمہ  
 الْحَيْثُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِالله **خ** حد مس ہ اور کہی جواب میں سچی حی علی الصلوۃ اور  
 علی الفلاح کی لاول ولا قوۃ الا بالله نقل کی ہیرہ بخاری سلم ابو داؤد نسائی نے **ف** مشہور جوہر علما میں  
 کہ بعد حیث علیین کی لاول پڑھی مگر پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہی مثل کہنی مؤذن کی کہی پس احتمال کہتا ہے  
 کہ کہی اس طرح جواب دی کہی اس طرح اور کتاب برجندی میں ہے جگہ کہ ماشاء اللہ کان و ما لم یثلم لکن نقل کیا ہے کہ اصل صحیح حدیثوں میں ہائی  
 نہیں جاتی ہی گرفتاری عالمگیری میں غراب سی نقل کیا ہے بالصحیح واللہ اعلم کہ قال الفخر اور جب کہی مؤذن الصلوۃ چرین النور  
 کہی جواب میں صدق و بر و باقی لطف صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ چرین النور اللہم ہی نون لفظہ اور تکریر میں تواتر کہنے کی



کہی اَقَامَهَا لَهَا اَدَامَهَا كَذَانِي وَطَافْتُ النَّبِيَّ اِذَا تَاكَ مِنْ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۖ مَرَدَسِي ۖ وَجَبَّ كُنْ  
 یعنی جواب اذان کو تہ دل اپنی ہی سائہ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہ سلم ابو داؤد  
 مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَانَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ  
 وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِاِسْلَامٍ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ ۖ مَرَدَسِي  
 جو کوئی کہی جب سنی ہوؤں کو یعنی اوائل اذان میں شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ  
 کوئی معبود مگر اللہ کیلئے نہیں شریک کوئی اور کا اور تحقیق محمد بنی آدم کی ہیں اور رسول او کی راضی ہوں  
 ساتھ اس کی از روی رب ہونی کی اور ساتھ محمد کی از روی رسول ہونی کی اور ساتھ اسلام کی از روی دین  
 ہونی کی بخشی جاتی ہیں اس کی لگی گناہ اس کی نقل کی یہ سلم فی اور چاروں فی اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ  
 مِثْلَ مَقَالِ الْيَحْيَى الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهِادَتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ ۖ ص صحیح جو کوئی کہی مانند کہی او  
 مراد کہی تھی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ضمیر مقالہ کی مؤذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب  
 دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی مؤذن کی پس اس کی لگی بہشت ہی نقل کی یہ ابو یعلیٰ فی وَكَانَ اِذَا سَمِعَ  
 الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا قَاتِلٌ ۖ دَرَجَتُ مَس ۖ اور تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب تھی تھی  
 مؤذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی تھی اور میں ہی گواہی دیتا ہوں اور میں ہی گواہی دیتا ہوں نقل کی یہ ابو داؤد  
 ابن حبان حاکم فی تکرار انا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 اور اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ کہتا تھا حضرت اس کی بعد جواب میں اَنَا قَاتِلٌ فرماتی تھی کذا ذکر العلیٰ رحمہ اللہ  
 عَلِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَيْسَ اللهُ لَهُ الْوَسِيْلَةُ ۖ مَرَدَسِي ۖ پھر ہر دو  
 پہنچے یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان ہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر اگلی حدیسی واسطی پیغمبر صلی اللہ  
 وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی یہ سلم ابو داؤد و ترمذی ہی ابن سنی فی ف مراد وسیلہ ہی اس  
 میں قرب درگاہ الہی کا ہی اور بلندی درجہ کی نزدیک اللہ تعالیٰ اور بعض کہتے ہیں مراد وسیلہ ہی مقام شفاعت

وَن قیامت کی اور بجنون کی گماہی کہ وہ مکان ہی مکانوں جنت سی جیسی کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ میرا گناہ میری  
اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان جنت میں کہ نہیں لائق ہی مگر واسطی ایک بندہ کی کہ بندہ دن اللہ کسی اور میں  
رکھتا ہوں کہ وہ میں ہونگا جس جیسی میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوئی اسکی لئی شفاعت میری کذا ذکر انفر

والعلیٰ اور وسیلہ یونانکی یقول اللہ صرہ ہذی الدّعویۃ التامۃ والصلوۃ القامۃ

اَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مِّمَّنْ كَانَ الَّذِي وَعَدْتَهُ بِخ عہ حب سنی

اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ سنی یہی سنی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز حاضر کی دینی مگر

وسیلہ اور فضیلت اور ادبیا او سکومقام محمود میں وہ جو وعدہ کیا ہی تونی اوس سی نقل کی پیچاری نی اور چاروں

اور ابن حبان اور بیہقی فی اور بیہقی فی بیہ جملہ ہی یادہ نقل کیا ہی کہ تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہی وعدی میں

مراد دعوت نامہ سی بلاناظر توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذ انکی مراد میں اوس

کہ غار کی طرف بلانی بن اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلائی پر اور طاہر بہ ہی کہ فضیلت عطف نفسی

وسیلہ کا ہی یعنی فضیلت ہی وسیلہ کو کہتی ہیں یا مرتبہ دوسرا ہی سوامی وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ

کہ تعریف کیا جاوی اوس مقام والا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین عام خلیق اور وہ مقام قرب

اور شفاعت کا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام میں کہ رنی ہو کر شفاعت کر سکی اور

اولین و آخرین حیران اور گردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولوں میں سی بہشت اوس مقام کسی دہ نہیں

مار سکنی کا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہ ہی اور بہشت سی قول علماء فی لکھی ہیں اور وہ جو وعدہ

کیا ہی تونی یعنی آیت عَمَّا اَنْ يَنْجُوكَ رَبُّكَ مَقَامًا مِّمَّنْ كَانَ الَّذِي وَعَدْتَهُ فی وعدہ فرمایا

اور کی دعا کی کیا احتیاج جواب یہ کہ ہست ہی ثواب پاوی یا تو اصعبا اور کسر نفسی سی حضرت فی فرمایا کہ

اس وعدہ کی ہی احتیاج فی نیاز سی رکھتا ہوں کذا ذکر العلیٰ والفخر اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی

کہ جسنی بعد سنی اذان کی بیہ دعا پڑھی لائق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دین قیامت کی کذا

فی البخاری ما من مسلم سمع النداء فیکبر ویقول أشهد أن لا اله الا الله واشهد  
أن محمدًا رسول الله ثم یقول اللهم أعظم محمدًا إن الوسيلة والفضيلة وجعله فی الآ  
درجته و فی المصطفین محبته و فی المقربین ذکراه الا وجبت له الشفاعة یوم القیامه  
طوبہ نہیں کہی سلمان کہ سنی اذان پہل سے اکبر کہی ہوذن اور اسد اکبر کہی سنی والا اور کہی سنی والا  
جواب ہوذن کا دی جب کہ شہا دین سنی اسطرح شہدان لا الہ الا اللہ اور شہدان محمد رسول اللہ  
پہل کی یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنی جواب کی یا اسد دی حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کرگو  
بیچ بلند ترین مرتبہ والوں کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت رکھہ درجہ اونکا اعلیٰ علیین درجہ رسولوں میں اور کرگو دل  
برگنیدوں کی محبت اونکی اور کرگو بیچ زبان مقربوں کی یعنی انبیاء اور ملائکہ کی ذکر اونکا مگر وجہ سوئی  
اوسکی لہی شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کرگا کوئی سلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ وجہ ہوگی اوسکی لہی شفاعت  
حضرت نقل کی طبرانی من قال حین ینادی المناذری اللهم رب هذا الدعوة القائمة والصلوة  
النافعة صل علی محمد وامن عن غیری رضاک لا تسخط بعدہ استجاب الله دعوتہ و  
طس سی جو کوئی کہی ہوقت کہ اذان دی ہوذن یعنی وقت شروع اذان کی پڑھی یا بعد فراغت کی یا اسد  
اس پکار ہمیشہ رہنی والی کی اور ای پروردگار اس غار فائدہ دینی والی کی یعنی پڑھنی والا اوسکا عذاب  
نجات یا تابی رحمت خاص بیچ اور محمد کے اور راضی ہو جی یعنی سائہ نہ ہوڑی عمل کی راضی ہونا کہ غضب  
ہو دی تو بھیجی اوسکی قبول کرتا ہی خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کی ان کلمات کو پڑھ کر دعا کر  
دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو یا اور ہو نقل کی یہ احمد اور طبرانی فی اوسطین اور ابن سنی  
من نزل یہ کربک اوسیدہ فلیحیی المناذری فاذا کبر کبروا اذا سجد سجدوا اذا قال  
حیی علی الصلوة قال حیی علی الصلوة اذا قال حیی علی الفلاح قال حیی علی الفلاح ثم یقول  
اللهم رب هذا الدعوة الصادقة المستجاب لها دعوة الحق وکلمة التقوی احیانا



اسمیت براسی گوئی دیا جون میں یہ کہ نہیں کوئی یہود و کراہی دیا جون میں یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم  
 غایب ہو اور اعلیٰ پر تحقیق قائم ہوئی نماز تحقیق قائم ہوئی نماز اسمیت براسی اسمیت براسی نہیں کوئی یہود  
 مکر اسفل کی یہ احمد ابو داؤد ابن ماجہ ابن خزمہ ترمذی فی **ف** یہ موافق مذہب افسی کی ہی اور مذہب امام <sup>اعظم</sup>  
 احمد کے میں کبیر کی یہی کلر دود و دین جس کی کہ حدیث مابعدی ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی کے لکھا ہی کہ منور اثر  
 ثابت ہی کہ بلال کبیر دود و بار کہتی تھی مرنی دم ملک اور یہ حدیث اگر صحیح ہی مسند ہی ساتھ حدیث آئندہ کی گذر

العلیٰ اذھی کا لا ذان الا فی التَّحْجِجِ وَنَزَادَةً قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَاعْلَمَ  
 مہ یہ بکیر یا نذا ان کی ہی مگر یہ ترجیح کی اور زیادتی قد قامت الصلوٰۃ کی نقل کی یہ احمد  
 جبارون نے اور ابن خزمہ فی **ف** مگر یہ ترجیح کی یعنی کبیر من ترجیح نہیں یعنی شہاد دین مکر نہیں کی جانے  
 ہن کبیر من مثل اذان کی پس اس صورت میں اذان کی انیس کلمی ہوئی جس کی کہ مذہب شافعی میں ہی اور کبیر کی ستر  
 جس کی کہ مذہب حنفی میں ہی کہ اذکر العلیٰ و اذا قام الی الصلوة المکتوبہ بحسب **ت** قال **و** مر

**عَلَهُ حَبَّ بَعْدَ التَّكْبِيرِ مَرَّتٌ وَجَعْتُ وَجَعِي لِلَّهِ فِي ظَنِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ**  
**حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ**  
**لَهُ وَبِذَلِكَ آمَرْتُ وَإِنَّمِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَ**  
**أَنَا عَبْدُكَ لَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ**  
**إِلَّا أَنْتَ وَاحِدِي لَا حَسَنَ إِلَّا خَلَقَ لَا يَهْدِي إِلَّا هُدًى إِلَّا أَنْتَ وَاصْبِرْ عَنِّي**  
**لَا يَصْرُفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ كَبَيْتُكَ وَسَعَدَيْتُكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ**

**إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ** **و** مر **ع** **و** ح **و**  
 ط **و** اور جب کہ ہر دوسری کوئی طرف نماز فرض کی نقل کے یہ ابن حبان ترمذی کی نقل کی یہ سلم اور جبارون  
 اور ابن حبان نے چھپی کبیر ترجیح کی نقل کی یہ سلم ترمذی فی یعنی مراد حدیث کا بعضون نے قال کہا اور بعضون نے کبیر زیاد

کیا بعد اوسکی سید ہی توجہ کیا مینی موند اپنا طرف اوس ذات کی کہ سید کیا اسما نون اور زمین کو در حالی کہ توجہ  
 کرنی والا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سی تھیں غازی میری اور عبادتیں میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا اور  
 خدا پروردگار عالموں کے ہی یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی میں ہوں اور جس پر کہ مرون گا یعنی طاعت اور ان  
 سبب خالص خدا کی لٹی ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسیکے یعنی ساتھ توحید اور اخلاص کے  
 حکم کیا گیا ہو نہیں اور میں مسلمانوں سی ہوں یا بعد تو بادشاہ ہی نہیں کوئی محبوب و مکر تو تو پروردگار میرا  
 اور میں بندہ تیرا ہوں ستم کیا مینی جان اپنی پر یعنی سبب تصور کرنیکی بندگی اور اطاعت میں اور قرار  
 کیا مینی ساتھ گناہوں اپنی کی یعنی سبب امید مخفی کی کہ فرمایا ہی تونی کہ جو کوئی مشرف گناہوں کا مکر کری  
 میں آتا ہی سبب صدق اوسکی کی بخشا ہوں میں پس بخش میری لئی گناہ میری سبب یعنی مغیرہ ہوں کہ  
 خطا ہوں یا عمدہ تھیں نہیں بخشا گناہوں کو کوئی مگر تو اور راہ دیکھا محلو طرف اچھی غفلت کی نہیں راہ دیکھا ماطرت تیری  
 غفلتوں کی کوئی مگر تو اور دور کر محبی ربی اخلاق نہیں دور کرنا محبی ربی اخلاق مگر تو حاضر نہیں مذمت تیری میں ہی لایا حکم  
 میں اور تمام پہلا تباہ سپرچ ہاتھ تیر کی میں یعنی تیری قبضہ قدرت میں ہیں اور برائی نہیں نسبت کیجا ہی طرف تیری  
 میں سبب تیری موجود ہوں اور طرف تیری رجوع کرتا ہوں میں بابرکت ہی تو اور ملکہ ہی تو بخشش جانتا  
 میں تجبی اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری نقل کے بہت سلم اور چاروں فی اور ابن حبان طبرانی فی  
 واسطی رحمہ اللہ فی لکھا ہی کہ ادنیٰ مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جبکہ اسما ہتہ خلق کی ترک کری اور راضی رہی  
 اونکو رنج و راحت میں اور سہیل تیری رحمہ اللہ فی لکھا ہی کہ ادنیٰ مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ خلق کے  
 جفا کچھ ہی اور بد لانی اور رحمت اوشفقہت کری ظالم پر بخشش چاہی اوسکی لٹی اور برائی نہیں نسبت کیجا  
 طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شکر کا ہی اللہ ہی ہی مگر پاس ادب کی نہیں کھا جاتا خالق الشرح جبکہ کھا  
 الکلاب یعنی سید کرنی والا لاکھوں کا نہیں کھا جاتا یا یہ مینی میں کہ شری تیری درگاہ میں مقبول نہیں اور  
 سی تقرب نہیں حاصل کر سکتی بلکہ اچھی بات تو قبول کرتا ہی جبکہ فرمایا ہی اِنَّہٗ یَصْعَدُ الَیْہِ الطَّیِّبُ یعنی

اوسکی بڑی بہن باتین باچی اور تکیہ کی بعد جو دعا پڑھتی ہیں اوسکو دعا استغفار کہتی ہیں وہ کتنی صحیح سی روایت  
کی گئی ہے کہ ہر وقت میں حضرت مختلف بڑھتی تھی یعنی کہی کوئی نہ کہی کہ سبکو ہمیشہ بڑھتی تھی اور اگر  
کوئی جمع ہی کر ہی جائز ہوگی اور یہ چواختیار کیا ہی بغیر مشائخ کی کہ بڑھتی ہیں وجہ و وجہ کو پہلے شروع  
کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور حدایت کی ہی اور لازم آتی ہی اس میں تاخیر تکیہ کے اقامت

نزدیک قائم ہونی جماعت کی کذا ذکر العلیٰ والفرح اللہ صبراً عذباً بینین خطایا یا یا لکما با عذب  
بین المشرق والمغرب اللہ غفر خطایا یا بالماء والشیل والبرق دس ق

یا اللہ دوسری ڈال در میان میری اور در میان گناہوں میری کی جیسی کہ دوسری ڈال توئی در میان شرق اور  
مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میری ساتھ یا یا اور برف اور آولی کے نقل کے یہ بخارسی سلم ابوداؤد نے

ابن ماجہ نے ف دو نو جانی مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہوں میں اسلمی کہ مشرق مغرب میں برف و برف  
اسی طرح گناہ دور ہوں اور جو کچھ اربع چیزوں میں کہی باز در بویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اس طرح جھکے

کر اور طرح طرح کی بخششیں نازل کر یہ بطریق تمثیل کے فرمایا ہی حقیقت اس کے مراد نہیں کذا ذکر العلیٰ

سبحانک اللہ و بحمدک و بکرمک و بکبرک و بجلالک و بکمالک و بکرمک و بکبرک و بجلالک و بکمالک و بکرمک و بکبرک و بجلالک و بکمالک

مسحوط ہو رہا کہی تو با اللہ اور پاک بیان کرنا ہوں ساتھ تقریب تیری کے اور ایک بڑھتی ہی  
اور بڑھتی ہی بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود و سوا تیری نقل کے یہ ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ کا حکم طبرانی نے

اور توفیقاً سلم فی مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد

یہ ہی کہ بعد تکیہ تحریم کی سبحانک اللہ آخر تک پڑھی اور وجہ آخر تک پڑھی اور نزدیک ابویوسف کے

یہ ہی کہ دو نو پڑھی اور محتاطاوی مع کا ہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑھنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث کی

بین طعن نہ کری اور شرح میں اس مقام کو دیکھ کر ذکر انفر اللہ الکر کبیر و الحمد للہ کثیرا

و سبحان اللہ بکرة و اصیلاً و مرتس بعد الصلوة بہا ہی اور توفیق ہی خاکی نسبت

اور سائبہ یا کسی یاد کرتا ہوں میں اس کو صبح اور شام میں نقل کی میہ سلم ترمذی سائی فی الحدیث للہ الحمد اکثر  
 طیباً مبارکاً بہ قدر دین بہ فیہ دین بہ سب تعریف اللہ کی لیس ہے تعریف بہت  
 پاک یعنی آئینہ شمس یا سب بابرکت نقل کی میہ سلم بودا و شائی فی اود ایک روایت میں بودا و شائی  
 لفظ فیہ کا یہی زیادہ کیا ہی معنی وہی میں اس کی کہ وہاں فیہ مقدر ہی اور یہاں مذکور ہی اللہ صبراً بعد مبنی و ابن  
 ذہبی و کما بعدت بین المشرق والمغرب و فقیہی من خطیبی کما تحقیق الثوب بن الدین ط  
 یا اندوڑی ڈال در میان میری اور در میان گناہوں میری کے جیسی کہ دوری ڈالی توئی در میان مشرق اور  
 کی اور پاک کر محکو گناہوں میری سے جیسی کہ پاک کیا توئی کپڑی کو میل سی نقل کی سہ ظہران فی و فی صلوة الطلوع  
 دہ اللہ اکبر کبراً ثلثاً الحمد للہ کثیراً ثلثاً سبحان اللہ بکرة و افضلاً ثلثاً اعود با اللہ  
 من الشیطان الرجیم من تفعیہ و تفضیہ و تھمزہ دق حب مس مص سنی بودا و  
 نماز نقل میں نقل کی میہ بودا و دنی یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نقل میں فقط روایت بودا و دین آیاتی اللہ  
 ثرا ہی ثرا بیتن بابر پڑی سب تعریف اس کو ہی بہت پڑی تین بابر پاک بیان کرتا ہوں اس کی صبح اور شام  
 تین بابر پڑی پناہ مانگتا ہوں میں سائبہ اللہ کی شیطان راہی ہوئی سب تکرار کیسی اور سحر اس کی سی اور سحر  
 اس کی سی نقل کی میہ بودا و دابن ماجہ ابن حاکم ابن ابی شیبہ بہت ہے ف اکثر استعمال  
 غیر سنون روتب یعنی غیر مقدر ہی میں آتا ہی اور لفظ الرجیم کا خط ابن ماجہ او بہت ہی فی نقل کیا ہی رمز اور لکھنی  
 جاہی اور مراد لغت ہی کبر شیطان کا ہی یعنی تکرار اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس ورطہ میں ڈالتا ہی  
 اپنی کو اور وہی ثرا جانتا ہی اور اور وہ کو حیر گستاخی اور مراد لغت ہی سحر ہی کہ شیطان آدمی پر سحر کر کر اپنا بادل  
 کر لیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر کہ لوگوں ہی سحر کر داتا ہی کذا ذکر الہی والفرح سبحان ذی الملوک والنجی  
 والکلیز باء والظہ طس بابر ہی صاحب پاوشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگوار ہی کا اور بزرگ  
 نقل کی سہ ظہران فی او وسط میں جبروت مبا لہی جبروت یعنی فہر کی اور کبر بابر کی ذات کی اور عظمت بزرگ



صفت کی کہ ذکر اعلیٰ و اذا قال لا امام غیر المفضوب علیہم ولا الصالحین طیفیل اما موم امین بحسبہ اللہ  
 مرد س ق بد اور جب کھی امام غیر المفضوب علیہم ولا الصالحین پس چاہی کہ کھی مقتدی امین قبول کر چکا اسد تعالیٰ عباد  
 نقل کی یہ سلم بودا و دنائی ابن ماجنی و اذا اسن الامام فلیق من الامام موم من و الحق تا مینہ تا مین  
 الملكة عفر له ما تقدم من ذنبه بد سخ مرد اور جب امین کھی امام پس چاہی کہ امین کھی مقتدی امین پس شخص کو  
 ہو امین کہی او کی کہی فرشتوں کی بخشا ہی اسد واسطی او کی جو پہلی گذر گئی ہاہ او کی نقل کی پنجہ امی سلم فی  
 ف یعنی جب امام امین کہتا ہی فرشتی ہی امین کہی بن پس اس وقت مقتدون کو ہی مواقت ادنی کرنی چاہی  
 کہ سب ہی بخش کی کہ ذکر اعلیٰ و لما قال صلی اللہ علیہ وسلم امین مد بیا صولہ آد  
 مص رفع بک صولہ بد اور جب کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امین دراز کرتی ہی ساتھ اسکی آواز اپنی نقل کی احمد  
 بودا و دزدی ابن ابی شیبہ بنی بلند کرتی ہی ساتھ امین کی آواز اپنی نقل کی یہ بودا و دنی ف مذہب امام عظیم  
 یہی کہ امین چکا کھی مقتدی ہوا امام غازی ہوا چہری اور سدا کی یہی کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن  
 رضی اللہ عنہما فرما تی ہی کہ چار چیز بن کہ اخفا کر ہی ساتھ اسکی امام سم اسد اور اعوذ اور امین اور شہد الیک  
 روایت میں آیا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت علی چہ نہیں کرتی ہی ساتھ سم اسد اور اعوذ کی اور امین کی اور احد اور ابی  
 اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم فی علمہ سی او نہونی وائل سی روایت کی ہی کہ مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز  
 جب ولا ایضا کہیں کھا امین چکا کھی اور ایک دلیل انکی یہی کہ امین چکا کھی معنی اسکے یہ بن با اسد قبول کر اور دعا  
 چکی ہی اولی ہی جسکے فرمایا اللہ تعالیٰ فی اعوذ بکلم نصر عا و حقیت یعنی پکار اور ب اپنی کو بجا جزی اور پوشیدہ اور ب  
 میں شیخ الاسلام فی لکھا ہی کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کھی اور ابن مسعود فی زنا  
 کہ صحابہ فی امین پکار کر کہی موقوف کی ہی سلمی کہ جانتی ہی چہ امین بن مسعود ہوا اور حدیث میں چکا ہی بہت اسد  
 اور مذہب امام شافعی اور احمد کھی ہی ہی پس ہوسکتا ہی کہ قبول تسلیم صحابہ کی لئی ہوا جو جیسی کہ اور دعا و  
 تہا پس جب سیکہ لئی صحابہ اخفا کیا پس سطح چہ اور اخفا و مو ثابت ہوئی و ہا علم کہ ذکر الفہر کی کان اذا قال

یَسْتَمِعُ مِنْ لَيْلٍ مِّنَ الصَّغِيرِ إِلَى الْبُكْرِ \* دَقَّ فَخْرُجُ بِهَذَا السَّجْدِ \* ق \* اور یہی سید جلی اللہ علیہ وسلم  
جب امین کہتے تھے سنا تھا وہ شخص کہ قریب اونکے چوتھا صفت پہلی میں سی نقل کی یہاں بودا و ابن ماجہ میں پس گنجی  
ہے ساتھ اسکی مسجد نقل کی یہاں ماجہ میں وَ قَالَ امِينٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ \* ط \* اور کہتے تھے حضرت یحییٰ  
امین میں بار نقل کی یہاں فیہ میں قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي امِينٌ \* ط \* اور جب کہ  
ہے سید جلی اللہ علیہ وسلم وَلَا الضَّالِّينَ فرماتے تھے میں کہی ہی ربیری بخش مجکو قبول کر دعا میری نقل کی یہ  
طہرانی فی وَ اِذَا رَكَعَ سَبَّحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ \* مَعَهُ حَبْ مَسَّ سَرَّاهُ ثَلَاثًا \* سر \* وَ ذَلِكِ  
آدْنَا \* ۵ \* اور جب رکوع کرے کہی پاکہی پروردگار میرا افضل ہے یہاں اور چاروں اور ابن حبان عالم  
اور ایک روایت میں برابر میں بار پڑھنا اسکا نقل کیا ہی اور میں بار کہنا آدنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہاں بودا و  
ف مراد ادنیٰ ہی ادنیٰ درجہ کمال سنت کا ہی آدنی درجہ جواز کا اسکی کہ اصل جواز الکیا ہی اور میں بار  
داخل کمال کے ہی لیکن ادنیٰ کمال کا اور افضل پنج بار ہی یا سات بار اور اعلیٰ درجہ کمال کے مدینہ بعضوں  
دس تک کہا ہی اور بعضوں فی قریب بقدر قیام کی اور طاعلی قاری فی مسطر ہی نقل کیا ہی کہ نہایت کمال کی  
ہی اور یہ سب حالتیں تنہائی میں ہیں اور نام رعایت حال مقتدون کی گری سفیان ثوری فی الکافی کلام  
سیما ت رکوع سجود کی پنج بار کہی کہ ذکر الفخر اور ایک رکوع میں رکوع کی نہایت پنج ہی سب حالتیں  
سَرَّاهُ وَ جَعَلَ لَكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي \* خ \* مَرَدَسْ ق \* یہ پاکی ہی مجکو یا اللہ رب جاری اور بار  
کر تاہوں ساتھ تعریف تیری یا اللہ بخش مجکو نقل کی یہاں جاری سلم بودا و ابن ماجہ میں ابن ماجہ میں سَبَّحَانَ  
وَ كَلِمَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ \* ط \* یہ یا یہی سبحان اللہ و مجہد میں بار نقل کی یہاں خط طہرانی فی اللہم رب  
و بَايَ اَمَنْتَ وَاَنْتَ اَسْلَمْتَ خَشَعَتْ لَكَ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ حَنَیْ وَ عَظْمِي وَ عَصَبِي \* مَرَدَسْ  
یا اللہ تیری ہی لمی رکوع کیا یعنی اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تیری ہی لمی اسلام لایا میں اور تا بعد  
اور فروتنی کی یا اللہ تیری سماعت میری فی اور بیانی میری فی اور کوئی میری فی اور ہی میری فی اور ہی میری فی اور ہی

ابوداؤد نسائی نے **ف** یہ کہنا یہی کمال خضوع و خشوع سی کہ تمام اعضا طرف او سکی فروتنی کرتی ہیں **سُبُّوحٌ وَدَّادٌ**

**حَرْبُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ \* مَرَدَسٌ** یہ تو ہی پال نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور جبریل کا نقل کی یہ سلم

ابوداؤد نسائی نے **مَرَكَعَ لَكَ سَوَادِي خِيَالِي وَآمَنَ بِكَ قُوَّاءِي** اِقْوَمَ بِمَعْنَتِكَ عَلَيَّ هَذِهِ يَدَايِ وَمَا

**جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي** یہ سب رکوع کیا تیری ظاہر میری فی اور باطن میری فی اور ایمان لایا ساتھ تیری لایا اور اگر

ہوں میں ساتھ نعمت تیری کی کہ چھپی یہ میں ہاتھ میری اور جو کچھ کہ گناہ کیا میں اور جان اپنی کی نقل کی یہ ہزار بی

**ف** یعنی گناہ میری پاس سب موجود ہیں اور میں اقرار کرتا ہوں اسکا مقصود ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اقرار کرنا سزا

تقصیر کی ظاہرات میں اور نہ نجالاتی اور امر و نہو اسی کے کہ **لَا ذَكَرَ الْعَلَى سُبْحَانَكَ الْجَبَدَاتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ**

**وَالْعِظَةِ \* مَرَدَسٌ** یہ پاک ہی صاحب غلبہ اور صاحب پاؤں است اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کی یہ

ابوداؤد نسائی نے **وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ \* مَرَعَهُ** طہ اور جب کھڑا ہو

رکوع سے کھڑی قبول کیا اللہ فی واسطی او سکی کہ تعریف کی او سکی نقل کی یہ سلم اور چاروں نے اور طہرانی

**لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمْدُ \* حَمْدُكَ رَبَّنَا يَا لَكَ الْحَمْدُ \* حَمْدُكَ رَبَّنَا يَا لَكَ الْحَمْدُ \* حَمْدُكَ رَبَّنَا**

**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَكَ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا غَنِيًّا \* حَمْدُكَ رَبَّنَا** یہ یا اللہ پروردگار ہماری تیری ہی

تعریف ہی نقل کی یہ بخاری سلم ترجمہ ہی نسائی ابوداؤد فی اسی رب ہماری اور تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی

یہ بخاری سلم فی اسی رب ہماری تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہ بخاری فی اسی پروردگار ہماری اور تیری

تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریاء اور شرک سی بابرکت یعنی ساتھ زیادتی خلوص اور خضوع کی نقل کی

بخاری ابوداؤد نسائی نے **ف** نقل کیا شیخ فخر الدین فی کہ فرمایا سمیع خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جب

سمع اللہ لمن حمد کہی کہو **اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہ جس کی کا قول موافق ہو اقول لا لک کی ساتھ بخشش جانی میں گناہ

او سکی پہلی کی اور امام اعظم علی مذہب میں امام سمیع اللہ لمن حمد کہی اور حق دی بنا اور اگر کیلنا نماز پڑھتا

دو نو کہی اور صاحبین کے نزدیک امام ہی دو نو کہی چنانچہ امام طحاوی فی ہی اختیار کیا ہی لیکن بنا چاہی

کہ ان اہل ہند و مشرق اور دکانٹ الہی بیچ لکھا ہے کہ اہم دو تو کہی اور یہی سچ ہی اہل ہند کے الہ اور  
 اللہ ہی ہے تو یہاں زمین و مزلہ مائست من شیء عند اللہ تعالیٰ فی السج والبرک و الما  
 اللہ تعالیٰ فی مزلہ الدنوب و الخا یا ما یستوی التوب الا یقین من التوب مروت  
 یا اہل ہند ہی ہی اہل سب تعریف ہی سماؤں ہر اور زمین ہر اور بعد رہی اور سچیز کی کہ چاہی تو کسی چیز  
 چاہی آسمان و زمین کے یا اللہ پاک کہ جس کو ساتھ ہر اور اول اور پانی تہذیب کے یا اللہ پاک کہ جس کو گہ  
 سی اور چوکن سی جیسے پاک کیا جائے کہ پیغمبر میل سنیل کی پہلے ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ فی  
 کہ چاہی تو کسی چیز ہی چاہی آسمان و زمین کے یعنی اہل عرش کی اور اول و سب کی اور تحت الشری کے تہذیب  
 اور مر او کثرت حد کی ہی یعنی اگر حد کا جسم فرض کیا جوی تو اس قدر جوی کہ ہر چیز ہر جا ہر کد  
 ذکر علی اللہ تعالیٰ بآیات الخ مزلہ السموات و مزلہ الارض و مزلہ ما بینہما و مزلہ ما  
 بین شئی بعد اہل الشاء و الخ مزلہ ما قال العبد و کلنا لک عندک ما نع لیا اعطیت ولا  
 لما منعت ولا ینفع ذالک الخ منک الخ ہر دس باب اللہ پروردگار ہر سی تہذیب ہی اہل سب تعریف  
 ہی سماؤں اور زمین ہر اور تہذیب رہی اور سچیز کی کہ درمیان ان کی ہی اور بعد رہی اور سچیز کی کہ چاہی تو  
 کسی چیز ہی بعد اس کی اہل تعریف اور بزرگی کی تو لائق تہذیب اس چیز کی کہ کبھی ہند اور ہر سب  
 تہذیب ہندی میں نہیں کوئی روکھی والا اس حیر کو کہ دی تو ہی اور زمین کو شہ دینی والا اس چیز کو کہ روک  
 اور نہیں فائدہ دیتی ہی دو تہذیب تہذیب تہذیب کے پہلے ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ فی  
 مزلہ السموات و مزلہ الارض و مزلہ ما بینہما و مزلہ ما  
 الشاء و الخ مزلہ ما قال العبد و کلنا لک الخ ہر دس باب اللہ پروردگار ہر سی تہذیب ہی اہل سب تعریف  
 در زمین ہر اور تہذیب رہی اور سچیز کی کہ درمیان ان کی ہی اور بعد رہی اور سچیز کی کہ چاہی تو بعد اس کی

لائق تعریف کی اور ای صاحب بڑائی اور بزرگی کی نہیں کوئی دکنی والا اوس چیز کو کہ دسی توئی اور نہیں نفع  
دیتی ہی دولت مند کو عذاب تیری سی دولت مند کی نقل کیے پیہ طبرانی فی و اذ اسجد سبحان ربی

الاعلیٰ ۱۰ مرقہ مرحب مس بدلتا سر ۱۰ و ذلک اذ ماہ ۱۰ ۵ اور جب سجدہ کری  
کئی پاکر ہی پروردگار بلند میرا نقل کیے پیہ سلم فی اور چارون فی اور ہزار ارب جان حاکم فی اور ایک روایت  
ہزار فی بن بار پڑنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا افی درجہ اوسکا ہی نقل کی پیہ ابو داؤد فی اللہم اعن

برعائک من سخطک و معافا لک من عقوبتک و اعن ذلک منک لا حصی ثناء علیک  
انت کما اثبت علی نفسک ۱۰ مرقہ ۱۰ اور کبھی سجدہ میں فرمائی آنحضرت یا اللہ یاہ مانگتا ہوں

خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور ساتھ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری عذاب تیری سی اور نہا  
مانگتا ہوں میں ساتھ تیری عذاب تیری سی نہیں گن سکتا میں تعریف تجھ پر تو ویسا ہی ہی جیسک تعریف کے

توئی اور نفس اپنی کی نقل کے پیہ سلم فی اور چارون فی اللہم لک سجدت و بات امتت و لک  
اسکت سجد و جہی للذی خلقہ و صومرہ فاحسن صومرہ و شقی سمعہ و بصیرہ و تبارک

اللہ احسن الخالقین ۱۰ مرقہ ۱۰ بیا اللہ تیری ہی لمی سجدہ کیا مینی اور ساتھ تیری ایمان لایا میں  
اور اس علی تیری اسلام لایا میں یعنی اطاعت کی ظاہر میں سجدہ کیا موہ نہ میری فی یعنی ذات میری فی کو

ذات کو کہ پیدا کیا اوس کو اور صورت بنائی اوسکی پس اچھی بنائیں صورتیں اوسکی اور کہوں کان اوسکے  
اور انگہیں اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنی والا نکا نقل کے پیہ سلم ابو داؤد فی فی

فاحسن صوره فقط ابو داؤد فی روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات میں ہی ساتھ  
نصب کرنی مذکی اور دینی خوب صورتی کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیر ذلک بہترین پیدا کرنی والا نکا

پیدا کرنی والا اللہ ہی ہی گر مجازاً باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین بمعنی صانعین کی ہی کذا ذکر العسل فی الفخر  
خشم سمعی و بصری و دینی و لحمی و عظمی و عصبی و ما سفلت به قد می للہ ربہ الہ المبین

اس حسب + عاجزی کی گناہ میری فی اور انگوٹھوں میری فی اور لہو میری فی اور گوشت میری فی اور تہ میری فی  
 اور ہتھ میری فی اور اوچھیرنی کی اور تہا یا او سکوپا نو میری فی یعنی تمام اعضائی واسطی خدا پروردگار عالموں کے  
 فضل کی مبدئائی ابن حبان فی **ف** لام تہ کا شمع می لگتا ہی یعنی ان سب چیزوں فی فروتنی کی واسطی اسفل  
 مَبْرُوحٌ قَدْ رَأَى رَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالرَّوحِ \* مَدَسٌ تَوَپَاکِی نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور  
 جبریل کا فضل کہ ہمہ مسلم ابو داؤد ناسی بی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ \* **مَدَسٌ ق**  
 پاک تہی اسی اس پروردگار ہمارے اور پاک بیان کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کی فضل کیہ بخار ہی مسلم ابو داؤد  
 ناسی ابن ماجہ فی **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجِلَّةً وَأَدْلَةً وَأَخْرَةً وَعَلَاوَنَةً وَسِرَّةً**  
**مَدَس** \* یا اس بخش واسطی میری گناہ میری سب چوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلی یعنی جو کہ چکا ہوں اور جو  
 مہرہ رہن آئندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کے یہ مسلم ابو داؤد فی **ف** جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم پاک تہی گناہوں سی کہ بخشی گئی تھی اگلی پچھلی گناہ لیکن یہ دعا کرتی ہستی فقط واسطی ظاہر کرتی  
 کی اور احتیاج کی طرف اللہ تعالیٰ کے باوجود اس تہی کے اور واسطی اداسی شکر نعمت منفرد  
 یا واسطی تسلیم کی کذا ذکر الفخر **اللَّهُمَّ سَجَدَ لَكَ سِرَّادِي وَخِيَانِي وَبَكَتْ أَمِنْ فَوَادِي**  
**أَبُوهُ يَنْفَعُكَ عَلَيَّ وَهَذَا مَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ**  
**الْعَظِيمَةَ إِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيمُ \* مَسَّ** \* یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری فی اور باطن میری فی  
 ساتھ تیری ایمان لا یا دل میرا اذکر کرتا ہوں میں ساتھ نعمت تیری کی کہ مجھ پر اور یہ ہی جو کہ گناہ کیا  
 اور نفس اپنی کے یعنی گناہ میری پاس موجود ہیں اور میں معترف ہوں اور کا اسی بزرگ اسی بزرگ  
 مجھ کو کہ تھیں نہایت بڑی گناہوں کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کے یہ حاکم فی سبحان ذی  
**الْمَلَكِ وَالْمَلَائِكَةِ سُبْحَانَ خَيْرِ الْخَلْقِ وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَعُوذُ بِغَفْلَةٍ**  
**مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خَلِّ وَجْهِكَ \* مَسَّ** پاک ہی

صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی و دوزندہ کہ نہ مری بنا و مانگتا ہوں  
 میں ساتھ عفو تیری کی عذاب تیری ہی اور بنا و مانگتا ہوں ساتھ خوشنودی تیری کے غنیمت تیری کے  
 اور بنا و مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب تیری ہی بزرگی ہی ذات تیری نقل کی میں پاک کی نہ رہا **اَعْطِ نَفْسِي نَقِيًّا**  
**مَنْ كَيْفَا أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ مَنْ كَيْفَا أَنْتَ وَلَيْهَاقَ مَوْلَاهَا** ۱۰۔ اسی ب میری دی نفس میری کو تقویٰ کا  
 پاک کر اور کو یعنی مجھ سے باتوں ظاہر اور باطن کیسی تو بہترین اور محفوظ کا ہی کہ پاک کرتی ہیں نفس کو میں گناہوں کے  
 تو ہی کا سازا و سکا اور مالک اور سکا نقل کی میں احمد فی **ف** تقویٰ اپنی نیک کاری اور پرہیزگاری تمام  
 چیزوں سے اور احتراز با دینی حرص و ہوا سے اور محقق لکھتی ہیں کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہے تصفیہ دل کا جبکہ نفس  
 آمیزش ہو اور ریاضی پاک ہو تاہی فی الحال دل آلودگی یا سوائی حق سے صاف ہو جاتا ہے **بیت** تا نفس میں ازمنہ  
 نشو و نما دل آئینہ نواز آئی نشو و نما ملک سے یہ ہر اشارہ ہی کہ پاک اور با ادب رکھے اور کو جس کی با ادب رکھتا  
 مولیٰ بند ہی اپنی کو کندہ اذکر علی والفخر اللہ صفا عظیم فی **مَا اسْتَرْسَمْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ بِهِ مَخْصَصٌ بِلَاہ**  
 بخش واسطی میری وہ گناہ کہ پوشیدہ کی مبینی اور جو ظاہر کی مبینی نقل کی میں اپنی شبیہ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيَّ نَارِي**  
**فِي نَارِ اَوْ جَعَلْ فِيَّ سَمْعِي فَيَسْمَعُ نَارًا اَوْ جَعَلْ فِيَّ بَصِيرًا فَيَبْصُرَ نَارًا اَوْ جَعَلْ فِيَّ قَلْبًا فَيَفْقَهُ نَارًا**  
**اَوْ جَعَلْ مِنْ قَلْبِي نَارًا وَاَعْظِمْ فِيَّ نَارًا** ۱۱۔ مصص بیا اسد کر دل میری میں روشنی اور کر سماعت میری  
 روشنی اور کر بینائی میری میں روشنی اور کر آگ میری روشنی اور کر سچ میری روشنی اور کر سچ میری روشنی اور  
 بڑی کر میری لمبی روشنی نقل کی میں اپنی شبیہ فی آداب رکوع سجود کی میں ہیں کہ اچھی طرح رکوع سجود میں اور رکوع  
 بعد اور درمیان دونوں سجود کی میں ہیری جلدی نکری کہ جلدی میں وعید شدیدی ہی اور امام کی پہلی رکوع  
 نکری کہ سدا و سکا گدی ہی کا ہو کا قیامت کو کذا فی وظائف البنی اور باقی آداب فقہ میں دیکھیں جاہلین **وَفِي**  
**سُجُودِ الْقُرْآنِ سَجْدَتَيْنِ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ لِيُجْوِلَهُ وَفَوَاتِهِ**  
**سَ دَتَ مَسْ مَرَّ اَرَا بِهٖ فَبَيَّنَّا لَكَ اَللّٰهُ اَحْسَنُ اَلْحَا لِقَيْنِ مَسْ** اور پھر قرآن کے

سجدہ نہیں ہینہ دعا کہ سجدہ کیا موندھ میری بی واسطی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دمی اوسکو  
 کہولی کان اوسکی اور انکھیں اوسکے ساتھ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کے یہہ نسائی ابو داؤد  
 حاکم فی اور ایک روایت میں ابو داؤد فی کنی بار پڑھنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت میں حاکم فی یہ جلد زیادہ  
 کیا پس بہت برکت والا ہی اسدیکر بن پیدا کرنی والوں کا اللہم اکتب لی عندک لہ بھاء اجرا و صنع  
 بھاء و نہرا و ارجلھما لی عندک ذخر و اقبلھما منی لکما تقبلتھما من عبدک لک داؤد و ت ق  
 حب مصس یہا اللہ لکبہ میری بی نزدیک اپنی بسبب سجد کی ثواب اور دور کر محسب سبب اوسکی بوجہ  
 اور کر اوسکو میری بی نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اوسکو محسب جیسی قبول کیا تو فی اوسکو مہدی اپنی اور  
 سی نقل کے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم فی حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک شخص نے جناب  
 ماب علیہ الف الف صلوة کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ اچکی زات خواتین دیکھا مینی لگو یا ایک درخت کی  
 نماز پڑھتا ہوں میں اور جب سجدہ کیا مینی اوس درخت فی یہی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑھی پس جناب سرور عالم فی  
 آیت سجد کی قصد پڑھی اور سجدہ کر کر یہی دعا پڑھی کہ فی المشکوۃ و شرح الفخر نما و صنع رجل حبشہ  
 لله ساجدا فقال یا رب اغفر لی نلتا ایا رافع رأسہ وقد عفر لہ یہ موصی  
 کسی آدمی فی پیشانی اپنی واسطی اللہ کی حال یہہ کہ سجدہ کرنی والا ہی پس کھا ای رب میری بخشش حکومت میں  
 مگر کہ اوٹھایا سر اپنا اوس حال میں کہ تحقیق بخشش گئی واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کے یہہ موقوفان اپنی  
 ف یعنی جو کوئی سجد ہی میں اس دعا کو تین بار پڑھی پہلے اوٹھانی کی گناہ اوسکی بخشش جاتی ہیں اور دعا کو سجدہ  
 تلاوت میں اختلاف ہی امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کی نزدیک وجہ ہی چودہ جگہ میں سننی والوں پر اور پڑھنے والوں  
 اور اور وکی نزدیک سنت ہی اور اگر تسبیحات نماز کی سجد کی پڑھی تو کافی ہیں مگر دعائیں کہ حضرت سی اس سجد میں  
 ہوئی ہیں پڑھنی افضل ہیں اور چودہ جگہ سجد وکی یہہ ہیں آخر سورہ اعراف میں اور سورہ رعد میں اور نحل میں اور بنی  
 اسرائیل میں اور شرم میں اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نزل السجدۃ اور ص اور تم سجدہ



اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا باسم بک کا اس طرح مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں لکھی ہیں اور امام شافعی  
اور امام احمد کی نزدیک بھی جو وہ ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اوکئی نزدیک بجای سجدہ ص کی دوسرا سجدہ  
سورہ حج کا ہی ص میں اوکئی نزدیک ہوگا نہ نہیں ہے اور امام مالک کی مان گیارہ میں سورہ نجم اور اذا  
السماء انشقت اور اقرا میں اوکئی نزدیک نہیں کہ اذا ذکر الفجر واذا اجلس بنین السجدة بنین اللہام

اغفر لی وارحمہنی وعافنی واعد لی ذمہ منی و دت ق مس سنہ و و اجبر لی  
ت مس سنہ و و ارفع لی و مس ق سنہ و اور جب بیٹی در میان دو نو سجدہ

پڑھی یا اس بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور صین د مجھ کو اور راہ دکھا مجھ کو اور رزق دی مجھ کو نقل کی یہ ہے  
ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور غنی کر مجھ کو نقل کی یہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نقل کی  
یہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون فی یہ الفاظ پہلی دعائیں زیادہ نقل کی ہیں و

فی الفجر و مس مس موص و اور دعائی قنوت پڑھنے کی نماز میں نقل کی یہ بزرگ حاکم فی او  
موقوف ابن ابی شیبہ فی ف دعائی قنوت صبح کی نماز میں پڑھنے سے تکدہ ہی مذہب شافعی میں اور  
امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی نہیں اپنی سند بہت حدیثیں لائی ہیں اور ان حدیثوں کو محمول پر کیا  
ہی کہ رعل اور زکوان فی کفار یون کو شہید کیا تھا اون پر حضرت فی ایک حدیثی تک بد دعائی قنوت میں  
پہر منع کی گئی اور چوڑی جاپچہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم

تہی کہ اذا ذکر الفجر و فی سائر الصلوات ان نزل نازلہ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ و فی اللہ  
الاحیاء و الیومین من خلفہ و اد و اور قنوت پڑھنے تمام نمازوں میں اگر اوتری کوئی حادثہ  
قوی یعنی دعا کرے اوکئی دفع کی لئی جب کہہی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کی اور آمین کہیں وہ لوگ  
کہیں جو اسکے ہیں یعنی مقتدی نقل کی یہ احمد ابو داؤد فی و اذا اجلس للشمس الحیات للہ و  
والطیبات السلا و علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلا و علینا و علی عباد اللہ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عَسْنَى بِهِ أَرْبُ  
 بَيْتِي وَاسْطَى النِّمَاتِ كِي بِرَبِّي سَبَّحَ عِبَادَتِي زَبَانُ كِي اور عبادتیں بدن کے اور عبادتیں ہال کی ثابت ہیں واسطی خدا  
 سلام پر وہی تبرای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اس کی سلام ہی بہر یعنی جو حاضرین سلمان اور اوپر بند  
 نیکجت خدا کی گواہی دیتا ہوں میں بہر کہ نہیں کوئی محبوب و مکر اسد اور گواہی دیتا ہوں میں بہر کہ تحقیق محمد  
 نبی اس کی ہیں اور رسول اس کی نقل کے بہر صحاح ستہ میں اور بہت ہی **ف** مذہب ختمی میں  
 شہد پرستی میں کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعودی اور اوپر بندوں نیکجت خدا کی یعنی خواہ حاضر ہوں یا نا  
 اور بندہ صالح وہ ہی کہن نبی کا ویسا اور کرسی جیسی حکم کیا گیا ہی سابتا اس کی اور استقامت کرسی کی طرح  
 خلل اور ف و ظاہر اور باطن اس کے میں راہ پناوی اور حضرت عوث الثقلین رضی اللہ عنہما لکھا ہی کہ صلاح کی  
 حالت ہی کہ زوال اور فنا راہہ اپنی کا سوا اور بقائم ہر ماوراجی پر کہ ذکر الفخر **الْحَيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ**  
**الصلواتُ اللطیباتُ للهِ السَّلامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلامُ عَلَیْنا**  
**وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ مَرَّةً**  
**حَبَّ** عبادتیں زبان کی بابرکت اور عبادتیں بدن کے اور عبادتیں ہالی واسطی خدا کی ہیں سلام پر وہی  
 تبرای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اس کی سلام ہی بہر اور اوپر بندوں نیکجت خدا کی گواہی دیتا ہوں میں بہر  
 نہیں کوئی محبوب و مکر اسد اور گواہی دیتا ہوں میں بہر کہ تحقیق محمد رسول خدا کی ہیں نقل کے بہر سلم اور چاروں  
 اور ابن جان نے **ف** مختار اکثر شافعیہ کی ہیں شہد ہی **الْحَيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلامُ**  
**عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلامُ عَلَیْنا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ**  
**أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِکَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَرَّةً**  
**ق** عبادتیں زبانی اور عبادتیں ہالی اور عبادتیں بدنی واسطی خدا کی ہیں سلام پر وہی تبرای نبی اور رحمت خدا  
 اور برکتیں اس کی سلام ہی بہر اور اوپر بندوں نیکجت خدا کی گواہی دیتا ہوں میں بہر کہ نہیں کوئی محبوب

مگر اسے ایک ہی دو مہینہ کوئی شریک اور حکم اور تحقیق محمد بنی اوس کی ہیں اور رسول اوس کی نقل کی یہ مسلم ابو الدی  
 ابن ماجہ النبیات الطہرات والصلوات والصلوات للہ یہ دعا دعا اور بنی زبانی اور بنی  
 مالی اور عبادتین بنی اور بادشاہت واسطی خدا کی ہی نقل کی یہ ابو اودنی بنیم اللہ و یا للہ النبیات  
 للہ والصلوات والطہرات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام  
 علینا وعلی عباد اللہ الصالحین أشهد أن لا إله إلا اللہ وأشهد أن محمدًا عبدہ ورسولہ  
 س ق مس شروع کرتا ہوں میں سائہ نام اس کی اور سائہ توفیق اس کی عبادتین بنی  
 واسطی خدا کی ہیں اور عبادتین بنی اور عبادتین مالی بھی سلام ہو وی تمہاری بنی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اس کی  
 سلام ہی ہر اور اور پر بندوں نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ مہینہ کوئی معبود مگر اس اور گواہی دیتا ہوں  
 میں یہ کہ محمد بنی اوس کی ہیں اور رسول اوس کی نقل کی یہ بنی زبانی اور بنی زبانی اور بنی زبانی اور بنی زبانی  
 اور بخاری نے کہا ہے کہ زیادتی ہم اس کی اول شہدین صحیح بنی زبانی علی اللہ وسلم کی اور کسی محدث بنی  
 شہداء اختیار نہیں کیا ہے کذا ذکر الفخر النبیات للہ ان اکبات للہ الطہرات والصلوات للہ  
 السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ استلوا علی عباد اللہ الصالحین  
 أشهد أن لا إله إلا اللہ وأشهد أن محمدًا عبدہ ورسولہ یہ مس طاعتین زبان  
 خدا کی ہیں اور عبادتین مالی خدا کی ہیں اور عبادتین بنی زبانی خدا کی ہیں سلام ہو وی  
 تمہاری بنی اور رحمت اس کی اور برکتیں اس کی سلام ہی ہر اور اور پر بندوں نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ مہینہ کوئی معبود  
 مگر خدا اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ تحقیق محمد بنی زبانی ہیں اور رسول اوس کی نقل کی یہ بنی زبانی اور بنی زبانی اور بنی زبانی اور بنی زبانی  
 امام مالک نے اختیار کی ہے اور مراد پہلی عبادت مالی سی یا یہ ہو کیا کہ ہو پاسبی اور دوسری ہی حلال واسطی علم کر  
 و یا للہ خیر لا سماء النبیات الطہرات والصلوات للہ أشهد أن لا إله إلا اللہ وحده  
 لا شریک لہ وأشهد أن محمدًا عبدہ ورسولہ أنزلہ بالحق بشیرًا وناذیرًا وأن الساعة آتیة



اور امام محمد بن موطا اور کتاب مسند میں صریح بیان کیا ہے اشارہ سجدہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔  
 کی ہے کہ کرتی تھی حضرت اشارہ بعد اس کی کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تھی ہم بھی کرتی ہیں اور یہی ہے قول ابوبکر  
 اور قول ہمارا اور اس طرح معنائی تشریح مذکورہ فی اور نہایت میں مبسوط ہے شیخ الاسلام فی بھی اس طرح نقل کیا ہے اور  
 شیخ ابوالکارم فی شرح مختصر وقایہ میں مضمناً سے نقل کیا ہے کہ یہ سنت ہے بموجب قول امام اعظم اور امام محمد  
 رحمہما اس کی اور علامہ نجم الدین زایدی نے نقل کیا ہے کہ متفق ہیں روایتیں متون امامون ہمارے کہ یہ سنت ہے اور  
 اسی طرح بہت مدینہ والی اور کوفہ والی اس عقیدہ پر ہیں اور معدن شرح کفرین مجتہدین لکھا ہے کہ سنن غازی بھی  
 سبباً و دانی تا تہہ کی کتاب التبیان میں نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور ثناء فی رحمہم اس کی اور روایت کیا گیا ہے ابو یوسف  
 اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور فتاویٰ سی پر بھی کذا فی اللہ اور بعضی شروح فقہاء میں مذکور ہے کہ  
 جمیع اصحاب ہمارے روایت کی گئی ہے کہ اوٹھنا سبباً کا سنت ہے اور تھنہ میں کھانسی سبباً ہی وہو الاصح اور  
 بہت سے روایتیں آئی ہیں اختصار کی لئے اسی پر کفایت کیا اور خانہ اگر کست ایک حرف بسبب پس ضرور ہوا  
 عمل کرنا اس پر اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو خلاف وقار کی کہنا کمال نادانی ہے اس لئے کہ بحسب اس قول کیا کہ سجدہ میں بھی خلاف وقار و سکون کا لازم  
 آتا ہے عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم میں کمال فصاحت ہے کہ اتنی روایتوں پر کہ قریب تو اتر کی ہیں عمل کرنا اور  
 دلیل عقلی کو اس کی مخالفت میں لا کر اپنی سخن پروری کی لئے ایسیست کہ ترک کرنا کہ جسکی حق میں وارد ہوا ہے اور عقلی ادبنا فی شیطان  
 دشوار تر ہے اور یہی یعنی نیرہ وغیرہ ناری کی کذا ذکر الفکر و کیفیۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل علی محمد و آل  
 محمد کما صلیت علی ابراہیم علی آل ابراہیم اِنَّکَ حمیدٌ حمیدٌ \* اللہ صلی اللہ علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم علی آل ابراہیم  
 اِنَّکَ حمیدٌ حمیدٌ \* مع اور طریق درود بھیجی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجی یا احمدت  
 خاص ہے حضرت محمد پر اور پرتا بعد ارون حضرت محمد کی حبیبکہ رحمت بھیجی تو فی اوپر ابراہیم کی اور تا بعد ارون  
 ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت او مارا پر محمد کی اور اوپر تا بعد ارون محمد کی حبیبکہ

برکت اور ناری تونی اور برابر ہیم کی اور اوپر تابدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود پہ  
 موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کے یہ صحیح ستہین **ف** صلوٰۃ اصل میں یعنی استغفار اور دعا  
 اور رحمت اور درود پہنچنے کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 یعنی رحمت کی ہی اور بندوں کی طرف سے مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ ہی اور حبیب اکبر کی  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللہ صلی علی محمد کی یہ ہیں کہ اسی اللہ تعظیم کر او کی دنیا میں بسبب ملنے کرنی ذکر  
 او کی یکے اور ظاہر کرنی دین او کی کی اور باقی رہ گئی شریعت او کی کی اور آخرت میں بسبب بہت ثواب کی  
 اور شفاعت کرنی بہت کی اور قائم کرنی کی مقام محمود اور بخار نزدیک مجبور علماء و متقیین کے یہ ہے کہ صلوٰۃ  
 اور سلام خاص شعار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہیں مگر انکی ساتھ درست ہی  
 جیسکہ اللہ صلی علیہ وسلم علی آل محمد و صحابہ محمد درست نہیں اور اللہ صلی علیہ وسلم علی آل محمد و صحابہ محمد  
 ہی اور صحاح میں لکھا ہے کہ لغت میں آل سی مراد اہل اور عیال اور تابدارون ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حدیث میں  
 تابدارون اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے اسکو ساتھ الملیت کی اور الملیت آنحضرت کی نبی ہاشم میں جن پر حد  
 حرام ہی اور فخر رازی نے لکھا ہے کہ اولی یہ ہے کہ الملیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج میں صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت  
 اور تابداری زیادہ ذکر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہیں اور بعضوں نے ہمیشگی اور لزوم کی لکھی ہیں اور اس  
 درود کی پہلی لانی میں اشارہ ہی ہے کہ یہ صحیح ترین کیفیت صلوٰۃ کامی لائق یہ ہے کہ طالب فحشا اور مباح  
 کر کر حاصل کرنا اذکار اور اسرار کی کذا ذکر الفخر اللہ صلی علی محمد و آل محمد و علی آل محمد کما صلیت علی  
 ابراہیم آلہ السلام علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم آلہ السلام علی محمد و آل محمد کما صلیت علی  
 محمد و آل محمد خ مرسل ہذا اللہ رحمت خاتین سچ اور پر محمد کی اور اوپر تابدارون محمد کی جیسی کہ چھٹی  
 تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت او تابدار محمد کی اور اوپر تابدارون محمد کی جیسی کہ برکت  
 اور ناری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کے یہ صحیح ستہین **ف** صلوٰۃ اصل میں یعنی استغفار اور دعا

مُحَمَّدٌ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ  
 حَمِيدٌ مَّجِيدٌ \* خ س یدیا اللہ رحمت خاصہ پہنچ حضرت محمد پر اور تابدارون محمد کی جیسی کہ رحمت پہنچی توئی ابراہیم  
 برحقین تو قریف کیا گیا بزرگ کی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری توئی ابراہیم برحقین  
 تو قریف کیا گیا بزرگ کی یہ بخاری نسائی **ق** آل ابراہیم میں لفظ اَلْاَزْدِیٰ مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم  
 نسائی مراد ذات اولیٰ اور تابدارون کی ہیں جس کی آیت وَحَمْنَاکُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ مِنْ ذَاتِ فِرْعَوْنَ کی اور تابدار  
 اوسکی مراد ہیں کذا ذکر الفخر اللہم صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ  
 عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ \* خ مَدَس ق ح ب اَنَّا حَمِيدٌ  
 حَمِيدٌ \* یدیا اللہ رحمت خاصہ پہنچ اوپر محمد کی اور اوپر پیوون اوئلی کے اور اولاد اوئلی کے جیسی کہ رحمت  
 پہنچی توئی اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر پیوون اوئلی کی اور اولاد اوئلی کی جیسی کہ برکت  
 اوتاری توئی ابراہیم پر نقل کے یہ بخاری نسائی سلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک تروث  
 مسلم کی میں ایک حمید مجید ہی زیادہ آیا ہي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ  
 آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ لَكَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ \* خ س ق  
 یا اللہ رحمت خاصہ پہنچ حضرت محمد پر کہ بندہ تیری ہیں اور رسول تیری جیسی کہ رحمت پہنچی توئی ابراہیم پر اور برکت  
 اوتار محمد پر اور تابدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری توئی ابراہیم پر نقل کے یہ بخاری نسائی  
 ماجہ فی اللہم صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ لَكَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 وَآلِ إِبْرَاهِيمَ \* خ یدیا اللہ رحمت خاصہ پہنچ حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت پہنچی توئی حضرت ابراہیم پر اور  
 برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری توئی ابراہیم اور تابدارون ابراہیم کی  
 نقل کی یہ بخاری فی اللہم صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ لَكَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ \* مَدَس ق س \*

یا اے رحمت خاصہ پیچ اور پر محمد کی اور اوپرنا بعد ازون محمد کی جیسی کہ رحمت پہنچی تو فی ابراہیم پر اور برکت  
 اوپر محمد کی اور اوپرنا بعد ازون محمد کی جیسی کہ برکت اوٹاری تو فی ابراہیم پر کہ پیغمبر میں سچ عالموں کے  
 تحسین و تعریف کیا گیا بزرگی ہی نقل کی یہ سلم ابو داؤد و ترمذی سنائی فی اللہم صل علی محمد و آلہ  
 و علی آل محمد ۳۵ س ۳۶ یا اے رحمت خاصہ پیچ محمد پر کہ نبی امی میں اور اوپرنا بعد ازون محمد کی نقل کی یہ  
 ابو داؤد و سنائی فی اور ایک روایت میں یہ بھی حسین زیادہ آیا ہے کما صلیت علی ابراہیم و بآلہ  
 علی محمد و آلہ صحیح کما بآلہ علی ابراہیم انک حمید مجید ۳۷ س ۳۸ جیسکہ رحمت پہنچی تو فی ابراہیم  
 اور برکت اوٹاری اور پر محمد نبی امی کے جیسکہ برکت اوٹاری تو فی ابراہیم تھیں تو بعد کیا گیا بزرگی ہی نقل کی یہ  
 سنائی فی امی اسکو کہتی ہیں جو لکھہ پڑو بخانی یہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ  
 ہوا قرین و جلیل میں اور تمام کتابوں اسے تعالیٰ کی میں اور یہ فضیلت ہی سمیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ پیغمبر سبکی علم اولین و آخرین کی یاد دہی کذا ذکر الفخر اللہ صل علی محمد و آلہ علی آل محمد  
 کما صلیت و بآلہ علی ابراہیم انک حمید مجید ۳۹ س ۴۰ یا اے رحمت خاصہ پیچ محمد پر اور برکت اوٹاری  
 اوپر محمد کی اور اوپرنا بعد ازون محمد کی جیسی کہ رحمت پہنچی تو فی اور برکت اوٹاری تو فی ابراہیم پر تحسین و تعریف  
 کیا گیا بزرگی ہی نقل کی یہ بزرگی اقبل رجل حتی جلس بین یدئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم و نحن عنده فقال یا رسول اللہ ۴۱ س ۴۲ انا السلام علیک قد عرفناہ فکیف نصلی علیک  
 اذا نحن صلینا علیک فی صلواتنا صلی اللہ علیک قال فصمت حتی اجبت ان الرجل لم یسأله  
 ثم قال اذا صلیتم علی ہذا اللہ صل علی محمد و آلہ صحیح و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم  
 و علی آل ابراہیم و بآلہ علی محمد و آلہ صحیح و علی آل محمد کما بآلہ علی ابراہیم و علی آل ابراہیم  
 انک حمید مجید ۴۳ س ۴۴ یا ایک آدمی بیان ملک کہ عیسا اکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو ارہم یعنی صحابہ نزدیک حضرت کی تھی پس عرض کیا اوسنی ہی رسول خدا کی امی پر سلام پہنچا مگر شخص نے کہا یا نبی



اوسکو اپنی کثرت اور الفاظ اوسکی سبب تعلیم تبارسی کے انقیات میں پس کیونکر درود بھیجنے میں توجہ ہم درود بھیجنے  
 یعنی ارادہ درود بھیجنے کا کرین پیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کی بودی ہے کہ ابوسحیب انصاری راوی نے پس حکایت  
 حضرت یعنی سبب انتظار وحی کی یہاں تک کہ دوست رکھا ہم کہ کاشکی یہ آدمی بوجہ پائین علی اللہ علیہ وسلم  
 سی پہر فرما یا حضرت نبی جب درود بھیجو تم مجھے یعنی نماز میں یا غیر نماز میں پس کہو یا اللہ رحمت خاصہ سیج اور محمد نبی  
 اُن پر کہہ کی اور اوپر بعد از اون محمد کی جیسے کہ رحمت بھیجی تو فی اور اوپر ابراہیم کی اور اوپر یافا بعد از اون ابراہیم کی  
 اور برکت او تار او پر محمد نبی اُن پر کہہ کی اور اوپر بعد از اون محمد کی جیسے کہ برکت بھیجی تو فی ابراہیم پر اور اوپر یافا بعد از  
 ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ سی نفل کی یہ ابن حبان حاکم احمد بن ف کیونکر درود بھیجنے میں ہم  
 کلام اللہ میں اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا سی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلم تسلیما یعنی ایمان والو درود  
 بھیجو محمد پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اس پر عمل کرنا ضروری ہے پس سلام تو معلوم کیا ہم کہ انقیات میں آپ نے سکھایا  
 یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بھیجنے میں سکھائی اوسکو کہ حکم کی گئی میں ہم ساتھ اوسکی یہاں تک  
 کہ دوست رکھا ہم یعنی سلمیٰ کہ ڈری ہم کہ شاید سوال شخص کا حضرت کو ناخوش آئے کہ سکوت کیا کہ اذکر الفخر  
 مِّن سَرَّاهُ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمَلِكِ اَلَا فِیْ اِذَا صَلَّی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی  
 مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمْجَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ  
 اِنَّکَ حَمِیدٌ جَبَّارٌ کہ جو کو خوش آوی ہے کہ مانی ثواب کو ساتھ پانی پوری کی یعنی جو کہ بیت سا ثواب  
 لینا منظور ہو جب کہ درود بھیجے ہم پر اہل بیت نبوت کی ہن پس چاہی کہ پڑھی ہے درود یا اللہ رحمت خاصہ سیج اور محمد نبی  
 اور اوپر جبریل اوکی کی کہ مائیں میں ایمان والوں کی اور اوپر اولاد اوکی کی اور اوپر اہل بیت اوکی کی جیسی کہ  
 بھیجی تو فی اور اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ سی نفل کے یہ ابو داؤد فی مائیں میں یعنی جیسی  
 بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور نخل اونی حرام ہی ویسی ہی اوکی تو قیر اور عزت کرنی لازم تھی اور نخل اونی  
 کرنا حرام تھا اور اوپر اہل بیت اوکی کی یہ خاص کے بعد عام کہہ دیا کہ علام لوندی ملک حسین دہل ہو جائیں کہ ذکر

مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُلْهُ الْمَقْعَدَ الْقَرِيبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الصِّيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ  
 سَرَّطَ طَسَسَ جَرَكُوسِي درود بھیجی اور پھر کہ اور کہی بعد درود کی یا اسدا و تارا و نکو او س مقام میں کہ نزدیک  
 کیا جاوی نزدیک تیری یعنی مقام محمود میں دن قیامت کی واجب ہووی او سکی ای شفاعت میری نقل کی کہ  
 بزارنی او ظہرائی فی کبر اور او سطین ثم لِيَخْتَرَنَّ مِنَ الدُّعَاءِ اعْجَبَهُ اِكْتَفَى فَيَدْعُو بِهِ خ بَدِيعُ جَلِيلٍ  
 اختیار کری دعائی جو کہ پسندیدہ تر ہو طرف او سکی پس دعا کری نقل کے پنجباری **ف** یعنی قصد نماز میں  
 درود کی جو دعا اچھی معلوم ہووی بڑی کر شاہ کلام گوگون کی بنو یعنی ایسی دعا ہو کہ ایک آدمی دوسری کی کلمہ  
 لیا کرتا ہی جیسی کہ کہی اللَّهُمَّ عَظِّمْنِي اَلَا اَوْفُزْ اَيْنِي يَا سَدِّدِي مَجْذُوبًا لِيَارُوْنِي اِسْمَ نَافَسَ بُوْتِي يَا اَلَمْ جَسْمًا  
 کی منہب میں اور اولی یہی کہ وہ دعا بڑی حضرت سی نقل کی گئی ہی کہ اذکر الفخر و لِيَسْتَعِذَّ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ  
 بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ  
**مَرَّةً حَبَّ اَدْرِجَائِي** کہ پناہ مانگی اس طرح یا اسد سختی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب دوزخ  
 اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی فتنہ کا فی دجال کیسی نقل کے یہی ہے سلام چار  
 فی اور ابن جبار **ف** فتنہ زندگانی کا پیرا ہی ہر حق سی اور نہ ہوا صبر کا اور راضی برضا نہونا اور اقون دنا  
 گرفتار ہونا اور سب سی بڑا فتنہ خانہ بخت نہونا ہی اور فتنہ موت کا و سو شیطان کا وقت مرگنی ہی اور عذاب  
 قبر اور سوال منکر نگہ کا اور دہشت عذاب کی چیزوں سی اور دجال یعنی جزائر شام میں بنجر یرون سی بنہا ہوا ہی قریب  
 قیامت کی محل گرد عوی خدا کی کا کری اور بہتوں کا ایمان لیگا بڑا ہلکا مسلمانوں میں بڑی گاتھہ او سکا بڑا ہی  
 آخر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام انگی بغدوا شد منہ کذا و کذا الفخر اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الدَّجَالِ وَاعُوْذُ  
 بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ  
 وَ الْمَغْرَمِ **دخ** مَرَدَس یا اسد سختی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہوں  
 تیری فتنہ کا فی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی اسد سختی میں پناہ مانگتا ہوں

ساتھ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہ ہجاری سلم ابو داؤد نسائی فی قرض سی کہ خلافت  
رضاء مندی اللہ تعالیٰ کی میں ہو وہی جیسی پانچ رنگ اور خلافت شرع کی چیزوں کی قرض کرتی ہیں یا وہ  
قرض سی بناہ ہی کہ طاقت او سکی والی نہ رکھی اور جو قرض ضرورت کی لے کیا ہی اور ادا کی طاقت رکھتا ہی نہ رہیں  
نہ اس سی بناہ مانگنی مراد ہی کہ اذکر الفخر للہم غفر لی ما قد مت وما اخطوت وما اسهرت وما غللت

وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم و انت المؤخر لا الہ الا انت ہمدت  
معن یہاں اسد بخش میری لے وہ گناہ کہ پہلی کی ہیں مینی اور وہ کہ چچی کی ہیں مینی اور وہ کہ پوشیدہ کی ہیں مینی اور وہ کہ  
ظاہر کی ہیں مینی اور جو کہ فضل خرچ کی ہیں اور وہ گناہ کہ تو بہت جانی والا ہی او سکو جیسی تو ہی اگی کرنی والا ہے  
جسکو چاہی ساتھ تو فیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی چچی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف اپنی سی نہیں  
میسور مگر تو نقل کیے یہ سلم ابو داؤد ترمذی نسائی ہف پہاں چچی کے گناہ یعنی پرانی یا پچھلی سی وہ مراد ہیں کہ

واقع نہیں ہوئی جب واقع ہو میں تو بخش کہ اذکر الفخر للہم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر  
اللہ ذنب الا انت فاغفر لی مغفراً من عندک وارحمہ انک انت الغفور الرحیم ہخ  
تس ق یہاں اسد تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہیں بخشا گناہوں کو کوئی سوا تیری بخش

مگر بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی بخش اپنی رحمت سی بخش ہی بغیر اداعت کسی چیز کی اور رحم کر مجھ تحقیق تو بخش ہی والا  
مہربان ہی نقل کیے یہ ہجاری سلم ترمذی نسائی ابن ماجہ فی کہہا تو ویسی فی کہ بعض روایت مسلم کی میں کبیر لے  
آیا ہی پس اولی یہی کہ دعا کرنی والا دو نو کو جمع کر لی یعنی ظلم کثیر اکبر اکی اور ملا علی قاری نے کہا ہی کہ ظاہر تیری  
کہ کہی کبیر اکی بی سی اور کہی کثیر اسی کہ اذکر الفخر حضرت ابوبکر فی عرض کی کہ یا رسول اللہ سکہاؤ مجھ کو ایک دعا کہ  
برہمنوں میں نمازانی میں پس حضرت نے یہی دعا اللہم فی ظلمت نفسی اخرجک سکہاؤ کہ انی المشکوۃ اللہم انی اسألت  
یا اللہ لا کھ الا کھ الا کھ لیل و لعمری کہ لا کھ لیل ان لغفر لی ذنوبی انک انت الغفور  
الرحیم ہدس مس یہاں اسد تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی ای ضای نگاہی بنیاز وہ جو نہیں جتا اور نہ جگایا اور نہیں ہی

اوسکی لگی ہوئی ہر ہر بخشش تو میری لگی گناہ میری تحقیق تو بخشش والا مہربان ہی قفل کے پہلو بوداؤ و دوسا جی عالم  
 فی اللہ حاسبی حسبا بآئینہ صس یا اسد حساب کر عجب حساب آسان یعنی قیامت کو قفل کی  
 پہرہ حاکم فی حدیث شریف میں آیا ہے کہ حساب آسان ہے یہی کہ نامہ اعمال ہندی کو دکھاو سگی تا دیکھو علی علی  
 پہرہ گذریگا اللہ تعالیٰ اور مطالبہ کرے گا کنا ذکر الفخر اللہ صرانی اعوذ بک من عذاب جہنم و اعوذ بک  
 من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنہ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنہ الحمیاء و الحمات  
 مریا اسد تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب و دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب تیری  
 اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ کا فی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگان کی او فنی کیسی  
 پہرہ سلمیٰ و القیل اللہ انی اسألت من الخیر کلہ ما علیت منہ ما لم أعلم اللہ انی اسألت من خیر ما سألک بہ عباد  
 الصالحون و اعوذ بک من سر ما اعاد منہ عبادک الصالحون ربنا اننا فی الدنیا حسنہ و فی الآخرۃ حسنہ  
 و قیام عذاب النار ربنا اننا اسأنا فاعف لنا ذنوبنا و عذاب النار ربنا و انما وعدتنا علی ہر سلیک ولا  
 تخزننا یوم القیامۃ انک لا تلحق بالعبادہ موص اور چاہی کہ کہی یا اسد تحقیق میں مانگتا ہوں  
 تجھی تمام پہلائی جو کہہ جانتا ہوں میں اوس کی اور جو کہہ نہیں جانتا ہوں میں یا اسد تحقیق میں مانگتا ہوں  
 تجھی پہلائی اوس چیز کی کہ مانگتا تجھی اوسکو بندوں کی کجی تیری فی بعضی انبیا اولیائی اور پناہ مانگتا ہوں  
 تیری برائی اوس خیر کیسی کہ پناہ پکڑی اوس سی اچھی ہڈوں تیری فی اسی پروردگار ہمارے دیکھو دنیا میں پہلا  
 اور آخرت میں پہلائی اور چاہی کہ عذاب اگر کیسی اسی رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش واسطی ہمارے گناہ  
 ہمارے اور چاہی کہ عذاب اگر کیسی اسی رب ہمارے اور دیکھو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہے تو فی ہم اسی پر زبان مغنہ  
 اپنی کی اور نہ خواہر کہوں قیامت کی تحقیق تو نہیں خلاف کرنا ہی عذکو قفل کے پہرہ موقوفہ ابن ابی شیبہ  
 یعنی قول ابن مسعود کا ہے کہ پہلائی دنیا کی توفیق سی طاعت اور عبادت کی اور ستقامت او  
 اور صحت اور عافیت اور پہلائی آخرت کی ثواب اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اور تحقیق حساب کی اور دخول جنت کا

اور دیدار ہونا باری تعالیٰ کی آیت کی تفسیر میں تین سو قول ہیں علیٰ کی اختصار کی لئی ہر کفایت کیا اور بجا عذاب اگر  
 کسی نے گناہوں کی سبب داخل ہوئی و مرنے کی ہیں یہ دعا یعنی مجھے پہلے جہنم ہی سبب محال دین و دنیا کو اکثر اوقات  
 دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت تھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے اپنی اولیٰ طلب دعا کی یہی آیت پڑھ  
 پہ طلب کی یہی آیت پڑھی پھر مبالغہ کیا کہ کون فی طلب دعائیں کہا اور انہوں نے فی اور کیا چاہتی ہو پہلائی دینا اور  
 آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار کر کے ہو یعنی موجب آیت کریمہ کہ یَوْمَ لَا يُخْرِجُنَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُكَذِّبُونَ  
 خوار کرے گا اسد تعالیٰ اپنی کو اور اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ اس کی کذا ذکر الفخر سیّدی اِلَّا سَتَغْفَارُ

اَنْ يَقُولَ الْحَلْ اِذَا حَلَسَ فِي صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ  
 وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُو عَرِبَةَ عَنْكَ عَلَيْهِ

وَابُو سُوَيْدٍ يَنْفِي فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ اِلَّا ذُنُوبُكَ اِلَّا اَنْتَ بِدَعَا سوادہ استغفار کا یہی ہے کہ اپنی  
 جس وقت کہ بڑی ناز اپنی میں یعنی بعد اوقات ورود کی یا اسد تو پروردگار میری تہنیں کو کسی معبود سوا میری ہی پر کیا تو

مجھ کو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں اور پر عہد تیری ہوں اور وعدی تیری ہوں بقدر طاقت اپنی کی پناہ پر کرتا ہوں میں  
 ساتھ تیری برائی کر دے اپنی کی سی قرار کرتا ہوں میں ساتھ لغت تیری کی کہ مجھ ہی اور قرار کرتا ہوں ساتھ گناہ اپنی کی

پس جس مجھ کو تحقیق نہیں بخشا کرتا ہوں کہ کوئی مگر تو نقل کی یہ ہزار فی ہفت تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر  
 ہر قعدہ نماز میں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَمْرِ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَاسْأَلُكَ شَرَّكَ عِبَادِكَ

وَاسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَقْلَمُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَقْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَقْلَمُ كَذَا اِنِّيْ اَسْأَلُكَ  
 یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ثابت رہنا امر دین میں اور قصد پہلائی پر اور مانگتا ہوں میں تجھ سے شکر نعمت تیری کا

اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہوں تجھ سے دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشوں نفسانہ سے اور بیان  
 اور مانگتا ہوں تجھ سے پہلائی اور سچائی کہ جانتا ہوں تو اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اور چیز کی ہی کہ جانتا ہوں

اور بخشش چاہتا ہوں تجھ سے واسطی اس چیز کی کہ جانتا ہوں تو اِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَحْيَىٰ وَمِمَّتْ سَيِّدُهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا تَنْفَعُ إِلَّا مَا عَطَيْتَ  
 وَلَا مَعْطَىٰ لَكَ مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ بِخُصْمٍ مَدَدَسِ رَطَىٰ بِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 پڑھی نہیں کوئی معبود مگر اس کے ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اس کا اور کسی ایسی بادشاہت ہی اور کسی ایسی  
 تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی سچ ہاتھ دوسکی کی پہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اس کے نہیں ہی کوئی رو کر  
 اوس چیز کو کہ دینی فونی اور نہیں کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ دینی فونی اور نہیں فائدہ دیتی ہی دولت مند کو عزت  
 سی دولت مند ہی نقل کے یہ بخاری سلم ابو داؤد نسائی برادر طبرانی ابن سنی فی **ف** بزار اور طبرانی کی روایت  
 میں جلیجی و میت کا زائد ہی اور ابن سنی کی روایت میں یہ بھی ہی اور سیدہ خیر بی ہی رموز الکی اور کلینی ہی  
 اور ایک روایت میں بغیر لامن آخر تک کی خطابونہی ابی اوفی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ**  
**الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** مَرَاتِ بِخُصْمٍ مَدَدَسِ رَطَىٰ بِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ باری نقل کے یہ بخاری نسائی فی اوفی **وَلَا تَنْفَعُ إِلَّا مَا عَطَيْتَ**  
**قُوَّةً إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَنْفَعُ إِلَّا آيَاتُهُ لَهُ التَّغَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ**  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ** مَدَدَسِ مَصَّ بِالْكَافِرِينَ  
 اور بعد اس کی پڑھی نہیں ہی پیرا گناہوں سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ ساتھ اس کے نہیں کوئی معبود مگر  
 اور نہیں عبادت کرنی ہم مگر اس کو اس کی ایسی انعام ہی یعنی انعام و حسان اس کی درگاہ سی ہی اور اس کی  
 ہی ہی فضل یعنی زیادتی اس کے نفی دینی میں اوس کی کو لائن ہی اور اس کی ایسی تعریف بھی کہی ہی نہیں  
 کوئی معبود مگر اس کے در حالیکہ خالص کرنی والی میں ہم واسطی اس کی دین کو یعنی طاعت اپنی کو کر کے وراسی اور  
 اگر یہ براجا بن کافر یعنی خلاص کے کہنی کو نقل کی یہ سلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ فی اسْتَعْفَرَ اللَّهُ ثَلَاثَ  
**مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ الْكَلَامُ** مَرَّةً ط  
 جی یہ استغفر اللہ تین بار پڑھی اور پھر کی با اس کے تو سالم ہی عبود کی اور خجہ سی سلامتی کی یعنی سب آفون او

بلیات ظاہری باطنی کسی بہت برکت والا ہی تو امی صاحب برزگی اور بخشش کے فعل کی یہی مسلم اور  
 فی اور طبرانی اور ابن سنی **ف** بعضی روایت میں آیا ہے کہ تین بار پڑھتی تھی آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم شَافِعُ اللہَ الَّذِیْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَیْهِ اور یہذا الجلال میں لفظ پاکہ مسلم اور  
 اور ابن سنی کی روایت میں آیا ہے اور وہی روایت میں نہیں اور بعضی شخص جو ایک یرجع السلام و جیسا  
 یا سلام و ادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑھتی ہیں کچھ اصل صحیح نہیں باقی جاتی ہے کذا ذکر العلوی وغیر  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لِيَكُنْ مِنْكُمْ مِّنْ تِلْكَ الْفِرْقَانِ الَّذِينَ آمَنُوا بِحَقِّ رَسُولِ اللَّهِ  
 واحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہوں ان کلمات سے تمام اونکی تینتیس بار نقل کیے یہی بخاری مسلم نسائی **ف**  
 یعنی پڑھیں ان تینوں تسبیحات کو کہ سب تینتیس فقرہ ہوں ظاہر یہ ہے کہ تینوں کو اکٹھا تینتیس بار پڑھیں کہ ایک  
 تینتیس تیس بار ہوونگی جیسی کہ اور تمام روایتوں میں علیحدہ علیحدہ پڑھنا منقول ہے اور یہی افضل ہے اور عمل کا  
 ہے اسی پر پڑھیں ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑھیں اور احتمال لکھا ہے کہ معنی یہ ہوں کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار  
 پڑھیں کہ سب مل کر تینتیس بار ہوں کہ اذکر الفخر حدیث شریف میں آیا ہے کہ فقراء بہاجرین کی انہی رسول اللہ  
 اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہنچنے والی برائی درجوں کو اور نعیم تقیم کو یعنی عیش جنت کو پیش  
 حضرت نے کس سبب سے عرض کیا فقرائی کہ وہ نماز پڑھتی ہیں جیسی کہ ہم پڑھتی ہیں اور روزی کہتی ہیں جیسی کہ  
 روزی رکھتی ہیں ہم اور حیرات کرتی ہیں وہ اور ہم سے نہیں ہو سکتی پس فرمایا کہ کیا پس نسکھاؤن میں  
 تمکو کچھ کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اوسکا کہ سبقت کی ہے تم پر یعنی اسلام لانی میں اور سبقت لجاؤ اور  
 کہ بعد تمہاری میں اور نہ ہوئی کوئی افضل تم سے مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا او نہ ہوں  
 یا رسول اللہ فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ یہی ہر نماز فرض کیے تینتیس تینتیس بار پڑھیں ہر آیت  
 اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالداروں نے یہی سنا جو کچھ پڑھتی تھی ہم پر او نہ ہوں نے یہی یوں ہی پڑھا پس فرمایا  
 حضرت نے کہ یہی افضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے کذا فی مشکوٰۃ اِحْدٰی عَشْرَةَ وَاِحْدٰی عَشْرَةَ

وَلِخَدِي عَشْرَةً فَذَلِكَ ثَلَاثُونَ ثَلَاثُونَ هَذِهِ اس روایت میں یوں آیا ہے کہ پڑھی گیارہ بار  
 سبحان اللہ اور گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پس یہ سب تینیس سو ہی نقل کے یہ یہ سلم بن ابی اشعث  
 عَشْرًا عَشْرًا اِدْخُ بِهَا دَسَّ بِابِ جَعَانَ پڑھی دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کے یہ یہ بخاری میں مسیح  
 اللَّهُ دَبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمْدُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبْرُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ  
 تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ بَيْدِ الْبَحْرِ مَرَّةً سَبْعِينَ مِائَةً جو کوئی سبحان اللہ پڑھی چھی ہزار فرض کی  
 تینیس بار اور الحمد تینیس بار پڑھی اور اللہ اکبر تینیس بار پڑھی پورا کرنی سینکڑی کی لئی لا الہ الا اللہ آخر  
 تک کہ ماضی پہ پہن نہیں کوئی مہر و گمراہ نہ تھا نہیں کوئی شریک اور کا اوسیکلی لئی پادشاہت ہی اور  
 اوسیکلی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشی جاتی ہیں گناہ اوسکی اور اگر چہ یوں مانند جہاگ دریا لکھی  
 بہت نقل کے یہ سلم ابو داؤد و نسائی نے مَعْصِيَاتٍ لَا يَنْجِيكَ قَالِيَهُنَّ اَوْ اَقَامَ عَلَيْكَ دَبْرَ كُلِّ  
 صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ كَسْبَتْهُ وَثَلَاثًا وَثَلَاثُونَ تَحْيِيدَةً وَآمَنَ بَعْدَ وَثَلَاثِينَ  
 تَلْبِيزَةً مَرَّةً سَبْعِينَ مِائَةً کتنی کلمی چھی آئی والی یعنی غار کی بعد پڑھی جاتی ہیں نہیں محروم ہوئی جاتی ہیں  
 اچھی کسی کہنی والا اونکا با فرمایا کرنی والا اونکا چھی ہزار فرض کے کہ وہ مَعْصِيَاتٍ تینیس بار سبحان اللہ  
 اور تینیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کے یہ سلم ترمذی و نسائی نے مَسِيحٌ دَبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ  
 مَكْتُوبَةٍ مِائَةً وَكَبْرُ مِائَةً وَهَلَلُ مِائَةً وَحَمْدُ مِائَةٍ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ وَإِنْ  
 كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَلِ الْبَحْرِ سَبْعِينَ مِائَةً جو کوئی سبحان اللہ پڑھی چھی ہزار فرض کے سو بار اور اللہ اکبر  
 سو بار اور لا الہ الا اللہ پڑھی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتی ہیں اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگر چہ یوں  
 گناہ بہت جہاگ دریا کی نقل کے یہ نسائی نے ابُو مَنِ كُلِّ خَمْسًا وَعَشْرًا تین ہزار سب مسیح  
 یا ہر ایک چارون تیس سو پڑھی چھی چھی بار نقل کی یہ نسائی ابن جہان حاکم بن یوسف نے ایک روایت میں



یون آیا ہی کہ چخیں مار سب جان اند پڑھی چخیں مار احمد پڑھی چخیں مار لا الہ الا محمد پڑھیں مار اند اکبر کہ سب مل کر سو

هو دين آف من كلِّ من السَّيِّئِ وَالْحَمِيدِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَ

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ص ۛ یا ہر ایک بھائی اور احمد علیہ السلام

اللہ اکبر جو تین بار پڑھی اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کے بعد ترمذی نہایت اہم اور کمالیہ اور التکبیر

لَتَأْتِيَ ثَلَاثِينَ مِائَةً سَبْعًا وَنُصْفًا اِسْمِیٰ طریح اور کبیر بھی تینتیس باقی کے بیہ نسیا ہے یعنی اس

روایت میں تسبیح اور تحمید اور تکبیر تین تین بار اور لا الہ الا اللہ وہ بار پڑھنا ایسا ہی اَوْ مِنْ كُلِّ مَنِّ

بِسْمِ الْحَمْدِ وَالْكَبِيرِ مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا

لَهُ وَالْآقِةِ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَكُنْ خَطِيئَةً مِثْلَ نَزْدِ الْبَحْرِ لِحْتَمًا \* إِيَّاكَ يَرْجُو

نمید اور تکبیر سی سوسو بار پڑھی سہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کی اگر

وین گناہ پر سنی والی ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مشاویں مہینہ کلمی اور نقل کے ہے جسے احمد

لا الہ الاہ یعنی حال ہونی ان کلمات معدودہ کی یعنی میں سو کی عمر لا الہ الا اللہ آخر تک کے پس طرہ ایک

گاہ اور تہجیات میں سو بار یا پھر سینکڑی کیساتھ کلمہ ملاتا جاوے اس صورت میں کلمہ تین بار پڑھنا کفایت کرے۔

فَخَرَّ آيَةُ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ بِهَا

بَابُ تِي ۞ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخِرَى ۞ ط ۞ أَوْ بِرُكُوسٍ مُبْطِئَاتٍ ۞ الْكُفْرَى ۞ جَبْجَبِي ۞ ط ۞

نیکے نہیں منع کرتی ہے اس کو داخل ہونی بہشت کیسی کوئی چیز گریہ موت نقل کے یہاں ہی اس جانا

سنی نے اور ایک روایت میں یہی لم نبیو آخر تک کی یون آیا ہی کہ ہو ویکایچ امان اور محافظت خدا کی نماز کو

نقل کے بہرہ طرانی فی ف نہیں منع کرتی ہے اس کو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرے اور موت پر مبالغہ نہیں ہے

تہنگی فی الحال بہشت میں داخل ہوگا کہ قبر اس کی باغ بنی باغون جنت سی یا معنی یہ ہیں کہ اگر موت و مہین

وَتَوْنِي فِي الْحَالِ دَاخِلٌ بِهَوَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِ كِي دَاخِلٌ مَوْجَا كَذَا ذَكَرَ الْفَخْرُ لِيَقْرَأَ الْمَعْنَى

دَنْبٍ كُلِّ صَلَوةٍ ذَنْبٌ حَبِيبٌ سَمِعَ اَوْ جَاهِلِيٍّ كَيْدِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اَوْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ  
 يَحْيٰى بِرِغَاظِ نَفْسِكَ يَهْدِيْ تَرْذِيْ اَبُوْدَاوُدُ نَسْأِيْ اِبْنِ حَبَانٍ حَاكِمُ اِبْنِ سَمِيْعٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ  
 مِنَ الْجَبِيْنِ وَاعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرْكِدَ اِلَى اَمْرِ ذٰلِكَ الْعَمْرِ فَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاعُوْذُ بِكَ  
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ف ت م س ع ي ا ا س ت ح ق ق م ن پ ن ا ه ن ا م ل ت ا ه م ن س ا ت ه ت ي ر ي م ا م ر و ي س ي ا و ر ن پ ا ه  
 ا م ل ت ا ه م ن س ا ت ه ت ي ر ي ا س س ي ك ه پ ي ر ا ج ا و ن ط ر ف خ ا ر ت ع م ر ك ي ا و ر ن پ ا ه ن ا م ل ت ا ه م ن س ا ت ه ت ي ر ي م ا م ر و ي س ي  
 ا و ر ن پ ا ه ن ا م ل ت ا ه م ن س ا ت ه ت ي ر ي ع ذ ا ب ق ب ر ك ي س ي ن ف ل ك ي ه پ ن ج ا ر ي ت ر ذ ي ن س ا س ي ن ي ف م ا م ر و ي ك ا ي ا  
 ر ك ي ا ل ا م ي د ش م ن ك ي س ي خ و ا ه د ش م ن ظ ا ه ر ك ا م و ي ا ب ا ط ل ك ا م ن د ك ا ف ر ا و ن ف س ا و ر ش ي ط ا ن ك ه ا و ر م ا م ر و ي ا ل م ر ا و  
 ا و ر ن پ ن ع ن ا ل م س ك ر ا و ر ن ف ل ك ي ه ي ا س ي ق ي ل ا ن ك ي ه ي ا و ر خ و ا ج ا د ي ع م ر ك ي ه ي ه ي ك ه خ ا س ن ا ت ي ن ر ي ن ا و ر ع م ا م  
 م و ج ا و ن ك ذ ا و ك ر ا ل ف ح ر ه ت ق ي ن ي ع ا د ا ب ت ك ر ا م ت ب ع ث ع ب ا د ا K ع و م ر ع ه ع ا م ي ب  
 س ي ر ي ب ج ا م ك و ع ذ ا ب ا پ ن ي ا و س د ن ك ه ا و ن پ ا و س ي ت و ب ا ف ر م ا ب ا ج م ك ر ي ت و س ب و ن ا ي ك ي ع ي ن ق ي ا م ت ك ي و ن  
 ن ف ل ك ي ه ي ا و ر ن س ل م ا و ر ج ا ر و ن ا ل ل ه م ا غ ف ر ل ي و ا س ا م ح م ن ي و ا ط ه د ف ي و ا س ا م ت م ن ي ع و  
 ي ا ا س د ج ش م ك و ا و ر م ه ي ا ن ي ك ر م ج ا و ر و ك ه ا م K و ر ا ه س ي د ي ا و ر س ق ي م ر ك ه ا و ر ج ا و ر و ر و ق ي م K و ق ي ل K ي ه ي ا و ر  
 ن ا ل ل ه م م ر ك ج ب ر ا ي ل و م ي K ا ي ل و ا س ا م ا ف ي ل ا ع ل ن ي م ن ح ر ا ل ن ا ر و ع ا D ا ب ا ل ه ا ر  
 ط س ي ا ا ل ل ه ت ر و ر و K ا ر ج ر ا ي ل ا و ر م ي K ا ي ل ا و ر س ر ا ف ي ل ك ي ب ج ا M K و ر م ا گ ك ي س ي ا و ر ع ذ ا ب ق ب ر ك ي س ي ن ف ل K  
 ي ه ي ط ب ر ا ن ي ن ا و س ط ي ن ا ل ل ه م ا غ ف ر ل ي م ا ق د م ت و م ا خ ر ت و م ا س ر ه ت و م ا ا غ L T و م ا  
 ا س ر ه T و م ا ا ن ت ا ع L م ب ه م ن ي ا ن ت ا ل م ق د م و ا ن ت ا ل م و ح ر ل ا ا ل ه ا K ن ت و د ص ت ح ب  
 ي ا ا س د ج ش م ي ر ي ل م ي و ه K ن ا ه K پ ه ل ك ي م ي ن ي ا و ر ج ب ه ي ك ي م ي ن ي ل م ي ا K ل پ ج ه ل ا و ر ج و پ ش ي د ه K ي م ي ن ي ا و ر ج  
 K ي م ي ن ي a و ر ج و ف ص ل خ ر ج ي K ي م ي ن ي a و ر و ه K ن ا ه K ت و ه ب ت ج ا ن ي و ا ل ا ي ا و س K و م ج ه ي T و ا K ي K ر ن ي و ا ل ا  
 ي م ي ن ي م و س و ن K و ر ب ت ي م ن a و ر ت و م ج ه ي a ل م ي و a ل ا ي م ي ن ي K ا ف ر و ن K و ر ب ت ي م ن ن ه ي ن K و ر ب ت ي م ج و د م K و ن ف ل K ي ه ي

اورد

ابو داؤد مسلم ترمذی ابن حبان فی اللّٰهُمَّ اَعْنِيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسَنِ عِبَادَتِكَ  
 حبّ مسی با امدد و کمیری اور پُر ذکر اپنی یکے یعنی ذکر تیرا بہت کیا کروں اور اوپر شکر اپنی یکے  
 اور خوبی عبادت اپنی یکے نقل کیے میہ ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی فی حسن عبادت  
 مراد ہی اس سے کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادائیگی اور خضوع و خشوع حاصل ہو معاذ فضل کرتی ہیں کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکرا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں تجھ کو ای معاذ پس عرض کیا بتی  
 کہ میں بھی دوست رکھتا ہوں آپ کو ای رسول اس کی فرمایا کہ مت چھوڑ اس دعا کی پڑھنی کوچھی ہر نماز کی پہر  
 پڑھی رب اعنی علی ذکرک آخر تک کہ انی المشکوۃ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِيدٌ  
 اَنْتَ الْاَبَدُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْکَ لَکَ الْاَلَامُ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنْ مُحَمَّدًا  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَبْدُکَ وَرَسُولُکَ الْاَلَامُ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنْ  
 الْعِبَادَ کُلُّہُمْ اَخُوۃُ اللّٰهِ ثُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنْ مُحَمَّدًا  
 سَاعَۃً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَدِ وَالْاَلَامُ کُلُّہُمْ اَخُوۃُ اللّٰهِ الْاَبَدُ الْاَبَدُ  
 حَسْبِی اللّٰهُ وَلَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْاَبَدُ س دی یا اللہ پروردگار ہماری  
 اور پروردگار چھپنے کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق تو پروردگار ہی گیارہ نہیں کوئی شریک نہیں آیا اسہ  
 پروردگار ہماری اور پروردگار چھپنے کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی تیری ہیں  
 اور رسول تیری یا اللہ پروردگار ہماری اور پروردگار چھپنے کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 سب بہاؤ ہیں آپس میں یعنی شریک ہیں دین میں نبیوں کا اعتبار نہیں جیسا کہ جاہلیت میں تھا یا اللہ پروردگار  
 ہماری اور پروردگار چھپنے کی کہ مجھ کو مخلص واسطی اپنی اور اہل میری کو ہر ساعت میں امور دنیا میں اور آخرت  
 میں ای صاحب بزرگی اور بخشش کی بس یعنی ثامیری خوشی اور رضا مندی اور قبول کردہ عالمیری  
 خدا تیرا بہت بڑا ہی بڑا کھاتہ ہی مجھ کو اللہ اور اچھا ہی کار ساز یعنی جو کوئی اس کی کرم پر اعتماد کرے

مہات و سکی کو کفایت کری خدا تعالیٰ بہت بڑی نافرمانی کے یہ سب سی ابو داؤد ابن سنی فی **ف**  
 ہر ساعت میں کہ کوئی ساعت تیری طاعت سی خالی نہ ہو برابر ہی کہ یہ ساعت مشغول ہو ساتھ امر دنیا کی یا  
 عقبی کے بہر حال خلاص سی اور تیری طاعت سی میں اور میری اہل خالی نہ ہوں کہ ذکر الفخر **اللَّهُمَّ إِنِّي**  
**أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ** سس **مَصْنَعِي** یا اللہ تحقیق میں بنا کر پنا  
 ہوں ساتھ تیری کفر سی اور محتاج گسی اور عذاب قبر کیسی نقل کے یہ سب سی حاکم ابن ابی شیبہ  
**إِنِّي اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ عِصْمَةً لِّأَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ**  
**فِيهَا مَعَاشِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمِكَ**  
**وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِيَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَظْطِي لِيَا مَنَعْتَ وَلَا مَرَادَ لِيَا فَضَّلْتَ**  
**وَلَا تَقْصِمُ ذَا الْجِدِّ مِنْكَ الْجِدِّ سس حَب** یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ کہ کیا ہی فونی اور  
 سبب بچاؤ کام میری اور سنوار میری لئی دنیا میرے وہ کہ کی ہی فونی اور حسین معیشت اور زندگی  
 میری یا اللہ تحقیق میں بنا کر پنا ہوں ساتھ تیری ساتھ خوشنودی تیری کے غضب تیری سی اور پناہ  
 پکر تا ہوں ساتھ عفو تیری کے عذاب تیری سی اور پناہ پکر تا ہوں ساتھ تیری یعنی ساتھ رحمت تیری کی عدا  
 تیری سی نہ ہر گز منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دوسری فونی اور نہیں کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی فونی اور نہیں  
 کوئی پہرہ کرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا فونی اور نہیں فائدہ دیتی ہی تمہند کو عذاب تیری سی و لیتندی  
 یہ سب سی ابن حبان فی **ف** سبب بچاؤ کام میری کہ دین نگہبان سب چیزوں کا ہی جیسے کہ فرمایا ہی حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی حاصل اسکا یہی کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ کافروں سی لڑوں یہاں تک کہ گواہی  
 وحدانت اللہ تعالیٰ کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ جب یہ سب  
 باتیں کر لگی اپنا خون اور مال جسی بچاؤ نیکی لکر ساتھ حق اسلام کی یعنی سبب تقصیر کی حد پہنچاؤ لگا  
 اور حساب اونکا اللہ پر موقوف ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور

اصلاح دنیا کی ساتھ حاصل ہوئی و جمیع حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی امور طاعت پر اور سلامت کہتی  
 ہی آفات سے کہ موجب خلل وقت کی ہیں کہ ذکر النعم اللہم اغفر لی خطائی و عذنی اللہم ھدی فی الصلح الاموال  
 و الاخلاق لا یغدر فی الصالحات ولا یصرف شیئاً الا انت \* یا اللہ بخش میری امی وہ گناہ کو جو کہ کسی کی نہیں  
 اور قصہ کسی کی نہیں یا اللہ راہ دکھا مجھ کو طرف اچھی علموں کی اور  
 نہیں بہتر کوئی بری علموں کو مگر تو نقل کے یہ بزرگانی اللہم انی اعوذ بک من عذاب النار و عذاب القبر  
 و من فتنة الحیا و الموات و من شر المسیم الدجال \* عو مس یا اللہ تحقیق میں بناؤ مانگتا ہوں  
 ساتھ بڑی عذاب و دوزخ کی کسی اور عذاب فہر کی کسی اور فتنہ زندگان کی کسی اور فتنہ موت کی کسی اور  
 کا فی دجاں کی کسی نقل کے یہ بزرگانی اللہم اغفر لی خطایا یدی و ذنوبی کلھا اللہ العسی  
 و احیی و انا نفی و اھدی فی الصلح الاموال و الاخلاق انہ لا یغدر فی الصالحات  
 لا یصرف شیئاً الا انت \* مس ط سی یا اللہ بخش میری گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام  
 گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکھ مجھ کو اور زنی دمی بکھو اور راہ دکھا مجھ کو طرف نیک علموں  
 اور نیک خلقوں کی تحقیق نہیں راہ دکھانا ہی طرف نیک علموں کے اور نہیں بہتر کسی بری علموں کو کوئی مگر تو  
 نقل کے یہ بزرگانی ابن سنی نے اللہم اھدنی و اھدنی فی دینی و دینی فی دینی و اھدنی و اھدنی  
 لی فی رہتی \* یا ط ص یا اللہ سنوار میری امی دین میرا اور فراخ کر میری امی معیشت میری گہر میری  
 اور برکت دی میری امی بیج رزق میری کی نقل کے یہ بزرگانی ابو یعلیٰ نے ف و فراخ کر معیشت  
 گہر میری میں کہ دون محنت اور مانگی کی حاصل ہووی یا مرا دیہ ہی کہ میری فہر گشت و گری کہ ذکر النعم اللہم  
 ربنا رب العالمین و السلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین \* ص  
 ہی ہذا کہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوسن خبری کہ بیان کرتی ہیں کافر اور سلام ہووی رسولوں پر اور  
 تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالموں کے نقل کے یہ بزرگانی ابن سنی نے ف اس آیت میں بیج ہی

اور  
 بعض  
 اور  
 بعض

اور خدا و سلام ہی و کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی و قرأ من صلواتہ علیہ وسلم یحییہ علی  
 رأسہ و قال سبحان اللہ الذی لا الہ الا هو الخیر ما احکم اللہ اذ حب علی الطہم و الخیرین \*  
 سرطس سی : اور یہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتی اور فراغت پائی نماز اپنی سی پہریتی وایان ہا ہینا  
 سر مبارک اپنی پر یعنی اگی کی جانب سر کی پرا و کہتی شروع کرنا ہون میں ساتھ نام خدا کی وہ جو نہیں کوئی عبود و گرو  
 بخشنی و الامہیان با اللہ و در کر محی فکر اور غم نقل کی یہ ہزار فی اور طہرانی فی اوسطین اور ابن سنی فی  
 معلوم کیا چاہتی کہ ان حدیثوں میں بہت سی چیزیں نماز کی بعد کی پڑھنی مذکور ہون پس یہی لازم نہیں ہی کہ ہمیشہ  
 پڑھا کر ہی بلکہ جب قد سب یا بعض اور میں سی پڑھی گا موجب حاصل کی فضیلت اور اتباع سنت کا ہو گا اور ظاہر  
 یہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ پر تھا نہ یہ کہ سب دعاؤں پر تمام اوقات میں  
 مواظبت کرتی تھی پس امام محی الدین نووی فی لکھا یہ کہ استغفار کو سب ذکر و نماز کی پہچ پی مقدم کہی  
 اور بعضوں فی لکھا یہی بعد اوسکی اللہم انت اسلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ بعد ہر تک پڑھی کذا ذکر الشیخ  
 ابن حجر المکی اور جانا چاہی کہ مراد بعد نمازی متصل نمازی پڑھنا بغیر فرق کی مراد نہیں ہی کہ یہ محال ہی بلکہ مراد  
 یہی کہ ایسی چیز در میان نماز اور ذکر کی نہ واقع ہو کہ توابع نمازی نہ ہو اور ایسی چیز میں نہ مشغول ہو کہ عرف میں  
 اوس مشغول ہوئی کو قبلہ اعراس اور زبان ذکر کیسی گنیں اور اگر اتنا سکوت کر ہی کہ عرف میں اوس کو بہت  
 نہ جانیں تو یہی ضرر نہیں رکھتا ہی میں بعد فراغ نمازی سی جو کچھ کہ وجہ مذکور پڑھنا چاہی ہی نماز کی ہی پس اگر سنتوں  
 کی بعد یہی اذکار پڑھی گا نماز کی بعد ہی پڑھنا کہلا و گیا اگر جہاں آیا ہی کہ اوسی سنت نماز پر پڑھی اوسکو اوسی سنت پڑھنا  
 چاہی و اما علم کذا ذکر الفخر و ذکر صلوات الصبح و ثنائین و جلالتہ و ہدیت سن طس سی \*  
 قیل ان یقولہ ہدیت سن لا الہ الا اللہ و خدا لا شریک لہ کہ الملک و لہ الحمد و یحیی و  
 بید الخیر و هو علی کل شیء قدیر عشر مراتب سن مائۃ مائۃ طس اور پڑھی چھی نماز صبح کی  
 یہ کہ وہ موثر ہی ہوئی ہو دو یا نو اپنے یعنی جسطرح الحیات کی ہی با تو موثر کر مینا ہی اوسی طرح بیٹی ہوئی پڑھ



ترمذی کی روایت میں زیادہ آیا ہے اور میدہ بخیر احمد اور طبرانی کی روایت میں رزمین انکی اور بلکھنی ہائین  
اور لفظ منها کا متعلق نصف کا ہی مقصود ہے کہ جب طبع الحیات کی لہی مٹیابی اور مٹی پر مٹی ہو پڑی و بعد  
صلواتی الصبح والمغرب ایضا قبل ان یسکلم اللہ صلاحتہ اجر فی من الناس سبعم صلات ۷۷  
حب ۷۷ اور پڑھی بھی نماز صبح اور مغرب کی یہی پہلی کلام کرینکی یا اللہ بجا ملک و گسیات بار نفل کے ہند بودا  
نسائی ابن حبان فی حدیث شریف میں آیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جب صبح کو یا شام کو نونی ہو پڑی  
اور مرگیا اور سن میں بارہا میں ہو دیکر تج کو خلاصی آگ و دوزخ کسی کذا فی الشکوۃ و بعد صلوة الفحی  
اللہم یتک احوال قاتل قاتل ۷۷ اور پڑھی بھی نماز چاشت کی یا اللہ ساتھ  
مدد تیری کے مانگتا ہوں میں مقاصد اپنی اور ساتھ مدد تیری کے مل کر تا ہوں میں اور جنگ کر تا ہوں دشمنوں دین  
اور ساتھ مدد تیری کی جہاد کر تا ہوں میں نفل کے بہن سنی فی واذا دعی الی طعام فلیجب ۷۷  
دبت سن ۷۷ اور جب بلایا جاوی کوئی طرف کہانی کے پس چاہیے کہ قبول کرے اور حاضر ہو و فی نفل کی  
میتہ بودا و ترمذی نسائی نے ۷۷ حاضر ہو و و اسطی خاطر یہاں سنی مسلمان کے ظاہر امر کا یہ چاہتا  
کہ وجب ہو اس صورت میں اگر قبول نہ کرے کما کہنگار ہو کا جیسکا بودا و دنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کی ہے کہ جب کوئی بلایا جاوی اور قبول نہ کرے پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اسکی اور میتہ اس تقدیر  
میں ہے کہ اس مجلس دعوت میں بارہا میں مثلاً ساتھ برات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر و غزہ کے  
نہو والا قبول نہ کرنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور بعضوں فی قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہے اور بعد حضور  
کی کہنا کہانی کا جستبار کہنا ہی سنت یا وجب حاضر ہونا ہے اور کہنا مستحب ہی اگر روزہ دار نہیں ہے  
اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنی والا کہانی سنی رنجیدہ ہو تو افطار کرے اور کہنا وی ہر روزہ قضا  
رکعت کی کذا ذکر الفخر و کما یسمی و لیمة الفرمین ۷۷ دق عوجہ اور خصوصاً قبول کرے کہانی شادی  
نفل کے میتہ بودا و دین ماجا ابو عوانہ فی حدیث ولیمہ اس کہانی کو کہتی ہیں کہ دلہن یا دو لہا ضیا



کری نزدیک عقد نکاح کی بازخاف کی اور اکثر علما کہتی ہیں کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتی ہیں مستحب  
 ہی ہی اور کہا ناموافق حال خاوند کی موجودگی سے قبول کرنی اور اس کی کو بعضوں نے جواب کہا ہی اور بعضوں  
 فرم لکھایا اور واجب ہونا قبول کا کتنی چیزوں سے ماقبط ہو جاتا ہی کہا تاثر یہ کہ ہوا یا تخصیص تو نگروں کے ہونا میں  
 بڑی ہون یا دعوت کری سبب جاہ اپنی کے یا دکرنا محبت پر ہوا وہاں خلاف شرع شریف کی چیزیں ہون  
 ان صورتوں میں قبول کرنا واجب نہیں ہوتا اور دودنی زیادہ کرنی میں اختلاف کیا ہی علمانی بعضوں نے  
 مکروہ کہا ہی اور امام مالک نے ایک ہفتہ تک تو نگروں کو مستحب کہا ہی کذا ذکر الفرجان کان صلاۃ  
 مَرَدَّتْ سِیِّئٌ پِسْ اگر ہو وی مہمان روزہ دار دعا کر نفل کے یہیہ سلم ابو داؤد ترمذی سنائی ہے  
 دعا کری دعوت کرنی والی کے لہی ساتھ مغفرت اور برکت کی اور احتمال رکھتا ہی یہیہ معنی ہون کہ نماز پڑھ کر  
 وَدَعَا وَبَوَّكَتْ دَقَّ عَوَّیْ اور دعا کری اور برکت مانگی یعنی بارک اسد فیکہ نفل کی یہیہ ابو داؤد  
 ماجہ ابو حاتم نے قَاذَا فُطْرًا قَالَ ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعَرُوقُ وَثَبَتَ الْاَوَّلُ جَزَاءً اِنْ سَاءَ اللَّهُ  
 مَرَدَّتْ سِیِّئٌ اور جب افطار کری پڑھی گئی چاہے سبب پانی پینی کے اور مزہ ہو میں رنگین اور ثابت  
 ثواب اگر چاہی اسد تعالیٰ نفل کی یہیہ ابو داؤد سنائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ  
 کُلُّ شَیْءٍ اِنْ تَفَضَّلَ عَلَیْ ذُنُوبِیْ مَوَسِّقِیْ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی ساتھ وسیلہ  
 تیری کی وہ جو فراخ ہو ہی یعنی گہریا ہی ہر چیز کو یہہ کہ بخشی تو میری لہی گناہ میری نفل کے یہہ موقوفاً حاکم  
 ماجہ ابن سنی نے قَاذَا فُطْرًا عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرْتُ عِنْدَ کُمْ الصَّائِمُونَ وَاکَلْتُ لِحَاکُمْ اَلَا تَبَارَکَ  
 وَصَلَّتْ عَلَیْکُمْ الْمَلَائِکَةُ دَقَّ حَبَّ دِہْ پِسْ اگر افطار کری نزدیک ایک قوم کی یعنی ضیافت  
 ہی افطار کریں نزدیک تمہاری روزی دار اور کہا میں کہا تا تمہارا نیک کار اور بخشی جا میں اور تمہاری  
 فرشتی نفل کے یہیہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد نے دَفَّ اَدَابِ رَوْزِیْ کی یہیہ کہ محفوظ رکھی جان اور  
 اور کان کو برسی بانوں سے اور لایعنی سے پس جسنی نہ چوڑا جو تہہ اور گناہ کی باتیں اور غیبت اور فحش و غیرہ میں

بی اسد کو حاجت یہ کہ چوڑی دہکبانا اور چنیا اپنا پس اکثر روزہ دارین کہ نہیں ہی اونکی لئی روزہ اونکی سی  
 مگر با پس اور بہو کہ یہ رمضان صدیون صحیح سی ثابت ہوتا ہی پس اگر کئی روزہ دار سی کوئی پس کچھ بنا  
 بگنا ہون ساتھ اسد کی تحسی میں روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہودی کہی ہوتا ہی سی والا دلی روزہ کی  
 چپانی کے لئی اور کم کہا وی کہانا نسبت اور وزن کی اور اظہار کری پہلی ستارونکی بگنا کے اور پہلی نماز  
 مغرب کی اور اظہار کری خرامی ترب اگر وہ پنا وی خشک پر یا میوہ سی یا شیرینی سی اگر کچھ بنا وی باقی  
 اور تھر دیر کر کہا وی اگرچہ ساتھ مگر یا کہوت پانی کی ہودی کہ فرما یا ہی حضرت فی فرق چار سی روزی میں اور  
 میوہ کی روزی میں کہانا سحر کا ہی اور موجب برکت کا ہی اور فرض روزی رمضان کی میں اور سخت پذیر وین  
 اور نوین دسویں محرم کا کو اوس سی کفارہ ایک برس کے گنا ہون کا ہوتا ہی اور نوین بفر عید کا کفارہ دو برس کے  
 گنا ہون کا اوس سی ہوتا ہی اور تین روزی ہر مہینے میں کئی طرح سی آئی ہیں مگر اکثر حضرت تیرویں چودہویں ہند  
 رکبتی ہی کہ جنکو امام بیض کہتے ہیں سفر اور حضر میں انکو ترک نہیں کرتی ہی اور حضرت پیر اور حضرات کو بھی روزہ  
 رکبتی ہی اور فرماتی ہی کہ ان دو نوین میں بخشا ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور اعمال بندوں کی اوپر عرض ہوتا  
 پس دوست رکبتا ہون میں کہ عرض کی جاوین عمل میری اور میں روزی سی ہون اور چہ روزی سوال میں جنکو  
 شش عید کہتے ہیں فرما یا اونکی حق میں کہ جو کوئی رمضان کی روزی رہی اور چہ سوال کی تو ہوتا ہی گویا عام زمانہ  
 روزہ رکبتی کہانی مشکوٰۃ و وظائف النبی اور اور ہی روزی حضرت سی ثابت ہوی میں خوف درازگی کی لئی  
 کفایت کیا بڑی گنا ہون میں دیکھا جاوے اِذْ لَخَصَّرَ الطَّعَامَ فَلْيَسِّمْ اللَّهُ وَ لِيَا كُلَّ مَائِلَةٍ بِحَسْبِ  
 خَمْرَتٍ مِّنْ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحِثُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَا يَدَّكَرُ سَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ جَدَّ  
 مَسْ يَد اور جب اوی کھانا پس چاہی کہ بسم اللہ کی اور کہا وی او سطرف سی کہ قرب او کی ہی یعنی اگلی اپنی  
 سی ساتھ دانی تا اپنی کی نقل کی یہہ بخار سی سلم غرض میں کسی بخت میں شیطان خلال کرتا ہی اپنی پر  
 کہانی کو کہ نہ کر کیا جاوی نام خدا کا اور یہ یعنی بسم اللہ نہ بڑی جاوی نقل کی یہہ سلم اور دوسری سی

ف یعنی قادر ہو یا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوسمین اور موجب سنگدلی اور ناد  
 اور کرنی گناہوں کا کردہ بنا ہی اوسکو سبب نام لینی اللہ تعالیٰ کی پس جو نام اللہ تعالیٰ کا اولین بادربان  
 میں باآخرین بیلیا مہر چلال نہیں کر سکتا اس حدیث میں اشارہ ہی اسپر کہ خطا بسم اللہ کہنا کفایت کرنا  
 مگر اولی بہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کھی اور احبار العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ فی لکھا ہی کہ پہلی نوالہ پر  
 بسم اللہ کھی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن اور سبب ہی کہ پکار کر بسم اللہ کھی تو  
 اور نہ کو ہی یا و اجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کھی بہت ہی خوب ہی اور علماء فی اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ  
 کہنی مستحب ہی یا واجب سفر سعادت والی فی کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک وجہ ہی اور اکثر  
 فقہاء کی نزدیک مستحب اور دین ہائے ہی کہا ہی سب علماء کی نزدیک سنت مودہ ہی اور قسطنطنیہ  
 لکھا ہی کہ اپنی ہائے کی جگہ ہی کہا ناوجب ہی اور اوسکی ہائے کی جگہ ہی کہا نا حرام اور بہ اوس صورت میں  
 جو کہا نا ایک طرح کا ہوا اور جو مختلف قبرین کا ہوشل میونکی درست ہی جد ہی چاہی جن کر کہا و کی کہ اور  
 اور مستحب ہی کہ کہانی کی پہلی اور سچی ہائے دہوی اور چکنی ہائے رات نہ گذاری کہ منہ ہی اور نین  
 ہی کہا دی ساتھ اعانت چوہی کی اور اسفل اور گرد اگر گدائی کسی کہا و ہی نہ اعلیٰ اوسکی ہی اور اسط  
 اوسکی ہی اور چہر ہی سی گوشت نکلا ہوا اور روتی نہ کافی اور بعد فراغ کی اونٹلیان اور برتن چائے  
 اور سترخان پر جو کچھ گرا ہی اوس ہی مٹی وغیرہ چٹا کر کھا جا و ہی اوس ہی پر شیطان کی لمی پڑا ہوا نہ جو  
 اور کہا دی دوزخا نو یا اوکڑو یا وایان پا وں کھرا کر کر اور نہ کہا و ی چارزا نو اور نہ لیت کر اور نہ کھری  
 ہو کر اور نہ سند وغیرہ پر ہتھیر کر بطور تکبرین کی اور نہ خان پایہ دار پر اور نہ نشتری ہالی میں اور نہ  
 کری کہانی کو اور نہ سونگی اوسکو اور نہ پیونگی اوسمین اور بہت گرم نہ کہا و ی اور عین العالمین  
 لکھا ہی کہ پیر کزی برتن پیتل تانبی کے میسون لکڑی ور مٹی کی برتن میں ہی اسکی کہ اقرب ہی طرف اور  
 کی لیکن وضو کرنا پیتل تانبی کی برتن میں حضرت ہی ثابت ہی ہو ہی میں ہوا اب اگر یہ سنن زوائد میں

ایک طالب کو چاہی کہ ہر قول اور فعل میں دل اپنا خالی نہ کرے یعنی بجا لانی ان ادواب وغیرہ میں  
 رضا مندی اللہ تعالیٰ کی اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملحوظ رکھنی تا عبادات عبادات ہو جاوے اور  
 باوہی اور ضروری طلب لال کی کرسی کہانی اور پینی وغیرہ ہا میں اور بہت پرہیز کرے حرام اور شبہ سی کہ جسکا کہانی  
 پینا اور لباس حرام کا ہوتا ہی نہیں قبول کیجاتی دعا او سکی اور غار او سکی اور جو گوشت او سکی بنائی  
 لائق تر ساتھ آگ کی پوتائی اور صل کلی اور مقصود اصلی یہ ہے کہ کفایت کرے اور قدر ضرورت کی یعنی  
 چند لقمی کھاوے کہ قائم رکھیں بیٹ او سکی کو یا تہائی بیٹ کھاوے اور تہائی پانی اور تہائی دم کی لقمی خالی  
 رکھے سپر ہرگز زیادہ نہ کرے کہ بہت کھانا بڑا ہی دل بردہ ہوتا ہی اور سنگدلی ہوتی ہی اور علوم غیبیہ کی درواز  
 بند ہوتی ہیں اور رات دن میں ایک بار کھاوے لیکن اگر خوف ضنعت کا ہووے تو دو وقت کچھ کھاوے  
 اور بہت پرہیز کرے نہج کہ پینی ہی لذیذ کہانی اور پینی میں عین العلم میں ایک حدیث روایت کی ہے کہ ہر  
 میری کی وہ لوگ ہیں کہ غذا او سکی جاتی ہیں ساتھ نعمتوں کی بڑھتا ہی اس سے گوشت اونکا اور بہت اونکی کھانے  
 اور لباس طرح طرح کی ہیں پس یاد رکھ ان اصول کہ اور نہ غافل ہو انسی میں تحقیق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہیں سیر ہوئی بجکی روٹی سی دوون پی در پی کہی اونہیں کھائی حضرت فی چپاتی اور کبری بریان اور  
 نہیں حق ہی واسطی انسان کی مگر بیچ ٹکری ٹی خشک اور کپڑی کے کہ دفع کرے گرمی سردی کو اور کپڑی  
 اوسمین واسطی دفع سردی گرمی کے اور زیادہ سپر حساب ہی کہ حساب لبیا جاوے گا بندہ جن قیامت کی  
 پس عاقل کو پرہیز چاہی سین مگر واسطی ضرورت دینی اور بدنی کی کذا فی وظائف النبی قال یا رسول

اللہ انا نأکل ولا نشبع قال فلعلاکم تأکلون متفرقین قالوا نعم قال فاجتمعوا  
 اکل اطعماکم واذکر واسم اللہ میسر لکم فبہ ہوق دس عرض کیا صحابہ فی ای سؤل  
 کی تحقیق ہم کہاتی ہیں اور سیر نہیں ہوتی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی پس شاید کہ کہانی ہو جسکا  
 عرض کیا اونہوں فی مان اسطرح ہی فرمایا حضرت فی جس جمع ہو تم اور کہانی اپنی کی اور یاد کرو نام خدا

برکت کیجاوسی گئے تھارسی لئی اوسین نقل کے یہاں باجوہ ابو داؤد سنائی ہے جمع ہونا اور ذکر کرنا نام خدا تعالیٰ کا ہر ایک موجب برکت کا ہی اور جو دو نو چیزیں جمع ہوں برکت زیادہ ہودی کہ اور اگر  
 وَأَمَّا الصَّالِحَةُ فِي السَّائَةِ الْمُسْمُومَةِ الَّتِي أَهْدَتْهَا إِلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ إِنَّ أَذْكَرَ اسْمِ اللَّهِ  
 وَكُلُّهُ أَفَّا كَلَّمُوا لَيَصِيبَ أَحَدًا مِنْهُمْ شَيْءٌ مَسَّسٌ ۝ اور حکم کیا صحابہ کو بیچ وقت حاضر ہونی گوشت  
 بکری زہر طائی گئی تھی وہ جو بیچا تھا اس کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ بی بی زینب بی بی  
 کی بی بیہ کیا کرنا نام خدا تعالیٰ کا اور کہا و پس کہا یا صحابہ بی یعنی بسلم اللہ کہہ کر پس بیچا کسی کو اور میں  
 سی کہ یعنی ضرر نہر کا نقل کے یہاں حکم فی ف حکم کیا صحابہ کو یعنی بعد طلاع اسکی کہ نہر آلودہ سی کا نقل کے  
 ازراہ معجزہ سرور عالم کی خبر دی تھی کہ ذکر الفجر فی حدیث مسیرہ صلی اللہ علیہ وسلم و آبی بکری  
 إِلَى بَيْتِ أَبِي الْوَيْثُورِ وَكَلَامِ الرُّطَبِ وَاللَّحْمِ وَشَرِبَهُمَا أَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا  
 هُوَ النَّعِيمُ الَّذِي سَأَلْنَا عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا كَسِبَ عَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هَذَا  
 وَضَرَبْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ فَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى بَرَكَاتِهِ فَإِذَا شَبِعْتُمْ فَقُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ  
 أَشْبَعُنَا وَأَمْرًا وَسَاءَ نَأْتُمُّ عَلَيْهِمَا وَأَضَلَّ فَإِنَّ هَذَا أَكْفَأُ هَذَا ۝ اور بیچ حدیث صحابی پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرف گھرا بی بیہم صحابی کے اور کہا بی بیہم کی کچھ روٹ کر اور  
 گوشت کو اور بی بیہم کی پانی کو تو ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پچھی  
 جاؤ گی تم اوس سی یعنی اداسی شکر اسکی ہی دن قیامت کی پس جب کہ و شوار ہو بی بیہمات صحابہ پیغمبر صلی اللہ  
 وسلم کی پر فرمایا حضرت فی حبوت کہ پیچو تم اور پاؤ تم اسکی کو اور ڈالو یا تہا پی یعنی کھانا شروع کرو پس  
 کہانی بن ہم ساتھ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب بیرو طوک تم پس کہو سبح تعریف ثابت ہی و مطلق خدا  
 جسنی سیر کیا ہوا اور سیراب کیا ہوا و نعمت دی ہوا اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت دی ہی پس تحقیق یہ کہنا بد کہ  
 اس نعمت کا اور عہدہ اداسی شکر اس نعمت کیسی ہر بلا تا ہی نقل کے یہاں حکم فی ف حاصل اور متعہ قصہ حدیث

یہی کہ ابوہشیم ایک صحابی تھی درخت کچورونکی اور بکران بہت سی کہتی تھی حضرت سرور عالم منع ان صحابہ کرام  
 اونکی بان رونکی افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تھی اونکی بی بی فی بہت خوشی سی تھا یا جب ابوہشیم انہی نہایت  
 خوشی سی عرض کیا کہ فدایہو دین تمہری ما باپ میری اور بہت سی باتن خاطر داری کی کہ کر باغ من اوس  
 باغ کو دینا کہ ہر قسم کی کچورین حاضر کین اور آپ ابوہشیم تباری کہا فی من شول ہوئی بعد اوسکی گوشت بکری کا  
 تیار کر کے حاضر کیا جب تناول فرما چکی اور پانی نوش کر چکی یہ حدیث ان ہذا ابو النعمان حرکت فرمائی جب صحابہ  
 و شوارہوا کہ اگر ایسی چیزوں پر مواخذہ ہوا کیا ہتھکانا ہی تو تدارک اوس سوال قیامت کا تعلیم کہہ دیا کہ اذکر النعمان

وَاِنْ نَّسِيَ السَّنِيَّةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْيُعَلِّمْ لِيَوْمِ اللَّهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ ۚ ذٰلِكَ مِنْ حَبِّ مَسٍّ  
 اور اگر پہول جاوی کوئی سہم اسد کہنی پہلی کہانی کی پس کہی سہم اسد کہنا ہون اول کہانی من اور آخر کہانی من نقل کی  
 یہ ابو داؤد و ترمذی ساسی ابن حبان حاکم فی کتبہم اسد یعنی وقت یا و آئی کی در میان کہانی کی ابو بصیر  
 کہانی کہی اگر بعد کہانی کے یا و آوی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَكَلَ مَعَ مُحَمَّدٍ قَرِيبًا اَوْ ذِي عَاهَةٍ قَالَ لِيَوْمِ اللَّهِ  
 نَفَقَةٌ يَا لَللَّهِ وَتَرَكَا عَلَيْهِ ۚ ذٰلِكَ مِنْ حَبِّ مَسٍّ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ سَاسِيًّا اَوْ شَرِبَ سَاسِيًّا  
 آف قایے کی کھی کہنا ہون من ساتھ نام خدا کی اوس حال من کہ اعما و کرا خول اور نوش کرنا ہون اور نقل  
 کی یہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی فی ف ساتھ آف والی کی کہ مبتدا ہوئی کسی اور جگہ  
 میں بیار ہون لگیا فی والیون کہ کہ لو کہ او نکو باعتبار و ہون لگیا فی والی گئی من والا بشرع میں کوئی من ایک کا  
 دوسری کو لگتا نہیں اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر جگہ کی ساتھ کہنا درست ہی اور ایک اور حدیث من  
 آیا ہی کہ جزامی سی ہاگ مہیا کہ بیگناہی شیر سی طہین و و فوضہ ثون من یہی کہ پر ہر کرنا اوس سی جائز ہی اور  
 ساتھ کہنا فبیلہ نقل کے سی ہی پس اگر نقل حاصل ہی کہ وای اور نہیں تو بھی کذا ذکر الفخر فَاِذَا اَفْرَغَ مِنْ  
 اَلْاَكْلِ وَ الشَّرْبِ قَالَ لَللَّهِ حَمْدٌ اَكْبَرُ اَطْيَبُ مَبَارَكٌ اَفْضَلُ غَيْرُ مُكَلَّفٍ ذٰلِكَ مِنْ حَبِّ مَسٍّ وَ اَلَا  
 مَسْفُوفٌ عَنْهُ رَبِّيَا ۚ ع ۚ و جب باغ ہوئی کہنا کہانی سی اور پانی منی ہی یعنی دونوں سی یا ایک

اور اثباتاً جادی و مستوفیان کہی سب تعریف ثابت ہی خدا کی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چہرہ  
گئی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی ای ب ہماری قبول کر حمد ہماری نفس کے یہہ تجاری اور چارون نے **ف**  
نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہیں کی گئی اوس سی یعنی پوری نہیں ہی سبب نہ ادا ہوئی حق اوس کی  
تجاسر ہوئی قدرت انسان کی نہ چہرہ کی گئی بلکہ ہمیشہ مشغولی ہی ساتھ اوس کی باوجود نقصان کیفیت کی اور نہ بی پروائی  
گئی اوس سی بلکہ ہمیشہ لازم ہی سبب پی و پی ہوئی نعمون کی ہر لحظہ لہو کہ ذکر الفخر الحمد للہ الذی کفانا  
و آخر و لنا غین ملکین لا ملکین ہر **ح** یہ سب تعریف ہی اوس اس کی لئی کہ کفایت کیا جاسکے ضرورت  
ہماری کو قسم کہانی وغیرہ سی کفایت کیا اور یہ اب کیا ہو کر حالی کہ اللہ تعالیٰ نہ کفایت کیا گیا ہی اور نہ شکر کیا  
کیا نقل کے یہہ تجاری **ف** نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی نہ ہو اوس کو کفایت نہیں کر سکتا بلکہ وہ بہو گنا  
کافی ہی کہ ذکر الفخر الحمد للہ الذی اطعمنا و سقنا و جعلنا من المسلمین **عہ** ہی سب تعریف ہی  
واسطی اوس خدا کی کہہ لایا ہو اور پلا یا ہو اور کیا ہو سلا و نسی نقل کے یہہ چارون فی اور ابن سنی فی الحمد  
للہ الذی اطعم و سقی و سق و جعل لہ محرجا **د** سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی  
کہہ لایا ہو اور پلا یا ہو اور کیا ہو سلا و نسی نقل کے یہہ چارون فی اور ابن سنی فی الحمد  
بن حبان فی **ف** انسان کیا یعنی سبب پیدا کرنی و انہوں کی چہانی کی لئی اور لعاب کی نرم کرنی کی لئی اور زینا  
کی پہرہ کی لئی موندہ میں اور غلجی کے لئی کہ ذکر الفخر الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام و سقنی  
من غیر حی می و لا قوہ **د** ق م س ہی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہہ لایا  
جکو یہہ کہا اور نصیب کیا جب کو یہہ غیر حلیہ اور حرکت اور قوت کی میری طرف سے نقل کے یہہ ابو داؤد و ترمذی  
حاکم ابن سنی و اذا اکل الطعام فليقل اللهم باریک لنا فيه و اطعمنا خیرا منه **د**  
م س ہی ہر اور جب کہا وی کہا نا پس چاہی کہ کہی یا اللہ بרכת کر تجاری لئی اس میں اور کہہ لایا ہو سلا و نسی نقل کے  
یہہ ابو داؤد و ترمذی ابن ابی شیبہ فی فان کان لبنا فليقل اللهم باریک لنا فيه و سقنا خیرا منه **د**

افتق پر اگر ہو دی کہانا دود پس چاہی کہ کبھی یا پس بکرت دی چاہی لئی اس میں اور زیادہ کر سکو پس نقل  
 کی سیدہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ فی **ف** معلوم ہوا کہ دود سب کہانوں سی بہتر ہی کہ اور کہانوں کی طرح اس میں  
 سیدہ نہ فرمایا کہ اس سی بہتر ہو دی کہ ذکر الفخر ان اللہ لیرضی عن السید ان یا کل الا کلمۃ **ف**  
 عَلَیْهَا اَوْ تَشْرَب الشَّرْبَ یُحْمَدُ عَلَیْهَا مَدَّتْ سَی حَتَّى تَحْتَقِ اسد نقلاً البدر راضی ہو رہی  
 سیدہ سی اور دوست رکھتا ہی سیدہ کہ کھا دی ایک بار کھا پس تعریف کر دی خدا کی اور پھر پاجوئی ایک بار پیا پس تعریف  
 کر لی اسکی اور سہر نقل کیے یہ سلم ترمذی سی ابن سنی فی **ف** اکلہ جو زبیری پڑھی معنی اسکی بیان  
 اور جو پیش سی پڑھی معنی اسکی نوالہ کی ہوگی کہ ذکر العلی واذا غَسَلَ یَدَہُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا  
 یُطْعَمُ مِّنْ عَلَیْنَا فَصَدَّانَا وَاطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَلَّ بِلَاہِ حَسَنَ اَبْلَدًا نَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَنِ مَوْدِعِ  
 اَنْ لَا مَسْکَا فَا وَلَا مَلْکُفْ رِ وَلَا مَسْتَعْنٰی عَنْہُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ مِّنَ الطَّعَامِ وَیَسْقٰی مِّنَ الشَّرَابِ  
 وَکَسٰی مِّنَ الْعَرِیِّ وَهَدٰی مِّنَ الضَّلٰلَہِ وَاصْبِرْ مِّنَ الْعِیِّ وَفَضَّلَ عَلٰی الْکَثْرِ مِّنْ خَلْقِیْ  
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ **مس** اور جب دہر ہوئی ہاتھ اپنی کہی سب تعریف ہاتھ  
 اس خدا کی لئی کہ کہلاتا ہی اور نہیں کہلاتا یا جاتا یعنی سب اسکی محتاج اور جو کسی کا محتاج نہیں احسان کیا ہے  
 پس سیدہ ہی راہ دکھائی ہو یعنی طرف امور دین و دنیا کی اور کہانا کہلاتا ہو اور پانی پلایا ہو اور ہر نعمت خوب  
 انعام کی ہو سب تعریف ہی واسطی خدا کی در حالی کہ وہ نعمت نہیں ترک کی گئی ہی اور نہ بدلہ کی گئی ہی اور نہ تا  
 کی گئی ہی اور نہ بی پروائی کی گئی اس سی یعنی بلکہ ہمیشہ محتاج اسکی ہیں سب تعریف ہی اس خدا کی لئی کہ کہلاتا ہو  
 کہانا اور پلائی ہو پانی کے چیز یعنی پانی اور دود وغیرہ اور پہنایا ہو تنگی پن سی اور راہ بتائی ہو گمراہی  
 اور دنیا کیا ہو انہی پن سی یعنی ننگا اور گمراہ اور زیادہ کیا ان سب سی محفوظ رکھا اور بزرگی دی اور بہتر  
 کی اور لوگوں سی کہ پیدا کیا بزرگی دینی سب تعریف ہی واسطی اس پروردگار عالموں کی نقل کی یہ سی ابن  
 حبان حاکم فی **ف** نہ بدلہ کی گئی یعنی ساتھ ادائی شکر کی اسکی مقابلہ میں اسکی کہ اللہ تعالیٰ کی انعام جان



بولن بدو اور کتابی نہ شکر کی گئی بلکہ ساتھ مقدور بشری کی شکر اور سکا ادا کرے ہیں کذا ذکر  
 الفرح واللحم اشبعت و امرؤیت ففقتنا و مرزفتنا فاکثرت و اظبت غزذنا و موص  
 لا اندیر کیا توئی اور سیراب کیا توئی پس گوارا کر کہا بی مین ہمارے کو کہ انجام خیر و اور رزق دیا توئی ہمو  
 پس بہت دیا توئی اور اچھا کیا حال ہمارا پس یادہ کر مگو نعمتیں اور برکت ہی نقل کے بہتہ تو فانا بنی  
 فی و ید غولہا حل الطعام اللہم بآرک لہم فیما رزقتہم فاعفہا لہم و امر حمہم \*  
 مرت سن مص \* اور دعا کری کہلا فی والی کی لئی یا اللہ برکت دی او کی لئی بیج اوس چیز کی کر دو  
 اسی توئی او کو پس بخش او کو اور مہربانی کر او پر نقل کے یہ سلم ترمذی سی ابن ابی شیبہ نے  
 اللہم اطعم من طعمی و ہنق من سقائی \* حدیث یا اللہ کہلا میوی بہشت کی او کو کہلا مجھ کو  
 اور پلا او کو کہ پلایا مجھ کو نقل کے یہ مسلم فی ف پلا یعنی پانی حوض کو ترکا اور شراب طور یا مرا کہا نا  
 پانی دنیا کا ہو کہ دنیا میں محتاج نہ ہو اور اگر دو نومرا در کہیں اولی ہو کذا ذکر الفرح و اذا لبس شیئا قال اللہم  
 انی استلک من خیرہ و خیر ماھولہ و اعود ذلت من شرہ و شر ماھولہ \* سی ابو جہنی  
 کچھ پڑ تو کی یا اللہ تحقیق میں مانگا ہوں تجس پہلائی اسکے اور پہلائی اوس چیز کی کہ نہ پڑا یا گیا سی اسکی  
 لئی اور پناہ پڑا ہوں میں اتہ تیری برائی اسکے سی اور برائی اوس چیز کی کہ نہ پڑا یا گیا سی نہ پڑی اوسکی یعنی وہ  
 اور غریبی نقل کے یہ سن فی ف پہلائی اوسکی یہ کہ خیرت سی بدن پر ہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سی  
 سی نہ پیونجی اور پہلائی اوس چیز کی کہ نہ پڑا یا گیا سی یہ اوسکی لئی کہ نہ پڑا یا گیا سی پڑ تو کی لئی اور سرد  
 گرمی دور کرنی کی لئی پس اسی قصدی پیون میں نہ واسطی تیز و سردی یا استعمال اوسکا طاعت میں ہو  
 کذا ذکر الفرح و ان کان جد ید اسما یا شیعہ عا مہ ان فیضا ان غیرہ ثم یقول اللہم لك الحمد  
 انت کتبتہ استلک خیرہ و خیر ما صنع لہ و اعود ذلت من شرہ و شر ما صنع لہ ہر  
 ت سن حب مس \* اور جو ہو وی لباس نیا ذکر کرنی او کو ساتھ نام اوسکی لکڑی ہو یا کرتہ ہو او کے

پہر کی یا اسد تیری ہی تعریف ہی تونی پہنایا مجکو یہ یعنی بغیر شفقت میری کی مانگتا ہوں میں تجھی پہلائی ایک  
 اور پہلائی دوسر چہیز کی کہ بنا یا گیا ہی یہ واسطی اوسکی اور پاد مانگتا ہوں میں تجھی پہلائی سکی ہی اور برائی  
 اوسچیز کی کہ بنا یا گیا ہی یہ واسطی اوسکی نقل کے یہہ بوداؤ و تر مذی نہای ابن حبان خاکم فی **ف** و ذکر کری  
 سائبہ نام اوسکی کی یعنی کہی مثلاً **رَفَعَنِي اللَّهُ بِرُوحِهِ الْعَامَّةِ وَأَوْكَسَانِي إِثْرَ الْقَيْنِصِ** اسطی اور کپڑوں کا نام لیکر کہی اوسکے  
 بعد **اللهم آخر تکلم پر ہی کذا ذکر اعلیٰ الحمد لله الذی کَسَانِي مَا أَقَارِي بِهِ عَنِّي وَمَا أَجَلُّ بِهِ فِي حِلْمِي**  
**بَاقِ مَصْنُوعِ** سب تعریف ہی اشد کی لئی جسی پہنائی مجکو وہ چیز کہ دہانیا ہونین سائبہ اوسکی ستر  
 اور زینت کرنا ہونین سائبہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کے یہہ تر مذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ فی  
**لَيْسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الذی کَسَانِي هَذَا** اور **رَفَعَنِي قَتْبِي** **مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غَيْرَ كَلَمَا**  
**تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ** **بَاقِ مَصْنُوعِ** **وَمَا أَخَّرَ** **دَرَجَةً** اور جو کوئی پہنی کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہی  
 ہی خدا کی لئی جسی پہنایا مجکو یہ لباس اور دیا مجکو یہ بغیر حیلہ کی تجھی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی اوسکی لئی جو  
 کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی ہی نقل کے یہہ بوداؤ و تر مذی ابن ماجہ حاکم فی اور بوداؤ کی ایک روایت میں  
 یہہ ہی تائی اور وہ گناہ کہ چھپی کئی ہیں یعنی اگلی پہلی گناہ بخش جانی ہیں **وَأَذْأَسَامِي عَلَى أَصَابِيهِ** **ثَوْبًا جَدِيدًا**  
**قَالَ لَهُ تَبَيَّنِي وَخَلِيفَةُ اللَّهِ** **بَاقِ مَصْنُوعِ** اور جب دیکھی یا اپنی پر کپڑا بنایا کہی اوسکی لئی پرانا کر ہی  
 اور بدلی اوسکی دی اسد کپڑا اور نقل کے یہہ بوداؤ و ابن شیبہ فی **ف** **بَاقِ مَصْنُوعِ** **وَمَا أَخَّرَ** **دَرَجَةً**  
 فراخی رزق کے **أَبْلَ وَأَخْلَقْتُ ثُمَّ أَبْلَ وَأَخْلَقْتُ ثُمَّ أَبْلَ وَأَخْلَقْتُ** **بَاقِ مَصْنُوعِ** **وَمَا أَخَّرَ** **دَرَجَةً** پرانا کر اور پرانا کر پرانا  
 کر اور پرانا کر پرانا کر اور پرانا کر نقل کے یہہ بخاری بوداؤ و فی **ف** یعنی عمر تیری دوازہ سو  
 سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکر اعلیٰ **فَاذْأَخْلَعَ نَبِيًّا لَهُ فَاسْتَرَمَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْحَرِّثِ وَعَوَّسَ**  
**أَنْ يَقُولَ لِيهِمُ اللَّهُ** **بَاقِ مَصْنُوعِ** **وَمَا أَخَّرَ** **دَرَجَةً** اور اس کی کپڑا اپنا پس پر وہ درمیان آنکھوں جن کی اور ستر  
 کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کے یہہ ابن ابی شیبہ ابن مسنی فی **ف** یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت بسم اللہ

جنت میں دیکھ سکتی ہے ستر اوسکا و اذہم یا مری فلین کہ رکعتیں میں غیر الفرضہ نہ لیقل اللہ  
 اِنی استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرک و استلک من فضلت العظیم فانک تقدر  
 ولا اولک و تعلم ولا اعلم و انت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان ہذا الامہ خیر  
 لی فی دینی و معاشی و عاقبتہ امیری او عاجل امیری و اجلہ فاقدمہ لی و تیرا کہ اِنی تم

بامرک لی فیہ و ان کنت تعلم ان ہذا الامہ شر لی فی دینی و معاشی و عاقبتہ امیری او  
 عاجل امیری و اجلہ فاصرفہ عنی و اضر فی عنہ و اقدر لی الخیر حیث کان ثم امری

یہ دو بخ عہدہ اور جب قصد کری کسی کام کا پس چاہی کہ پڑھی دو رکعتیں سوا فرض کے پہلے یا تحقیق  
 بن نبی مانگتا ہوں تجسی اس کام میں سائبہ و علم تیری کی اور قدرت مانگتا ہوں تجسی او پر پانی خیر کی تہا

وسیلہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہوں تجسی طلب یا فی فضل بڑی تیری سنی پس تحقیق تو قدرت رکھتا ہے  
 ہر چیز پر اور نہیں قدرت رکھتا میں کسی چیز پر اور جانتا ہی تو اور نہیں جانتا میں اور تو بہت جانتا و الہی خوا

پوشیدہ باتوں کا یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام بہتر ہے میری لئی دین میری میں اور زندگانی میری میں  
 اور انجام کار میری میں یا اس جہان میں اور اوس جہان میں پس حکم اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور اس کے

اوسکو میری لئی بہر پرکت دی میری لئی اوس میں اور جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام برابری میری لئی دین میری میں  
 اور زندگانی میری میں اور انجام کار میری میں یا اس جہان میں اور اوس جہان میں پس میری اوسکو عجیب

بجگو اوس کے اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی ہلکائی جہان کہیں ہو وی ہر پراضی کر بجگو ساتھ اوسکی نقل کی  
 یہ بخاری اور چاروں نے جب قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد نہ کہتا ہو اوسکی کرنی نیکانی

میں مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند امیکلی نہ مانند کھانی اور پینی مقرر کی کہ اس میں استخارہ نہیں چاہیے  
 اور بہ سطح استخارہ نکلیا جا وی کرنی واجب اور مستحب میں اور چوڑی حرام اور کمرہ کی میں پس استخارہ پہلے

سی جہات اسکی حق میں مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑتا ہی پڑھی دو رکعت اگر دو رکعت سنو

اور تخیل اسجد اور شکر الوضو میں سی بھی پڑھ کر یہ دعا پڑھی جائے لیکن اولیٰ ہی ہے کہ جدی و دو گیت  
پڑھی اور جس وقت چاہی پڑھی سو وقتوں مکروہ کی اور سورت جو نہی چاہی پڑھی اور بعضی روایت میں قل یا ادر  
اسی ہی سیطرہ احبار العلوم میں ہی اور اگلی علامہ سی ہی منقول ہے اور او عاجل امر میں لفظ او کا حافظہ  
حجر بنی شک راوی کا لکھا ہے یعنی فی دینی و معاشی و عاقبتہ امری فرمایا یا ان تبنون لفظون کی عوض عاجل امر  
و آجلہ فرمایا یہ کام یعنی جو کہ پیش رکھتا ہوں اور مردود ہوں کرنی نکر فی اسکی میں مثل سفر وغیرہ کی اور جائز  
کہ ہذا امر کہہ کر حاجت اپنی ذکر کری دلیسی یا زبان سی اللہ اعلم کہ اذکر الفخر اور ایک روایت میں بعد ذکر کرنی ابتدا  
دعا کی بدلی اللہ ان کنت تعلم آخر تک کی یون آیا ہے ان کان خیرا فی دینی و معاشی و عاقبتہ امری  
و عاقبتہ امری فاقد عمرہ لی و قاتلہ لی و بارک لی فیہ وان کان شررا فی دینی و معاشی  
و عاقبتہ امری فاخر فی عتہ و اضر فی عتہ و قد رانی الخیر و سر ضنی یہ حب  
مص یہ اگر ہو وی یہ کام بہترین میری بن اور آخرت میری بن اور زندگانی میری بن اور انجام کام میری  
پس حکم کر اور مہیا کر اسکو میری لئی اور اسان کر اسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اور سب  
ہو وی یہ کام بہترین میری بن اور آخرت میری بن اور زندگانی میری بن اور انجام کام میری بن پس  
پہر اسکو محسب اور پھر محسب کو اس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی مہلاشی اور راضی کر محسب  
اسکی نقل کے یہاں جان ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت میں بعد انکان کی یون آیا ہے  
خیرا لی فی دینی و خیرا لی فی معیشہ و خیرا لی فی عاقبتہ امری فاقد عمرہ لی و بارک  
لی فیہ وان کان غیر ذلک خیرا لی فاقد میری الخیر حیث ما کان و سر ضنی یہ قدر  
حب یہ اگر ہو وی یہ کام اچھا میری لئی دین میری بن اور اچھا میری لئی زندگانی میری بن اور اچھا  
میری لئی انجام کام میری بن پس حکم کر اور مہیا کر اسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اور سب  
سوا اسکی بہترین میری لئی پس حکم کر میری لئی مہلاشی کو جان کہین کہ ہو اور راضی کر محسب مہلقہ برکتی

نقل کہ یہ ابن جہان فی اور اور ایک روایت میں یون ہی خیر لی فی دینی و معیشتی و عاقبتہ  
 امری فاقدرہ فی و کثیرہ فی و ان کان کذا و کذا اللہ امر الذی یؤید شرک لی فی دینی  
 و معیشتی و عاقبتہ امری فاقدرہ عتیٰ ثم اقد سر لی الخیر ایستما کان لاکول و لا حق  
 الا بالہ حب اگر ہو وی یہ کام بہتر میری لی دین میری میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار  
 میری میں پس حکم کر اوسکو میری لی اور اسان کر اوسکو میری لی اور اگر ہو وی ایسا اور ایسا  
 کری یعنی ساتھ لفظ کذا و کذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکھتا ہی برا میری لی دین میری میں اور  
 زندگانی میری میں اور انجام کار میری میں پس بہر اوسکو جسی بہ حکم کر میری لی بہلائی کو جہان بود  
 نہیں ہی بجا گناہوں سی اور نہ قوت عبادت پر گرا ساتھ ہوا اسد کی فضل کے یہ ابن جہان اور ایک  
 روایت میں بعد ائقہ کہ بعد ترک کے یون آیا ہی و اسالت من فضلك و رحمک فاما  
 بعد لا یملک لہما احک سواک فانک تعلم و لا اعلم و تقدروا لا اقدر و انت  
 علام الغیوب اللہ صم ان کان ہذا الامر الذی یؤید خیر لی فی دینی و فی  
 دنیا ہی و عاقبتہ امری فوفقہ و سہلہ و ان کان غیر ذلک خیر لی فوفقنی  
 الخیر حیث کان ہر اور مانگتا ہوں میں تجسی بہلائی فضل تیری سی اور رحمت تیری سی پس  
 تحقیق فضل اور رحمت بچ ہا تہ قدرت تیری کی میں کہ نہیں مالک ہی اون دونوں کا کوئی سوا تیری میں  
 تو جانتا ہی اور نہیں جانتا ہوں میں اور قدرت رکھتا ہی تو اور نہیں قدرت رکھتا میں اور تو بہت جانتا  
 والا ہی غیب کی باتوں کا با اسد اگر ہو وی یہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکھتا ہی اوسکا استجارہ کرنی والا  
 بہتر میری لی دین میری میں اور دنیا میری میں اور انجام کار میری میں پس توفیق دے اوسکی اور اسان  
 کر اوسکو اور جو ہو وی ہوا اسے بہتر میری لی پس توفیق دے تجھ کو واسطی خیر کی جہان بود ہی نقل کی  
 یہ بزار فی فان کان نزاجا فلیکتم الخطبۃ ثم لیتوصفا فیحسن و ضوئہ ثم

مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ لَحِمَ اللَّهُ وَيُحْيِيهِ ثُمَّ لَيْقُلَ اللَّهُ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ  
وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ كَانَ تَرَكْتُ أَنْ فِي فَلَانَةٍ وَكَيْسِيَّةً بِاسْمِهَا خَيْرٌ لِي فِي  
دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَافْضَلْهُمَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِينِي وَآخِرَتِي  
فَافْضَلْهُمَا لِي بِحَسَبِ مَسْأَلَتِي جَوَابِي وَهَذَا مَعْنَى جِسْمِي لِي اسْتِخَارَهُ كَرَامِي بِحَسَبِ جَوَابِي كَرَامِي  
كَرِي سَلَمَتِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِسَلَامَتِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ  
كَ تَعْرِيفِ كَرِي خُدا تَعَالَى كِي اَوْر بَزْ كَرِي سَلَامَتِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ  
هَوْنِ مِيْنِ اَوْر جَانَتِي تُو اَوْر نَبِيْنِ جَانَتِيْنِ اَوْر تُو بَهْتِ جَانَتِيْنِ وَالا هِي غَيْبِ كِي بِاَتُونِ كَا بِهَرِ جَانَتِي  
هِي تُو كِه تَحْتِي سَبِيحِ فَلَانِي عَوْرَتِ كِي اَوْر ذَكْرِ كَرِي اَوْر كُو سَا بَهْتِ نَامِ اَوْر كِي سَلَمَتِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ  
كِي نَامِ اَوْر عَوْرَتِ كَالِي كِه جِسْمِي بِهَرِ كَرِي اَوْر اَرَادَهْ كِه تَابِي بِهَلَامَتِي هِي مِيرِي لِي دِيْنِ مِيرِي مِيْنِ اَوْر دُنْيَا  
مِيرِي مِيْنِ اَوْر آخِرَتِ مِيرِي مِيْنِ بِسَلَامَتِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ  
بِهَرِ اَوْر  
حَاكِمِ فِي وَفِ جِسْمِ مَقْدَرِ كِي هِي بِهَرِ جِسْمِ مَقْدَرِ كِي هِي بِهَرِ جِسْمِ مَقْدَرِ كِي هِي بِهَرِ جِسْمِ مَقْدَرِ كِي هِي  
اَلْحَمْدُ كِي قُلُوبِ بِهَرِ اَوْر دُوسَرِي مِيْنِ قُلُوبِ اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر اَوْر  
وَلَا تُؤْمِنُ اَوْ اَقْضَى اَللّٰهُ رَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُوْنُ لَكُمْ اَخِيْرَةٌ مِّنْ اَمْرِ مِّمَّنْ قَضَى اَللّٰهُ رَسُوْلُهُ  
صَلَّ عَلَآ اٰلِ بَيْتِنَا اَوْر دُوسَرِي مِيْنِ وَرَبِّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَخِيْرَةٌ بِحَسَبِ اَللّٰهِ  
تَعَالَى عَمَّا يُشِيرُوْنَ وَرَبِّكَ يَعْلَمُ مَا لَمْ يَحْضُرُوْهُمْ وَمَا يَلْبِسُوْنَ وَهُوَ اَللّٰهُ اِلَهٌ اَلَا تُهَمُّ اَلْحَمْدُ فِي الْاَوَّلِ  
وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اَلْحَمْدُ اَلِيْهِ رَحْمَةً اَوْر اَسْ حَبِيْبِ مِيْنِ دُوسَرِي جَايِ جَوَ لَفْظِ دُنْيَايِ كَا لَفْظِ اَيَاتِ شَاهِدِ  
اَسْاَرَهْ هِي سَبْرِ كِه دِيْنِ وَدُنْيَايِ وَآخِرَتِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ  
اَفْضَلِ هِي اَوْر سَبْرِ كِه بِصُوْرَتِ هُو اَوْر تَقْوَى كِه تَابِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ وَضُو كَرِي بِهَرِ

اَسْتَحَارَهُ اللَّهُ وَمِنْ شَفِيقٍ بِهِ تَرَكَهُ اَسْتَحَارَهُ اللَّهُ بِمَسِّ تَيْلِ بَخْتِی مِثْلِ اَدَمَ کَبِی مِثْلِ  
 چاہی اوسکی خدا تعالیٰ سی اور بختی مِثْلِ اَدَمَ کَبِی ہی چوہڑا اوسکا استخارہ کو خدا تعالیٰ سے  
 نقل کیے بہہ حاکم ترمذی فی ف معنی استخارہ کی طلب خیریت کی ہیں اسد تعالیٰ ہی جسطرح کہ حدیث  
 میں گذری اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ  
 کی تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورۃ فرقان اور روایت ہی جامع الاصول میں کہ ہرگز زیانکار نہ ہوا  
 وہ شخص کہ جسنی استخارہ کیا خدا تعالیٰ سی اور مذمت نہ اوٹھائی جسنی کہ مشورہ کیا اوفقیہ  
 جسنی کہ مبارک روی کی معیشت میں اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اؤکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 لی کہ اسی انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اسد تعالیٰ سی اوسکی لئی سہتہ بارہر ویکہ جو  
 کہ تیری دلین القا ہو سپر حرأت کر کہ وہی بہتر ہی اوستخارہ مختصر ایک روایت میں آیا ہی اللہم خیر لی  
 وَخَيْرِي وَلَا تَخْلِنِي اِلَى اَحْتِيَارِي یعنی اسی اسد پسند کر میری لئی اور اختیار کری میری یعنی جو مناسب  
 جانی تو اور نہ سوچ مجھ کو طرف اختیار میری کہ اذکر الفخر وان تولى عقد الخطبة ان الله

لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَتَسْعِيْنُهُ وَتَسْتَفْهَرُ وَتَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَفْهَسْنَا مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا  
 مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ فَلَا مِضْلَ لَهُ وَمَنْ يُّضِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ  
 الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَكُمْ وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا  
 اللّٰهَ الَّذِي تَبَايَعْتُمْ بِهِ وَالْاَكْرَهَ حَامِلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْكُمْ قَرِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
 اتَّقُوا اللّٰهَ حَتّٰى تَقَابِلُوْهُ وَلَا تَمُوْنَنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَتَقَوْا  
 فَاَنْتُمْ سَالِكُوْا سُبُلَ الصّٰلِحِيْنَ اَلْعَمَلُ الْكَمَلُ لَا يَهْدِيْهِ عَمَلٌ مِّسْ عَوْدٌ اور جو متولی ہو دوی نکاح باندہنی کا یعنی جو  
 نکاح کسیکا باندہنی پس خطبہ اوسکا بہی کہ سب تعریف اسد کی لئی ہی تعریف کرتی ہیں ہم اوسکی اومدنی

میں ہم اوس سی اور خوش چاہتی ہیں ہم اوس سی اور بہاؤ مکتبی میں ہم ساتھ خدا کی برائیوں بھونچنے کی کیا  
 اور برائیوں بھونچنے کی سچی جگہ اور وہ کہاوی خدا میں نہیں کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کر ہی جسکو  
 وہ پس نہیں کوئی راہ دکھانی والا اوسکو اور گمراہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تمہارا نہیں کوئی اثر کر  
 اوسکا اور گمراہی دیتا ہوں میں یہ کہ تحقیق محمد بنی اوسکی ہیں اور رسول اوسکی اسی لوگو ڈرو پروردگار اپنی  
 جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس کے جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا  
 اور پھیلائی دو نو سہی مرد بہت اور عورتیں اور ڈرو خدا سی جسکی نام سہی مکتبی ہوا پس میں اور ڈرو کہ اب یعنی  
 کاشی سی پر پھر کرو اور آپس میں محبت رکھو تحقیق اللہ ہی ہر گناہگار سے تمہارا سب باتوں اور احوال پر مطلع سی اپنی  
 لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مومن مگر اور تم مسلمان ہو یعنی تمہارے اسلام پر  
 قائم رہو اسی وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات استوار یعنی جو ہر شے نہ بلا کر و سنوار دیگا خدا  
 واسطی تھلے عمل تمہاری پڑھی ساری آیت نقل کیے یہ چاروں نے اور حاکم اور ابو عوانہ نے **ف** باقی آیت  
 اخیر کی یون ہی وہ فیض لکھ دو تو لکھو من یطیع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما یعنی اور خوش گنا اللہ سی  
 گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانی گا اللہ تعالیٰ کا اور رسول و سکینا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا مراد کو پہنچا  
 پس یہ آیتیں پرہیز کرنا واجب و قبول کرنا یعنی دو ہا سی یون کہی طاعتی عورت فی بدلی انہی رعبوں کی نفسانیا  
 تیری زنی اور زوجیت میں دباؤ فی قبول کیا وہ کہی قبول کیا میں پس اس ایجاب و قبول کے ساتھ دونوں  
 کا بھی شرط ہی بغیر گواہوں کی نواح درست نہیں ہونی کا اور آیت میں جو فرمایا جسکے نام سی مانگتی ہو پس  
 یعنی ایک دوسری سی اوسکی نام پاک کا وسیلہ کرنا مانگنا ہی اور ایک دوسری کو قسم دینا ہی اوسکی نام بزرگ کی  
 اور ایک روایت میں بعد لفظ و رسول لکھی کہ شہادتیں میں ہی ہر قدر زیادہ سی اس مسئلہ کے بالائے کثیرا  
 وَتَذَرُ بَابَ يَدِي السَّاعَةِ مَنْ يَطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا  
 وَلَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا



پہنچا اور انکو ساتھ حق کی حالت ہر کہ خوشخبری دینی والی بن اور دُرانی والی پہنچا اور انکو اکی قیامت کی نصیب  
 اور سی جو شخص ہر کہ خدایتالی کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق اوسنی راہ سیدی پائی اور جو کوئی  
 نافرمانی کری اسد اور رسول کے پس تحقیق وہ نہیں نقصان پہنچا تا ہی مگر جان اپنی کو اور نہیں نقصان  
 پہنچا تا ہی خدایتالی کو کچھ نقص کی بہہ بود و آودنی اور ایک روستہ میں بعد پہلی دعا کی بہہ دعا پڑھنی آئی ہی و  
 نَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يَطِيعُوْهُ وَاَطِيعُ رَسُوْلَهٗ وَنُسَبِّحُ رَحْمٰتِهٖ اِنَّهٗ وَنَحْتَسِبُ سَخَطَهٗ  
 قَاتِمًا لِّحَنِّبِهٖ وَلَهٗ مَوَدَّةٌ اور مانگتی ہیں ہم اسد سی بہہ کری ہر کہ اوں لوگوں میں سی کہ اطاعت کرتی  
 ہیں اسد کی اور اطاعت کرتی ہیں رسول اوسکی کے اور پیروی کرتی ہیں خوشنودی اوسکی اور جنتی ہیں  
 اوسکی یعنی اون چیزوں سی کہ سبب غصہ کی ہوں پس سو ایک کے نہیں کہ ہم ساتھ اوسکی ایمان لائی اور  
 اوسکی مطیع ہیں نقل کے بہہ موقوف بود و آودنی وَ يَقُوْلُ لِمَنْ تَرٰوْجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ خ  
 ہر کہ اور کہی واسطی اور شخص کہ کراخ کری برکت دی اسد تعالیٰ تیری لئی یعنی اولاد پیدا ہونے کی بہہ بخاری  
 سلم فی و بَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَنَا فِیْ خَیْرِ عَالَمٍ حَب مَس اور برکت اوار  
 اسد اور تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تہا سی بیچ بھلائی کی نقل بہہ چاروں فی اور ابن جان  
 حاکم فی و بَارَكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ خ مَس س جاکہی پس برکت اوار سی اسد اور تیری نقل کی  
 بہہ بخاری سلم ترمذی نسی فی و لَمَّا تَرَوْجَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلَیْہِ فَا طَمَہٗ وَ دَخَلَ الْبَيْتَ  
 فَقَالَ لِقَاطِمَہٗ اَبِیْہِ زَمَّجَہٗ فَمَا مَتَّ اِلَیْ فُقِبَ فِی الْبَيْتِ فَا نَتَّ فِیْہِ مَاءٌ فَا خَذَ مَوَّ  
 جَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَمَّا تَقَدَّ مَیْ فَقَدَّ مَتَّ فَتَضَمَّ بَیْنَ ثَدَیْہِمَا وَ عَلَیْ رَاسِہَا  
 وَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ وَ ذُرِّیَّتِہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَذِیْنِ  
 فَا دُبَّتْ فَضَبَّتْ بَیْنَ کَفَیْہِمَا وَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ وَ ذُرِّیَّتِہَا مِنَ الشَّیْطَانِ  
 الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَالَ اَسْتُوْیْ بِمَاءٍ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیْعَتُ الَّذِیْ یُرِیْدُ فَمَلَأَتْ الْقَعَبَ مَاءً



بیہوش کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی اور بیٹوں کا بھی قریب اسی خمدار کی بربانی یعنی کہ  
 کم ایک سو چالیس قدم مہر ام حبیبہ کا چار سو دنیا رسوں کا تھا کہ ذکر الفخر و الشیخ رفع الدین رحمہ و اذا  
 دخل باہلہ اوستری مر فیما قلنا خذ بنا صیتر صا بدس ص اور جب اوی کوئی دلی  
 اپنی کی پاس یعنی پہلی مرتبہ مرد عورت ایکجا جمع ہو دین یا خریدی بزدہ پس چاہی کہ پکڑی بال پیشانی  
 اوسکی نقل کی یہ بودا و دسای ابوعلی سے **ف** گویا یہ شہرہ ہی اپنی قبضہ اور تصرف میں  
 کرنی کا اور ایک روایت میں ہی کہ بعد کپڑی کی یہ دعا پڑھی تم **لِقَدْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ**  
**مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْہِ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْہِ**  
**دَقْ صَ صَ** یہ پہر کہی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی بھلائی اسکی اور بھلائی جو  
 کی کہ پیدا کی توئی اوسکو اور یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اسکی سی اور  
 اوسچیز کیسی کہ پیدا کی توئی اسکو اور اسکی نقل کے یہ ابو داؤد ابن ماجہ سی ابوعلی حاکم فی وکذا  
**فِی الدَّائِمَةِ وَیَا خُذْ بِنُفُوسِنَا مِنَ الْبَعِیْرِ دَسَ ص** اور اسطرح کری بیچ جا رہی  
 اگر کہوڑا وغیرہ خریدی بال پیشانی کی پکڑ کر پہلی دعا پڑھی اور پکڑی بلندی کو مان اونٹ کی نقل کی یہ  
 بودا و دسای ابوعلی **نی ف** یعنی جو اونٹ خریدی بجای بال پیشانی کی بلندی کو مان کی پکڑو  
 دعا پڑھی و کان اذا اشتري مملوکا قال اللهم بَارکْ فِیْہِ وَجَعَلْہُ طَوِیْلَ الْعَمْرِ  
**کَثِیْرَ الرِّزْقِ مومض** اور تہی بن مسعود جو بوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتے تہی یا اللہ بک  
 دی بہری لئی اسمین اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کے یہ موقوفہ ابن ابی شیبہ  
**و اکثر الرزق کی دوسری معنی یہ ہیں کہ اسکو سب رزق و باقی رزق کا کہ خوب کما دے کہ اذکر**  
**وَ اِذَا ارَادَ الْجَمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَآ**  
**سَافَعْنَا بِسْمِ** اور جب ارادہ کری کوئی جماع کا کہی ساتھ نام خدا کی یہ کام کرتا ہوں میں یا اللہ

جنگلو شیطان سی اور روور کہہ شیطان کو اس چیز کی نصیب کری تو جنگلو یعنی اولاد نقل کے صحیح  
**وقت** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت صحبت کی بہ دعا پڑھی ہو اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان  
 اس کو نہیں ضرر کرے گا کہی یعنی نہیں سلط ہوگی گا اس کی دین پر اور نہیں ظاہر ہوگی کی مضرت اس کی  
 اس کی حق میں کہ اذکر اللہ فی فاذا انزل قال اللہ لا تجعل للشیطان فیما رزقنی نصیباً  
 حق مصدق پس جب منزل ہوئی کہی **واللہ** نکر دھڑی شیطان کے بیچ اس چیز کی نصیب کے نونی  
 جنگلو حصہ نقل کے یہ تھا بن ابی شیبہ بنی وان ابی یونس کی روایت میں اذکر اللہ فی اولاد یہ  
 ف بد اور اگر پیدا ہوئی بچہ اذان دی کان اس کی بن وقت پیدا ہوئی اس کی نقل کے یہ اور  
 ترمذی فی **وقت** مستحب ہے کہ دامن کان میں اذان کہی اور بامین بن کبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ  
 فی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ جس کی بچہ پیدا ہوئی پس اذان کہی دامن کان  
 اور کبیر بامین کان میں کہ اس کو ضرر نہیں کرنی کے ام الصبیان یعنی مرگی اور اذان کہی سنت ہی وقت  
 پیدا ہوئی کی اور جامع الاصول میں رزین کی کتاب سے نقل کیا پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی سورہ  
 حج کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئی اور تخنیک کی اور علمانی کہا ہے شخب ہی کہ حج کی کان  
 کہی ابی ایمنہ کہ ودرتیک من الشیطان الرحیم کہ اذکر اللہ فی وضعہ فی حجرکم وحنکہ بہتم وودعا  
 لہ وکولت علیہ یح **وقت** بد اور کہی اس کو گودا میں اور تخنیک کری اس کو ساتھ کچور کی اور دعا  
 اس کی لئی اور دعا و برکت کی کری اس پر یعنی ایک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کے بہ بخاری سلم فی **وقت**  
 تخنیک اس کو کہی ہیں کہ کچور یا اور مٹھاس چاکر لڑکی کی مالمین لگاوی پس تخنیک ساتھ کچور کی سنت  
 وقت پیدا ہوئی کی اور اگر کچور نہ ملی اور کچہر میٹھی چیز لگاوی اور شخب ہی کہ لگانی والا نیکیجے کہ اذکر اللہ  
 و امر حبلی اللہ علیہ وسلم بتسمیۃ المؤمنین و وضعہ الاذی عنہ و العین **وقت**  
 اور حکم کیا پھر صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتھ نام رکھنی بھیجے کی ساتویں دن یعنی پیدا ہوئی اس کی سی اور ساتھ

ایذا دینی والی چیز کی اوس سے اور حکم کیا ساتھ عقیقہ کی نقل کے یہ ترمزی نے **ف** ساتھ دو رکعتی  
 چیز ایذا دینی والی کے یعنی سب مرداوی اور نہلاوی کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہی ہا توین  
 دن اوس سے دو رکعتی اور عقیقہ یہی کری ساتون دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کی نزد  
 اور نزدیک امام اعظم کی تحت یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور سخت ہی کہ اگر کسی  
 کی لپی دو کبری کری اور اگر کسی کی لپی ایک اور بہتر یہی کہ ہڈی نہ توڑی مذکی جگہ ہسی کاٹ کر نکال دے  
 اور سخت ہی کہ ہتھوڑا گوشت شیریں بھی بچاوی اور مختار ہی کہ نفیم کری اوسکو یا اگر مین بچا کر اپنی اہل گھراوی

کہ لا افرغوا فیہ و لا یفرغوا فیہ **الطیف** اَعُوذُ بِكَ يَا اللَّهُ السَّامَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ  
 سَامَةِ خ **ع** اور تعویذ لڑکی کا یہی پناہ پکڑتا ہون میں ساتھ کلون پوری خدا کی راہی شیطانی کی  
 کاٹنی والی نہ لڑکی کیسی جسکی کاٹنی ہی مر جاوی اور برائی ہر نظر لگائی جائے کیسی نقل کے پیچاری اور چارون اور زیادہ

**ف** پڑھ کر دم کہن یا کلمی من لکھہ کر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو انکلمات کر رقیہ یعنی  
 کرتی تھی اور فرماتی تھی کہ باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تھی ان کلمات کی حضرت

اسماعیل اور حضرت احمق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر واذا افضح الولد فليعلم ان لا اله الا الله  
 اللہ ہی **ی** اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہی کہ سکھاوی اوسکو لا اله الا الله نقل کی یہاں سننے

**ف** شریعت الاسلام میں لکھا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکھاوی بعد اوسکے یہ  
 آیت سکھاوی فقال الله الملك الحق تبارك وتعالى لا اله الا انت انت العزيز الغفار **الکريم** کذا ذکر الفخر وكان اذا افضح الولد

من بني عبد المطلب عليه وقيل الحمد لله الذي لم يتخذ قدا الا لاهية **ی** اور یہی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنی لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کی سی سکھاتی تھی اوسکو یہ آیت اور یہ

کہ سب تعریف و اطی خدا کی ہی جینی نہیں لکڑا یا ساری آیت نقل کے یہاں سننے **ف** باقی آیت  
 یہی **ی** ولم یکن فی الملک ولم یکن ولی من الذل وکبره تکبر یعنی اور نہیں ہی و اطی اوسکی کسی شریک باڈا

بین او نہیں ہی اوسکی لئی دوست بچانی والا دولت سی اور بڑائی بیان کر اوسکی بڑائی بیان کرنا ضروری  
 عَلَى الصَّلَاةِ لِيَسْمَعَ وَاعْلَمْ أَنَّهَا لَسَمِعَتْ وَنَزَّحَتْ لِيَسْمَعَ عَشْرَةَ فَإِذَا أَفْضَلَ ذَلِكَ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيُقَالُ لَا جَبَلَكَ اللَّهُ عَلَى فِتْنَةٍ عَنِّي مَارَوْمَ فَرَزْدَكَ وَأَوْرَاقَ فَرَزْدَكَ فَرَزْدَكَ فَرَزْدَكَ  
 کی سات برسکی عمر کو یعنی عادت ہوئی نماز کی اور جدا کر دیا اور بچپن کا اوسکا یعنی ماسی اور ہمیشہ سی اور اور بچپن  
 سی کہ ایک بچپن پر نہ سو یا کرین وقت پہنچنے کے نو برسکی عمر کو اور نکاح کر دیا اوسکا وقت پہنچنے میں  
 برس کے عمر کو جس جب کر سی یہ یعنی جب یہ طریق مذکور بجا لاوی پس چاہی کہ بیٹا ہی فرزند کو انکی اپنی پہلی  
 نہ گروانی تیکو اللہ بچر فتنہ اور موجب آزمائش اور گمراہی کا نقل کی یہاں سنی نے **ف** یہاں **ہ**  
 آیت کریمہ پر اِنَّمَا آمَوَ الْكُلْمُ وَأَوَّلَادُكُمْ فِتْنَةٌ عَنِ الْمَالِ اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں پس اسکی لئے دعا کی کہ باعث فتنہ کا  
 نہ کر بلکہ نیکیت اور مطیع اپنا کر اور انکی سبب سی ہم گنہگار نہ ہوں **وَإِنْ كَانَ سَفَرًا صَاحِبُ وَقَالَ**  
**أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَخَاتَمَ عِلْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ دَاتِ مَسْحَبٍ**  
 اور اگر سوئی کوئی سفر کرنی والا مصافحہ کر سی مقیم اور کہی سو پناہوں میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور  
 آخری عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر موافق کے یہاں سی بودا و تو رہی حاکم ابن جان نی **ف** مراد انا  
 سی مال ہی با اہل اولاد دیا تمام امور دہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہی **وَأَقْرَبُ**  
**عَلَيْكَ السَّلَامُ بِسْمِ اللَّهِ** اور کہتا ہوں تجیر سلام یعنی دعا کر اہل ہوں سلامتی دنیا اور آخرت کی نقل  
 کی یہاں سی **يَقُولُ لِمَنْ لِي دَعَا اسْتَوْدِعْتُكَ أَوْ اسْتَوْدِعْتُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا يَخْلِبُ**  
**أَوْ لَا يَصْنَعُ وَلَا يَغِيثُ** یہاں سی **طَب** ہوا اور کہی سفر اوس شخص کو کہ رخصت کر رہا ہی سو پناہوں میں  
 تجھی یا ہی سو پناہوں میں تمکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کہی ہوں دوسرا لفظ کہی اوس شخص کو  
 کہ سلامت رہتی ہیں یا نہیں چنانچہ ہوتی ہیں امانتیں پاس اوسکی یعنی ایک روایت میں بجا ہی **لَا تَخْلِبُ**  
 کی **لَا تَصْنَعُ** آیا ہی نقل کے یہاں سنی اور طبرانی فی کتاب الدعائین **وَمَنْ قَالَ لَهُ أَرْبَعُونَ**

فَاَوْصِيَنِي قَالَ لَكَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَوَّلَى قَالَ اللَّهُ أَطْلُقْهُ  
 الْبُعْدَ وَهُوَ عَلَى السَّفَرِ تَسْقٍ ۝ اور جو کوئی کہی مقیم کو کہ ارادہ رکھتا ہوں میں سے  
 پس نصیحت کر چکے کہی مقیم اوسکو لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی شکر اور گناہ نہ کرنا کہ عذاب خدا کی سچی نواہر  
 اسد اکبر کھانا پر بند ہی پس جب بیت پیری سے فکھی مقیم اس کی لئی درازی راہ کی یعنی قریب کر  
 اور اسان کر سپر شفقت سفر کی نقل کی بہتر ترقی سی اینا جہنم تر و تہ لک الله التقوى وغفر ذنوبك

وَكَيْتَرَاكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ ۝ تَسْقٍ ۝ جَعَلَ اللَّهُ التَّقْوَى زَادَكَ وَعَفَرَ ذُنُوبَكَ ۝  
 وَجَّهَكَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ ۝ سَرَطِ ۝ تَوْشَهُ دِي تَجْوَ اللَّهِ بِرِيسْ گاری اور بخشی گناہ تیری اوسان  
 کری تیری لئی بہلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بہلائی کے دی جہان کہ ہووی تو نقل کی بہتر ترقی سی  
 اور ایک روایت میں دعا یوں آئی ہے کہی اسد تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیری اور پیش لائی تیری  
 لئی بہلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کی بہتر ترقی سی ۝ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی پاس حاضر ہوا اور عرض کیے کہ یا رسول اللہ میں سفر کیا جا رہا ہوں پس توشہ دو مجھ کو یعنی دعا کر کہ  
 برکت اوسکی بجائی توشہ سفر کی ہو یا مرا توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرت نے فرمایا زود کہ اسد  
 التقوی یعنی تقوی سچ راہ آخرت کا ہی نصیب کر تجی کہ اسد تقوی اوسنی عرض کیا زبادہ کہی ہو فرمایا  
 غفر ذنوبك ۝ پھر عرض کیا اوسنی زیادہ کہی باب میری فدائیری ہوین فرمایا ۝ وَكَيْتَرَاكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا  
 كُنْتَ كَذَا وَكَرَّ الْفَرَادِ ۝ امْرَأَتٌ عَلَى حَيْثُ أَوْسَرِيَةٍ ۝ أَوْصَاةٌ فِي نَحْوِ صَنِيعِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ ۝

مَنْ مَعَهُ مِنَ السَّالِفِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا  
 تَغْلُوا وَلَا تَغْلُوا ۝ اور جب امیر کرنی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہی تیری  
 لشکر پر چوٹی لشکر پر نصیحت کرتی تھی اوسکو بیچ حق نفس اسکی ساتھ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی تھی  
 بیچ حق ہر امیر ہوں اوسکی مسلمانوں سے ساتھ بہلائی کر سکی یعنی شفقت اور مہربانی ان پر کہنا بہتر ترقی

ہتی قصد کرو جہاد کا ساتھ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت میں اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک  
 کان وغیرہ کا فروں کی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکوں کو قتل کے یہہ سلم اور چاروں اور ایک رویت میں  
 بون ابیہی اطلقوا اسمہم اللہ ویا اللہ وعلی امیۃ رسول اللہ ولا تقسوا شیئا فانہا ولا  
 طفلا ولا صغیرا ولا امرأة ولا تقاتلوا ضمرا عننا تمکرموا واصلحوا و احسنوا ان اللہ  
 یحب المحسنین ۛ ۛ ۛ جاؤ تم بکرت و ہونہی ہو ہی ساتھ نام خدا کی اور مدد چاہتی ہو ہی ساتھ خدا کی اور نہ  
 رہی والی اور پورین خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودہ بنتی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت  
 کرنا تم غنیمت میں اور جمع کرنا تم لوٹن اپنی کو اور درست کرو معاملت آپ کی اور حسان کرنا تم تحقیق خدا  
 دوست رکھنا ہی نیک کاروں کو قتل کے یہا بوداؤ دنی ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ فوت لڑکی  
 کی نہ کہتا ہو اور صلح و مدیرتانی والا نہ ہو اور جو مدیر وغیرہ میں شراب ہو مار ڈالی اور نہ عورت کو لڑکی  
 عورت لڑنی والی بافتہ انگیز جو جائز ہی مارنا اور سکا ابیہی حال ہی چوٹی لڑکی کا جو اولاد سرداری کو اور  
 احسان کرنا یعنی نیک کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نکی اوس سی لائق اوس کی کہ جیسی کہ حدیث میں آئے ہیں  
 کہ جب قتل کرو اچھی طرح قتل کرو پس اوس کی حق میں ہی حسان ہو گا اور جمع کرنا لوٹن کو اور صرف کرنا  
 اوس میں مگر جو چیز کہانی پنی کی قسم ہی کہ رہی سی بکر جائیگی اور حاجت اوس کی نہ کہتا ہو رضا بقہ نہیں  
 خرچ میں لاوی کذا ذکر الفجر فاذا مشی امعصۃ قال اطلقوا علی اسم اللہ اللہم اعناہم ۛ ۛ ۛ  
 پس جب چلتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ شکر کی یعنی رخصت کی لہی فرماتی ہو چلو تم اعماؤ کی ہو  
 اور فرات خدا کی یا اللہ مدد کر انکی نفس کے یہا حکم کی و اذا اسرا کہ سفر اقال اللہ تمکرموا  
 و بک احوال و بک اسمیں ۛ ۛ ۛ اور جب ارادہ کری کوئی سفر کا کہی یا اللہ ساتھ قوت میری کے  
 حکم کرنا ہوں میں اور ساتھ مدد میری جلد کرنا ہوں یعنی دشمن کے مکر و دفع کرنی کے لہی اور ساتھ مدد میری  
 جلد ہوں نہیں قتل کے یہا ہر احمدی و ان خاف من عدوہی غیرہ فقراء و کلاب و قراش



اَمَّا مَنْ كَلَّ سَعَةً مَوَدَّةً وَرَجَدَ رَمِي كُوفِي دُشْمَن سِي كَادُمِي سَوَاو سِي سِي مِثْل دَرَنده جَانُور  
 کی اور بجایر کی اور قرض کی اور جلنی دُشْمَن کی اور سوانکی سسی پس پڑنا سورہ لایلاف کا سبب  
 امن کا ہی ہر برائی سسی کہ پیش آئی سبب دُشْمَن وغیرہ کی یہ ہو قوف ہی **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سسی نہیں منقول ہی بلکہ قول ابو الحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہے کہ وہ اولیا کبار سسی ہیں ابو طیار  
 روایت ہی کہتی ہیں کہ میں ارادہ سفر کا رکھتا تھا اور ڈرتا تھا اوس سے پس ابو الحسن با پس حاضر مرکز کہ میں  
 دعا کی کہ اس غم سے نجات پاؤں پس انجو فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرے یا ہی در اور دُشْمَن  
 کی طرف سسی رکھتا ہی پس چاہی کہ لایلاف پڑے کہ وہ امن ہی ہر برائی سسی پس ابو طیار کہتی ہیں کہ میں  
 پڑا اوسکو کوئی چیز یاد دینی والی بات ملک مجھی پیش نہیں آئی کہ ذکر الفخر **ف** کہ ہا صنف  
 یہ عمل لایلاف کا مجرب ہی **فَاِذَا وَصَعَ رِجْلُهُ فِي الْكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا اسْتَوَى عَلَى ظُهُرِهِ**  
**قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ**  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثٌ قُرْآنِ اللَّهِ أَكْبَرُ ثَلَاثٌ قُرْآنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُرْآنِ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ**  
**نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ ذَرْتُ سَبَبَ أَمْسٍ بِرَجَبٍ**  
 کری سوار پاؤں رکھنی کا رکاب میں یا اوس میں کہ قائم مقام رکابی ہو کہی نیم اللہ پس جب بیٹھ چکی جانور  
 کی بیٹ پڑے سب تعریف ہی وسطی خدا کی پاکی ہی اوس خدا کو کہ تا بعد کیا ہماری لئی اسکو اور زمین  
 ہی ہم اسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہر طرف پروردگار اپنی کے البتہ رجوع کرنی والی ہیں پھر  
 کہی تین بار اور اللہ اکبر کہی تین بار اور لا الہ الا اللہ کہی الکیا ہر کہی یہ پاکی یا کرتا ہوں تجھ کو اسی اللہ  
 تحقیق میں ظلم کیا نفس اپنی پر یعنی سبب گناہ کرنیکی پس بخش محکو پس تحقیق نہیں بخشا گناہوں کو کوئی  
 مگر تو نقل کے یہ ہو اود ترمذی نسائی ابن جان احمد حاکم فی **ف** حدیث شریف میں آیا ہے **طیار**  
 یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر یہ آیت وغیرہ پڑھی اور پھر نبی حضرت علی رضی اللہ عنہ سبب اسکا اچھا فرمایا

کہ خوش ہو تا ہی سب تر اپنی بندگی سی اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہ تا ہی بندہ رب اغفر لی ذنوبی فرماتا ہی  
 اللہ تعالیٰ کہ جان تا ہی بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکی نہیں بخشیکا سوا میری پس حضرت علی ہی اس طرح برہ کرائی  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی لئی کہ فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا نستقلون کہ پہلی  
 عین لگا وہی کہ سوار ہونی میں انتقال الیک جگہ ہی طرف دوسری جگہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار  
 جل شانہ کی طرف جان تا ہی اور سواری جگہ خطر اور لہاکت کی ہی پی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو جا  
 اوس سی غافل ہو وی اور مستعد و سہلی ملنی خدا کی ہو کہ ریشیا اور باگ کہ پیج کر چلی کہ آخر کار سواری چو  
 یعنی خبارہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوس وقت کو نہ ہو لی اور جانی کہ اس طرح ایک روز اوس سواری  
 جان تا ہی ایسی کام نہ کروں کہ اوس روز رو سیا ہی ہو پس اس میں اشارہ ہی کہ ہر حال میں موت کو نہ ہو لا  
 کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمیٰ ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہ حالت نصیب  
 کر آمین آمین رب العالمین کہ اذکر الفرح فاذا استوی کثر ثلثا وقرأ سبحان الذی  
 سخر لنا هذه الآية قال اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى وامن  
 النعل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطعمنا بعدة اللهم انت  
 الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعشاء  
 السفر وکابة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل والولد واذا مرجع فان  
 و نراه في جن اسبون تاسبون عابدون لربنا حامدون ہ عدد ست تہیں  
 سوار ہو چکی جا نور پر کبیر کھی تین بار اور پڑھی سبحان الذی سخر لنا ہ اساری آیت اور کہی یا اللہ حقیم یا مکنی  
 میں تجھی بیچ اس سفر اپنی کیے نیکی اور پرہیز گاری اور عمل سی وہ جو خوش ہو وی تو اوس سے بڑی قبول  
 کری اوس کو یا اللہ آسان کر میرے اس سفر ہماری کو اور لپیٹ یعنی دفع کر مہی درازی اوسکی یا اللہ تو ہی  
 یا رب یعنی نگہبان سب بلاؤسی سفر میں اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کار ساز اور نگہبان اہل عیال میری کا

پہنچی ہو یا اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری شفقت سفر کیسی اور بری حالت دیکھنی کسی بیسی بسبب  
 نقصان دیکھنی کے اہل مال بن نگلیں ہوں اور حالت بری ہو اور برائی پہنچی کسی مال میں اور اہل میں اور  
 میں بیسی اس سی بھی پناہ ہی کہ سفر ہی ہر کر اہل مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج و دہشوں اور جب  
 ارادہ پہنچی کا کری سفر سی پڑھی ہی کلمات اور زیادہ کری آخر اونکی میں ہم رجوع کرنی والی میں نوہ کرنی والی  
 میں عبادت کرنی والی میں پروردگار اپنی کے لئی تعریف کرنی والی میں نقل کے مہیہ علم ابو داؤد و نسائی  
 فی و اذکرک مدد اصبغہ و قال اللہ صرانت الصاب فی الشقی والخلیفۃ فی الاصل اللہ  
 اصحبنا بنصیک و اعلنا بد مہ اللہ صرانتہ و لنا الا شرف و ہون علینا الشقی اللہ صرانتہ  
 اعوذ بک من و غنائ الشقی و کابہ المنقلب ہفت سن ۶۰۰ اور جب سوار ہو وی اور ہا وی انگلی اپنی  
 یعنی اشارہ توحید کی لئی اور کہی یا اللہ تو یا رہی سفر میں اور خلیفہ ہی اہل میں یا اللہ محفوظ رکھہ ہکو ساتھ حفاظت  
 اپنی کے اور پہر ہکو یعنی وطن کے طرف ساتھ سلامتی کے یا اللہ لبت ہمار سی لئی زمین اور سان کر سفر  
 تعین میں پناہ پکر دنا ہوں ساتھ تیری شفقت سفر کیسی اور بری حالت پہنچی کیسی فضل کے مہیہ زمین سی  
 ما من یعبی الا فی ذی سر و فیہ شیطان کا فاذکرکم اللہ عز و جل اذکرکم اللہ عز و جل اذکرکم اللہ  
 نعمتہم ہا کہ نفسکم فاما یحیل اللہ عز و جل ۶۰۰ ط ۶۰۰ ہین کو سی اونٹ مگر کہ بیچ مگر  
 کو ان او سکی کی شیطان پس یا ذکر و نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو نم او سپر جس کی حکم کیا  
 ہی تمکو خدا تعالیٰ فی یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا ہر مو تا شیطان دور ہو وی ہر خدمتیں لاؤ او سکوا  
 نفسوں اپنی کے پس تحقیق ہین سوار کر تا ہی تمکو کو سی سوا سی اللہ غالب اور بزرگ کی نفس کے مہیہ اچھو  
 فی ۶۰۰ جس کی حکم کیا تمکو خدا فی یعنی ساتھ یا ذکر فی نعمت کی اور تسبیح کی بیچ و جعل لکم من الفلک  
 ما ترکون ساری آیت کی مضمون او سکا مہیہ ہی کہ اللہ تعالیٰ فی کی تمہاری لئی کشتیوں اور چار پا یوں سی و  
 کسور موتی موتو کہ سہ ہوا دن کی بیٹوں بر بہر یا ذکر و نعمت رب اپنی کی جب مہیہ تمکو او سر اور کہو

ہی اوس خدا کو جس نے تا بعد کیا و اعلیٰ جا رہی اگو اور نہیں تھی ہم اسکی طاقت رکھنی والی اور جتنی طرف  
 رب اپنی کے پہرنی والی ہیں کذا ذکر الفخر و یعقوبہ فی السفر من و غشاء السفر و کاتبہ المنقلب و الکفر  
 بکثرہ الکفر و ذکر عن المظلم و سمر المنظر فی الاھل و النالی \* مرت س ق و اور  
 پکڑی تیج سفر کی مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سی بھیجی بادنی کے یعنی اعمال  
 صالح میں اور مال اور اولاد میں اور عار و مظلوم کیسی اور برائی دیکھنی کیسی بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون پر  
 اللہ تعالیٰ اعمد و کبر مع غشاء السفر آخر ملک نقل کے یہ سلم ترمذی سائی ان ماجہ فی اللہ تعالیٰ  
 یبلغ خیر و مغفیرۃ منک و رضوانا سیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر اللہ انت الصبا  
 فی السفر و الخلیفۃ فی الاھل اللہ تعالیٰ علینا السفر و اطولنا الاخر من اللہ تعالیٰ  
 یات من و غشاء السفر و کاتبہ المنقلب \* ص ی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھی سبیل کے پہرچاؤ  
 یعنی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور مانگتا ہوں تجھے تجھی اور خوشنود ہی تیری بیچ مانہ تیری کے  
 بھلائی پہ تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو بار ہی سفر میں اور خلیفہ ہی اہل میں یا اللہ آسان کر ہم سفر اور پست  
 ہمای لی زمین یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کے یہ  
 یعلیٰ ابن سنی فی ف بلغ اور وسیلہ اوسکو کہنی میں کج کی کرنی فی اوجی مطلوب اور قرب الہی کو پہنچنی  
 مراوندگی خدا کی ہی کہ اوسکی سبب آجی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر تائی کذا ذکر العلی  
 اللہ انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی الاھل اللہ تعالیٰ اصحبنا فی سفرنا و خلینا  
 فی اھلنا \* ص ی یا اللہ تو بار ہی سفر میں اور خلیفہ ہی اہل میں یا اللہ بار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہمارا ہی کے  
 اور خلیفہ ہمارا بیچ اہل ہمارا ہی نقل کے یہ ترمذی سائی ی فی اذا علا شیتہ کبر و اذا اھبط  
 سبیلہ \* ح د س ع اور جب چڑھی پہاڑی پر اللہ اکبر بھی اور جب اوتری اوس سی جہان اللہ کی نقل کے  
 یہ بخاری ابو داؤد و سائی ی فی اذا اشرقت علی و اذا هلك و کتب یوم و جب گدزی جمل پر لا الہ الا اللہ

اور اللہ اکبر کہی نفس کے یہ صحاح ستہ میں قرآن عشرت بہ دانتہ فلیقل بسم اللہ بہ من  
 مس اطاہ اور جو گراؤسی سیکو جاوے اور اسکا پس چاہی کہ کہی بسم اللہ نقل کے یہاں حاکم اطہر  
 وف حیوۃ بخیران میں لکھا ہی کہ طہرانی فی اوسطین حضرت انس رضی روایت کی ہی کہ غلام  
 بالکاکا یا جاوے نور بخوشی رکھتا ہوا دسکی کان میں یہ آیت پڑھی افترین اللہ یحیون ولہ السلام فی البیت  
والارض ملو عا ذکرہ والیرحیون کذا فی فتح المبین واذا کرب النجر امان من الخرق ان یقول بسم  
انجر یما الایۃ و ما قدر اللہ حتی قلہ الایۃ الی فی النمرہ ط ی ص اور  
 سوار ہو دی کوئی دریا میں یعنی کشتی میں ان ہی دو بنی سی پڑھا بسم اللہ مجربا آخرت تک کا اور وہ  
 قدوالہدی قدرہ آخرت تک کا وہ جو سورہ زمر میں ہی نقل کے یہ طہرانی ابن سنی ابو بعلی نے  
 وف پہلی ساری آیت یون ہی بسم اللہ مجربا و مرہا ان ربی لنعوذ بحیم یعنی ساتھ نام خدا کی چلنا  
 کشتی کا اور پھر اذکا تھیں پروردگار میرا اللہ بخشی والا مہربان ہی یہ بیان حضرت نوح علی کشتی کا ہی  
 منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تھی بسم اللہ کہتی تھی طہی تھی اور جب ٹھہرنا چاہتی تھی بسم اللہ کہتی  
 ٹھہرنا ہی بسم اللہ حضرت فی اس آیت کی پڑھنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وہا  
 قدر اللہ حتی قدرہ والارض ملو عا قبضۃ یوم القیامۃ و استحوٰط مطویات یمینہ سبحانہ و تعالیٰ عالمائے  
 یعنی اور نہ بچانا کا غرون نے خدا کو حق پہچانی اسکی کا اور زمین تمام قبضہ اسکی میں ہو گئی دن قیامت  
 کی اور آسمان پستی جاوے گی داہنی ہاتھ اسکی میں باکی ہی اسکو اور برتر ہی اسچیز سی کہ شریک  
 کرتی تھیں کافر کذا ذکر الخرق اذا انفلتت دانتہ فلیناد اعینہ فی عباد اللہ بہ من بہ حکم  
 اللہ بہ مومنین اور جب مہاگ جادوی طہر کی کانپس چاہی کہ پکاری پد کرو میری ای بندو خدا کی  
 نقل کے یہ ہزار فی ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ فی اسکی ساتھ لفظ حکم اللہ کا بھی زیادہ نقل کیا  
 لیکن ہونو فامینی یہ قول ابن عباس کا ہی **ف** مراد بندوں خدا سی رجال الغیب میں یعنی اہل ملک

پسلمان جنات ابن سعودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہے کہ جب بہاگ جاوے جاوے کر کسی کا  
 نجل من پس چاہی کہ کھی عباد اللہ اخصوا یا عباد اللہ اخصوا یعنی اسی بندگان  
 خدا رو کو اس کو پس تختیں اللہ کی بندی زمین میں بن کہ روکتی ہیں او کو پس ایک بزرگسی منقول ہی کہ جا  
 او کا بہاگ گیا اور وہ یہ حدیث جاتی تھی او ہون فی یہہ کل کھی فی الحال اللہ تعالیٰ جا نور او کا چاہی  
 کذا ذکر العلی والفخر وان ارا دعونا فلیقل یا عباد اللہ اعیننی یا عباد اللہ اعیننی  
 طہ اور جو چاہی مدعی شتعالیٰ کہ جب کسی کی امر میں چاہی کہ کھی بندون خدا کی مدد کر میری ای  
 بندون خدا کی مدد کر میری نقل کے بہ طبرانی فی ف فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جب کوئی  
 کچھ خرگرم کری یا چاہی مدد اور حال یہ کہ وہ اسی زمین میں ہو کہ کوئی نہیں و عنشین او سا نہیں ہی پس چاہی کہ  
 کھی یا عباد اللہ اعیننی پس مدد تعالیٰ کے بندی بن کہ ہم نہیں دیکھتی کذا ذکر العلی والفخر و فی کہ جب  
 ذلک طہ اور تختیں آنا یا گیا ہی یہ امر نقل کے بہ طبرانی فی ف یہ قول او کی ہی میرے شاہ  
 بعض علماء ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہ حدیث حسن ہے اور محتاج میں طرف اسکی تمام سافر او شائع نہ ہو  
 گئی ہے کہ یہ مجرب ہی اس قدر میں اور نزدیک ہی ساتھ اسکی منفعہ و پر کذا ذکر العلی والفخر و اذا ار

عَلَىٰ الْمَكَانِ مَرَّ نَفْعٍ قَالَ اللَّهُ ذَلِك الشَّرَفُ عَلَىٰ كُلِّ شَرَفٍ وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ أَصْحَابِي  
 اور جب چڑھی کوئی کہہ بلند پر کھی اللہ وسطیٰ تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلندی ہر بلندی  
 سی اور تیری ہی سب تعریف ہی ہر حال نقل کے یہاں ابو یعلیٰ بن سنی فی و اذا ارای بکد ایوید  
 دُخِلَ لَهَا قَالَ جِئْنِي بِهَا اللَّهُمَّ رَبَّ الشَّجَرَاتِ السَّيِّئَةِ وَمَا أَظْلَمَنَ وَ رَبَّ الْأَشْرَافِ  
 السَّيِّئَةِ وَمَا أَظْلَمَنَ وَ رَبَّ السَّيِّئِينَ وَمَا أَظْلَمَنَ وَ رَبَّ الرِّجَالِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ  
 خَيْرَ ضَلَاةٍ الْقَرْبَةِ وَ خَيْرَ أَهْلِيهَا وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِيهَا وَ سَمَّا مَا فِيهَا  
 سَسَّ حَتَّىٰ مَسَّ اور جب دیکھی او س شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا او سمین کہی جب کہ دیکھی او کو

یا اللہ پروردگار ساون آسمانوں کی اور اوس چیز کی کہ سایہ والا ہی انہوں نے اور اسی رب ساون زمینوں کی  
اور اوس چیز کی کہ اونہا باپی انہوں نے اور اسی رب شیطان کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانوں نے  
اونکو اور اسی رب ہوا اونکی اور اوس چیز کی کہ پراگندہ کرتی ہیں جو این پس تحقیق ہم مانگتی ہیں مہلا اسی شہر کی  
اور مہلا اسی شہر والوں کے اور پناہ پگڑنی ہیں ساتھ شری برائے کسی اور برائی رشتی والوں کے کسی اور  
برائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی نقل کے ہیں اسی ابن جان عالم فی ف مہلا اسی شہر کی یہی ہے کہ  
ہونا مبارک ہو یعنی سب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہوا اور مہلا اسی شہر والوں کی یہی ہے کہ

ہوں اور صحبت اونکی باعث بنی مگر کی نہو اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ط  
مانگتا ہوں میں تجھی مہلا اسی شہر کی اور مہلا اسی چیز کی کہ اس میں ہی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ شری برائی اور کسی اور برائی اور  
کی کہ اس میں ہی نقل کے ہیں طہرانی فی وَعِنْدَ مَا يَرِيدُ أَنْ يَخْلُقَ مَا يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا يَشَاءُ اللَّهُ  
وَجَبَّ إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِيبٌ صَالِحِي أَهْلِهَا الْبَنَاءُ طس اور برسی وقت ارادہ دخل ہوئی شہر کی  
یا اللہ برکت دی واسطی ہماری شہر میں برسی نہی تین بار یا اللہ نصیب کر ہو مویہی اسکی اور دوست کر کو  
طرف شہر والوں کے اور دوست کر نکلیج شہر والوں کو طرف ہماری نقل کے یہی طہرانی فی  
میں ق اِذَا أَنْزَلَ مِثْرًا لَا أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّهَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَمْ يُصْرَفْ شَيْءٌ  
یَرْفُلُ مَرَّتَيْنِ ق اَطْمَسَ اور جب اتر ہی سا فر منزل میں برسی پناہ پگڑنا ہوں میں  
ساتھ کلون پوری خدا کی برائی اوس چیز کی کہ پیدا کی پس تحقیق نہیں ضرر کرنی کی برسی والی کو کوئی  
چیز بیان تلک کہ کوچہ کر ہی نقل کے یہی سلم ترمذی سنائی ابن ماجہ احمد طہرانی ابن ابی شیبہ فی واذا  
أَمْسَى وَأَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا أَمْرُضُ رَجِي وَرَبَّكَ اللَّهُ أَعُوْذُ بِكَ اللَّهُ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ  
فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدْبُ عَلَيْكَ وَأَعُوْذُ بِكَ اللَّهُ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنْ الْحَيْفَةِ وَالْعُقْرَبِ  
وَمِنْ شَرِّ سَائِرِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا لَكَ دَسَسَ اور جب شام کر ہی سا فر اور آدمی

نہیں اسی زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ ساتھ کی برائی تیری ہی نہیں خف وغیرہ  
اور برائی اس چیز کی کسی کہ سید کی گئی بچھن یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اس چیز کی کسی کہ بطنی ہی بچھر یعنی حیوانات  
اور جن لوگوں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ ساتھ اللہ کی برائی شہر کیسی اور اڑدہ کی کالی کسی اور ہر طرح کے سانپ کیسی  
بچھو کسی اور برائی رہنی والوں شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جنی والی کسی یعنی آدمی یا ابلیس اور

بیشی کسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کیے ہیں ابو داؤد سیحان کی وقت الشرح یقول  
سَمِعَ سَامِعٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَفِيَّتِهِ وَحِينَ بَلَائِهِ عَلَيْهِ سَأَلَتْهُنَا صَلَاحِنَا وَأَفْضَلَ عَلَيْنَا عَائِدًا

یا اللہ میں التاریخ مرقس عود اور پچھلی بات کہی سافر سنی سنی والی فی تعریف کرنی میری خدا کو اور  
اقرار میرا ساتھ نعمت اس کی اور خوبی نعمت اس کی کی بھری رب ہماری بار ہو یعنی مددگار ہمارا اور فضل  
کریم پر کہتا ہوں یہ کلام پناہ چاہتا ہوں ساتھ خدا کی الگ سی نقل کیے ہیں ابو داؤد سیحان ابو عوانہ

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبَّ يَا جَبْرِادُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَمَثَلُ أَصْحَابِكَ  
هَيْئَةً وَأَكْثَرُ هِمٍّ مَرَادًا اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی چاہتا ہی تو اسی جبر کہ جب نکلی تو سفر

ہم کہ ہو دی تو بہتر بار دین اپنی ہی بہت میں یعنی صورت و حال میں اور بہت زیادہ اونکا از روی تشہ کی  
ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جا دی تو فقلت نعم یا نبی است

وَأَيُّ قَالَ فَأَقْرَأْ هَذِهِ الشُّعْرَ لِلنَّاسِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ لَصْنُ اللَّهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ

أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَحْ كُلَّ سُورَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ وَالْحَمْدُ قَرَأْتُمْ بِهَا قَالَ جَبْرِادُ كُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرًا بِمَالٍ فَلَمَّا خَرَجْتُ فِي سَفَرٍ

فَأَكُونُ أَبَدًا هَيْئَةً وَأَقْلَصُ مَرَادًا ابدا پس عرض کیا میں نے ان مذاہر تیرا اب میری فرمایا پس پڑھو یہ  
سوتیں قل یا اور اذا جاء اور قل بواللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر کہ سوت

کو ساتھ سم اللہ کی اور ختم کر قرأت اپنی ساتھ سم اللہ کی یعنی حسب یہ ہوگی کہ جبر فی اور تہا میں غنی بہت مال



پس تہا میں کہ نگھلتا نہا سفر میں پس ہو جاتا بہت تباہ حال یاروں ہی ہستیں اور کتر و منی نوشہ میں

**ف** یعنی باوجود کثرت مال کی مدیت اور غفلت ہو جاتا میں بسبب ضائع ہونی مال کے اور بی برکتی کے

فَإِذْ لَتَ مِنْذُ عَلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاءُ تَبِيحَاتِ الْكَرْمِ مِنْ جَنَّتِهِمْ

ہفتہ کہ و اکثر ہم نہا احسنی امر جمع من سفر ہی صص پس ہمیشہ رہا میں جب کسی سیکھیں مینی ہوتے

یوں لہذا اصلی اللہ علیہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پرہیزی کے ہوا میں بہترین اونکی سے ہست میں اور زیادہ

ترن اونکیسی نوشہ میں یہاں تک کہ پہرہا میں سفر اپنی سی نفس کے یہ ابوعلی نے ماسراکب بخلو فی

مہاجرہ یا للہ و ذکرہ الا سر دہ اللہ بملک ولا یخلو یسیر و یخیر الا سر دہ للہ

ط بدہن کوئی سوار کہ خالی ہوا امور دنیا سی چلی اپنی میں اور مشغول ہوا اسکا ساتھ اللہ کی نوزبان تہ

ذکر اسکی لکھ چھی اور کسی سوار کہ راہی اللہ تعالیٰ فرشتہ کو اور نہیں خالی ہونا ذکر اسکی سی اور مشغول ہوتا

ہی ساتھ شری یعنی شری کی اور مانند اسکی کے یعنی نامہ کلام دنا اور بیامدہ کی لکھ چھی سوار کہ راہی اللہ

اسکی شیطان کو نقل کے یہ طبرانی فی **ف** یعنی جو کوئی سوار ہی کے وقت یاد خدا کی کہ راہی اسکی چھی

اللہ تعالیٰ فرشتہ متبعین کہ راہی نگہبان اور مددگار ہوتا ہی اور تلبیہ کی کہ راہی اور بدیسی باز رکھتا ہی والا شیطان

متبعین ہوتا ہی اور برسی راہ بنا تا ہی کنا ذکر الفخر وان کان فی حج فاذا استوت بہ را حلتہ علی

النبی اے محمد اللہ و تسبیح و گیتی بخج اور جو ہو وہی سفر حج میں پس جب شہر سی لکھ

سوار ہی اسکی مبادا پر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی نقل کے یہ بخج سی **ف** مبادا ہوا

ایک جگہ لکھ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگے ڈوا حلیہ کی جانب مکہ کی فاذا احرام لبتی لبیک اللہ

لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک

ع پس جب احرام باندھی لبیک کہی اسطرح حاضر ہوں میں خدمت تیری میں یا اللہ حاضر ہوں خدمت تیری

حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں خدمت تیری میں تجھیں تعریف اور نعت تیری

لہی ہنی انعام چنان بنون پتیری ہی جانب سی ہی اور نک تیری ہی ہی نہیں کسی شریک تیرا چھاجستین ہی  
 احرام میں کتنی چیزوں کو حرام کرنا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اس کی خدمت میں دیکھنی اور تصدیق کرنی والی حج کیلئے  
 چاہی کہ اول طہارت و غسل کرے اور کپڑی بن بستی یعنی بن بستی بدن پر پھینکی اور شربہ بدن کو گلاوی اور دو کھٹ پڑی پہلے بدن  
 اور قبلہ اور دوسری میں منہ اور قبلہ پڑی کہ نہایت ہی پرہیز احرام کی گری اور اگر بدن نماز کی پہلی حرام باندھنی تیری لک کر وہ  
 اور بعد نماز کی لبتیک کہی اور بعد اس کی سید کا نمانت پر درو و بھیجی اور لبتیک کہنی بعد نماز کی چاروی نزدیک  
 ہی اور فرض احرام کی دوہین نیت اور مطلق ذکر لبتیک ہو یا سو او اسکی اور ہو او سو اٹکی اور چیزیں بستین  
 یا سبب اور لبتیک کہنی ساری حج میں ایک بار فرض ہی اور بار بار بست اور سبب ہی کجب لبتیک کہنی تیرا  
 سی کم نہ کھی اور زبان سی کھی ولسی کہنا مقید نہیں کہ اذکار الفجر لبتیک لبتیک و سَعْدَات وَالْحَمْدُ

سِدَّائِكَ لَبَّيْكَ وَالرَّعْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ مَوْعِدُهُ حَاضِرُونَ مِّنْ حَيْثُ  
 تَبَرَّى مِّنْ حَاضِرُونَ خدمت تیری میں اور مسعد ہوں طاعت پر اور پہلا سی ہاتھوں تیری میں ہی یعنی فیضہ  
 و تصرف تیری میں حاضر ہوں خدمت تیری میں اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل طرف تیری چڑھتی میں حاضر  
 ہوں خدمت تیری میں نقل کے یہ ہو موقوفاً مسلم اور چاروں لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَمْدُ لَبَّيْكَ مَوْعِدُهُ

حَب مَسَّ لَبَّيْكَ کہتا ہوں ہی مجھ و برحق لبتیک نقل کے پہنای ابن ماجہ ابن حبان حاکم بن واذ  
 فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْنَقَهُ مِمَّنْ لَتَارَ طَرَفُ الْأَرْجِ  
 ہادی لبتیک کہنی ہی مانگی خدا تعالیٰ سبھی بخشش اسکی اور خوشنودی اسکی اور مانگی اس سے آزادگی اسکی نقل  
 کی یہ طہرانی فی ف چنانچہ حدیث شریف میں یہ دعا آئی ہی پڑھی بلکہ لبتیک کی پڑھنا اسکا سنت ہے  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّي فِي دَارِ الْقَرَارِ وَأَنْ تُغْفِقَنِي مِنَ النَّارِ كَمَا ذَكَرَ الْفَرُّ فَادْأَطَاتِ  
 كَلِمًا أَلَا كُنْ لَكَبْرُ مَخْجٍ پس جب طواف کرے جب کہ آوی رکن اسود کی پائیں تک پہنچے نقل کی یہ بخاری  
 ف جہاں فقط رکن مذکور ہوتا ہی اس سے وہ کن مراد ہوتا ہی جہنم حجر اسود ہی پس جب روبرو آوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبْنائِنا وَاَوْلٰدِنا وَاَصْحَابِ کَرِّمِنا وَاَعْمٰلِنا وَاَعْمٰلِ کُلِّ مُسْلِمٍ  
 شَوْطِ کَیْسٍ مِّنْ اَسْطِطَحْ کَرِّیْ سَاسَہٗ شَوْطِ یُونِہِیْ اَوَکَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَیْسٍ دَوْنُہَا مَکْنِہِیْ اَمَّا اَنْتَ اَوْہَاکَ اَمَّا اَنْتَ  
 حَجْرَ اَسْوَدَ کِیْ کَرِّیْ ہِیْ رُطُورُ بَسْمَ کَاسِہِہِیْ کَرِّیْ دَوْنُہَا ہِیْ حَجْرَ اَسْوَدَ ہِیْ رُطُورُ ہِیْ اَوَکَرِّیْ اَوْ جَبَّ  
 بَسْمَ دِیْ مَکْرَ اَسْطِطَحْ کَرِّیْ اَوَکَرِّیْ اَوْ جَبَّ مَکْنِہِیْ ہِیْ دِیْ کَاسِہِہِیْ مَکْنِہِیْ ہِیْ دِیْ جَبَّ مَکْنِہِیْ ہِیْ دِیْ  
 تَوَلَّکَ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 اَوْ کِیْ طَرَفِ اَشَارَہِ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ حَجْرَ اَسْوَدَ ہِیْ رُطُورُ ہِیْ اَوَکَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ دَوْنُہَا مَکْنِہِیْ اَمَّا اَنْتَ  
 الْفَرَقَ وَ یَقُولُ بَيْنَ الْکَلْبَيْنِ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَا  
 النَّارَ وَ هَیْئَ حَبِّ مَسْ دِیْ اَوَکَرِّیْ دِیْ اَوَکَرِّیْ دِیْ اَوَکَرِّیْ دِیْ اَوَکَرِّیْ دِیْ اَوَکَرِّیْ دِیْ اَوَکَرِّیْ دِیْ  
 اَوْ اَحْرَتِ مِیْنِ مَکْنِہِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 کَعْبَہِ کِیْ چَارَ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 رَکْنِ مِیْنِ مَکْنِہِیْ مِیْنِ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 وَ کَذٰلِکَ اَلَّتْ بَيْنَ الْکَلْبَيْنِ وَ الْحِجْرَ مَوْصُفٌ اَوْ اَسْطِطَحْ لَعْنِیْ رُبَّ اَسْطِطَحْ لَعْنِیْ رُبَّ اَسْطِطَحْ لَعْنِیْ  
 نَقْلَ کِیْ ہِیْ مَوْصُفٌ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 کِیْ کَذٰلِکَ اَلَّتْ بَيْنَ الْکَلْبَيْنِ وَ الْحِجْرَ مَوْصُفٌ اَوْ اَسْطِطَحْ لَعْنِیْ رُبَّ اَسْطِطَحْ لَعْنِیْ رُبَّ اَسْطِطَحْ  
 مِیْنِ نَقْلَ کِیْ ہِیْ حَاکِمِیْ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 حَاکِمِیْ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ مِیْنِ دِیْ اَوْ جَبَّ کَرِّیْ  
 مَقَامِ اِبْرٰہِیْمَ کِیْ اَللّٰهُمَّ فَتَحْنِیْ بِمَا سَمَّیْتَنِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ خَلِّفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ فِیْ خَبَرِ مِیْنِ  
 مَوْصُفٌ ہِیْ اَللّٰهُمَّ فَتَحْنِیْ بِمَا سَمَّیْتَنِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ خَلِّفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ فِیْ خَبَرِ مِیْنِ

نگہبان اور ہر چیز میری کی کہ غائب ہی ساتھ پہلا کسی نفل کی یہ حکم فی اور موقوف ابن ابی شیبہ فی لا الہ الا اللہ و احدہ ستر بات لہ لہ الملائک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدیر \* جو مص  
نہیں کوئی معبود مگر خدا ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اور سکا واسطی اور اسکی بادشاہت ہی اور اسکی لئی تعریف  
ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نفل کی یہ موقوف ابن ابی شیبہ فی یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی  
یہ کلمہ پہلی دعا کی ساتھ زیادہ ہے فاذا فرغ من الطواف تقدم الى مقام ابراهيم فقرأ  
واخذ قبل من مقام ابراهيم مصلى وجعل المقام بينه وبين البيت وصلى ركعتين  
في الاولی مثل یا ایہا النکامون و فی الثانیة قل هو اللہ احد \* پس جب فرغت  
پاوی طواف سی اوی طرف مقام ابراہیم کے پس پڑھی یہ آیت اور پھر وہ مقام ابراہیم کو جاؤ  
اور کر ہی مقام ابراہیم کو در میان اپنی اور در میان کعبی کے اور پڑھی دو رکعت پڑھی پہلی رکعت میں  
قل یا اور دوسری میں قل ہو اللہ مقام ابراہیم ایک پتھر ہی کہ حضرت ابراہیم فی اوپر  
کھڑی ہو کر لوگوں کو بحسب حکم الہی کے حج کی لئی پکارا تھا چنانچہ وہ حکم یہ آیت و اذن فی الناس بالْحَجَّ  
کی مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگوں میں ساتھ حج کی اوپر نشان قدموں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی  
اب سامنی کعبی کے ایک حجری میں ہی پس اسکی چھٹی کھڑ ہو کر دو گانہ پڑھی کہ وہ اسکی اور کعبی کے بیچ میں ہو  
یہ دو رکعت ہر طواف کی بعد واجب ہیں خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہ جگہ کہ اس نماز کی لئی  
بیان ہوئی افضل ہی اگر اور جای ہی پڑھی جائز ہی کذا ذکر الفرض ثم یرجع الی التران فیستلمہ ثم  
یخرج من الباب الی الصفا \* ہر پیر ہی طرف رکن کی یعنی حجر اسود کی پس چومی اسکو یعنی دوبارہ  
یا مانہ وغیرہ سی چوٹی بہر نخلی دروازہ مسجد کسی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کے سنت یہی  
کہ فی الفرض بقصد سعی کے صفا کی طرف نخلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی واسطی دور  
ماندگی کی اگر تاخیر کری مضائق نہیں کذا ذکر الفجر فاذا اذنی منہ قرأ ان الصفا والکوثر من شعائر اللہ ابد

يَا بَدَّ اللَّهُ عَنْكَ وَجَلَّ بِكَ فَيَرْفَعُ الصَّفَا حَتَّى يَرَى الْبَيْتَ بِدِيسِ جِبِ قَرِيبٍ بُوَيْصِ صَفَاسِي بِرُشِي هَيْبَتِي  
صفا اور مردہ نشانیوں خدا کی سی ہی ہر کچھ ابتدا کرتا ہوں میں یعنی سخی میں سلامتی و وسعت کی کہ ابتدا کی اللہ جل  
فی ساتھ اس کی یعنی ساتھ ذکر صفا کی ہر چڑھی صفا پر یہاں تلک کہ دیکھنا تھکتی کو **ف** اگلی پانی  
کو تھکتی کا صفا پر ہی معلوم ہوتا تھا اب بنا حرم سی چپ گاہی مگر بعض جگہ صفا پر کینی اگر دروازہ حرم کا کہلا  
ہو تو بعض جز کتبہ کا معلوم ہوتا ہی کہ ذکر الفخر فَيَسْقُطُ الْقَبْلَةُ فَيُحْدِثُ اللَّهُ وَيَكُونُ ۞ پس موندہ کر سی قبلہ  
کی طرف پس کچھ وحدت خدا کی اور برائی اس کی **ف** یعنی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہی ورد و تہا تہ کند ہی  
تلک بطور دعا کی او تہا دی کہ ذکر الفخر وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ شَرَيْكَ لَهُ الْمَلَكُ  
وَالَهُ الْمُلْكُ يَحْيَى وَمَيِّتٌ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ ۞  
نَصْرًا عَبْدَهُ وَهُوَ أَمَّا خَرَابٌ وَحْدَهُ ۞ اور کچھ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تہا نہیں کوئی شریک اس کا  
اوس کی ہی بادشاہت ہی اور اوس کی ہی سب تعریف ہی وہی جلالتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر  
نہیں کوئی معبود مگر اللہ تہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بند ہی  
کی یعنی رسول خدا کی اور شکست دی کفار کی گروہوں کو تہا **ف** یعنی غزوہ خندق میں کہ قریب باران  
کی کفار سوا ہی ہو قدریظہ اور فظیر کی جمع ہو کر مدینہ پر آخر ہی تھی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم ہی رکھتی تھی  
اللہ تعالیٰ فی ہوا کو اور شکر ملا کہ کو او نہ متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہ کلمہ احتمال ہی کہ سوا ہی تصدیق  
و تبکیر کی فرماتی ہوں یا یہی بیان اوس توحید و تبکیر کا ہو کہ ذکر العلی ثُمَّ يَدْعُو بَيْنَ ذَلِكَ يَقُولُ  
مِثْلَ هَذِهِ أَتْلُكَ تَهَاتٍ ۞ سپرد دعا کر می در میان میں اس کی اور کچھ مانند اس کی **ف** یعنی کلمہ  
وغیرہ پڑھی اور دعا کر می تین بار ثُمَّ يَنْزِلُ الْمُرُوءَةُ حَتَّى إِذَا انْصَلَبَتْ قَدْ مَاءَ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَخَى  
حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى ۞ سپرد و تری صفا سی اور قصد کر می مروی کا یہاں تلک کہ جب اوترین دونو بانو  
اوس کی پچ نشیب نالی کی دوڑی یہاں تلک کہ جب چڑھی علی اپنی چال **ف** یعنی چپستی نالی سی بلند ہی

چرٹنی لگی سہی موقوف کری اور آہستہ چلے اور پہلے ہی ہندی اچھی زمانہ میں تہی اب برابر ہی مگر بجای سہی کرنی  
نشان بنی باوہی کے ایک کو بلین اخترین کہتی ہیں اس اور جس جگہ سہی سہی کری اسی سنت کی کہ کذا ذکر الفخر  
حتیٰ اذا انی المروءۃ فَعَلَّ عَلَى الْمَرْوۃ کَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَاہِ مَدَسَ قِ عَوَہِیَانِ تِلْکَ کہ  
جب باوہی مروہی پر کر ہی مروہی پر جب سیکہ کیا تھا صفا پر نقل کے یہی سلم ابو داؤد ہی ابن ماجہ ابو یوسف نے فی  
**ف** اپنی متوجہ قبلہ کو ہوا کر کبیرات وغیرہ باکی ہر مروہی سہی اور ترک صفا کو چاؤہی اور پہلی طرح سہی کری  
سات بار پڑھیں کہ سہی مروہ تِلْکَ ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سہی صفا ملک دو شوط ہوتا ہی بار  
سہی کرنی و جب ہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت میں یون آئی ہی و اذا سرت فی الصفا کثر بلائنا و لغیر  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحُجُودُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ یَصْنَعُ  
ذَٰلِکَ سَبْعَ مَہْرَاتٍ فِیْصِرُ مِنَ التَّکْبِیرِ اِخْدَیْ وَعِشْرُونَ وَفِی التَّحْلِیلِ سَبْعٌ وَیَدْعُو فِیْہَا  
بِیْنِ ذَٰلِکَ وَ یَسْئَلُ اللّٰہُ ثُمَّ یَهْطِفُ اِذَا سَرَّیْ عَلَى الْمَرْوۃ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰی یُفْرَغَ  
مِنْ سَعِیْہِ مَوْطَا بِهَضَ \* اور جب چرٹنی صفا پر تکبیر کہی تین بار اور کہی نہیں کوئی مجبور مگر اللہ شہان  
کوئی شریک اور سکا اوسکی لہی پاؤں شامت ہی اور اوسکی لہی تعریف ہی اور وہ ہر خرپر باوہی کری ہی  
یعنی تین بار تکبیر کہی اور ایک بار کلمہ پڑھنا سات بار پس ہونگی تکبیر کہیں اور کلمی سات بار اور دعا کری ہی  
ہسکی یعنی درمیان اسکی کہ مذکور ہوا سات بار پڑھتی ہی اور بائگی خدا تعالیٰ سہی ہر اور تری صفا ہی چن  
چرٹنی مروہی پر کر ہی جب سیکہ کیا تھا صفا پر بیان تِلْکَ کہ فراغت پاؤہی سہی اپنی ہی نقل کی یہی موقوفہ موطا  
اور ابن ابی شیبہ فی زیدہ عَوْ عَلَى الصَّفَا اَللّٰہُمَّ لَیْکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ  
لَا تَخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْأَلُکَ کَمَا هَدٰی نَبِیُّ اللّٰہِ سَلَامٌ اَنْ لَا تَنْزِعَ عَنْہُ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَّقِنَا فِی  
وَاَنَا مُسْلِمٌ مَوْطَا مذکور دعا کری صفا پر یا اللہ تحقیق تو فی فرمایا ہی دعا کر دجسے قبول کر دگا دعا  
اور تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہی وعدی کو اور تحقیق میں مانگا توں جسکی جسکی کہت کیا تو فی محکومہ سہی

اسلام کی بجائی تو اس کو کسی بیان تک کہاری تو مجھ کو اس حال میں کہ میں مسلمان ہوں یہ نہ ہونا چاہتا  
 میں بے یقین الصفا والرفق سب اغفرنا ارحم انت الاعمی اکریم مہر موصی اور میری  
 در بیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کے یہ نہ ہونا چاہتا  
 واذا استأمر الی عرفات لبی وکعبہ ہر دو اور جب جلی طرف عرفات کی لبیک کہی اور کعبہ کی  
 یہ سلم ابو داؤد فی ف یعنی کہی لبیک کہی راہ میں اور کہی کعبہ لیکن علما نے لکھا ہے کہ لبیک کہی نہ  
 اور کعبہ کہی جائز کہ ذکر الفخر وحبس الدعاء دعاء تو کم عرفہ و خیر ما قلت انا والنبیون  
 قبل لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ لہ المملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر  
 ت مد اور بہترین دعا کا عرفہ کی ہی اور بہترین اس حیر کا کہہا میں اور سب انبیاء کی دعا  
 مجھی ہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ المملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر نقل کے یہ نہ ہونی  
 اکثر دعائی فدعاء الانبیاء قبل بعرفۃ لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ لہ المملک  
 ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم اجعل فی قلبی نوراً و فی سمعی نوراً و فی بصری  
 نوراً اللهم اشہد لی صدیقی و بیتر لی امرائی و اعوذ بک من وساوس الصدور  
 و شتات الامر و فتنۃ القبر اللهم انی اعوذ بک من شراً ما یلج فی البلیل و شراً ما  
 یلج فی النصار و شراً ما یتصب بہ الرباح ہر دو دعا میری اور دعا انبیاء کی کہ پہلی مجھی  
 دن عرفہ کی ہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ المملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر یا اسد کردلی  
 میں روشنی اور سعادت میری میں روشنی اور یلانی میری میں روشنی یا اللہ کہول میری امی سہ میری اور  
 آسان کر میری امی سب کام میری اور یاہ کبریا میں سہ میری و سوسوں سہ میری اور یا کندی  
 کام کہی اور فتنہ قبر کہی یا اللہ تحقیق میں یاہ کبریا میں سہ میری و سوسوں سہ میری اور یا کندی  
 ہی رات میں اور برائی اور خیر کہی کہ داخل ہوئی ہی دن میں فی سہم تو دیات ہی اور برائی و سہ میری





اور اللہ کی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑی اور اللہ کی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑی اور اللہ کی سب  
 تعریف ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ نہا نہیں کوئی شریک اور اس کی الٰہی پادشاہت ہی اور اس کی الٰہی تعریف  
 یا اللہ کہہا مجبور اور سب ہی اور پاک کر مجبور کو یعنی عبید بن طاہر اور باطن کی سب تقویٰ کے اور جس مجبور  
 امر آخرت میں اور دنیا میں یعنی جو گناہ امرو میں دنیا میں سرزد ہوئی ہیں نجس ہی ہر چہ پڑی ہو تہا ہی  
 ہر چہ چاہی دعا پڑھنی سے مفاد پڑھنی آدمی کے اللہ کو ہر چہ دکر ہی یعنی ہر دعا پڑھنی پس اوٹھا دی تہا  
 اور کہی مانند اس کی یعنی دعا وغیرہ پڑھنی اس کے ہر چہ قافان ابی شیبہ نے واذا مرجع وانی المستقر لہما  
 استقبل القبلة ذکاء و کتابہ و ہلالہ و ریحہ فاکمل یزل و اقصا حتی اسفر حدہ ہر  
 دس و عوہ اور جب پہری عرفات سی اور آوی مشرا حرام پر موندہ کری قبلہ کی طرف پس دعا کر خدایا  
 سی اور سب تکبیر اور تہلیل اور توحید کی یاد کر می اور سکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
 کہی پس بیٹھ کر ہی بیان تک کہ روشن ہو و صبح خوب نفل کی مہیہ سلم ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ  
 فی عرفات سی ہر کرات کو مزدلفہ میں رہتی ہیں کہ سنت مکہ وہی مان کار بنا ہر صبح کی نماز اور  
 وقت پڑھ کر مشعر حرام پر کہ نام پڑھ و لہ کا ہی موقوف کرتی ہیں مطلق و قوف کر نادیان کا واجب ہی  
 ایک ساعت ہی ہو اور اس قدر کہ مذکور ہو او قوف کرنا سنت ہی اور وقت و قوف کا طلوع صبح  
 سی طلوع آفتاب تک ہی اگر اس کی پہلی یا چھٹی کر چکا معتبر نہیں کہ اذکر الفخر و کرمین یکتی حتی  
 الحجۃ ای حرمۃ العقبۃ ع و او ہمیشہ لبیک کہتا ہی یعنی احرام کی دن ہی جگہوں غرر پر بیان  
 تک کہ رمی کری حجرہ کو یعنی حجرۃ العقبہ کو یہ صحاح ستہ میں ہی ف حجرہ اصل میں سنگریزہ کہتی ہیں گرا  
 نام اون مناروں کا ہو گیا ہی جن پر کنکراتی ہیں وہ بین میں ایک حجرہ اولیٰ جبکو حجرہ دنیا ہی کہتی ہیں اور دوسری  
 حجرۃ الوسطیٰ اور تیسری حجرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہی سوین تاریخ حجرۃ العقبہ پر فطر رمی کرتی ہیں  
 کنکراتی ہیں اور اول کنکراتی میں لبیک کہتی موقوف کرتی ہیں اور کیا روین باروین مینون کور می کرتی ہیں

اور تیرین کو بھی رسی کرتی ہیں اگر وہ ان میں کذا ذکر الفخر اِذَا اسْرَادَ رَمِي الْجَمَارُ فَاِذَا اَتَى الْجَمْرَةَ  
 الذَّكَارَ سَلَّهَا بَيْنَ صَيَاتِ يَدَيْكَ عَلَى اَنْزِلْ كُلَّ حَصَاةٍ خ س اور جب چاہی سنگریزی ہارے یعنی تیر  
 ماروں پر کیا روین باروین تاریخ پس جب آوی جمرہ دنیا پر پہنکی اور سپرات نکلتی یعنی لبہ دہانہ باقلا  
 نکسیر کہتا جاوی بھی پر نکرتی نقل کے بہ بخاری سائی نے اَنْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مَرْدَسٌ قی مص  
 یا بکیر کھی ساتھ پر نکرتی نقل کے یہ سلم ابو داؤد سائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ  
فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْجَمْرَةِ الْوَسْطَى  
 كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَقْبِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو  
 يَدْعُو ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْجَمْرَةِ ذَاتِ الْقَبْضَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَفْعُ عِنْدَهَا خ س پھر  
 بڑی تھوڑا سا یعنی بعد رمی جمرہ دنیا کی پس شہری زمین نرم میں پس کھڑا ہو وی قابل قبلہ کی کھڑا ہوا  
 دراز پس دعا کری اور اوٹھا وی ہاتھ اپنی پھر رمی کری جمرہ الوسطی پر سطح یعنی مثل جمرہ دنیا کی پس  
 بائیں طرف پس داخل ہو وی زمین نرم میں اور کھڑا ہو وی سامنی قبلہ کی کھڑا ہوا دراز پس دعا کری اور اوٹھا  
 ہاتھ اپنی پھر پہنکی سنگریز جمرہ القبۃ پر شیبہ بالہ کہیں اور نہ تھیری نزدیک او کی نقل کے سبب  
 سائی نے ف جمرہ دنیا کی الگ دیرک ٹھہرا منتخب ہی چاہے بعضی روایت میں بقدر شہری  
 سورہ بقرہ کی آیا ہی پس کھڑی ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر و تہلیل و تسبیح کری اور زور دے پڑی اور کمال  
 اور خشوع سی دعا اپنی لی اور والدین کی لگی کری اور بخشش چاہی بعد رمی جمرہ القبۃ کی نہ تھیری نہ  
 دن اور نہ دوسری شہری دن اور دعا کری فی من اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں شہری بہین صلی من دعا  
 کرتا جاوی اور بعضی مطلق دعا کرتی منع کرتی ہیں کذا ذکر الفخر وَلْيَسْتَبْطِنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا أَرْمَرَ قَالَ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حُجًّا مَبْرُورًا اَوْ ذُنْبًا مَقْصُورًا ا مص مومض اور داخل ہو وی شیبہ بالہ  
 یعنی رمی جمرہ القبۃ کی لی بیان نوک کہ جب فراغت پاوی پڑی یا اللہ کر خج ہاری کوچ مقبول اور کر گناہ پاری

گناہ بخش گیا نفل کے بہانہ ابی شیبہ نے اور موقوف ہے یہی **ف** حج مبرور اور کو کتنی چیزیں گناہ  
 اور ضیانت نہ ہو کذا ذکر الفروع **وَلَا يَنْفَعُ عِنْدَ الْحُجَرَاتِ كَالْعَمَاءِ وَلَا يَنْفَعُ شَيْئًا مَقْرَضًا** اور دعا کر رہی  
 ہجرات کی اور زمرہ کر رہی کوئی دعا یعنی جو چاہیے نفل کے بہانہ موقوف ابی شیبہ **ف** اور  
 سی معلوم ہو نا ہی کہ حجرۃ العقبہ کی باسن بھی دعا کر رہی اگرچہ بغیر شہرہ کی ہو و اگرچہ اذیحتی و کبر و  
 رہجہ علی اصفا حله آئی عمر بن خطاب **ع** اور جب ذبح کر رہی قربانی بسم اللہ اللہ اکبر کہی اور  
 پاؤں اپنا اور پر صفا ح او سکی یعنی چوراؤں کو قربانی کے بہانہ صلاحتین ہی و یقول فی الاذان  
**بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مقررہ اور وہی وقت  
 ذبح قربانی کے ذبح کرنا ہون میں ساتھ نام خدا کی یا اللہ قبول کر جسی یعنی قربانی میری اور امت محمد **صلی اللہ**  
 علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیان اور ہی نفل کے بہانہ **اللہ** اور اوڈنی **ف** گرام اللہ تعالیٰ کا ذبح کے  
 وقت قصد ترک کر رہی وہ جانور کہنا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب  
 ہی اور دعا بن کہ مذکور ہوئی تین اولی ہی پڑھنا اور کذا ذکر الفروع **وَاِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ ظَلَمْتُ**  
**الْاَنْفُسَ وَآلَا تُكْرَهُ ضَعْفًا اِلَّا اَنْتَ اِيْهَا اِيْمَنٌ خَشِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ**  
**وَحَيَاتِيْ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ**  
**مِنْكَ وَكَانَ لِيْمِ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ شَرِيْكَ لِيْمِ** **ف** حق مسیحیت میں متوجہ کیا موندہ اپنا واسطے  
 اوس ذات کی کہ پیدا کیا اسمانوں کو اور زمین کو حال یہ کہ میں دین ابراہیم پر ہوں توحید کر فی والا  
 اور نہیں میں مشرکوں سے تحقیق نماز میری اور عبادت میں میری اور زندگی میری اور موت میری وہی خدا  
 پروردگار عالموں کی ہی نہیں کوئی شریک اور سہاۃ اس کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں سلمانوں  
 میں ہوں یا اللہ یہ قربانی تجھی ہی یعنی تیرے عطا ہی اور تیری ہی لئی ہے یعنی تیری رضا مندی کے  
 کرنا ہوں ساتھ نام خدا کی ذبح کرنا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہی یہ پڑھی یہ ذبح کر ہی نفل کی بہانہ بود اوڈنی

حاکم بن قحطان صلی اللہ علیہ وسلم لَصَاطِرَةٌ قَوْمِي إِلَى اَخِيَّتِكَ فَاشْهَدُ بِهَا فَانَّهُ يُعْزَمُ لَكَ  
 عِنْدَ اَوَّلِ ظُلَمَةٍ مِنْ دِمَاحٍ كُلِّ رَنْبٍ عَلَيْهِ وَفَإِنِّي اِنْ صَلَّاهُ فِي وَتَسْلَى إِلَى اَخِيهِ قَالَ عَمْرُو  
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ وَلَا هَلْ بَيْنَكَ خَاصَّةٌ قَالَ بَلَى لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةٌ وَمِنْ  
 اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو کہ اوہ نہ طرف قربانی اپنی کے پس حاضر ہوا دس پاس پس شخص  
 جادو کا واسطی تیری نزدیک اول قطر کی کہ گری خون او کیسی پر گناہ کہ کیا ہی توئی اور پڑہ یہ آیت و  
 فوج کی ان صلاتی و نسکی آخر آیت تک کہا عمران صحابی نے کہ عرض کیا میں نے ای رسول خدا کی یہ پاد ثواب تمہاری  
 اور البیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کہ فی امت ابلی ہی سبب شریک ہی فرمایا حضرت فی ملک سبب  
 لئی ہی یعنی جو کہ بگا ہی ثواب با و بگا نقل کے یہ حاکم بن قحطان اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی لئی ہی  
 اپنی قربانی پر حاضر ہوا فان کانت بدلتہ فلیقمہا ثم لیقل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَكَانَتْ لَيْسَ لَكَ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ ثُمَّ لَيْسَ لَكَ  
 صومس پس جو ہودی قربانی اونٹ پس چاہی کہ کھڑا کری او کو مہر کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 یہ تجھی ہی اور تیری ہی لئی ہی پریم اللہ کھی ہر بخری اور جو ہودی جا نور فوج کا عقیقہ کری مانند قربانی  
 یعنی بسم اللہ اکبر وغیرہ اوسط پر پڑنی نقل کے یہ موقوف حاکم بن قحطان یعنی اونٹ کا سنیہ  
 کرنا اور گائیں وغیرہ کا فوج کرنا یعنی گلا کا شاستہ ہی اور خلافت اسکا کروہ ہی اور عقیقہ اس کا ہر وغیرہ  
 کہتے ہیں جو فوج کی جاتی ہی ساتویں دن پیدائش لڑکی کی سر موٹنی وقت کذا کر المصطفیٰ و یسعی علی  
 الصبیقة کما یسعی علی الصبیقة لیسیم اللہ عقیقہ فلا ن \* صومس \* اور بسم اللہ ہی عقیقہ  
 جبیکہ بسم اللہ ہی قربانی پر اس طرح کی سہم یہ عقیقہ فلا ن لڑکی کا ہی نقل کے یہ موقوف ابن ابی سنیہ  
 و اذ دخل البیت کلب فی فواجیہ \* خ \* و فی نوا یا لا \* و \* اور جب داخل ہوئی خانہ کعبہ  
 تکبیر کی سچ چارون کو نون او سکی کی نقل کے یہ بخاری ابو داؤد فی اور بیچ کو نون کعبی کی روایت

یہہ ابو داؤد نے روایت کی ہے تو اچھے کلاماً فاذا اخرج منکم فی قبل البیت رکعتین قرآن  
 دعا کری بیچ سب کو زون کعبی کے پس جب تکلی برپا ہوا منی کعبی کی دو رکعتیں نقل کیے یہہ مسلم سنی  
 و دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ هو واسامہ و عثمان بن طلحۃ الحججی و بلال  
 بن رباح فاغلقھا علیہ و ملک فیما فسالت بلال لاجین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن يسارہ و عمودا عن یمینہ و ثلاثۃ اعیدۃ و راء  
 و کان البیت یومئذ علی سنیۃ اعمال و بعدہ صلی و خمرہ اور داخل ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم کعبی  
 اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اسکا عثمان نے اور آنحضرت کی یعنی  
 تا لوگ بہر نکریں اور شیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسین پس پوچھا یعنی ابن عمر نے بلال سی جسوقت کہ  
 تکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسولی اصلی اللہ علیہ وسلم فی نبی کعبی میں بہر کر پس کھ بلال نے کہ کیا پیغمبر  
 علیہ وسلم فی ایک ستون بائیں طرف اپنی اور دو ستون و امیں طرف اپنی اور تین ستون بھی اپنی اور تہا کعبہ  
 اور چہ ستونوں کی یعنی اب تین ستون ہیں پہر ناز برپا نقل کیے یہہ بخاری سلمی و لما دخل صلی اللہ علیہ  
 و سلم البیت امر بلال فاخاف الباب و البیت اذ ذلک علی سنیۃ اعمال و قضی  
 حتی اذ کان بین الاسطونائین اللتین تلیان باب الکعبۃ جلس فحج اللہ و اثنی علیہ  
 و سئلہ و سئلہ ثم قام حتی اذا اتی ما استقبل من دبر الکعبۃ و اوجب دخل ہوئی پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم کعبہ میں حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ اور کعبہ اسوقت میں اور چہ ستون کی تہا پس گئی آنحضرت طرف  
 کعبہ کی کہ سامنی دروازی کی ہی بیان تلک کہ جسوقت ہوئی در میان اون دونوں ستونوں کی کہ قریب ہی دروازہ  
 کعبی کے یعنی سامنی دروازی کی ہی بیٹی پتر پتر کی خدا تعالیٰ کے اور تلک کی اوپر اور حاجتیں مانگن اکتا  
 اور خبش شاہی اوس ہی بہر کبریٰ ہوئی بیان تلک کہ جسوقت اسی دروازہ کی سامنی ہی پشت کعبی کیسے یعنی دوا  
 پشت کعبی کے سامنی دروازہ کعبی کے ہی اوسکی طرف گئی اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فی صنع و جہۃ

وَحَلَّاهُ عَلَيْهِ وَجَدَ اللَّهُ مَا أَتَى عَلَيْهِ وَرَسُولَهُ وَاسْتَعْقَبَهُ نَحْمًا ضَعُفَ إِلَى كُلِّ رَاكِبٍ مِنْكُمْ  
الْكَلْبَةُ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقَلِيلِ وَالنَّسِيجِ وَالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْمَسْئَلَةُ  
فَخَرَجَ فَضَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِهِ الْأَلْعَبَةُ نَحْمًا ضَعُفَ إِلَى كُلِّ رَاكِبٍ مِنْكُمْ  
مبارک اپنا او سپر اور حمد کی خدا تعالیٰ کے اور ثنا کی اور سپر اور حاجتیں مانگیں اوس سے اور خشش چاہی اوس سے  
پہر پہری طرف ہر کوئی کے کوڑوں کبھی کبھی پس متوجہ ہوئی طرف ہر کوئی کی ساتھ تکبیر کہی بے اور لا الہ الا اللہ  
پڑھنی کی اور سبحان اللہ پڑھنی کے اور ثنا کرنی کی اللہ تعالیٰ پر اور مانگی حاجتوں کی اور خشش چاہنی کی پر یا  
غلی میں پڑھیں دو رکعتیں سامنی در دوزی کبھی کے پہر پھر ہی طرف مکان کے نقل کی پس ای سی فی واذا شرب  
مَاءَ زَمْرَمٍ فَلْيُسْقِئِ الْكَلْبَةَ وَلْيَذْكُرْ سَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى وَلْيَتَنَفَّسْ وَلَا تَأْوِلْ تَضْلَعُ مِنْهَا  
فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ لَا يَتَضَلَعُونَ مِنْ زَمْرَمٍ بِشَيْءٍ  
اور جب پیوی کو سی با پی زمرم کا پس موندہ کری کبھی کے طرف اور ہم اسد کی اور تین دم لی یعنی تین دم میں پڑ  
اور ہر دم میں برتن موندہ سی جدا کری اور سیراب ہو دمی اوس سے یعنی بہت پیٹ بہر کر پی کی کہ کو کین تن جان  
پس جب فراغت پاوی پس تعریف کری خدا تعالیٰ کے تحقیق نشانی فرق کی در میان جاری اور در میان ساقو  
یہ بھی سیب نہیں ہوتی میں وہ زمرم سی نقل کے یہ ابن ماجہ حاکم فی فہم علامت مومنین کے یہ  
کہ یہ با پی پیٹ جگر پتی میں اور علامت منافقین کی یہ ہی کہ نہیں پیٹ بہر کر پی اوس کو اور زمرم نام  
کا ہی شہتیں گز کا فرق کبھی سی کہ تا ہی اول حضرت جبریل علیہ السلام فی با پی اوس کا نکالا حضرت اسمعیل علیہ السلام  
لی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام فی کہو ذکر کو ان بنا یا میراث گیا تھا عبد المطلب نے صا کیا پس با پی اوس کا  
سب پانیوں پر افضل می بلکہ بعضوں فی آب کوثر پر افضل کہا می کذا ذکر الفخر و مَاءَ زَمْرَمٍ لِمَا شَرِبَ لَهُ  
فَإِنْ شَرِبَتْهُ سَتُسْقَى بِهِ شَقَّالَ اللَّهِ وَإِنْ شَرِبَتْهُ سَتُعَذَّبُ أَهْلُ ذَلِكَ اللَّهُ وَإِنْ شَرِبَتْهُ  
ظَمَاءٌ قَطَعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْرَمٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

و رزق قاضی است و شفاء اِ مِنْ كُلِّ دَاءٍ بِدَسِّهِ <sup>میں</sup> ہوا اور پانی زہرم کا دوا طبعی اور سچیز کی ہی کہ پیا جاویں <sup>سطح</sup>  
 اور کسی یعنی جس نسبت سے مریضی حاصل ہو پس جو پیویں تو اسکو حال بہہ کشف چاہتا ہو سنا بہہ اسکی شفا و  
 تجلوا اللہ اور جو پیویں تو اسکو حال بہہ کہ پناہ چاہنی والا ہو ویں پناہ دینی کہ خود اور جو پیویں تو اسکو  
 کہ بچا ہوا ویں تو پیاس اپنی بچا دیکھا خدا پیاس کو اور تھے ابن عباس جب پیتی یا پانی زہرم کا کہتی یا اسحقین  
 مانگتا ہوں تجھی علم نفع دینی والا یعنی تجھکو اور اور دنگو کہ وہ علم معرفت اور علم کتاب و سنت کا ہی عمل  
 ہوا اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہوتا پنی نقل کے بہہ حاکم فی و لَمَّا اِنِیْ الْاِلَہَامَ  
 الْحَاجَّةُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ لَیْسَ مَرْمَرٌ وَاسْتَشْفَعُ مِنْهُ سَفَرَبَهٌ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ  
 اِنَّ ابْنَ ابْنِ الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّوَالٍ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
 قَالَ مَاءٌ مَرْمَرٌ لَیْسَ مَرْمَرٌ لَہٗ وَ هَذَا الشَّرْبَةُ لَطِیْشٌ یُّوْمَ اَقْیَامَتِہٖ ثُمَّ شَرِبَ فَلَمْ یَزَلْ  
 سَبِّحُ صَیْحُہٗ وَ اَبْنُ ابْنِ الْمَوَالِ اِلٰی ثِقَہٗ سَمَوٰی لَہٗ الْخَاسِرِ یُّوْمَ صَیْحِہٖ فَصَحَّ الْحَدِیْثُ وَ الْحَمْدُ  
 اور جب کہ انی پیشا دلیل اسلام کی کہ نام انکا عبد اللہ بن مبارک ہی کوین زہرم ہوا اور چاہا اس سے پانی پینا  
 پہر متوجہ ہوئی قبلہ کی طرف لکھا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال سے یعنی انکی استاد فی روایت کی ہو محمد بن  
 منکدر سی کہ روایت کی جابری ہی بہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ پانی زہرم کا  
 دوا طبعی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاویں دوا طبعی اوسکی اور بہہ پانی پینا ہوں میں اسکو دوا طبعی پیاس بخجی دن فیاست  
 پہر پیا کہہا مصنف کی کہتا ہوں کہ بہہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبد اللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن  
 مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم فی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ نہ ہوتا تو مسلم  
 حدیث اوسکی لاتا اور ابن ابی الموال ہی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری فی بیچ صحیح بخاری کے  
 پس صحیح ہوئی بہہ حدیث یعنی سبب صحیح ہوئی سند کی شکر اللہ تعالیٰ کا **و** عبد اللہ بن مبارک مریضی عابدہ





دُورَ اَکْبَرِ رَوَایَتِیْنِ دَعَا بَوْنِ اِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مِثْلَ الْکَلْبِ سَرَّیْعَ الْحِسَابِ اَهْلُهُمْ اَلْاَحْرَابُ اَللّٰهُمَّ اَمْرًا  
 وَ سِرًّا لِّیْهِمْ یَخْرُجُ مِنْ دُوْنِ اَیْدِیْ اَوْرَاقِیْ وَ اِلٰی کِتَابِیْ جَلَدِیْ لَیْسَیْ وَ اِلٰی حِسَابِیْ شَکْسَتْ دِیْ کَفَا زَکَرِیْ کَرُوْمُوْنَ کُو  
 یَا اَللّٰهُ شَکْسَتْ دِیْ وَ اُنْکُو اَوْرَاقِیْ نَابِتْ مَقَابِلِیْ مِنْ نَدْرِ رُکْبَا وَ کُو نُقُلْ کَیْ بِیْهِ جَارِیْ سَلْمٰی وَ اِذَا  
 اَسْتَفْزَیْتُ عَلٰی اَبْکَلِیْ هُمْ اَللّٰهُ اَلْکَبِیْرُ خَرَبْتُ اَیْمَیْ بِلَدِیْ اَلَّتِیْ صَدَّهَا اَنَا اِذَا اَنْزَلْنَا سِیَاحَہٗ قَرَّہٗ  
 فِیْ سَاءَ صَبَاحٍ الْمُنْذَرِیْنَ خَرَبْتُ سَیْ قَیْ وَ اَوْرَجْ اَوْمِیْ اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا فَرُوْنَ کِیْ بِیْ جَارِیْ سَلْمٰی  
 اَرَادَہٗ رُکْبَاہِیْ کَیْ اَللّٰہِیْتُ بُلْہِیْ خَرَابِہٗیْ ہُوْیْ ہِیْ شَہْرِہٗیْ بِیْ اَمِیْ ہُوْیْ اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا اَزَادَہٗ رُکْبَاہِیْ اَوْرَاقِیْ تَحْقِیْقِہٗ  
 جِسْوَقَتْ کَا اَوْرَاقِیْ بِیْجِ مِیْدَانِ کِیْ قَوْمِ کِیْ بِیْ ہُوْیْ صَبِیْجِ دُرَّ اِیْ گِیُوْنَ کَیْ نُقُلْ کَیْ بِیْ جَارِیْ سَلْمٰی  
 اِنْسَاہِیْ اِبْنِ مَاجِہِیْ وَ اَمْرِیْ ہُوْیْ صَبِیْجِ عِیْنِ غَاثِہٗ اَوْنِکِیْ ہُوْیْ اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا اَوْرَاقِیْ ہُوْیْ  
 اَسَلْمٰی اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا اَزَادَہٗ رُکْبَاہِیْ اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا اَوْرَاقِیْ شَہْرَہٗ کَا  
 قَوْمًا اَللّٰہُ اَنَا جَعَلْتُ فِیْ خُورِہِمُ وَ اَخُوْذِیَاتٍ مِّنْ شَرِّہُمْ دَسْ حَبْ مَسْ وَ اَوْرَجْ  
 دُرِّیْ کِیْ قَوْمِہِیْ کَیْ اَللّٰہِیْتُ بِیْجِ مِیْدَانِ کِیْ قَوْمِہِیْ کَیْ اَللّٰہِیْتُ بِیْجِ مِیْدَانِ کِیْ قَوْمِہِیْ کَیْ  
 بَرَاہِیُوْنَ اَوْنِکِیْ سَلْمٰی نُقُلْ کَیْ بِیْہِہٗ اَوْرَاقِیْ اِبْنِ جَانِ مَکَمِیْ فَاِنْ حَصَرْہُمْ عَدُوٌّ اَللّٰہُ اَسْمٰہِیْ  
 عَوْرَتِیْ اَو اَمِنْ رُکْعَاتِیْ اَسْمٰہِیْ اَبْسَ اَلْکَبِیْرِیْ سَلْمٰوْنَ کُو دُشْمَنِہٗیْ کَیْ یَا اَللّٰہُ دُہَانِیْ عِیْبِہٗیْ اَوْرَاقِیْ  
 کَرُوْشْتِیْنِ ہِمَارِیْ نُقُلْ کَیْ بِیْہِہٗ بَارِہٗ اَحْمَدِیْ فَاِنْ اَصَابَتْہُ جِرَاحَہٗ قَالَ لَیْسَیْ اَللّٰہُ بِسْ ہِیْجِ  
 ہِیْجِ اَو سَکُوْزِہٗ کَیْ بِیْہِہٗ اَسْمٰہِیْ نُقُلْ کَیْ بِیْہِہٗ اَسْمٰہِیْ فَاِنْ اَصَابَتْہُ جِرَاحَہٗ قَالَ لَیْسَیْ اَللّٰہُ بِسْ ہِیْجِ  
 اَوھِیُوْنَ فِیْ کَہَا حُبِہٗ ہُوْ اَفْرَاہِہٗ اَصْحَرَتْ سُرُوْرَ کَا نَمَاتِیْ فَاِنْ اَرُوْہِیْ اَللّٰہُ کَہَا تَوَلَّیْ کَہَا تَوَلَّیْ اَوْرَاقِیْ  
 لَکَ وَ کَبِیْثَیْ کَا اَوْرَاقِیْ کَا اَنھَرْنَا اَللّٰہُ وَ سَوْرَتِیْ اَلْاِمَامِ الْحَیْسِیْ صُفُوْرًا خَلْفَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ  
 لَکَ اَلْحَمْدُ کُلُّہٗ لَا قَابِیْضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِیْ لِمَنْ اَضَلْتَ وَلَا  
 مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِیْ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرَّبَ لِمَا بَاعَدْتَ

وَلَا مُبَادِلَ لِمَا قَرَّبْتَ اللَّهُ مَا نُسَبِّحُ عَلَيْكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَفَضْلِكَ وَرَبِّكَ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ التَّعْلِيمَ الْمَقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَكُونَ لِي يَوْمَ الْحُجَّةِ  
 اللَّهُمَّ عَائِدًا إِلَيْكَ مِنْ شَيْءٍ مَا أُعْطِيتَنَا وَمِنْ شَيْءٍ مَا مَنَعْتَنَا اللَّهُمَّ حَبِيبَ الْيَتَامَا الْإِيمَانِ وَرَبِّ  
 فِي قُلُوبِنَا وَكَوْنِ الْيَتَامَا الْكَلْبُ وَالْفُسْرُ وَالْغَضِيَانِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاسِدِينَ اللَّهُمَّ تَوْفَّأْ مِثْلَانِ  
 وَاجْعَلْنَا يَا لَهْجَانِ غَيْرَ خَرَابَا وَلَا مَقْصُورَيْنِ اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَ الَّذِي تَكِيدُ لَوْ أَنَّكَ مُرْسَلٌ وَتَصْدَقُ  
 عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رُجُوكَ وَعَذَابَكَ إِلَهَ الْحَيِّ آمِينَ بِسْمِ اللَّهِ حَسْبُكَ  
 دشمن برابر کسی سردار لشکر کو صفین باندہ کر چھی اپنی پہر کھی یا اللہ تیری ہی اسی سب تعریف ہی نہیں کوئی تنگ کرنی  
 اوس چیز کو کہ فراخ کی تونی یعنی تیری عطا کوئی نہیں روک سکتا اور نہیں کوئی فراخ کرنی والا اوس چیز کو کہ تنگ کی  
 تونی اور نہیں کوئی راہ دکھانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تونی اور نہیں کوئی گمراہ کرنی والا اوس کو کہ راہ دکھانے  
 تونی اور نہیں کوئی روزی دینی والا اوس کو کہ منع کی تونی روزی اوس کی اور نہیں کوئی منع کرنی والا اوس کو  
 کہ روزی دی تونی اوس کو اور نہیں کوئی نزدیک کرنی والا اوس کو کہ دور کیا تونی یعنی رحمتی اور نہیں کوئی  
 دور کرنی والا اوس کو کہ نزدیک کیا تونی یا اللہ فراخ کر ہمہ برکتیں اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا  
 یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی نہت ہمیش رہی والی جو کہ نہ بکرتی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتیں بہشت کی خداوند  
 تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم نپاہ بکرتی ہیں ساتھ تیری بلندی  
 اوس چیز کی کہ دی تونی ہو کو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہ ہو اور برائی اور چن کیسے کہ باز رہی تونی ہمسی یعنی ہونا اوس کا  
 باعث غم کا نہ ہو یا اللہ دوست کر طرف ہماری ایمان کو اور آراستہ کر ایمان بیچ دلوں ہماری کے اور ناخوش کر  
 طرف ہماری کفر اور فتنہ کو یعنی طلعت سی نکل جانے کو ساتھ چھوڑنی عبادت کی اور نافرمانی کرنی کو اور کر کہ ہو  
 ہدایت والوں میں سنی یا اللہ مار ہو کوسلمان اور مار ہو کوساتہ نیک کاروں کے یعنی گنہگاروں کی درجہ کی نہ  
 خوار و ذلیل اور نہ فتنہ زدہ خداوند مار کافروں کو جو کہ جہنم لاتی ہیں رسولوں تیری کو اور روکتی ہیں لوگوں کو

تیری سی یعنی ہنگامی میں اور اگر وہ غلاب ایذا دینی والا اپنا اور عذاب اپنا ہی معبود و برحق قبول کرفصل کی نہایت  
 ابن حبان مالک بن نوید یسلم بن اسلم اللہ صلی علیہ وسلم فی دار جنہی و اہلہ فی دارہ فی جنہی و عوہ و عوہ  
 اوسکو کہ سلام لاوی بہ دعایا اللہ بخش مجکو اور میرا بی کر مجور اور راہ و کہا مجکو اور رزق دمی مجکو نقل  
 بہ ابو عوانہ فی فاذا ارجع من سفرہ یکتب علی کل شرف من الامراض ثلاث تکیلات تکتب علیہ فیقول  
 لا اله الا الله وحده لا شریک لہ لہ الملائکۃ والہ المجد و هو علی کل شیء قدیر ا شون تا سون عابد  
 ساجد وک سائون لہ نبأ حامد وک صدق الله وعدہ و نصیر عبدہ و ہرثم الا خراب و  
 خ مردت س پس جب پہری سفر اپنی سی تکبیر کی او پر ہر بلند سی زمین کی تین تکبیریں پہر کہے  
 نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی پادشاہت  
 اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہر والی میں توبہ کرنی والی میں بندگی کرنی والی میں  
 چلنی والی میں یعنی جہاد کی لئی واسطی پروردگار اپنی کے تفریق کرنی والی میں سچ کیا اللہ فی وعدہ اپنا  
 اور مدد کی سبزی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دمی کھار کی گروہوں کو اکیلی نقل  
 کی خجبار سی سلم ابوداؤد و ترمذی نہایت ہے فاذا اشرف علی بلد و اسون تا سون عابد وک لوتیا  
 حامد وک ولا یزال یقول لہا حتی یدخل بلدہ و خ مرس و میں جب اوسی نزدیک شہر  
 کی کھی ہم پہر فی والی میں توبہ کرنی والی میں بندگی کرنی والی واسطی پروردگار اپنی کی حمد کرنی والی میں اور ہمیشہ کہتا  
 ہی ان کلمات کو بیان ملک کہ داخل ہووی شہر اپنی میں نقل کیے بہ بخاری سلم نہایت ہے فاذا دخل  
 علی اہلہ قال قربا قربا لربنا ان با لا یغادر علینا حواجا باطی و او با او با لوتیا قربا لا  
 یغادر علینا حواجا باطی و اور جب داخل ہووی اہل اپنی پر کہی توبہ کرتا ہوں توبہ تو بطرف پروردگار  
 اپنی کی در حالیکہ پہر فی والا ہوں سفر سی وہ توبہ کہ نہ چوڑی ہم کوئی گناہ نقل کیے بہ احمد طبرانی ابن سنی  
 پہر تا ہوں پہر یا در حال کہ توبہ کرنی والا ہوں پروردگار اپنی سی ایسی توبہ کہ نہ چوڑی ہم کوئی گناہ نقل کیے بہ



[illegible]



حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ دِيَارِهِمْ لِيُجِيبُوا دَعْوَةَ رَبِّهِمْ وَأَن تَصْطَلِبُوا فِي سُبُلِهِ ۚ فَاذْكُرُوا أَنَّهُم مُّشْرِكُونَ  
 کراساز پس بہری بدری ساتھ نعمت کی خدائی طرف سے اور ساتھ فضل کی یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ و نجات  
 اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہوں میں اوس سے کہ دوتا ہو کر لوگوں کیسی کیوں نہیں کہتا  
 وَأَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ بِمَا آتَاكُمُ اللَّهُ ۚ فَالَّذِينَ لَا يَحْكُمُونَ بِمَا آتَاكُمُ اللَّهُ ۚ فَهُمْ يَكُونُونَ كَالْأَشْجَارِ ۚ أَذْهَبَتْ  
 نَوْفَاهُ اللَّهُ بِهَا ۚ وَأَمْ كَرِهْتُمُوهَا ۚ فَمِنْهَا شَعْرٌ ۚ وَمِنْهَا مَرْكٌ ۚ بَلْ يُظَاهِرُ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ كَافِرٌ ۚ فَاعْلَمُوا  
 قوم فی تنبیہ کی کیا اوسنی و اوفض آخر تک یعنی سو پتا پچھن امر اپنا طرف اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ بیایا تھا  
 بندوں کی پس بچا یا اوسکو اللہ تعالیٰ فی برائی مکر اونکی سے اور تعجب کرتا ہوں اوس سے کہ غبت کرتا ہے جنس میں  
 کیوں نہیں کہتا مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ كَذَبَ الْكَافِرُونَ ۚ فَالَّذِينَ لَا يَحْكُمُونَ بِمَا آتَاكُمُ اللَّهُ ۚ فَهُمْ يَكُونُونَ كَالْأَشْجَارِ ۚ  
 لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ تَرَىٰ أَكْثَرَهُمْ لَافِظِينَ يَخُوفُونَ رَبَّهُمْ وَهُمْ لَا يَحْكُمُونَ بِمَا آتَاكُمُ اللَّهُ ۚ فَهُمْ يَكُونُونَ كَالْأَشْجَارِ ۚ  
 کافر کو کھا اور کیوں نہ جب آیا تو باغ اپنی میں کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہوئی والا ہی نہیں فوت مجھ کو قنط  
 مال اپنی کے مگر ساتھ اللہ کی اگر دیکھتا ہے تو مجھ کو کہ میں کم ہوں تجھی مال اور اولاد میں تو امید ہے کہ رب میرا  
 مجھ کو بہتر باغ تیری سے بہ قصہ سورہ کہف بن مفصل مذکور ہے اوسکی تفسیر میں دیکھا جائی ہے یہاں خوف و راز  
 کتاب کی اسی پر لکھا کیا و مَا قَالَ عَبْدٌ ۚ اَصَابَهُ هُمُ ۚ اَوْ حَرَّكَ اللَّهُ مَا فِي عَيْنَيْهِ ۚ وَابْنُ عَبْدِ  
 وَابْنُ امِيَّةٍ نَاصِيَتِي بَيِّدَكَ مَا فِي حِكْمَتِكَ عَدَلٌ فِي قَضَائِكَ ۚ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ  
 سَمِيَةٌ ۚ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ ۚ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ۚ اَوْ اَسْتَأْذَنْتَهُ مِنْ رَّبِّكَ ۚ  
 عَلَّمَ الْقَلَمَ ۚ اِنَّ جَعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۚ رَبِّمِ قَلْبِي ۚ وَنَزَّ بَصَرِي ۚ وَخَلَقَ عَزَّ وَجَلَّ  
 کھئی اذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ ۚ وَابْدَلْ مَكَانَ حَزْنِهِ فَرَحًا ۚ حَبِ مَسْ آصَ مَرْمَصُ ط  
 اور نہ کہا کسی بندہ کی کہ پہونچی ہوا اوسکو فکر یا غم اللہ انی عبد کو دہا ب نہی ملک مگر لجا تا بھی خدای غم ادا کا  
 اور بدل دیا ہے جگہ غم اوسکی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہ ہیں یا اللہ تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور تیرا بندہ تیرا

اور دنیا لوٹتی تیرا گناہوں پیشانی میری پیچ ہاتھ تیری کیسی یعنی تیرے قبضہ قدرت تیری میں ہوں جاری ہی چچ  
میری کے حکم تیرا یعنی تیری حکم کو تو وقت نہیں ہی جو چاہی سو کر ہی عمل ہی پیچ امر میری کی تقدیر تیری مانگتا ہوں تجھ ہی  
ساتھ ہر نام کی کتابت ہی تیری لی اور نام کہا توئی ساتھ اس کی ذات اپنی کا یا اور نام توئی اور کو کتابت  
اپنی میں یا سکھا یا توئی اور کو سکھو ملن اپنی ہی ساتھ دھی یا الہام کے بغیر ذکر کرنی کی کتاب میں اختیار  
کیا توئی اور کو پیچ علم غیب کی نزدیکی اپنی یعنی سکھو اس کی اطلاع نہیں سوائے تیری نہیں کہ کسی تو قرآن بزرگ کو  
بہار دل میری کی اور روشنی انگہوں میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور لچائی والا فکر میری کا فضل کی ہم

حاجان حاکم احمد ابوعلی بن زرار بن ابی شیبہ طبرانی فی من قال لا حول ولا قوة الا بالله كانت دواء  
من تسعة وتسعين داء الكثيرها الحمد مس طبع جو کوئی کہی نہیں بجا گناہوں ہی اور نہ فوت

عبادت پر مگر ساتھ دوا اس کی ہونا ہی بہہ کلر و دنیا توین جبار پونسی کہ ادنی اون میں ہی غم ہی رویت کی  
یہ حاکم طبرانی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت کہو لا حول ولا قوة الا بالله اس کی تحقیق

یہ خزانہ جنت کیسی ہی اور جو کوئی بہت کہتا ہی بہ نظر رحمت کی کر تا ہی اللہ تعالیٰ طرف اس کی اور بہ نظر کی  
اسد فی پس تحقیق پہنچا وہ خبر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اس کو کیون کہ بہت دفع کر تا ہی ایک کم

دروازہ صبر کی ادنی اور کا غم ہی اور کھول سی رویت ہی کہ جو کوئی کہی لا حول ولا قوة الا بالله لا حول ولا قوة الا بالله  
الا الیہ تو دور کر تا ہی اللہ تعالیٰ ستر دروازہ صبر کی کہ ادنی اور کا فقر کی کذا فی وظائف الہی من کویم الاستغفار

دق حب من اکثر من الاستغفار تس + جعل الله له من كل ضيق مخرجاً ومن كل  
هم مخرجاً ومن كل حزن مخرجاً لا یخلف دس ق حب جو کوئی لازم کر ہی استغفار کو نقل

یہ ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان جو کوئی بہت پڑھی استغفار یعنی مداومت کر ہی اس کی نقل کی یہ سی فی کر تا ہی اللہ  
واسطی اس کی ہرنگی ہی نکلنا اور ہر غم سی رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کی غم سی رہائی دیکر خوشی کو پہنچا تا ہی اور

رزق پہنچا تا ہی اس کو اور جگہ کی کہ نہیں گمان کہتا ہی نقل کی یہ ابو داؤد سی ابن ماجہ ابن حبان فی و کذا



مَا يَقُولُ مَنْ تَزَلَّ بِكَ رَبُّكَ أَتَشِدُّ لَهُ عِنْدَكَ سَمَاعِهِ الْمُرْتَدُّنَ بِمَسْ بَد اور پہلی گندی بینی اذان کی دعاؤں  
 میں وہ چیز کہ کہی وہ شخص کہ اور تہا ہوا اس پر غم یا سختی نہ نزدیک سنی اور سکیلی اذان مؤذن کو نفل کے جہاں  
 وَ اِنْ تَرَفَعَ بِلَا عَ اَبْنَا مَرًا مَهْوً لَا اَدُوَقَعُ فِيْ اَمْرِ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلٰى  
 قَوْلِكَ نَابِت مَصَّ بَد اور جو ترفع کہی کو کسی ہلاکی یا کسی کام دہشت ناک کی یا بڑی کام بڑی ہین کہی گانی  
 ہو کہو اللہ اور اچھا ہی کار و اللہ ہی پر ہر دس کیا ہین نفل کے بہتر مزی ابن ابی شیبہ فی وَاِنْ اَصَابَتْ  
 مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ لَكَ اَخْتِيسِبُ مُصِيبَتِيْ فَآخِرُ نِيْ فِيْهَا  
 وَ اَيُّ لِيْ مِنْهَا خَيْرٌ نَابِت سَق بَد اور جو پہنچے اس کو مصیبت پس چاہی کہ کھی تحقیق ہم ملک ہیں  
 خدا کی اور تحقیق ہم طرف اس کی بہر نیوالی ہین یا اسد بتری پاس سی نگاہ ہون میں ذاب مصیبت کا پس ثواب  
 ہو کہو اوسین اور بدلہ دی ہو کہو بہتر اوس سی یعنی اوس چیز کی فوت ہوئی اور سب مصیبت کی ہوئی نفل کی بہ  
 بتر مزی سی ابن ماجہ فی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ اَللّٰهُمَّ آخِرُ نِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَ اَخْلَفَ لِيْ  
 خَيْرًا مِنْهَا ہر تحقیق ہم ملک ہیں و سطلی اس کی اور تحقیق ہم طرف اس کی بہر نیوالی ہین یا اللہ ثواب  
 دی ہو کہو مصیبت مری میں اور عوض دی و سطلی مری بہتر اوس سے نفل کے بہر نیوالی ہین ف اَلِیْہِ رَاٰجِعُونَ  
 اشارہ ہی ہے کہ اگر اس کی تقدیر پر راضی ہوں گے ثواب یا ونگی والا سختی عذاب ہو نگی بہتر اقراری بہتر  
 عجز کی اور تسلیم و رضا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کسی مصیبت میں ان کلمات کو پڑھتا ہی  
 تو اللہ تعالیٰ دینا ہی عوض فوت ہوئی چیز کی بہتر اوس سے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا حاذو مذر اتوا تو ان  
 فی اس کی پڑھنے کا ارادہ کیا پہر خیال کیا کہ مجھی اس خاوندی کو نہ بہتر خاوند ملے گا مگر بابتاع سرور عالم  
 کی یہ کلمات پڑھی بہر حضرت کی ملاح میں گین کہ نفل بشر میں کذا ذکر الفرو اِذَا خَافَ اَحَدُ اَللّٰهُمَّ  
 اَكْفَاہَا بِمَا شِئْتَ صَحِيْحٌ سَرَاوَاہُ اَبُو نَعِيْمٍ فِي الْمُسْتَحْرَجِ عَلٰی الْمُسْلِمِ بَد اور جب کسی کسی یعنی  
 کسی ظالم کا در کہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر کہو اوس سی یعنی در اس کا ہمسی دفع کر یا بہتر ضبط کر کی کجا ہی

صحیح ہے روایت کیا اسکو ابو نعیم نے بیچ کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا استخراج سے مسلم ہی **ف** جب رو  
 عالم فی ہمدان ابو بکر رضی کی حجت کی سی کی تو ایک کا خسر اوقنامی سینے پہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دعا پڑھی گھوڑا اوسکا بیت نک زمین میں دوس گبا کہ اذکر العلی اللہم انا نفوذ ذبک من شئ کی ہریم و  
 نذر کربیات فی نحو ہریم عو یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکرتی ہیں ساتھ تیری برائی دشمنوں کیستی اور دفع کرتی  
 ہیں ہم شر اونکی ساتھ مرد تیری کی حال یہ کہ کرتی ہیں ہم نخب کو مقابلہ اونکی میں یعنی تاکہ دفع کری تو انکو ہم سے نقل  
 کی یہ ابو عوانہ فی اللہم انا ابجعت فی نحو ہریم و اعد ذبک من شئ کی ہریم عو یا اللہ تحقیق  
 میں کرتا ہوں تجھ کو مقابلہ اونکی میں اور پناہ پکرتا ہوں ساتھ تیری برائی اونکی سی نقل کی یہ ابو عوانہ نے  
 و ان خات سلطانا اوطا لما فلیقل اللہ اکبر اللہ اعظم من خلقہ جمیعاً اللہ اعظم مما انا  
 و اخذ مر اعد ذبا للہ الذی لا الہ الا اللہ المسکت السماء ان یقیم علی الارض الا بذلک  
 من شئ عبدک فلا ین وجنودہ و اتباعہ و اشیاءہ من الجن والانس اللہم کن لی جا  
 من شئ ہم جبل سناءک و عن جبارک و لا الہ غیرک ثلث مرات **ط** مومص  
**ط** اور جوڑی یا بادشاہی یا کسی ظالم سی پس کھی اسد کبر غیر ک تلک میں بار معنی اسکی یہ ہیں اسد بہت برائی اسد  
 ہی سب خلق اپنی سی اسد غالب تر ہی اوس چیز سی کہ دوتا ہوں میں اور پیر کرتا ہوں میں پناہ پکرتا ہوں میں  
 اوس اسد کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو تھا منی والا ہی سمان کو اس سی گر گر پڑی زمین پر گرا ساتھ حکم اوسکی کی  
 برائی مذہبی تیری کسی کہ فلانا ہی ایام اوسکا لیوسی اور برائی لشکر اوسکی سی اور تابدارون اوسکی سی اور  
 اوسکی سی کہ جن سی ہوں ان سان ہی اللہ ہو و علی میری نگہبان برائی اونکی سی بڑی ہی تعریف تیری اور  
 غالب ہی پناہ پکرتی و لا تیر اور نہیں کوئی معبود سوا تیری نفس کے یہ طبرانی فی معرفہ اور موقوفہ ابن ابی  
 اور ابن مردویہ اور طبرانی فی اور اور روایتوں میں ذکر کی لئی یہ دعا میں ہے آئی ہیں جو نسی چاہی ان میں سی  
 اللہم انا نعوذ ذبک ان یفرط علینا احدک منہم ان ان یطغی **مو** ہی یا اللہ تحقیق ہم پناہ

بُکْرَتِیْنِ سَابِئَتَیْنِ اِسی کہ زیادتی کری میری کوئی اور نہیں سی یا یہ کہ ظلم کری نفل کی یہ موقوفہ داری فی اللہ  
 بِاللّٰهِ حَبِیْبٌ وَنَبِیُّکُمْ اِیْسٰی وَابْنُ مَرْیَمَ وَاسْمٰعِیْلُ وَاسْحٰقُ عَافِیٌّ وَذَاکَ سُلْطٰنُ اَحَدٍ  
 یَنْ خَلَقْتَ عَلٰی بَشَیْءٍ لَّا طَاقَ لَیْهِ **مَوْص** یا اللہ عبود جبرئیل اور میکائیل اور سرافیل کی اور  
 ای عبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق کی عافیت دی مجھ کو یعنی سب بیات ظاہری و باطنی سی اور نہ غالب کر کوئی حق  
 اپنی سی مجھ پر سببہ اوس چیز کی کہ نہیں طاقت ہی مجھ کو اوس کی نفل کی یہ موقوفہ ابن ابی شیبہ نے رضیت باللہ  
 تَرَبَّاءُ وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْآنِ حَکْمًا وَاِمَامًا **مَوْص** راضی ہو اس پر سببہ  
 اس کی از روی بی ہونی کی اور سببہ اسلام کی از روی دین ہونی کی اور سببہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی  
 بنی ہونی کی اور سببہ قرآن کی از روی حاکم ہونی کی اور امام ہونی کی یعنی اوس کی حکم ماننا ہون اور عمل کرنا ہون  
 نفل کی یہ موقوفہ ابن ابی شیبہ نے **ف** تفسیر دستور میں آیا سی کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو مشرکوں نے  
 قید کیا اور باندھا اور بھوکا رکھا پس لکھا اوہ ہون فی باب اپنی کہ حضرت کی پاس حاضر ہو کر حال ضیق اور سختی میری کا  
 عرض کر چنب اوہ ہون نے عرض کیا حضرت سی فرمایا کہ لکھ اور حکم کرو کہ کو سا نہہ تعوی کی اور نفل کی اللہ پر اوہ  
 کہ پڑھی صبح شام لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَشِمْتُمْ خَرِیْضٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رُوْفٌ  
 رَّحِیْمٌ فَاَنْ تَوَدَّعَلَّ حَبِیْبِیْ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَّ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَتَوَرَّأَ الْعَرْشُ الْعَظِیْمُ بِرَجَبٍ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ  
 یہ آیت پڑھی قیدی رہا سی دیے اللہ تعالیٰ فی او کو پہر او کی بھیل میں جا کر اونٹ اور بکریاں اون کی ہانک لائی  
 اور حضرت سی پوچھا کہ یہ جلال ہیں یا حرام فرمایا جلال ہیں پس او ماری اللہ تعالیٰ فی آیت وَمَنْ تَرَىٰ اللّٰہَ یُجَلِّ لِعَظَمَتِہٖ  
 آخر تک یعنی اور جو کوئی ڈر تا ہی اسدی کر تا ہی او کی الٰہی جگہ غلطی کے اور رزق دیتا ہی اوس کو اور سببہ کہ گناہین  
 رکھتا اور کہتا ابن عباس نے کہ جو کوئی یہ آیت پڑھی نزدیکیا دوشاہ کی کہ خوف رکھتا سی ظلم اوس کی کیا باز دیک  
 موج کی کہ خوف رکھتا ہی عرق کا یا نزدیکیا درندہ جی جاؤر کی تو نہیں جبر رکرنی کی اوس کو کوئی جزا نہیں سی اور  
 روایت میں آیا سی کہ عوف بن مالک نے حال قیدی رہی میں اپنی کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

اور عرض کیا کہ ما اوسکی ہنیر اسی کی حکمت فرماتی ہو جو کہ فرمایا کہ حکم کرتا ہوں تجھ کو اور اوسکی مال کو کہ بہت پرہیزگار اور  
 قوت والا ہے پس کہا اوسکی بی بی نے کہ خوب فرمایا اور دونوں نے اسکی پرہیزی کی کثرت کی بغافل ہوئی  
 اور ہانکھ لایا سپہر پوڑا دنگا پس اوتری آیت دین تین امد آخر تک اور حیوۃ الجنان میں لکھا ہے کہ جو کسی نے  
 قتل کا پنداب وغیرہ کا ڈر رکھتا ہو تو اگر ایسا مینڈا فریہ قابل قربانی کے لاکر ایک مکان خالی میں قبلہ کی  
 گھر کر دج کر سی اور وقت ذبح کی پرہیزی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قتل متی اور ایک گڑھ کہو دی کہ خون اوسی میں جمع  
 ہو تو سی پر خون کو خاک سی بند کرے کہ پانوں کی نیچی آوی اور اوس جانور کی چھڑکڑی کر فضیول سکینوں کو  
 دی ادا ہے نہ کہا دی اور نہ لوگ کہا دیں کہ جتنا نقص اس پر واجب ہے پس انشاء اللہ تعالیٰ جس بلا سے فرما  
 وضع ہو جائیگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جائیگا بہرہ جرب ہی کنانی منسح البین و ان خات شیطانا  
 اَوْ غَیْرَہٗ فَلِیَقْلَ اَعْرَہٗ یُوجِہُہُ اللّٰہُ الْکَرِیْمُ وَ یُکَلِّمَاتِ اللّٰہُ الثَّامَاتِ اَللّٰہِ لَا یَاۡجِزُ لَہُنَّ بَرَّکَا  
 فَاۡجِزُ مِنْ شَیْءٍ مَا خَلَقَ وَ قَدْ سَرَّ اَوْ بَرَّ اَوْ مِنْ شَیْءٍ مَا یَنْبَغُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَیْءٍ مَا یَعْرِجُ مِنْهَا  
 وَ مِنْ شَیْءٍ مَا ذَرَّ اَوْ اٰتٰ اَرْضٍ وَ مِنْ شَیْءٍ مَا یُخْرِجُ مِنْهَا وَ مِنْ شَیْءٍ فَحْنِ الْکَلِیْلِ وَ النُّقَارِ مِنْ  
 شَیْءٍ کُلِّ طَآئِرٍ اِلَّا طَآئِرًا یَطْرُقُ بِجَنَیْنٍ یَاۡسَ اَمْنٌ \* اَطْبَسَ طَمَیصٌ ص \* اور جو در  
 کسی شیطان سی یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکی سی یعنی حیوانات موزیات سی پس چاہی کہ کسی  
 پکڑتا ہوں میں ساتھ ذات خدا بزرگ کی اور ساتھ کلہوں پوری خدا کی وہ جو نہیں تجا و زکرا ہی اونی کلا  
 و نہ بدکار برائی اوسچیز کیسی کہ اندازہ کی اور پراگندہ کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور برائی اوسچیز کیسی کہ اوتری ہی  
 آسمان سے اور برائی اوسچیز کیسی کہ چڑھتی ہے آسمان میں اور برائی اوسچیز کیسی کہ پدا کی زمین میں اور برائی اوسچیز کیسی کہ  
 اوس سے برائی اور دن کیسی اور برائی ہر حادثہ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ اوسی ساتھ پہلا سی  
 امی محسبان محرابی کہ عجب قتل کے پہلے طہرانی طہرانی ابن ابی شیبہ ابو بعلی یوسف مراد کلا  
 اس سے کتابین اور نام و صفات اسد قالی کے میں کہ کسی انکی تاثیرات سی خارج نہیں ہی مثلاً میں کو

وعدہ کیا ہی اور کار کو دوزخ کا بلا شک و شبہ ہو گیا وَاِذَا نَقَرْتِ الْفِتْلَانَ نَادَىٰٓ اِلٰی اَنْذَارِ ۝ ۱۰

اور جب وقت کہ ظاہر ہووین چلا وی چلا کر کھلی اذان نفل کے بہرہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ فی وقراءۃ آیتہ الکرسی

ت مص ۱۰ اور بجا کر پڑھی آیتہ الکرسی نفل کی بہرہ ترمذی ابن ابی شیبہ فی و من فزع فلیقل اعوذ بکلمۃ

اللہ الثامۃ من غضبہ و شہ عبادہ و من ہم رأت الشیطین و ان یخسروا و ان یتس

اور جو کوئی ڈری یعنی سوئی یا جا لگی کسی چیز سی اس پناہ بکڑا ہوں میں ساتھ ظلموں پوری خدا کا غصہ کی

یعنی عذاب او کسی اور برائی بندن او کسی اور وسوسہ شیطانوں کسی اور اسی کا و شیطان

میری پلے نفل کے بہرہ ابو داؤد و ترمذی نسائی فی و من غلبہ امر فلیقل بحسبی اللہ و نعم الوکیل

د س ی اور بچ غالب آدمی کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج او کا نہیں جانتا ہی پس چاہی کہ کہی کھات ہی

مجبوذا اور اچا ہی کا ساز نفل کے بہرہ ابو داؤد نسائی ابن سنی فی و من و قہ لہ مما لا یختارہ فلا

یقہ لہ ائی فعلت کذا و کذا لکن یقل بقدیر اللہ و ما ستاء و حل ۱۰ ہر س ق ی

اور جو شخص کہ واقع ہو وی او کو وہ چیز کہ نا خوش کہتا ہی او کو میں کھلی کیشکے تھیں میں کرنا ایسا اور

ایسا تو نہ ہونی بیہات و لیکن کھلی ساتھ تقدیر ضالی واقع ہو بہرہ امر اور جو کہ چاہا خدا کی کیا نفل کی بہرہ

نسائی ابن ماجہ ابن سنی فی و یعنی یوں اعتقاد نہ کری کہ اگر یوں کرتا میں تو بہات نہ واقع ہونی مثلاً کوئی

شخص گہری بخلا اور کسی نے او کو ستایا تو یوں نہ کہی اگر گہری نہ نکلتا میں تو نہ سنایا جاتا اور بہرہ نبی ترمذی

اور بعضوں فی تحریر کہی ہی کذا و کذا و ان یتصعب علیہ امر قال اللہ لا سہل الا ما یج

سہلا و انت تجعل لکم سہلا اذ استیت ۱۰ حب تی ۱۰ اور جو دشوار ہو وی کسی پر کوئی کام

کہی ای السہلین آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا نونی او کو آسان اور تو کرنا ہی دشوار کو آسان جب چاہی نفل کی

بہرہ ابن حبان ابن سنی فی و من کانت لہ حاجۃ الی اللہ ان الی احد من بنی آدم فلیست ضا و لیحسن

وصوہ ۱۰ ثم لیصل رکعتین ثم یتن علی اللہ و یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و

يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ الْكَوْنُ كُلُّهُ  
 مِنْ جِبَابِ رَحْمَتِكَ وَغَمْرًا ثَمَّ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيَّةُ مِنْ كُلِّ رِيٍّ وَالْحَصَّةُ مِنْ كُلِّ نَبْذٍ لَيْسَ لَكَ مِنْ  
 كُلِّ ثَمٍّ مَسْ ق ت اور جو ہو وی حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم سی پس چاہی کہ ضروری  
 اور اچھا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بخوبی منہیات کی بہر پریشی دور رکھتے نماز کی بہر تہریف کری خدا پر اور  
 یہی بنی حلی اللہ علیہ وسلم پر اور پریشی بہہ وعانہیں کو بھی جو دگر خدا پر دبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش پر کیا  
 سب تہریف ہی واسطی خدا پروردگار عالموں کے مانگتا ہوں میں تجسبی حسلتین اچھی کہ وجہ کر بن رحمت نیری کہ  
 اور کام لازم کرنی والی بخشش نیری کی اور مانگتا ہوں غنیمت ہر نیکی سی یعنی پوری نیکی اور بجا و ہر گناہی  
 سلامتی ہر گناہی نفس کے یہ حاکم ترمذی **ف** جملہ والحصۃ من کل ثوب کافقظ حاکم ہی کی روایت  
 میں آیا ہی اور جملہ والغنیۃ من کل بریقظ ترمذی کی روایت میں اور ایک روایت میں اس دعا کی ساتھ عبادت  
 بھی زیادہ اسی **لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا تَهْمِلْ إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا تَحَاجَّ جِي لَكَ بِرَحْمَةٍ**  
**إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** ت یہ چہوڑ میری ای کو کسی گناہ مگر بخش تو او سکوا اور نہ چہوڑ  
 غم مگر کہ دور کری تو او سکوا اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہو وی مگر کہ روا کری تو او سکوا یعنی جو  
 خوشی تیری ہو وی روا کرو والا باز رکھ اسی بہت مہربان مہربانوں کے نقل کی یہ ترمذی نی و من کانت  
**لَهُ ضَرَارَةٌ فَكَانَتْ تَضَائِعُ مَحْسِنٌ وَضَوْءٌ مَسْ ق ت** اور یہی ہر کھتین میں  
**ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ وَآيَاتِهِ اسْأَلْتُكَ وَآتَوَجَّهَ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٌ بَيْتِي الْحَقُّ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ**  
**بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِنَقْضِي لِي اللَّهُمَّ فَفَقَّعْهُ فِي مَسْ ق ت** اور جو  
 کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالیٰ کی طرف یا آدمی کی طرف پس ضروری اور اچھا کری وضو اپنا نقل کی بہت  
 سی ابن ماجہ حاکم بنی اور پریشی دور کھتین نقل کے یہ نہائی فی یعنی نماز پریشی فقط نبائی کی روایت میں  
 اور باقی میں سب متفق ہیں بہر دعا کری یہ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسبی حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہوں میں **ف**

تیری ساتھ وسیلہ نبی تیری کیے کہ حضرت محمد ﷺ نے حضرت محمد بن ابی حضرت محمد ﷺ علیہ وسلم تحقیق میں منوجہ ہوا ہوں ساتھ وسیلہ تیری کیے طرف پروردگار اپنی کی بیچ اس حاجت اپنی کی نوکری کی جاوی حاجت وسطی میری یا اللہ پس شاعت قبول او کی میری حقین غفل کی سیر ترمذی سائی ابن ماجہ حاکم فی ف حدیث شریف ثانی آپ کی کہ ایک انہی فی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کے کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو عافیت دی اس مرض سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کچھ تو دعا کروں میں اور چاہی تو صبر کر کہ یہ بہتر ہے تیری لمی او سب سے عرض کیا کہ دعا ہی کچھ پس اس کو وضو کی اسی حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہ دعا پڑھی پس اوسنی یہی پڑھے اور سکتا ہوا کذا فی مشکوٰۃ اور جامع صغیر میں حضرت جابر رضی روایت ہے کہ اگر ساتھ میں دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ ایکساعت کی تو اللہ قبول کجاوی دعا مانگنی والی کے کہ وہ یہی **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مُنِيعُ السُّوءِ وَالْآفَاقِ وَالْآكَرَامِ** اور روایت ہے حضرت علی رضی کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم میں کا حاجت کا پس چاہی کہ خشنہ کی صبح کو اس کی طلب میں جاوی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا اللہ برکت دی میری پس بیچ صبح اونکی کے دن خشنہ کی اور چاہی کہ پڑھی جب نکل مکان اپنی سی آخر سورہ آل عمران کا یعنی **إِنِّي خَشِيتُكَ يَا أَرْبَابَ الْعَرْشِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ** اور سورہ فاتحہ پس تحقیق بیچ اکی حاجت روا بیان دنیا اور آخرت کی میں کذا فی **درا المنثور وَمَنْ أَرَادَ حِفْظَ الْقُرْآنِ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ سَطَعَ أَنْ يَقْرَأَ فِي ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ فَلْيَقْرَأْهَا سَاعَةً مَشْهُودَةً وَاللَّعَاءُ فِيهَا مَشْجَابٌ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِي سَاعَةٍ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِي آتٍ لَهَا فَيَصِلُ أَرْبَعًا رَكَعَاتٍ** اور جو کوئی چاہی یا ذکرنا قرآن کا پس جب ہوئے رات جمعہ کی پس اگر کر سکی یہ کہ ادھنی بیچ تہائی رات اخیر کی پس چاہی کہ ادھنی پہلی کہ تحقیق ساعت ایسی ساعت ہے کہ حاضر ہوئی میں اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کجاوی ہی پس جو نہ کر سکی اپنی او وقت نہ ادھنی کی پس ادھنی رات میں پس جو یہی نہ کر سکی پس ادھنی اول رات میں پس پڑھی چاہی

رَكْعَتَيْنِ تَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْقَائِمَةَ وَسُورَةَ لَيْسَ وَفِي الثَّانِيَةِ الْقَائِمَةَ وَحَمْدَ الذُّخَانِ وَ  
فِي الثَّالِثَةِ الْقَائِمَةَ وَالْمُنْتَزِلَ التَّجْدِدَ وَفِي الرَّابِعَةِ الْقَائِمَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِي  
الْمَلَكُ يَنْبُئُ بِهِيَ كَلَّمَ بَيْنَ الْحَمْدِ وَسُورَةُ لَيْسَ اُور دوسری بین الحمد اور سورہ حم الذخان اور تیسری بین الحمد اور  
الْمُنْتَزِلَ کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتھی بین الحمد اور تبارک الذی و نظر کن میں ہر شفعہ حکم جدی نماز کا کہنا  
پس یہ سید چیل سوت کی یعنی دُخان کی پہلی سوت پر کہ سورہ سجدہ ہی لازم نہیں آتی ہی کہ مکر وہ ہو وی اور دوسرے  
سید کہ نظر کن میں تفہیم ناخبر کرو وہ نہیں ہی کذا ذکر العلی فاذا فرغ من الشَّهَادَةِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَ  
لِيُحْمَدَ النَّاسُ عَلَى اللَّهِ وَ لِيُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيُحْمَدَ عَلَى سَائِرِ  
النَّبِيِّينَ وَ لِيَسْتَغْفِرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا يُخَوِّنَهُ الَّذِينَ سَبَقُوا يَا أَيُّهَا الْإِيمَانُ  
پس جب فراغت پاوی التجات کی پڑھنی سی یعنی جب سلام پھر چکی پس جاہل کی تعریف کر ہی اور جب تعریف  
کر ہی اس کی اور درود بھیج حضرت علی علیہ السلام پر اور اچھی طرح بھیج اور درود بھیج سب پیغمبروں پر اور  
مانگی واسطی مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور بخشش مانگی واسطی مہاجرین اپنی کی جو بقت سب کے  
میں اس پر یعنی صحابہ اور تابعین و تعریف خوب یہی کہ ساتھ اخلاص کے اور ذکر کرنی اس کے  
اور صفات کاملہ کی ہو اور درود اچھی طرح کا یہ کہ اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی با  
کر ہی یا آل و اصحاب کو بھی شریک کر لی و درود بھیجی میں پس یہ عبارت با مثل ایک اور زبان میں چو کہ  
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَدَدُ خَلْقِهِ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ النَّبِاشِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَغَيْرِهِمْ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْمُرْسَلَاتِ وَلَا تُخَوِّنَا الَّذِينَ سَبَقُوا يَا أَيُّهَا الْإِيمَانُ ثُمَّ لِيَقُلْ فِي آخِرِ  
ذَلِكَ اَللَّهُمَّ اِنْجَنِّي بِرَبِّكَ لِلْعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي وَ اِنْجَنِّي اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْجِي  
پھر کہی بیچ آخر اس کے کہ با اللہ مہربانی کر مجھ پر ساتھ چوڑی گناہوں کی یعنی توفیق دے کہ گناہ چوڑوں میں نہ  
جب تک کہ زندہ رہی تو مجھ کو اور مہربانی کر مجھ پر ساتھ چوڑی اس کی تکلف کروں میں اور مجھ کا کہ فائدہ دے



و ہمیں اشارہ ہی ہے کہ مومن خوشدل ہو کر لا حاصل پاؤں گا مرگب نہو سی اگرچہ وہ بموجب کلام  
 نہو فین کہ حدیث شریف میں آیا ہے خوشی اسلام آدمی کے ہی ترک کرنا بیفائدہ بات کا و نیز قننی حسن نظر  
 دنیا پر ضیانت عتیٰہ اور نصیب کر محلو پہلائی نظر کی بیچ اور بخیر کی کہ راضی کر تجی جو محسوس یعنی تو  
 فکر کر لی کے دی اپنی پسندیدہ چیزوں میں اور محبت اور انکی میری ملین مثال یا نظر خانہ ہر کی ہر ادسی مسئلہ اور  
 یعنی میں شغل ہی اللہ تعالیٰ علیہ السلام و الا ترض ذا الجلال والا کرام والعزۃ التي  
 لا ترام اسلک یا اللہ یا ترض من یجلا لک و تر جہات ان تلزم قلبی حفظ کتابک  
 کما علمتني ہا اللہ پیدا کر فی والی اسمائون کی اور زمین کی اسی صاحب بزرگی اور بخشش کی اور اسی صاحب  
 اور عزت کی کہ نہ قصد کجا آدمی یعنی اور کو نہیں لائق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کر ہی مانگتا ہوں میں تجسی اسی اللہ  
 بخشش کی والی ساتھ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روز ذات تیر کی یہ کہ لازم کر ہی تو دلیری میں یا ذکر کتاب  
 اپنی کا جیسی سکھائی توئی مجھ کو یعنی جس کی توفیق دے توئی کہ قرآن پاک پڑھتا ہوں میں ہی توفیق دے کہ ابر پڑھتا ہوں توئی یعنی  
 ان التورۃ علی النبی الذی یرضیک عتیٰہ اور نصیب کر محلو یہ کہ پڑھوں میں اوس کو اوس طرح پر کہ  
 راضی کر تجی جو محسوس یعنی تیر اور نظر اور احلاص اور حضور اور تجو یہی پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ علیہ السلام  
 و الا ترض ذا الجلال والا کرام والعزۃ التي لا ترام اسلک یا اللہ یا ترض من یجلا لک و تر جہات ان تلزم قلبی و ان  
 تشریح یہ صدہری و ان تغسل بہ بدنی فانه لا یغنی عنی علی عتبات ولا یؤتینہ  
 الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یفعل ذلک ثلث جمع او خمساً الا ان  
 یجاب یا ذن اللہ والذی بعثنی بالحق ما لخطا من مینا قطبہ ت مس یا اللہ پیدا  
 کر زوالی آسمان و زمین کے اسی صاحب بزرگی اور بخشش اور اسی صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کجا آدمی مانگتا ہوں  
 میں تجسی اسی اللہ بخشش کی والی ساتھ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیر کی یہ کہ روشن کر ہی تو

سائبہ برکت کتاب اپنی کی بنیائی میری اور میرہ کہ جاری کری تو سائبہ اس کی زبان میری اور میرہ کہ دور کری تو غم  
 سبب برکت اس کی کی دل میری سی اور میرہ کہ کہولی تو سبب اس کی سینہ میر اور میرہ کہ دور کری تو سبب  
 بدن میر یعنی نجاست گناہوں سی سبب عمل کر نیکی اور سپر اسلامی کی تحقیق نہیں مدد کرتا ہی کوئی میری کام حق  
 سوائیری اور نہیں دنیا ہی حق کو مگر تو اور نہیں ہی بچا گناہی اور نہ وقت عبادت پر مگر سائبہ مدد اللہ بلند مرتبہ  
 بزرگ قدر کی کری پس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاوے گا سائبہ حکم اس کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی کہ قسم ہی اوس فات کی کہ بھجا بجو سائبہ حق کی نہیں خطا کرنی ہی قبولیت پس علی موس کو کہی یعنی یہ  
 دعا مسلمان سی قبول ہونی ہی نقل کیے یہ ترمذی ہاکم فی حدیث شریف میں آیا ہی خلاصہ اس کا سبب  
 کہ حضرت علیؑ نے جناب سرور عالم کی باطنی عرض کو کہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ما یاب میری خدا ہوں تیرے قرآن شریف میر  
 دلی جو بھجا بجا ہی یا د نہیں رہتا پس فرمایا حضرتؑ کی کہ کیا نہ سکھا دوں میں تجھ کو کتنی کلمی کہ ادنی سبب ہی اللہ تعالیٰ  
 تجھ کو ہی فائدہ دی اور جس کو سکھا دی تو اس کو ہی اور ثابت رہی میری سینہ میں جو سیکھی تو عرض کیا حضرت  
 علیؑ کی بہتر پس حضرتؑ نے فرمایا اذاکانت لیلة الجمعة فخرک یعنی ہی ترکیب جہنم کو رہی تو ایسی بہر اور حدیث کی کہ  
 ابن عباس کہنی میں کہ پانچ یا سات جمعہ کی بعد حضرت علیؑ حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سی پہاچار  
 آئین یا ذکر یا تہا میں اور جب پڑھتا اوکو تو پہلین ہتھیں اب چالیس آئین یا ذکر یا تہا میں اور جب پڑھتا تو  
 گویا قرآن زبور دی آنگہوں میری کی ہو تا ہی اور حدیث سناتا تہا میں یہ پڑھتا تہا تو پہلی ہوئی ہوئی  
 اب جو حدیث سناتا ہوں میں اور پھر کر کر کرتا ہوں تو ایک حرف ناقص نہیں یا تہا میں کفانی الترمذی ہاکم  
 رحمہ اللہ فی حاشیہ کا ایک عمل لکھا ہی یا اللہ ہم سب کو اوس پر عمل نصیب کر وہ سب پر داعی شکوت ان کی  
 سورۃ حشر میں فَاَوْصَانِی بِالْاَمْرِ الْمُحْسَنِ فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنَ الْاَيِّ وَفَضْلُ اللّٰهِ لَیْسَ لِبَاحِثٍ  
 یعنی یا مٹا مٹا فی میں کہ شکوہ کیا مینی اپنی اوستا دسی کہ اوکا و کعب نام تھا ابراہیمی حاشیہ کا نہیں حدیث  
 کی مجھ کو گناہوں کے چھوڑ نیکی اس کی کہ تحقیق عالم فضل اس کا ہی اور فضل اللہ کا نہیں دیا جاوے گا کہ کوئے

[illegible]



یا اللہ بانی پلا ہو نفل کے سپہ نجاری فی حدیث شریف میں آیا ہے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ایک شخص فی روئے جمہ  
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری فحطی ہلاک ہو گئی دعا کیجی کہ میںہ  
پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک بار نمودار ہوا  
اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسری جمعہ تک اوٹھتا رہا کہ ہر اسی شخص نے جبہ دوسری میں خطہ  
کی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری ہلاک ہوئی جانی ہی میںہ ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا وَلَا عَلَيْنَا آخر تک کہ بیان ہوئی کہ میںہ کھل گیا کذا ذکر الفخر اللّٰهُمَّ  
اَعِزَّنَا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنَا + قرۃ یا اللہ میںہ برسا ہمبر یا اللہ میںہ برسا ہمبر میںہ برسا ہمبر  
میںہ سلم نے فرمایا اِنَّمَا مَا خَرَجَ اِذَا بَدَأَ احَا جِبَ السَّمِیْسِ فَحَدَّ عَلَی النَّبِیِّ فَاَبَدَ جَدَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ  
ثُمَّ قَالَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا لَیْتَ یَوْمَ الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ  
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلْفَنِیْ وَرَحْمٰنُ الْفَقْرِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغِیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّةً  
وَبَلَدًا اِلٰی حَیْنٍ ثُمَّ یَرْفَعُ مَیْدَیْہِ حَتّٰی سَیْدُ وَبِیَاضِ الْبَطِیْہِ ثُمَّ یَحْمِلُ اِلَی النَّاسِ طَهْرًا وَنُجُوْلًا  
رَدَ اَعْوَدَ وَهُوَ تَرَا فِیْہِ مَیْدَیْہِ ثُمَّ یَقْبِلُ عَلَی النَّاسِ وَیَنْزِلُ فِیْصَلِیْ مَرَّکَتَیْنِ + وَحَبَّ مَسْ  
اور اگر نموداری دعا کرنی والا بادشاہ یا ناب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلی جنگ کو جب کہ کھلی کنارہ آفتاب  
پس میںہ منبر پر پس اسد اکبر کی اور تقریب کر ہی اسد غالب و بزرگ کی ہر کی تقریب ہی واسطی خلک جو پروردگار سے  
عالموں کا بخشش والا نہراں خاوند و نجزا کا نہیں کوئی معبود مگر اسد کر تا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی یا  
کوئی معبود مگر تو کہ تو اگر ہی نو اور ہم محتاج برسا ہمبر میںہ اور کر اوسچیر کو کہ اوتاری نو فی ہمبر یعنی رزق اور میںہ  
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث ہونچنی کا مطلب کو زمانہ و دراز ملک یعنی اوسکی سبب سے فائدہ اوتار  
ہمبر اوٹھا وی ہاتھ اپنی یہاں ملک کہ ظاہر ہو وی سفیدی نعلوں اوسکی یعنی بہت بلند کر ہی ہمبر ہر طرف اوتار  
پیش اپنی یعنی رو قبلہ دعا کی لئی ہو وی اور اولیٰ چار اپنی اوسن حالین کہ اوٹھا ہی ہو وی ہاتھ اپنی ہمبر میںہ

طرف آدمیوں کی اور اترتی منبر سے پس پڑھی دو رکعت نفل کے یہاں ابو داؤد ابن حبان حاکم بن ف  
 چادر اس طرح اورتی کہ دایان سر بائیں طرف ہو جاوے اور بائیں سر دائیں طرف اور اندر کا رخ باہر کی طرف  
 اندر کھڑا فی سفر السعادت اور پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سبج ہم سبک الاعلیٰ پڑھی اور دوسری میں بل  
 حدیث النخاشیہ مثل عید و جمعد کی اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت سی یہاں نماز سنت نہیں ہے  
 مگر صاحبین کی نزدیک ہی کہ جماعت سی دو رکعت ادا کر سی اور خطبہ بھی پڑھی اور مذہب حنفی میں فتویٰ ہے کہ  
 کذا ذکر الفخر اور منتخب ہی احسن یہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سی اور آپس میں صلح کرین اور پہلی نفل سی صدقہ  
 ہر دن اور تین روزی رکھین پڑھنی اور نفلین چوتھی دن روزی سی پیادہ پا پرانی کپڑوں سی ذلیل متواضع  
 فروتنی کرنی والی سرچکاٹی ہوئی روٹی ہوئی یا بختک روٹی ہوئی اور دعا کرین مومنین اور مومنات کی کی  
 اور درود بھیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑھین استغفار اور پڑھیں یا اے اللہ اور امام درمیان خطبہ کی اور دعا  
 استغفار پڑھنا جاوے اور پڑھی اللہم ربنا آتنا آخر تک لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب  
 ورب الارض ورب العرش الکرم اللہم اسقنا الغیت ولا تجعلنا من القانتین اور دعا بکار کر بھی کر سی اور شہدے  
 اور شہادت نامہ کی دعا کی وقت کہی زمین کی طرف ہو اور کہی آسمان کی طرف اور شروع کر سی اور ختم کر سی دعا کو  
 ساتھ حمد اور ثناء اللہ تعالیٰ کی اور درود اور سلام بخش کر کی کذا فی وظائف النبی للہم اسقنا غیتنا

مَغِيثًا مَرَّيَا مَرَّيَا نَافِعًا عَاصِمًا عَاجِلًا \* دَمَض \* غَيْرَ آجِلٍ \* دَہِ سَرَّ آتٍ \* مَحْض \*  
 یا اللہ برسا ہم پر سیر فرما دو کو پہنچی والا بہت آرزائی کرنی والا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا غلبہ دینی سستی والا  
 نفل کے یہاں ابو داؤد ابن ابی شیبہ فی نہ دبر کرنی والا نفل کے یہاں ابو داؤد دینی نہ دبر کرنی والا نفل کے یہاں  
 ابی شیبہ فی ف ابو داؤد میں لفظ غیر اصل کا اس دعا میں آیا ہی اور ابن ابی شیبہ فی عوض آجل کی رشت  
 نفل کیا ہی للہم اسقنا غیتنا عبادک وبھائمک وانشر رحماتک و آخی بلک لک المیت \*  
 یا اللہ پانی دی بندوں اپنی کو اور جاہل دونوں اپنی کو اور پھیلارحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو دینی سیر کر

یہاں اور دنی اللہ تم اُنزل علی آخر ضنائیر شیخا و سکھنا عو سیاء اللہ اور ازین ہماری پرستگاہ اور  
 یعنی سبزہ پہولی بوند اور چین اور سکھانقل کے یہاں اور بولنے کی **ف** چین اور سکھانقل جو چیزیں والوں کے  
 باعث چین کی ہی یعنی مطلب اور کئی بولا کہ دل اور کئی تسکین پاویں کہ اذکر الفخر اللہ صاحت جہا لہا  
 وَأَعْبَرَتْ أَمْضَانَا هَامَتْ دَوَّابْنَا مَعْطَى الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَا كَيْهَا وَمَنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ  
 مَعَادِنِهَا وَحَجَرِي الْأَبْرَكَاتِ عَلَى أَهْلِهَا بِالْعَيْثِ الْغَيْثِ أَنْتِ الْمُسْتَغْفَرُ الْفَسَا  
 فَتَسْتَغْفِرُ لِي الْإِثْمَاتِ مِنْ ذُنُوبِي وَأَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِ خَطَايَا نَا اللَّهُمَّ قَامِ بِسَبِيلِ  
 السَّامِعِ <sup>عَلَيْهِ</sup> مَسْمُومًا أَوْ أُصِلَ بِالْغَيْثِ وَكَفِّتِ مِنْ مَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا  
 وَيَقْوِدُ قَلْبَنَا \* یا اللہ ظاہر ہوئی پہاڑ ہماری یعنی سبب ہونی گہاں کے و خال اور تی ہن میں ہماری  
 اور پیاسی ہوئی جانور ہماری ای دینی والی پہاڑیوں کی جگہوں اور کئی سی اور ای اور تانی والی صفت کی یعنی سبزہ  
 کا ہون اور سکھیں اور جاری کرنی والی بہتوں کی برکت والوں پر یعنی جولاؤں اور کئی ہن سبب سبزہ نفع دینی  
 والی تجھی بخشش مانگی ہن لوگ بہت بخششی والا بہت بخشش چاہتی ہن ہم تجھی سہی سہی خاص گناہوں اپنی کے  
 یعنی جو خالص سی ہوئی ہن نہ غیر ہماری سی اور نو بہ کرتی ہن ہم طرف تیری عام گناہوں اپنی سی یعنی جو شکر  
 درمیان ہماری اور درمیان غنہ ہماری کی یا اللہ پس پہچ مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دو  
 ملی ہو اور کثابت کر یعنی رنج ہماری کو سبب مینہ کی پہچ مینہ شش اپنے سی اور جگہ کہ نفع دینی ہو اور پیری ہم  
**ف** یعنی فائدہ اور سکھ یعنی مینہ ہالوں میں اور کمینوں میں برساتا کہ نفع کتری اور کام میں آوی  
 اور من تحت عرشک طرف اریل کا ہی یعنی پہچ مینہ زیر عرش سے اور بالغیث المغیث متعلق ہی معطی  
 اور منزل اور مہر کا کہ اذکر الفخر غنیثا عَامًا طَبَقًا غَبَقًا مَجْدَلًا عَدًّا قَاخِضًا مَرَاتِقًا مَحْمُومًا النَّبَا  
 عو \* برساتینہ عام یعنی سبب جامی برسی عام سہتہ کثرت کی بڑا رنیت دینی والا اور دنا کئی والا زور کا  
 یعنی سبب سبزہ اور پانی کی بہت ارزانی والا بہت اگائی والا کہانی کی چیزوں کا بہت اگائی والا

فلک سید ابوعوانہ فی واستسعی عمر بن الخطاب فنادی علی الاستخار بہ حصص ہر دو مینہ ہر چہ  
 عمر بن الخطاب فرمایا میں زیادہ کیا استخار پر کوئی نفل کے بہترین فی شیعہ بنی واذ امرای سحابا  
 اللہم انا نعوذ بک من شتر ما ارسل بہ الایمہ سببا یا فافان کشفہ اللہ وکوعطرہ من اللہ  
 علی خلک بدہ س قی واور جب دیکھی ابراہی و الا پر ہی یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہیں ساتھ تیری برائی کو  
 کیسے کہ بھی گیا ہی نہ برف سولی یا اللہ کہ اگر کو جاسی نفع دینی و الا پس اگر کو جاسی او سکو اللہ تعالیٰ  
 اور نہ برسی اللہ کہی سپر نفل کے مہر ہو وادو دسای ابن ماجہ فی واذ امرای المظہر اللہم حصنا یا  
 خ ہر اور جب دیکھی مہر کو کئی یا اللہ نہر سائیدہ بیت نفع دینی و الا نفل کے مہر جاسی فی اللہم سببا یا  
 مہر دین اگر فلا تکانہ حصص ہر دو یا اللہ کہ مہر کو جاسی نفع دینی و الا پر ہی او کو دو بار تین بار نفل کے بہترین  
 شیعہ فی واذ اکثر و خیف الضمر اللہم حوالینا و لا علینا اللہم علی الا کام و الا کجام  
 و الطراب و الا و ذیہ و صبا بیت الشجر ہر دو ہر دو پس جب بہت بودی مہر اور خوف ہو  
 ضرر کا کہی یا اللہ مہر ہر اگر دو جاسی اور نہ ہر ہر یا اللہ ہر سائیدہ تلون پر اور طلون پر اور ہر ہر  
 اور تلون پر اور اوپر چکر اگر گئی در خون کی نفل کے مہر جاسی سلم فی واذ اسمع الوعد و الصوا  
 اللہم کہ تفسلنا نفصاک و لا یفک لنا بعد ایک و عافنا قبل ذلک ہر دو ہر دو  
 اور جب سنی گرجا اور کر کنا تو پر ہی یا اللہ نہر مار کون ساتھ نفعی اپنی کی اور نہ ہلاک کر کون ساتھ عذاب  
 کی اور عافیت دینی ہر ہر ہر اسکی یعنی پہلی واقع ہوئی عذاب کی نفل کے بہتر دینی سلی حاکم فی و  
 ہم فرشتے کا ہی جو زمین ہی باول انکی پر گرجا اور اسکی ہی اور جکی کوڑا او سکا کندی فی اللہ و اللہ  
 اللہ فی لیج ان عذیم ہر و اللہ لایکہ من خیفہ ہر دو طایہ پاک ہی وہ اللہ کہ باکی بیان کرتا  
 او سکی اللہ ساتھ ہر ہر اسکی کی اور پاک بیان کرتی ہیں نہر خوف ایہ شکستہ مہر ہو وافر ہر  
 ہی واذ حاجت الرج استصلھا بوجہ و رجاعا علی ربک تیک و ذیہ ہر دو طلب ہر دو اور جب



ہوا متوجہ ہو دی اوسکی طرف یعنی حدیثی چلتی ہی وہ ہر موہندہ کری اور پٹی اور پر گشتوں اپنی کی اور ہاتھوں  
 اپنی کی یعنی بصورت تواضع شہی نقل کے بہ طہرانی دعا میں اور کہیں **وَقَالَ اللَّهُ هَذَا فِي اسْتِثْنَاءِ**  
**خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا اسْتِثْنَيْتَ بِهِ وَاعْرِضْكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ**  
**مَا اسْتِثْنَيْتَ بِهِ مِنْ قَوْلِ سَطَبٍ** اور پٹی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی پہلائی کے  
 اور پہلائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی یعنی خات اور پہلائی اوس چیز کی کہ بھی گئی ہی پہلائی اوسکی یعنی فائدہ  
 اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری برائی اس کی ہی اور برائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی اور برائی اوس چیز کی  
 بھی گئی ہی ہو ساتھ اوسکی نقل کے **يُسَلِّمُ تَدْنِي سَطَبِي** طہرانی دعا میں **اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَرِيحًا وَلَا**  
**تَجْعَلْهَا رِيحًا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا** یا اللہ کر اس کو  
 ریاچ اور نہ کر اس کو سوج یا اللہ کر اس کو رحمت اور نہ کر اس کو عذاب نقل کی بہ طہرانی دعا میں اور کہیں  
**فَرياح جمع ريح کی ہی معنی اوسکی ہو** ائین میں یعنی جب ہوا میں بہت ہر طرف سی چلتی ہیں تو  
 ابر بہت آتا ہی اور منہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی مصلحت  
 ہوتی اور ابن عباس رضی عنہما ہی کہ ریاچ کا استعمال رحمت کی لئی آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئی اگر اعتراض  
 کیا ہی بعض علما ہی کہ **وَالْفَرْقَانِ جَاءَ مَعَ الرِّيحِ ظَلَمَةٌ تُقَوِّذُ بِالْمَعْوِذِ يَتَّقَنَ بِهِ** اور جو  
 ساتھ ہوا کی اندھیری جاہ پکڑی ساتھ پٹی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی بہ ہوا  
**يَا اللَّهُمَّ اِنَّا اسْتِثْنَاكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا امْرَأَتْ بِهِ وَاعْرِضْكَ مِنْ**  
**شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا امْرَأَتْ بِهِ** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی پہلائی  
 اس ہوا کی اور پہلائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی یعنی خات وغیرہ اور پہلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہی پہلائی  
 اوسکی اور پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ تیری برائی اس میں ہوا کی ہی اور برائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی اور برائی اوس  
 چیز کی کہ حکم کی گئی ہی پہلائی اوسکی نقل کے **يُسَلِّمُ تَدْنِي سَطَبِي** یا اللہ **اللَّهُمَّ اِنَّا اسْتِثْنَاكَ مِنْ خَيْرِ مَا امْرَأَتْ**

یہی آعوذہ بک من شر ما امیرت بہ \* ص \* یا اسحق بن مالک! ہوں تجسہی ہلا ہی اوسحیر کی حکم  
 کی گئی ہی ہوا ہتھوڑا سکی اور پناہ پکڑا ہوں سانبہ تیری ہلا ہی اوسحیر کیسی کہ حکم کی گئی ہی وہ ہتھوڑا سکی نقل کی  
 یہ ہو بی بی اللہ کفحاً لا عقیما بہ حب طس \* یا اسکر اس ہوا کو بار و ر یعنی ابرانی و  
 اور فائدہ مند اور نہ کر اس کو بانج یعنی نہ ابرانی و الی اور نہ فائدہ مند نقل کے یہاں جان اور طبرانی  
 اوسطین و اذ اسمع صیاح الذی لیکہ فلیسأل اللہ من فضلیہ \* خ \* حدیث سنن  
 سنی آواز مرغون کی پس چاہی کہ مانگی اسدغالی سی فضل اوسکا نقل کے یہہ بخاری سلم بود اور ترمذی  
 نای نے ف باقی حدیث یہہ سی فاتہرات ملکائینی مرغ فرشتہ کی دیکہہ کراواز کرتی ہیں پس  
 کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آئیں گے پس قبول ہو جائی اور اس سی معلوم ہوا سب ہونا دعا کا و فضی  
 صلحا کی اور برکت جانی سبب اونکی کہ اذکر العسل و اذ اسمع نصیحت المؤمن فلیتعوذ بہ باللہ من  
 الرجیم \* خ \* حدیث سنن مس \* اور جب سنی آواز گدہونکی پس چاہی کہ پناہ پکڑی ہاتھ اسکی  
 راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من شیطان الرجیم یہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکہہ کراواز کرتا ہی نقل کے  
 یہہ بخاری سلم بود اور ترمذی نای چاکم کنی و کذا لک اذ اسمع نباح الکلاب \* حدیث سنن  
 اور اسطرح یعنی اعوذ باللہ من شیطان الرجیم یہی جب سنی آواز گدہونکی نقل کے یہہ بود اور نای چاکم کنی  
 ف یہہ ہی شیطان اور اسکی لشکر کو دیکہہ کراواز کرتی ہیں کذا ذکر الفخری اذا سرائ الکسوف  
 فلیدع اللہ و لیسکن و لیصل و لیصدق \* خ \* حدیث سنن \* اور جب دیکہی سورج گہن یا  
 چاند گہن پس چاہی کہ دعا کری اسدغالی سی اور تکبیر کی اور غار پڑھی اور صدقہ دی نقل کے یہہ بخاری سلم  
 بود اور نای نے ف حدیث سنن معلوم ہوا ہی کہ کسوف اور خسوف دونوں کی ایک ہی معنی ہیں  
 سورج گہن کو یہی کسوف خروغ کہتی ہیں اور چاند گہن کو یہی اور غصھا اور لغت والون فی فرق بیان کیا ہی  
 خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہیں اور خفیفون کی نزدیک غار سورج گہن کی و در لغت

ساتھ جماعت کی اور بڑی قربت کی بغیر خطبہ کی پڑھی اور چاند گہن میں جماعت ہمیں ہی تنہا تنہا پڑھی اسکی  
 کرات میں جماعت شکل ہی اور صدقہ یعنی فقیرون محتاجون کو کچھ شہ دے یا علام آزاد کرے بطور صدقہ  
 مشہور کی سنت نجا وغیرہ نہ دے کہ مشابہت ہنود کی ساتھ ہوگی لغو ذبا شہ نہ کذا ذکر الفخر و اذا امر  
 الحلال اللہ اکبر پڑھی اور جب پہلی رات کا چاند دیکھی کوئی تو کھلی اللہ اکبر نقل کے بہرہ داری  
 ان اللہم اھلہ علینا یا ائمنین والامان والاسلام والاسلام والاسلام والاسلام والاسلام  
 و ترضی برائی و کربک اللہ بخت حب می یا اسد چاند دکھا ہلکوسا تہ بکت کی اور ساتھ  
 ایمان کی اور سلامتی کے اور سلام کی اور توفیق کے و بطلی و حین کی کہ دوست رکھتا ہی نواہیہ  
 رکھتا ہی تو ای چاند پروردگار میرا اور پروردگار میرا اللہ تعالیٰ ہی نقل کے بیہ ترمذی ابن حبان دارمی  
 ہلال خیر و شہد اللہم ائی اسئلک من خیر هذا الشهر و خیر القدر و اعود ذبک  
 من شر پلک قرات پڑھ پڑھ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہی یا اسد تھیں میں مانگتا ہوں تجھ سے  
 اس مہینے کے اور بھلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینے میں قسم رزق وغیرہ ہی مقدہ ہی اسکی بھلائی چاہتا  
 ہوں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری برائی اس مہینے کے سی پڑھی بیہ دعائیں بار نقل کے بیہ طبرانی  
 اللہم ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین و ائمنین  
 بعد و مومص یا اسد نصیب کر لکھو بھلائی اس مہینے کے اور مدد اس کے اور برکت اسکی  
 اور فتح اسکی اور نفع اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ تیری برائی اسکی سی اور برائی اسکی  
 کیسی کہ چچی ایک ہی یعنی اور مہینے کے بعد اسکی ہو گے اوکلی برائی سی ہی پناہ مانگتی ہیں نقل کی بیہ  
 بنی شیبہ فی و اذ انظر الی القمر فلیقل اعود ذبک اللہ من شر هذا و من شر  
 و جب دیکھی طرف چاند کی پس کبی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ خلکی برائی ایک ہی نقل کے بیہ ترمذی نسائی  
 حاکم فی و برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سب اس سی پناہ چاہی کا بیہ ہی چاند گہن نشانیوں

کیسی ہی اور دُرُا تا ہی ساتھ ہونی حادثوں کی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بولنا کہ ہو کر کبھی ہو جاتی واسطی خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی  
ایک ساعت میں تار یک ہو جاتی ہیں تو ایسا نہ ہو کہ نور ایمان کا اور علموں کا دلوں سے چس جاکر وادرا کرے

كَلِمَةً الْقَدَرِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ فَاعْفُ عَنِّي هَذِهِ تَسْقُوتُ مَسْجُودًا  
دیکھی کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتیں اسکی پس چاہیے کہ کہی یا اللہ تھمتن تو بہت معاف کرنی واپسی دوست کرنا ہی  
عفو کو پس عفو کر مجھی گناہ میری نفل کے یہ ترمذی سلسلے ابن ماجہ حاکم فی وادرا نظر و حقیقہ فی المرآة

اللَّهُمَّ أَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي \* حَب قَمِي \* اور جب دیکھی ہو نہ اپنا آئینہ میں تو پڑی یا  
اسد نونی اچھی بنائی صورت میری پس اچھا کر ظن میرا نفل کے یہ ابن حبان ورمی فی اللہم لکما حَسَنَتْ

خَلْقِي فَاحْسِنْ خُلُقِي وَحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِمْ \* اور جب کسی اچھی بنائی تو فی صورت میری پس اچھا  
خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو اگر پفل کے یہ بزار فی الحمد لله الذی سقانی خَلْقِي وَاحْسِنْ صُورَتِي  
وَمَنْ أَنْبِئِي مَا شَأْنِي مِنْ غَيْرِي \* ہر سب تعریف ہی واسطی اس خدا کی کہ برابر پیدا کی اعضا میر  
اور اچھی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری ہی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری یعنی مثلاً بعضوں کو

لَنُكَرَّكَ نَامِيْدًا كَمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِمْ \* اور جب کسی اچھی بنائی تو فی صورت میری پس اچھا  
وَصَوَّرَكَ صَوْرَةً وَجَّهِي فَاحْسِنْهَا وَجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ \* طس می \* سب تعریف ہی

اور خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اس کو او پیدا کی میت منہ میری کے پس خوب بنائی ہو  
اور کیا محب کو مسلمانوں میں سی نفل کے یہ طبرانی فی او سطین اور ابن سنی فی وادرا سلم علی

أَحَدٍ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ مَعَكُمْ \* خ مَدَس \* اور جب سلام کری کوئی کیسکو پس چاہیے کہ کہی سلامتی  
ہو دسی تیر نفل کے یہ بخاری سلم سنی فی ف معنی سلام علیک کی یہ ہیں کہ سلام نام اسد تعالیٰ کا  
ہی یعنی محافظت اسد تعالیٰ کی میری ساتھ ہو دبی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کی سلمی

جامی کہ فرشتوں محافظین پر ہی سلام ہووی اور اب سلام کا یہ ہی کہ اس وقت جبکہ نہیں چنانچہ حضرت  
 شیخ عبدالحق رحمہ اللہ فی بعض علمائے حنفیہ کو قریب کفر کی لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا  
 اس میں گرفتار ہیں مگر اعماد اور پیریں نکر ہی سکی اور سید جمال الدین فی یہی کردہ لکھا ہی اور سلام  
 کرنا سنت ہی اور جواب اسکا فرض کیا یعنی مجلس میں سی ایک ہی جواب دینا تو اور وہ کہ  
 ذمہ سی جواب اور جواب کا دالاسب گنہگار ہون گے لیکن یہ سنت افضل فرض سی ہے کہ ذکر الفخر  
 میں شرح مشکوٰۃ حدیث شریف میں فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم  
 علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمایا کہ ان فرشتوں میں سلام علیک کر اور جواب اونکا سن کہ  
 تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کو گاہا پس انہوں فی جا کر اسلام علیکم گھا او انہوں فی کھا و علیکم  
 ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم سی پوچھا کہ کون سی خصلتیں اسلام کی بہترین فرمایا یہ کہ کھلاؤ  
 تو کہا نا اور سلام کری تو اسکو کہہ چا پتا ہی تو یا نہیں پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہے  
 سلام کرنی کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی فی عرض کیے کیا رسول اللہ ایک شخص  
 کی کچھ میری باغین ہی مجھ پر ایذا ہوتی ہی اسکی آئی سی اس شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی درخت وا  
 کہا ابھیجا کہ اپنی درخت کو ہماری ٹہنی بیچ ڈال او سنی انکار کیا فرمایا یہ کہ او سنی اسکا اپنی اسکا فرمایا  
 میں اسکی عوض کچھ لے لیا اسکا ہی او سنی انکار کیا فرمایا تجھی زیادہ کو تجھی بیل نہیں ہی گروہ کہ سلام  
 میں نخل کری یعنی سلام علیک نکر ہی کہ ذانی مشکوٰۃ پس کمال دانی ہی کہ یہاں کیے رسم کی لئی اسکی  
 ترک کر کہ اسکا بخیل بنی اور ایسی دعاسی باز رہے اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کھتا ہی میا تجھ کو سلام  
 رہو تو نہیں چڑتا اور تو کہ مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑ جاتا ہی وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی  
 لفظوں سی ادا کی گئی تجھی رسول مقبول ہے کی سنت سی پزیری ہی کہ او کی لفظوں کی دعا کو ہی  
 پس نہ کہتا اللہ بچا وی سکوا اور تمکو اس سی اور پیدا کر ہی خواب غفلت سی اور بہت دی او کی راہ

کی اور نتائج الصلوٰۃ میں نفل کیا کی کتاب اور توضیح اور زوضۃ العلماء اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فائد  
 السفینۃ اور جامع الفتاویٰ اور فتاویٰ ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاویٰ خصوصیت  
 وغیرہ جیسی کہ مکر وہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دینی اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنی والا  
 اور مکر وہ ہی گناہگار قرآن پڑھنے والی پر لیکن قادر بنی جواب دہی اوسکی سلام کا نہ دینی اور مکر وہ ہی سلام  
 سننے والی پر اور گنہگار ہوتا ہی اوسپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دہی اور مکر وہ ہی سلام نزدیک زودا  
 حدیث کی اور نزدیک مذکرہ علم کی لیکن جب کسی کو انکو جواب دینا چاہی اور نزدیک اذان کی اور نزد  
 تکبیر کے جب ہون قوم مشغول ساتھ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی لیکن وہ جواب  
 دین اور مکر وہ ہی اوسپر کہ پانچا نہین ہی پس نزدیک ابو حنیفہ کی دہی جواب دہی مذہب ان ہی اور نزدیک  
 ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دہی اور نزدیک محمد کی جواب دہی بعد فراغ کی حاجت ہی اور مکر وہ ہی سلام  
 نہ پڑھنے والی پر اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دہی اور مکر وہ ہی  
 سنا کی اور اگر مسائل سلام کر ہی تو نہیں واجب ہی جواب اوسکا اور مکر وہ ہی قاضی پر حکم دین اور جواب ہی اوپر  
 واجب نہیں اور مکر وہ ہی استاد پر نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام ہی کر ہی تو نہیں واجب ہی جواب اوسکا  
 اور مکر وہ ہی شطرنج اور زود وغیرہ کیلانی والی پر اور مکر وہ ہی مبتدع پر یعنی بافضی خارجی وغیرہ پر اور مکر وہ  
 طحدول پر اور زندیقوں پر اور سخرون پر اور چوٹی کہانیان کہنی والون پر اور بیہودہ گوون پر اور گالی  
 دینی والی پر اور سب نہی دین نکالنی والون پر اور اونپر کہ رسون پر پیشین عورتون اور لوگوں کی گہوڑی  
 کو اور ستر کہو لنی والون پر اور خوش طبعی کرنی والون پر اور چوٹون پر اور لوگوں کو گالیان دینی والون پر  
 اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار میں اپنی معاملہ میں اور بازار میں کہانی والی پر اور گالی والی پر اور کہوڑا  
 والی پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت علی علیہ السلام کہ جو کوئی کلام کر ہی پہلی سلام کی پس نہ جواب دہی  
 اور سلام کر ہی چنی والا پیشی پر اور چوٹا برسی پر اور سوار پادہ پر اور گہوڑی کا سوار شو کی سوار پر اور

گہرین جا کر گھر والوں پر سلام کری کہ موجب برکت کا ہے اور اگر ایسی گہرین جاؤی کہ وہاں کوئی نہیں ہے  
کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلَی عِبَادِ الصَّالِحِیْنَ کیونکہ فرشتے اس کا جواب دیگی اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ دَتَسَ صَی \* وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ \* دَتَسَ صَی \* وَ بَرَکَاتُہ \* دَتَسَ صَی \*  
سلامتی ہو دی تجھ پر نقل کیے یہاں ہو دو اور ترمذی نسائی داری فی اور حجت خدا کی نقل کی یہاں ہو دو اور ترمذی  
نسائی داری فی اور برکتیں اس کی نقل کیے یہاں ہو دو اور ترمذی نسائی داری فی ف السلام علیکم کیا  
ان جملوں کو بھی ملالی کہ ہر ایک کی دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی یعنی فقط اسلام علیکم میں دس نیکیاں  
ہونگی اور رحمة اللہ کی ساٹھ بیس نیکیاں اور وبرکات کی ساٹھ بیس اسی طرح فرمایا رسول مقبول  
علیہ وسلم فی کذا فی مشکوٰۃ فاذا رَدَّ السَّلَامَ وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہ  
ع کھڑے سے جب \* پس جب جواب دی سلام کا یعنی سلمان کو تو کھڑے مچر اور ترمذی سلامتی ہو دی اور  
رحمت خدا کی اور برکتیں اس کی نقل کیے یہ صحاح ستہ میں اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان فی  
اسطرح جواب دینا افضل ہے اور ادنیٰ درجہ و علیک السلام یاو علیکم السلام ہی اور اگر بغیر واو کی ہی جواب

دی تو جواب ادا ہو جاتا ہے کذا ذکر الفخر و علی اھل الکتاب علیک \* دَتَسَ صَی \* وَ اَوْ عَلَیْکَ  
خ دَتَسَ صَی \* اور جو جواب دیا تو کتا بی کو یعنی یہود و نصاریٰ کو تو کھڑے علیک فقط نقل کیے  
مسلم ترمذی نسائی فی یا کہی و علیک نقل کیے یہ بخاری سلم ابو داؤد ترمذی نسائی فی وَاِذَا بَلَغَ  
سَلَامًا مِنْ لَحْدٍ فَلْيَقُلْ وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہ \* ع \* اور جب پہنچا یا  
جاوے کوئی سلام کو کسی کے طرف سے پس چاہئے کہ کہی مچر اور اوپر سلام ہو اور رحمت خدا کی اور برکتیں  
اس کی نقل کیے یہ صحاح ستہ میں اَوْ عَلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ \* ع \* یا کہی اور تجھ پر  
اوپر سلام ہو نقل کیے یہ نسائی فی ف جو کوئی کسی کے طرف سے سلام پہنچا دی اوپر سے سلام  
پہنچا ستحب ہی اور واو کی کذا ذکر الفخر وَاِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ \* خ دَتَسَ صَی \* عَلَیْکَ

دَتَسَ مَسَقٌ ۖ اور جب چپکنی سن چاہی کہ کبھی سب تعریف ہی خدا کی لئی نقل کیے یہ بخاری ابو  
 داؤد نسائی فی بہر حال یعنی اس روایت میں احمد سعد علی کل حال کہنا آیا ہی نقل کیے یہ ابو داؤد ترمذی نسائی  
 حاکم ابن ماجہ فی الحمد للہ حمد اکثیراً طیباً مبارکاً فافہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ورضی  
 دَتَسَ مَسَقٌ ۖ سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اور چہرہ جیسا جیسا  
 پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل کیے یہ ابو داؤد ترمذی نسائی فی الحمد للہ حمد اکثیراً  
 تَسَ حَب ۖ سب تعریف ہی خدا کی لئی جو پروردگار ہی ساری جہان کا نقل کیے یہ ابو داؤد ترمذی  
 نسائی ابن جہان فی ف اس طرح حمد کر فی بعد چپکنی کی بہتر ہی اور فقط احمد سعد کہنی ادنیٰ درجہ اور سکا  
 اور چپکنی کی بعد حمد کرنی مستحب ہی اور جواب اور سکا یعنی ریحک اسد کہنا سنی والون پر واجب کفار ہے  
 یعنی اگر مجلس کی لوگوں میں سی ایک ہی جواب دینا اور وہ کی ذمہ سی اور جواب دینا اور نہیں تو سب  
 ہونگی کذا ذکر الفخر و لیقل لہ یرحمک اللہ ۖ خ دَسَ تَسَ مَسَقٌ ۖ اور کہا جاویں  
 چپکنی والی کے حمت کریں کہ اللہ نقل کیے یہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ فی و لیرد  
 عَلَیْہِ یَعْدِلُکُمْ اللہُ وَ یَصْلِحْ بِاَلْکُمْ ۖ خ دَسَ تَسَ مَسَقٌ ۖ اور چاہی کہ جواب دیا جاویں جواب دینی والی  
 جسنی ریحک اسد کہا اسی چپکنی والا بون جواب دی ہایت کریں کہ اسد اور سناری حال تمہارا نقل کیے یہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی  
 حاکم ابن ماجہ فی یا بون جواب دی یَغْفِرُ اللہُ فِیْکُمْ ۖ دَسَ تَسَ حَب ۖ خ دَسَ تَسَ مَسَقٌ ۖ اور ترمذی نسائی ابن جہان  
 اور در روایت میں ہل بی و کلم کی یون آیا ہی لَنَا و لَکُمْ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ بخشی اسد سکو اور تکرار نقل کیے  
 یہ نسائی ابن ماجہ حاکم فی یا جواب یون دی یَرْحَمُنَا اللہُ وَ اَیَاکُمْ وَ یَغْفِرْ لَنَا و لَکُمْ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ  
 کری ہم اسد اور تمہارے بخشی ہو اور تکرار مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ مَسَقٌ ۖ  
 اللہُ وَ یَصْلِحْ بِاَلْکُمْ ۖ تَسَ مَسَقٌ ۖ اور جو ہو وی چپکنی والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاو  
 جواب اور سکو ہایت کریں کہ اسد اور سناری حال تمہارا نقل کیے یہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم ابن جہان



قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَظْمَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ كَلِمَةً وَجَعِضًا مِنْ كَلِمَةٍ  
 أَذِنَ أَبَدًا ۝ **مَوْصُفٍ** ۝ اور جو کسی کی نزدیک ہر چہ سب سے تعریف ہی اس کی لئی جو پروردگار ہی کا  
 ہر حال توجہ تک جتنا دیکھا نہیں پانی کا درد و دانت کا اور نہ کان کا کہی نقل کے یہ موقوفہ ابن ابی شیبہ  
**ف** ملا علی قاری اور حنفی رحمہ اللہ لکھا ہے کہ ماکان جزا یا خبر من قال کیے ہی اور بعضوں نے متل ۝ **حکم**  
 لکھا ہے کہ تمتہ حمد ہی مقولہ چہنگیزی الی کسی اور جہاں جزا من قال کی لم یجی وَاِذَا طَلْتَ اَذْنَهُ فَلَيْدَ تَرَ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَصِلَ عَلَيْهِ وَلِيَقْلَ ذَكَرَ اللَّهُ بِحَيْرٍ مِنْ ذِكْرِي ۝ **ط**  
 اور جب بولی کان کسی کا پس جا ہی کہ یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجی اور پھر اور کہی یاد کری اللہ تعالیٰ  
 ساتھ پہلایں گے ۝ **و** کو کہ یاد کیا کچھ نقل کے یہ طبرانی ابن سنی فی **ف** واو و لیل کی عطف یہی  
 ہی یعنی یہ بیان ہی یاد کرنی کا کہ یوں یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بھیجی اور پھر کہ ذکر الفخر و اذا  
 بَشِّرَ بِمَا يُسِّرُهُ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ ۝ **خ** **مَدَسَق** ۝ اور جب خوشخبری دیا جاوے کوئی ساتھ اور  
 کہ خوش کری اس کو پس الحمد شکر ہی نقل کی یہ بخاری سلم ابو داؤد ابی ابن ماجہ فی **ا** و **ح** و **ک**  
**خ** ۝ یا کہی الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کیے یہ بخاری سلم فی **ا** و **ح** و **ک** ۝ **مَدَسَق** ۝ **آ** یا  
 کری واسطی اس کی شکر کا نقل کے یہ حاکم احمد فی **ف** مطالب المؤمنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہے  
 لکھا ہے کہ فوہی سپری کہ لوگوں کو سجدہ شکر ہی منع نہ کرو کیونکہ اس میں کہاں حضور اور خشوع اور عبادت ہی  
 کہ اذکر الفخر و اذا سألني من نفسي او ماله او غيره ما يعجبه فليدع بالبركة ۝ **س** **ق**  
 اور جب دیکھی کوئی ذات اپنی سی یا مال اپنی سی یا ذات و مال غیر اپنی سی اور پھر کہ خوش کری اس کو  
 پس دعا کری ساتھ برکت کی یعنی اللهم بارک فیہ کما بارک فی کل ما نظرت لکجا ہی نقل کی یہ بخاری ابن ماجہ حاکم فی **ا** و **ا**  
 ارادتمو ماله قال اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وعلى المؤمنين والمؤمنات  
 وعلى المسلمين والمسلمات ۝ **ص** ۝ اور جب چاہی بڑھا مال اپنی کا تو کہی یا اللہ رحمت بھیج اور چہرہ

نعمت کی جو بندی تیری میں اور رسول تیری اور اوروں پر مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور اوسلمان  
مردوں اور مسلمان عورتوں کی نقل کی یہ ابو بعلی نے وَاِذَا سَأَلَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَقْضَىٰ قَوْلَ  
أَحْمَكَ اللَّهُ سِنَّكَ بِحَسَنٍ اور جب دیکھی کوئی اپنی بہائیں مسلمان کو کہ نہتا ہی بیٹے  
سبب خوشی کی تو کہی کہ ہنس اوسے نہت تیری اور ہمیشہ خوش رکھی تجھی نقل کے یہ بخاری سلم  
نَسَأَ سِیَّ وَ اِذَا أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيُعْلِلْهُ ذَلِكَ بِحَسَنٍ اور جب دوست رکھی  
اپنی بہائیں مسلمان کو پر جناوی اوسکو یہ یعنی محبت اپنی اس لہی کہ وہ بھی محبت کرے گا اور رعایت کرے گا  
دوستی کی دعا وغیرہ میں نقل کے یہ ابن سنی نَسَأَ ابْنُ دَاوُدَ ابْنَ حَبَانَ فَإِذَا قَالَ لَهُ  
إِنِّي أَحْبَبْتُكَ فِي اللَّهِ قَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ بِحَسَنٍ اور جب کسی  
کوئی اوسکو کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تجھ کو شد تو کہی وہ دوست رکھی تجھ کو وہ شخص کہ دوست  
رکھا تو تو تجھ کو اوسکی لہی یعنی اسے تعالیٰ نقل کے یہ نَسَأَ ابْنُ دَاوُدَ ابْنَ حَبَانَ ابْنُ سَنِي وَ اِذَا  
قَالَ لَهُ عَقْرُ اللَّهِ لَكَ قَالَ وَلَكَ بِحَسَنٍ اور جب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجھ کو اسے تو کہی وہ  
اور تجھ کو بھی بخشی نقل کے یہ نَسَأَ سِیَّ وَ اِذَا أُسْئِلَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَجَلُ اللَّهِ إِلَيَّ  
ط اور جب کہا جاوی اوسکو کہ کیونکر صبح کی توئی سنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تشریف کرتا ہوں اسے کی تیری پاس  
ہنچتی تک یعنی اس وقت تک خیر و عافیت ہی ہوں نقل کے یہ طبرانی نے وَاِذَا نَادَا رَجُلٌ رَجُلًا  
عَلَيْهِ لَبَّيْكَ بِحَسَنٍ اور جب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہوں میں نقل کی  
یہ ابن سنی نے وَاِذَا صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ  
فِي الشَّاءِ بِحَسَنٍ اور جب کیا جاوی طرف اوسکی حسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان  
کرے مثلاً علم وغیرہ تسلیم کرے پس کہی وہ احسان کرنی والی کو کہ بدلہ دے گی کہ اللہ بہتر تحقیق مبالغہ  
کیا تشریف میں اور ادا کیا حق اوسکا نقل کے یہ ترمذی نے نَسَأَ ابْنُ حَبَانَ وَ بَصْنِ بَرْزُغُونِ لِي كَمَا

کہ تعریف کرنی میں حدی نہ بڑھ جاوی یعنی اگر فاسق سی خاندن ہو سی تو ولی اور صالح اوسکو نہ کہنی گئے بلکہ کھنی  
خیر دمی اوسکو اور اگر صالح سی تکلیف اوٹھائی تو برانہ کہنی لگی کھنی کہ ولنا یعنی اوسکو اور ہیکو اسبجشی پائید

کری وَاِذَا عَزَمْتَ عَلَيْهِ اَخُوهُ مِنْ اَهْلِيهِ وَمَالِهِ قَالَ بَارَكَ اللهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ بِخ  
بِتَسْنِي **ح** اور جب سامنی اوسکی لاوی ہیائی اوسکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لئی کہ اسقدر کہتا

ہوں جو چاہ سوئی لی تو کئی کبرکت دمی اسد تعالیٰ اہل تیری ہن اور مال تیری ہن نقل کی یہہ بخاری تریز  
سأَيُّ ابْنِ سَنِيْنٍ وَاِذَا اسْتَوْنِيْ ذَرِيَّتُهُ قَالَ اَوْ قِيْتَنِيْ اَوْ قِيْ اللهُ بِكَ بِخ مَرَّتَيْنِ

وَقِيْ اللهُ بِكَ بِخ **ح** اور فاک **ح** اور جب ہر پاوی فرض اپنا تو کئی او کیا تو فی فرض میراوی  
تجکو اجر پورا نقل کی یہہ بخاری سلم تریزنی سنی ابن ماجہ فی باہمی دمی اسد تعالیٰ تجکو اجر پورا یعنی بخاری ابی

کی و فی اسد بک کچھ نقل کی یہہ بخاری فی باہمی او فاک اسد معنی وہی ہن جو گدزی نقل کی یہہ سلم فی وَاِذَا  
رَأَى مَا يَحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يَنْجِيْتُنِيْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَاِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ

لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ **ح** اور جب دیکھی اوسچیر کو کہ دوست کہتا ہی یعنی شل شفا مرص  
اور مال ہاتھ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیر ذلک کہ تو کئی سب تعریف ہی اور خدا کی لئی کہ سائہ انعام

کی پوری ہو فی ین عمل اچھی اور اگر دیکھی اوسچیر کو کہ برا جانتا ہی تو کئی تعریف ہی اسد کی لئی بہر حال نقل کی یہہ  
ابن ماجہ حاکم ابن سنی فی مَا اَنْعَمَ اللهُ عَلٰی عَبْدِيْ مِنْ فَضْلَةٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلَا وَقَدْ اَدَيْتُ شُكْرَكَ

نہ دمی اسد تعالیٰ فی کسی بندمی کو کوئی نعمت پس کھا دسنی **ح** یعنی ایک بار اگر حال یہہ کہ تھتین او کیا شکر اوست  
کا ف یعنی عہدہ شکر سی کہ مقابلہ نعمت کی جواب ہوا تھا برا تا ہی اور سخی **ح** شکر تم لازیم کہم کا متوا ہی

یعنی اگر تم شکر کرو گی تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی قَانَ قَالَتَا الثَّانِيَّةُ جَدَّ اللهُ لَهُ قَوَاتِلَا  
اگر کھا اوسنی الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اسد تعالیٰ اوسکو ثواب اوسکا **ح** اس لئی کہ ایک

دفعہ کہنی میں شکر ادا کر چکا تھا وہ بارہ کہنا زیادہ اوسچیر اس ثواب ہی اوسکا علیحدہ ہوا قَانَ قَالَتَا الثَّانِيَّةُ

سَقَرًا لَهُ ذَنَبٌ مَسَّسَ بِسِرِّهِ بَابِ شَتَائِي سَدِّ قَالِ كُنَّا وَاسْكَى قَتْلَ كَيْدِ حَاكِمِي

مَا أَنْتُمْ اللَّهُ عَلَى عَيْنِهِ شَعْنُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَّا كَانَتْ ذِكْرًا أُعْطِيَ خَيْرًا مِمَّا اخْتَارَ

ہی نہ دوی سہ تعالیٰ کی کسی بندی کو کوئی نعمت پہنچاؤنی تعریف ہی واسطی سہ پروردگار عالمون کے

کہ ہوتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز کی کہ نہی نفل کے بہرین سنی **ف** یعنی نعمت جو آئے

ہی اوس پر تو فیض اس کلکہ کہنی کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کہ نہی نفل فانی ہی اور ثواب اسکا پانے

اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ نہی نفل دنیا کی اوس کو نہیں پہنچتی ہی **وَإِذَا ابْتُلِيَ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ**

**أَكْفَيْنِي بِحِمَاكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سَيِّئَاتِكَ مَسَّسَ** اور جب مبتلا کیا

جاوی کو کسی ساتھ قرص کے تو پڑی یا اس کفایت کر چکو ساتھ حلال اپنی کی اور بی پروا کر حرام اپنی کی

حرام کی نہ پڑی اور بی پروا کر محکم کو ساتھ فضل اپنی کی فضل اوس کیسے کی سوا تیری ہی نفل کے سہ ہر دنی

**ف** روایت ہی کہ ایک علامہ مکاتب فی حضرت علی رضی ان کر عرض کیا کہ اسی کتاب ہی عاجزوں

میں مدد و میری فرمایا کہ تجھ کو کتنی کھلی کہا دیتا ہوں کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی محکم پہنچیں

بڑی پہاڑ کے برابر فرض ہو تجھ پر تو اس تعالیٰ ادا کر ہی ہر پہی دعا اللہ اکفنی آخر تک سکھائی کذا فی مشکوٰۃ

اور ایک روایت میں اداسی دین کی لئی آج ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار یہی اللہ اکفنی بحملاک عن

وَبِطَاعِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ سَيِّئَاتِكَ كَذَا ذَكَرَ الْعَلِيُّ الرَّضِيُّ قَارِعَ الْجَمِّ كَأَنَّهُ قَامَ

دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَهَا أَنْتَ تَرْحِمُنِي فَأَرْحَمُنِي بِرَحْمَتِكَ تَعْنِي بِرَحْمَتِكَ

عَنْ رَحْمَتِهِ مَنْ سَيِّئَاتِكَ مَسَّسَ قَرْنًا بِاسْمِهِ دُرُكْرِي وَالِي فَكْرِي كَبُولِي دَالِي عَمِّي كَبُولِي دَعَا

کی یعنی اگر فاجرو کا فرعون بخشش کرن والی دنیا والوں کے اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیا والوں کے

نوی مہربانی کرنا ہی مجھ پر رحم کر مجھ پر ساتھ اوس رحمت کی کہ بی دنیا کر ہی تو مجھ کو سب اوس کی رحمت اوس کیسے سوا

تیری میں نفل کی بہر حاکم و ابن مردودہ نے **ف** یعنی حقیقت میں جو کوئی کسی پر مہربانی کرنا ہی تیری ہی طرف سے

ہوتی ہے پس جب تو ہی مہربانی کرنی والا ہوا تو ہوسط اپنی مخلوق کے مگر مہربانی کر کہ محبت کج کسی کا ہونو  
اور مضطر او سکونہی بن کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی وسیلہ نہ رکھتا ہوا و سب سے سزاوار ہو کہ او کو لکھ  
اللّٰهُمَّ مَا لَكَ لِلْمَلَأِ تَوْفِی الْمَلَأِ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلَأِ مَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُدْخِلُ  
مَنْ تَشَاءُ مَبِیْدِكَ الْخَبْرَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا لِّعَلَّی  
وَقَدْ نَعِمَ مِنْهُمْ سَمَاعًا مَنْ تَشَاءُ اَرْسَلْنَا مِنْهُمْ رَحْمَةً لِّعَلَّی تَعْلَمُ اَنْتَ اَعْلَمُ مَنْ سِوَاكَ صراط ہدایا  
مالک ملک کی دیباہی تو ملک جسکو چاہی اور چہن لیتا ہی ملک جسے چاہی اور عزت دیتا ہی چاہی  
اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہی سچ ہاتھ تیری کی ہی پہلائی تھیں تو ہر چیز پر قادر ہی اسی بخشش کرنی والا  
خلق کی دنیا اور آخرت میں دیباہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہی اور بارز رکھتا ہی اون دونوں میں جسکو  
چاہی وہی مجبورہ رحمت کہ بی پروا کری تو سبب اسکی مہربانی اونکی سی کہ سوا تیری ہی فعل کی پہلے طہرانی فی صغیر  
وَقَدْ نَعِمَ مَا یَقُولُ اِذَا اصْبَحَ وَاِذَا اَمْسَى ۝ ۵ خدا اور پہلی گزری وہ دعا کہ پڑھی جو بوقت کہ صبح کرے یا چوتھ  
کہ شام کرے یعنی صبح شام کی دعاؤں میں ایک دعا اور دین کی ای گزری چکی ہی یعنی اللہم انی اعوذ بک من العجز  
آخر ملک نقل کہ وہ ابو داؤد بنی وَاِذَا اخَذَهُ اَعْيَاءٌ مِنْ شَعْلِ اَوْ طَلَبَ اَمْرًا یَدَّ اَوْ قُوَّةً فَلِیْسَ یَسْتَعِیْذُ  
تَوْبِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَلِیْجِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَلِیَسْکُنَ اَمْرًا ثَلَاثِیْنَ اَوْ مِنْ کُلِّ ثَلَاثًا  
وَثَلَاثِیْنَ اَوْ مِنْ اِخْلُصْنَ اَمْرًا ثَلَاثِیْنَ مَرَّةً ۝ ۶ یہ حدیث حدیث حب اطوار حب  
کسی کو مانگی بسبب کسی کام کی یعنی جو کوئی تہک جاوے بسبب کرنی ایک کام بڑی کے یا چاہی زیادتی وقت  
کی پس شجاعت اس پڑھی نزدیک ملوئی اپنی کی تینتین بار اور الحمد للہ پڑھی تینتیس بار اور اسد اکبر پڑھے  
چونتیس بار یا ہر ایک تینتین تینتین بار پڑھی یا ایک انہن سی یعنی جسکو چاہی بغیر تین تہکیر کی چونتیس بار پڑھی اور باقی کو  
تینتین تینتین بار نقل کے یہہ بخاری سلم ابو داؤد نسائی ترمذی ابن حبان احمد طہرانی فی آذین کُلِّ دُبْرٍ کُلِّ  
صَلَوٰةٍ عَشْرًا اَوْ عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَالتَّكْبِیْرَ اَمْرًا ثَلَاثِیْنَ ۝ ۷ یا نبی ہر ایک سی یعنی

و تحمید و تکبیر سی پچی ہر غرض فرض کی دین میں بار اور نزدیک سونی کی تین تین تین تین یا یعنی سبحان اسدا اور الحمد  
 اور اسدا اکبر و ختمین بار نقل کیے ہیں معنی **ف** صبح یہ ہی کہ تکبیر کو اس جگہ یعنی سونی وقت مقدم کریں تسبیح  
 و تحمید پر کہ اولی ہی اور چونتیس بار پڑھی اور حدیث شریف میں آیا ہے عطا اسدا و سکا یہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 اپنی ماتہوں کی گشتی پڑنی کا بسبب پسینہ علی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا اور خادمہ ماجدہ حضرت  
 فی فرمایا کہ بہتر اس سے بتاؤ ہوں میں یہ پڑھتے تھی سبحان کہ ہائیں اور فرمایا کہ اسی فاطمہ شقت محنت دنیا کی  
 ہی ہر طریق گذر جاتی ہی تقویٰ اور بندگی کر خدا کی لئی اور خدمت کر اپنی گہر والوں کی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 علی کہی اسکو چھوڑتی تھی کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری رح فی اس عمل کو مجرب لکھا ہے **وَمِنْ ابْتِغَاءِ بِلَاوِ تَقِيَّةٍ**  
**فَلْيَسْتَعِذَّ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ بِحُجْرَةِ دَعْوَى** اور جو کوشی بستلا کیا جاوے ساتھ دوسوہ کی یعنی  
 اعتقاد میں ہو یا بدن میں پس جاوے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسدا کی دوسوہ سی اور باز آوے نقل کیے ہیں بخاری سلم  
 ابو داؤد نسائی نے **ف** باز آوے یعنی دوسوہ سی جسطرح ہو سکی کہا میرا شاہ فی اگر اغزو سی دوسوہ نہ  
 جاوے نوادہ تہہ کھڑا ہی اور کسی کام میں مشغول ہو جاوے اور دوسوہ شرح میں کہتی ہیں یا توں نفس اور شیطان  
 کیلکہ کہ بری فکرین دلیں انکار باعث ہووین گناہ کی اور اچھی فکر کو اطعام کہتی ہیں اور دوسوہ و دو قسم پڑھی  
 اور اختصار سی ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس میں آجاوے اسکو باج کہتی ہیں پس یہ قسم معاف  
 ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتوں سی ہی پہر چنٹ تھیری اور خلیان ہووے دلیں اسکو خاطر  
 ہیں وہ ہی اس امت سی محاف ہی اور اختیار سی وہ ہی کہ دوسوہ دلیں پڑھی اور باقی رہی اور دوام اور  
 ہووے اس پر اور ہمیشہ دلیں خلیان کری اور خود ہش کرنی اسکی کی ہووے اور لذت اور محبت اسکی  
 پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتی ہیں یہ ہی خاص امت مرحومہ سی محاف ہی اور مواخذہ نہیں پہر اور  
 عمل کی نامہ اعمال میں ثبت نہیں ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکھی اسکی مقابلہ میں نیکی لکھی جاتی ہی  
 اور ایک قسم اور ہی کہ اسکا نام عزم سی وہ تھیری بابت نفس کے ہی اور عزم بالجزم ہی دل کا اس پر گوی

مانع اوس سی نہیں ہی مگر نہ میر ہونا اسباب کا خارج میں اور اوس کی نفس میں کچھ اوس کی کراہت اور  
 نفرت نہ ہو دی اگر اسباب بالفعل موجود ہو دی تو البتہ کرمی اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل  
 کم یعنی جب تک دلیں ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو گنا زیادہ گنہگار ہو گا کذا ذکر العلیٰ والفخر من شروح  
 المشکوۃ اور یہ تقسیم اوں افعال کے ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی ہیں مثلاً زنا وغیرہ اگر دوسرے اونکا اور  
 تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کے ہیں مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ  
 وہ اس میں داخل نہیں اوس کی طحان اور استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاة او لیقل امت  
 باللہ ورسولہ **۱۰** مدیا کہی ایمان لایا میں ساتھ خدا کی اور رسولوں خدا کی نقل کے یہ سلم فی باہر  
 پڑی اللہ احد اللہ الصمد کم یلید کم یولد کم یلد کم یلک لہ کفوا احدکم لیتقل عن سائرہ  
 ثلثا ویستعذبا للہ من الشیطان الرجیم **۱۱** دس سی بد و من فتنہ بد مع **۱۲** اس کی  
 سی الشدبی نیاز ہی نہ بنا اور جنایا گیا اور نہیں ہی کو سی ہمسرا کا پر چاہی کہ نہ ہو کی بائیں طرف اپنی تین بار  
 اور پناہ پکڑی ساتھ اس کی شیطان راہی ہو سی یعنی اعوذ با مدد الشیطان الرجیم پر نقل کی ہے  
 ابوداؤد سی ابن سنی فی اور نسائی فی یہ زیادہ کیا اور پناہ با لکی فتنہ شیطان کی سی تھوٹا  
 تاثر کہتا ہی شیطان کی دفع میں کذا ذکر الفخر ان کانت الوسوسۃ فی الاعمال فان ذلک  
 شیطان یقال لہ خزین فلیستعذبا للہ منہ ولیتقل عن سائرہ ثلثا **۱۳** مرص  
 اور جو ہو دی دوسرے علموں میں یعنی نماز وضو اور سوا انکی میں اس تحقیق یہ دوسرے والی والا شیطان  
 ہی کہ کہا جاتا ہی کو خزین پس چاہی کہ اعوذ با مدد الشیطان الرجیم پڑی اور تھو کی بائیں طرف اپنی تین بار  
 نقل کے یہ سلم ابن ابی شیبہ فی من غضب فقال اعوذ بالہ من الشیطان الرجیم **۱۴** **۱۵**  
 عنہ ما یجحد **۱۶** خ **۱۷** دس **۱۸** اور جو کو سی غصہ ہو دی ہر کبھی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اس کی  
 راہی ہو سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ خیر کہ پاتاہی یعنی غصہ نقل کی یہ بخاری سلم ابوداؤد

وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَةً لَا تَزِمُ إِلَّا اسْتِغْفَارَ لِحَدِّهِ حُدُثَةً شَكَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْبَ لِسَانِي فَقَالَ إِنْ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ بِإِنِّي سَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ  
 يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةٍ مَسْ ق مَسْ مَصْ مِ ي و اور جو کئی یہودی نیز زبان نبوی بد زبان لازم کری  
 استغفار کو واسطی اس حدیث کی کہ حذیفہ صحابی نقل کرتی ہیں کہ شکوہ کیا مینے طرف رسول خدا صلی اللہ  
 وسلم کی نیز زبانی اپنی کا پس فرمایا کہاں ہی تو استغفار سی یعنی استغفار کریں نہیں پڑتا کہ اس سے  
 بیات ظاہر و باطن کے دفع ہوتی ہے تھتین میں البتہ استغفار کرنا ہوں اس سے ہر دن میں سو بار نقل کی ہے  
 نَاسِ ابْنِ مَاجَہِ حَاکِمُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ابْنُ سِنِي دَرِّمِنْ اُنْتَحَى إِلَى اِخْلَاسٍ فَلْيَسْلَمَ فَإِنْ بَدَأَ اللَّهُ  
 أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسْلَمَ مَدَّتْ مَسْ و اور جو شخص آدمی طرف مجلس کے پس جا  
 کہ اسلام علیکم کہی پس اگر دین آدمی او کی یہ کہ بیٹھی پس بیٹھی پھر جب او بیٹھی پس سلام کری نقل کی یہ ابو داؤد  
 ترمذی ناسی بنی ف اس کو سلام رخصت کا کہتی ہیں یہ دونو سلامت میں اور جواب انکا  
 واجب کذا ذکر الفخر و کفارة المجلس أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَقُتُوْا مَسْجِدًا نَاكَ  
 اللَّهُمَّ وَجَّهْ لَكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَقْرَبُ إِلَيْكَ مَدَّتْ مَسْ  
 مَسْ ط مَصْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ و احب و اور در کرنی والا گناہوں مجلس کا یہی کہی  
 پہلی اوٹھنی کے پاکی ہی تجھ کو با اللہ اور پاکی گناہوں تیری سہتہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہوں  
 یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے تو کہتا ہوں میں طرف تیری نقل کی یہ ابو داؤد  
 ترمذی ناسی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ بنی تین بار پڑھی نقل کی یہ ابو داؤد ابن حبان نے  
 ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور نہ کلام اور کسی بہت  
 ہوں پھر اوٹھنی کی پہلی یہ دعا پڑھی تو بخشی جاتی ہے وہ چیز کہ اس مجلس میں اس سے واقع ہوئی تھی  
 اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی یا کسی مجلس میں بیٹھی تو پڑھا



کرتی تھی سچا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رضی فائدہ اسکا بوجہ  
 فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اسکا ہر اوس پر یعنی اسکی پر مبنی سی تو اس پر ایسی کلام کا  
 ثابت رہتا ہے ضائع نہیں ہوتا ہے کسی گناہ سی اور اگر برسی کلام کی بعد پڑھتا ہے تو اس کلام کا گناہ بخشا  
 جاتا ہے شکوہ کی باب الدعوات فی الاوقات میں یہ دونوں روایتیں مذکور ہیں عَمِلْتُ سَوْءًا وَ  
 ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنْتَ \* مَسْ سَمِیٰ سَمِیٰ سَمِیٰ سَمِیٰ سَمِیٰ سَمِیٰ  
 مینی جان اپنی پر سن سب ملکہ جنت میں بخشا گناہوں کو مگر تو قتل کی مہربانی حاکم فی ماحلس فرم  
 بِحَالِيسَا كَمَدِيدُ كَرِ وَاللّٰهُ فِيْهِ وَ كَمَدِيْصَلُوْا اَعْلٰی بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَدُّدًا فَا  
 شَاءَ عَذَابُهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرْلَهُمْ \* دَقَّ سَحَابٌ مَّسْ \* نہ بیتی کوئی قوم محلی بس کہ نہ  
 یا دکی اسد تعالیٰ کی اوسمین اور نہ درود بیجا اور پڑی اپنی کی حمت ہو دمی اسکی اور پڑ اور سلام کر ہو گی  
 مجلس انہر مہرب حمت کی اپنی قیامت میں بس اگر چاہی اسد عذاب کریں او نکو اور اگر چاہی بخلی و نکو نظر کریں  
 ابو داؤد و ترمذی سَمِیٰ ابْنِ حَبَانَ حَاكَمٌ فِيْ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ  
 لَهُ اَللّٰهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَدْلٌ  
 كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفٍ حَسَنَةً وَرَفَعَهُ اَلْفَ سِتِّينَ مَرْفَعًا لَهُ اَلْفَ اَلْفٍ دَرَجَةٍ \*  
 تَقِ اَمْسِی \* وَ تَبِیْ اَلَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ \* تَمِی \* اور جو کوئی آدمی بازار میں بس پڑے  
 نہیں کوئی معبود مگر اسد تنہا نہیں کوئی شریک اسکا اوسکی لئی سلطنت ہے اور اوسکی لئی تعریف ہے  
 جلالتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے کہ نہ مرے گا اوسکی ہاتھ میں پہلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے  
 اوسکی لئی دس لاکھ نیکیاں اور دو کروڑ کر تا ہی اوس سی دس لاکھ برائیاں اور لہجہ کرتا ہی اوسکی لئی دس لاکھ  
 درجہ نفل کی یہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی فی اور بناتا ہی اوسکی لئی ہر شے میں نفل کی یہ ترمذی  
 ابن سنی نے سب سب اتنی تو اس کا یہ ہے کہ بازار چلے غفلت اور چلے سلطنت شیطانوں کی تہی

جگہ میں اسد تعالیٰ کو یاد کرنی زیادہ ثواب پاتا ہے لہذا ذکر الفخر فاذا دخلہ اوجع الیہ قال بسم اللہ اللہم انی اسئلک  
 خیر هذه السورۃ وخیر ما فیہا واعوذ بک من شر ما فیہا اللہم انی اعوذ بک ان اصاب فیہا عینا فاجز  
 او کصفقہ کخاسرۃ ۛ **مسق** ہی بہ اور جب آدمی بازار میں یا فرمایا نکلی گھڑی طرف اوسکی کہی آیا میں بازار  
 یا نکلا میں گہری ساتھ نام اسکی یا اسد تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی پہلا سی اس بازار کی اور پہلا سی اوس  
 کی کہ اس میں سب یعنی معاملات اور تجارت وغیرہا اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیری برائی سکی اور پناہ  
 اوس چیز کیسی کہ اس میں ہی یا اسد تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس کی پہونچوں اس میں تم جہتی  
 یا معاملہ توئی کو نقل کیے بہہ حاکم ابن سنی فی یا معشر التجار یا یعجز لحد کما اذا رجع من سوق فہ ان  
 یقرأ عشر آیات فیکتب اللہ لہ بکمل ایتۃ حسنۃ ۛ طہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی اسی  
 گروہ سودا گروں کی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم میں سی جب پہری بازار پانی سی پڑی دس آمون کیسی یعنی جس سورت  
 سی چاہی پڑی پس لکھتا ہی اسد تعالیٰ بدل ہر آیت کی ایک نیکی نقل کیے بہہ طبرانی فی **ف** بہہ ثواب سوال  
 نیکوں کی ہی کہ ہر حرف پڑ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور بہہ سوال اوسکی لکھا ذکر  
 فاذا سرائ باکرۃ ثم اللہ صۃ باریک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی  
 صاعنا وبارک لنا فی مدنا ۛ **مسق** ہی بہ اور جب دیکھی یا پہل تو کہی یا اللہ برکت دی  
 لمی بیچ میوی ہماری کی اور برکت دی ہماری لمی بیچ شہر ہماری کی یعنی بب فراخی رزق اور غلبہ اسلام  
 اور برکت خوی ہماری لمی بیچ صاع ہماری کی اور برکت دی ہماری لمی بیچ مدہ ہماری کیے نقل کی بہہ سلم زمی  
 نسائی ابن ماجہ فی **ف** صاع و دینام پانوں کا ہی عرب میں صاع میں چار سیر شرعی اناج آتاسی اور مدین میں بہہ  
 اور مراد انکی برکت سی برکت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کہ اذکر الفخر فاذا آتی کبشی منہ دعا  
 ولین حاضر فیعطیہ ذلک ۛ **مسق** ہی بہ جب آدمی کسی کی پاس کچھ پی پی ہو وہ ملو  
 چوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہو پس دی اوسکو وہ پیوہ نقل کی بہہ سلم زمی نسائی ابن ماجہ فی ومن سرائ

قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى الْكَثِيرِ مِنْ خَلْقٍ تَفْضِيلًا لَمْ يَصْبِرْ ذَلِكَ  
 ابْتِلَاءٌ عَزِيزٌ قَطُّ ۝ اور جو کوشی ویکہ کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا میں گرفتار ہو یا دین  
 کی مثلاً بیمار کو دیکھی یا گنہگار کو پس کہی تعریف ہی خدا کی الٰہی جسنی عافیت دی مجھ کو اور سچیز کسی کہ مبتلا کیا تجھ کو  
 اوسکی اور بزرگی دی مجھ کو ہوتون پر اون لوگوں ہی کہ ہر کسی بزرگے دنیا تو نہ پہونچی گے اوس کو یہ بلا  
 نفس کی بہ ترمذی ابن ماجہ فی اور طبرانی فی اور مطہرین بقول ذلک فی نفسیہ ۝ موت کہی دعا  
 پیچ دل اپنی کے نقل کے یہ موقوف ترمذی فی علماء رحمہم سنی لکھا ہی کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکھی تو بچار کہ  
 پڑھی کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز اوسی اور جو مبتلا بیماری میں کسی کو دیکھی یا جانی کہ بچار کہ کہنی میں مجھیز ہوگا  
 تو آہستہ پڑھی کہ وہ بخیر نہ ہو و اسی اور سکو ضرر نہ پہونچی کہ اذکر الفخر و اذ اصناع له شئی اَوْ ابْنِ اللّٰہِ

رَأَى الصَّلَاةَ وَهَادِيَ الصَّلَاةَ لَئِنْ أَنتَ تَهْدِنِي مِنَ الصَّلَاةِ أَرُدُّ عَلَى صَالِحِي بِقُدْرَتِكَ  
 بِسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَايِكَ وَفَضْلِكَ ط ۝ اور جب جانی ہی کسی کوئی چیز یا ہنگام جاوے  
 غلام یا نوٹدی یا جاوے تو نوکری یا اسد پہرانی والی گم ہوئی چیز کی اور راہ دکھانی والی گمراہ کی تو ہی راہ دکھانی  
 گمراہی ہی پہر لا مجر گم ہوئی چیز ہی ساتھ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے پس سختن وہ چیز عطا تیری ہی اور فضل  
 ہی نقل کے یہ طبرانی فی ابی یوسف و یصلیٰ الرکعتین و یشہد و یقول بسم اللہ یا ہادی الصّٰلٰہ  
 و رَأَى الصَّلَاةَ أَرُدُّ عَلَى صَالِحِي بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَايِكَ وَ فَضْلِكَ ۝  
 یا وضو کر ہی کہونی والا اور پڑھی دو رکعتیں اور التحیات پڑھی اور یہی بعد نماز کی شروع رکعتوں میں ساتھ نام  
 اسی راہ تانی والی گمراہ کی اور پہر لا والی گم ہوئی چیز کی پہر لا مجر گم ہوئی چیز ہی ساتھ غلبہ اپنی کی اور قوت اپنی  
 پس سختن وہ چیز بخشش ہی اور فضل تیری ہی نقل کے یہ موقوف ابن ابی شیبہ فی ثابت ہوئی  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گم ہوئی چیز کی لئی اور چاہی گئی کے لئی کثرت کرنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی  
 پس تنہا کثرت کرتا اسکی کوئی نہ تھا شرا و حاکی اور تعین قبولیت کی سبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مگر کہ پاتھی گم ہوئی چیز اور چورائی گئی چیز کو انشاء اللہ تعالیٰ میرکت حبیب اوس کی اور نقل کیا گیا ہی اہل علماء ہی پر  
پڑھنا سورۃ والعا دیات کا اور تبت یداکا اسی لہی کذا فی وظائف النبی ولا یسطیر فان سئل فلکما

ان یقول اللهم لا خیر الا خیر لا طیر الا طیر لا الہ غیرک \* ط + اور فال مند

ہوئی پس اگر کسی نے یہی فال بد ہوئی اور ناگہان اوس کی دل میں وہم گزری تو پس کفارہ اوس کا یہی ہے کہ کہی یا اسے

نہیں پہلائی مگر پہلائی تیری اور نہیں برائی ہی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار میں ہیں

بد کو کچھ دخل نہیں اور نہیں کوئی معبود و سوا تیری نقل کیے یہ احمد و طبرانی فی ف فال نیک شرع شریف میں

یعنی جائز ہی بلکہ سنت ہی حضرت علی اللہ علیہ وسلم یعنی یہی مثلاً کوئی شخص سامنی آیا اوس کا نام پوچھا جو اونسی

یا بیخ یا مثل اسکے بایا تو خوش ہوئی اور دلیل فلاح کی یعنی اور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک ہے

فال بد یعنی شرک ہی اور فال بد شگون بد لینا ہی جانوروں کی آواز سی یا اور جانی سی جیسی یہاں کہنی کی روئی کہ

یا علی کی الگ سی نخل حلی کو یا عورت ننگی سروال کو آگینسی نخل جانی کو بخش جانی میں یا چنیک کو مانتی میں میں

چیزوں کو یہ جاننا کہ اس سی حکم و ضرر پہنچا کھڑا اور شرک ہی بہت ضرور ہی اس سی پر میر کرنا کذا ذکر الفخر

اذ اسر ایتھم من الطیرۃ کثیرا لکھونہ فقوا لکھونہ جب دیکھو تم فال بد سی اوس چیز کو کہ برا جانی ہو اوس کو

کہو ف یعنی میں چیزوں سی لوگ شگون بد لیتی میں اگر شاہد تہا سی دل میں اوس سی وہم آجانی تو اوس

باندہ ہو اور اللہ پر توکل کر کر وہ کام شروع کرو اور یہ دعا پڑھو کہ اوس کی شری محفوظ ہوگی اللهم لا یاتی بک

الا انت ولا یدھب بالشیان الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک \* مقصود یہ باندہ نہیں لائی

نیکوں کو کوئی سوا تیری اور نہیں دور کر تھی برائیوں کو کوئی سوا تیری اور نہیں ہی بچا لگنا ہوں سی اور نہ تو تبت

پر مگر سلطنت و تیری کی نقل کے یہاں اپنی شبیہ بودا و دنی و من حبیب تعین کر فی بقا الہ بسم اللہ

اذھب صخا و بردھا و صعبھا ثم قال ثم یاذن اللہ مس ق مس ط + اور جو کوئی

بروی ساندہ نظر کی تو منتر ٹری ساندہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منتر ٹریٹا ہوں میں ساندہ نام خدا

یا صدور کر گزنی نظر کی اور سردی او سکی اور بچا دوسکا پہر کی اور تہہ سائبہ حکم خدا کی نفل کی یہ سنائی ابن ماجہ  
 حاکم طبرانی فی حقیقت لکھا ہی علمانی کہ تم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تھا اور کو نہ جانی مگر کہنی والا  
 ہو تو مضائقہ نہیں اور سب علما حق والی متفق ہیں اس پر کہ تاثیر نظر کی حق ہی موجب القین حق کی اور رقیہ کہنی ہیں  
 اوس چیز کہ پڑھی جاوی یعنی آیتین قرآن کی اور دعائیں واسطی طلب شفا کی اور رقیہ میں بھی اللہ تعالیٰ فی تاثیر کی  
 ہی مگر انہوں کلام اللہ ہی اور دعاؤں حدیث کی ہی اور اسماء و صفات الہی سی رقیہ کرنا جائز اور مشروع  
 ہی اور سوا اسکی اور کلمات سی ہی اگر معافی او سکی معلوم ہوں اور مخالف دین و شریعت کی نہیں تو جابر ہی  
 والا جابر نہیں کذا ذکر الفجر وان کانت دابة فکف فی مخبرہ الا یمین اربعاً و فی الا لیتر ثلاثاً و قال

لا بأس اذ هیب الناس رب الناس اشفی انت الشانی لا یلکف الضر الا انت \* مومض \*  
 اور اگر کوئی نظر لگا ہو اجا نور تو پہونکی داین تہی او سکی میں جابر بار و یائین میں تین بار اور کہی نہیں کہہ ڈر  
 دور کر جباری کو ای پور و گار آدمیوں کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہیں دور کرنا ضرر کو کسی سوامی تیری نفل کی ہے  
 مومن ابن ابی شیبہ فی ف اس عبارت سی یہ معلوم ہوا کہ پہونکی پہر پڑھی یہاں یہ ہر دین میں ہی بلکہ ہر آدمی

ہی کہ ارادہ پہونکی کا کری پہر پڑھی اگل کی دعا اور پہونکی کذا ذکر الفجر وان اصیبت احدکم بکم من الجن  
 و ضعه بین یدیه و عودہ یا لفا حجة قالہ الی المفلون و الہکم اللہ و احد الایة و آیتہ  
 الکبریٰ و للہ ثانی السموات و مانی الا مرض الی آخر البقرة و شہد اللہ انہ الایة و ان کر اللہ

الذی فی الاعراف الایة و معالی اللہ الی آخر المؤمنون و عشر من اول الصافات الی الاخر  
 قلت آیات من آخر الحشر و انہ لعل الایة من الجن و قل هو اللہ احد و المیزانین \* مومض \*  
 فی آہ اور جو مبتلا ہو کسی سائبہ سبب کی جن سی شہادی او سکو اگ اپنی اور منتر پڑھی او سربا تہ الحمد  
 و اول سورہ بقرہ کی مفلون ملک اور سائبہ الہکم اللہ واحد کی آخرین ملک اور سائبہ آیت الکبریٰ کے اور سائبہ  
 مانی السموات و مانی الارض کے آخر سورہ بقرہ ملک اور سائبہ شہد اللہ کی آخرین ملک اور سائبہ ان بکلم

الذی کی کہ بیچ سورہ اعراف کی ہی آخر آیت تک اور ساتھ فتاویٰ اس کی اخیر سورہ مومنوں تک اور ساتھ دس آیتوں کی  
اول سورہ والصافات سے لے کر لازب تک اور ساتھ تین آیتوں کی اخیر سورہ حشر سے یعنی لو انزلنا بالقرآن  
سے ہوا العزیز الحکیم تک اور ساتھ روانہ تعالیٰ کی آخر آیت تک سورہ جن میں جی اور ساتھ قبل ہو ہذا حد اقل  
اعوذ برب الفلق اور قبل اعوذ برب الناس کے نقل کے پہچانم ابن ماجہ احمدی و حدیث شریفین  
آیا ہے کہ ایک اعرابی نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے فرمایا  
کیا بیمار ہے عرض کیا کہ اوسکو تیب ہو گیا ہے حضرت نے اوسکو بلا کر ہی بل کیا پس اوشہادہ گویا کہ کچھ خلل نہیں  
رکھتا تھا کہ یہی کذا ذکر العلی اور تاثیر جانتا کی جی ہی ہی سبب اہل جن کا اور غالب رہتا ہے آدمی انہر سبب  
ذکر اسد اور دعا اور اعوذ اور درود پڑھنے کی اور بیسی عمدہ چیز کہ اکثر ارمانی والوں نے آزمائی ہے دفع جنت  
کی لٹی آیت الکرسی ہے اور ابن مسعود سی روایت ہے کہ ایک دفعہ سرور عالم کی ساتھ راہ میں جاتا تھا میں کہ ایک سب  
والی کو دیکھ کر میں اوسکی پاس گیا اور کچھ اوسکی کان میں مینے پڑ پائس وہ ہوشیار ہو پھر آنحضرت صلی اللہ  
وسلم نے پوچھا کہ کیا پڑ پاتا تو نے عرض کیا مینی کہ انا خبیتہم انما خلقناکم عبداً آخرتہ تک پڑ پافرمایا قسم اوس خدا  
کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی اگر کوئی ہوشیار ہو پھر پڑ پڑی تو خوف الہی سی وہ بھی گر پڑی کذا ذکر الفجر  
اور آیتین کہ حدیث میں مذکور ہوئیں سبب لکھ دی گئیں میں تا طالب کو آسانی ہو پس اول الحمد علی حاجت اور  
لکھنے کے نہیں اکثر مسلمانوں کو یاد دہوتی ہے اوسکی بعد یہی الہم ذلک الکتاب لا یرب فیہ شیء من  
الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومارزقہم یموتون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل  
من قبک ویا اخرۃ ہم یؤمنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون انکم لہ واولادکم  
والا ہوا الرحمن الرحیم اللہ لا الہ الا ہو احمی الیقوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من  
الشیء یسمع عنہ الا بالذی یشاء لم یالین ایدہم وما طعمہم ولا یحیطون بشی من علمہ الا بما شاء وسیع کرسیہ  
والارض ولا یرئہ حیطہا وما علی الظہیر اللہ ما فی السموات وما فی الارض من شیء وما فی ہر نفس کم اخفوه

[illegible]

سنابھون گھر اپنی میں آواز مانتا اور چکی کی اور بہن بہنایت مانتہن بہنائی کبھی شہید کی اور دیکھتا ہوں کہ  
مانند چک بجلی کے اوٹھیا مینتی میرا گھر اپنی موٹی درتی ہوئی ناگاہ دیکھا مینتی ایک سایہ سیاہ لٹکتا ہوا  
اور لبنا ہونا جاتا ہی میں پس صد کیا مینتی طرف اس کی پس ہاتھ لگا یا مینتی جلد اس کی کو پس ناگاہ  
اس کی تھی مانند جلد سید کی پس ہینکا مونہ میری پر شل شعلہ گل کی پس گمان کیا مینتی کہ اسنی جلا دیا جکو  
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہنی والا گھر کا یعنی جن برائی اسی ابو دجانہ نہ پڑو یا کہ لاؤ میری پا  
والت اور کا غز پس لائی پس دی ووات وکا غن حضرت علی بن ابیطالبؓ کو اور فرمایا کہ لکھہ بسم اللہ الرحمن  
ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدارین العمار والزوار و ات ائین الاطریق  
بحرنا من ما بعد فان لنا و لکم فی الحق سعد فان تک عاشقا مولدا اذ فاجرا متعجرا اور اعیان حاضرا مبطلا فذا کتاب اللہ  
نطق علینا و علیکم ما لینی انما کانت تنج ما کتم تعلمون و درسلنا کتبنا ما نکر و ان کر کم صاحب کتابی یا مظلوم  
الی عبادة الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الہا اخر لا الہ الا مولیٰ شیء ما لک الا وجهہ الی الخ و اللہ  
تعلیون ہم لا تمضون جمعی تفرق اعداء اللہ و بلغت حجة اللہ و لا حول ولا قوة الا باللہ فکفیکم اللہ  
السلام علیکم کہا ابو دجانہ فی پس بے ایمین اس کو اپنی گھر اور رکھا مینتی اس کو خچی ہر اپنی کی اور سوا یں اس کا  
پس جا گین مگر تو از ایک چلائی والی کیسی کہ کہنا ہی اسی ابو دجانہ جلا یا حکو قسم ہی لالت وغری کے  
ان کلمون فی پس ساتھ حق صاحب اسکی کی جب اوٹھیا بیگا تو مہی یہ کتاب پس ہر نہن آنی کی ہم سیری  
اور نہ تیری ہم سایہ میں پس صبح کی مینتی پس نماز صبح کی پڑھی مینتی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر  
مینتی حضرت کو ساتھ اوچیز کی کہ سنائی جات ہی پس فرمایا اسی ابو دجانہ اوٹھا تو مہی پس قسم ہی اس  
کی کہ بھیجا مہی ساتھ حق کی تحقیق وہ پاوینگی رنج عذاب کا دن قیامت ملک و برقی المعصی یا لفاحیة  
الطاعة آیام غد و لا غیبة کا مآ ختم جامع بزا فہ ثم فقلہ دس دس اور نہ تیری دیوانہ پڑا  
احمک تین دن ملک صبح اور شام جب ہم کر الحمد صبح کر ہی تہو کہ اپنا ہر تہو کی اس کو دیوانہ نفل کی یہ ابو دجانہ



تسلیف علاؤدین احسان صغاری روایت کرتی ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسِ حقیت  
ہو کر اپنی وطن کو آتی تھی کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوئی اور انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس  
سی بہت برکت اور خیر لائی ہو جو ہم میں ایک دیوانہ سی اور سکا کچھ علاج کرو دو اسی باد عاصی نے اس کو لایا  
کہ بندہ ہوا تبہا مینی بن روز نک صبح شام یہی عمل پڑھا پس بالکل وہ اچھا ہوا پھر اس کی عوض میں کچھ  
مجھ دی مینی حضرت سی اور اس کی لینی کا حکم پوچھا فرمایا کہ جو بی عمل پر جو عرض لیتا سی برا کرتا سی اور موت غم  
کہا کہ کہنا تا ہی افسون حق پر کذا اور الفجر و یزق اللہ فیغیا الفاحیہ \* ع \* سبع مراتب \* ت \* اور  
افسون پڑھی پھر وہی کا ٹی پر ساتھ الحمد کی نقل کی یہ صحاح ستہ میں بات با نقل کی یہ ترمذی نے و لدغت اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبُكَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا تَزْعُجْ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعُقَیْبَةَ لَا تَدْعُ مَصْلِيًّا وَلَا غَيْرَ  
تَدْعَا جَمَاءَ قَرْمَلِجٍ فَعَلَّ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا وَيَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ  
بِرَبِّ النَّاسِ \* ص \* اور دنگ مارا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچو بی اور سحال میں کہ وہ نماز پڑھتی تھی جس  
فارغ ہوئی نماز سی فرمایا لعنت کر می اسے بچو کو اس کی کہ نہیں چوڑا تا ہی نماز کی اور نہ غیر نمازی کو پھر گایا پانی  
اور لون پر شروع کیا کہ ملتی تھی وہ دنگ پراور پڑھتی تھی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ  
بِرَبِّ النَّاسِ قُلْ کے بہ طبرانی فی صغیرین عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ بن

الحمة فَاذِنَ لَنَا فِيهَا وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ مِّنْ أَيْتِنِ الْحَيِّ لِنُبَيِّنَ اللَّهُ شَجَّةً قَرْنِيَّةً مِلَّةً حَجْرَ قَطَا  
طس کہہا عبد اللہ بن زید بنی عرض کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ واسطی ہر بچو و عرو  
تہا یعنی اس کی مننی معلوم نہ تھی عرض کر کر اجازت چاہی پس اجازت دی کہ جو او میں رو فرمایا سو اس کی کہ  
عہد و ن جن کیسی ہی یعنی حضرت سلیمان ؑ سی ثبات فی عہد کیا تہا کہ اس کی پڑھنی والی کو ضرر نہیں پہنچا  
کی اور وہ منتر یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ حَجْرٌ قَطَا \* نقل کی بہ طبرانی فی اوسطین میں  
اتفاق ہی علما کا کہ اس منتر کی منافی ہذا منتر ہیں بین فقط لفظ پڑھنی جاتی ہیں اور سوا اس کی اور منتر ثانی

ہندی برہمنوں کی یا عربی حبشہ کی معنی اور کسی معلوم نہ ہون پڑتا درست نہیں ہی کہ شاید لفظ کفر کی بہتر کنڈا کر  
 السلی اور ہستان فی نکاہی کہ ہمیں اپنی مشائخ سے سنایا کہ حسین سلام علی نوح فی العالمین نبی  
 کریم جادوی کہ سانپ اور چھوٹی حضرت نوح علیہ السلام سے طوفان کی وقت عرض کیا تھا کہ ہمیں شعی بن  
 نبیہا لکھی عہد کرتی ہیں ہم کو جو تہا را نام باور کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ضرور اسکو ہمیں  
 پہونچانگی کذا ذکر القرق یرقی الخ و فی ہولہ اذہیب الباس رب التائین شعیف انت الشافی کا  
 شافی الہ انت مدس اے اور منتر پڑی علی ہوی پرسانہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کرنا  
 اسی پروردگار کو گون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہیں کوئی شفا دینی والا کو تو نقل کی یہاں ہی  
 و اذ اسرای الخ رقی فلیطیفۃ بالتکلیف ص ی ہجرت کی یہاں جب کہ کسی ال لکی ہوی  
 جاپی کہ جیادوی اسکو سانہ اللہ اکبر کہی کے نفس کی یہاں ابوبعلی بن شعیف کی کھا صلیف فی کہ  
 جرب ہی و یرقی من جنس قولہ او صابۃ حصۃ یقولہ ربنا اللہ الذی فی السماء قدس  
 اسمک امرک فی السماء و الارض کما اسمک فی السماء فاجعل اسمک فی الارض  
 و اغفر لنا خطایا نا انت رب الطینین فایزل شیقاء من سفایک و رحمة من  
 رحمتک علی ہذا لا یجزم قیاس مدس اے اور منتر پڑا جادوی اسکو شخص پر کہ نہ کیا جادوی  
 اسکا باپ ہو چکی اور اسکو پیری ساہتہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار لیر اللہ ہی جو عبادت کیا  
 جاتا ہی اسمان میں پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی اسمان و زمین میں جیسی کہ رحمت خاص تیری اسمان میں  
 پس کہ رحمت اپنی زمین میں اور بخشش تیری ہی گناہ ہماری کہ جان کر کہی ہیں اور چو کہ کہی ہیں تو پروردگار  
 کا ہی پس او مار شفا شفا دن اپنی سے اور رحمت رحمت خاص اپنی سے اور پس درو کی پس اپنا ہوا  
 نقل کے یہ سنایا ابوداؤد جاکم فی ف ظاہر یہی کہ لفظ فیر کا ہی دعا کا ہی کذا ذکر القرق و یکان  
 من بلہ قرخۃ ان یخرج بان یضع اصبعۃ السبابة یا لامرض بعد رکعتا فایلا لیس اللہ تبارک

اَنَرَضِنَا بِرَيْفَةٍ بَعْضِنَا لَيْسَتْ سَيِّئَةً اَوْ لَيْسَتْ سَيِّئَةً يَا ذَنْ سَيِّئَةٍ هَرَّ هَرَّ وَرَعْلًا كَيْ جَادَى وَهُوَ خَصْلٌ سَاهِبٌ لَوْ  
 پہلو ہوا یا زخم تلوار وغیرہ کا ہوا ساتھ اسطرح کی کہ کہی انکلی شہادت اپنی زمین پر چھوڑ دینا وی اور سلوکتا ہوا کہتے ہیں  
 ہون میں سانبہ نام خدا کی یہی مٹی زمین چاری کی ملی ہوئی ساتھ ہو کہ بعضی چاری کے کیا مٹی یہی عمل تھا دیا جاوے  
 بیار ہار یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوے چار ہار ساتھ حکم پروردگار چاری کے نقل کے یہی سلم فی ف کرمانی نام  
 نووی سے نقل کے یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر پڑتی تھی کہ خاک انکلی شہادت  
 لگ جاتی ہے اور اس کو اڑھار کر زخم پر پڑتی تھی اور کلمات دعا کی اور وقت پڑتی تھی حاتی ہی حیان ہی اکثر شارحین مٹی  
 مراد لکھی ہے کہ اذکر الفجر اذا اخذت من رجله فليكن كراحت الناس اليك \* \* \* ہوتی \* \* \* اور جب سو جاوے  
 پاؤں کی سپاس چاہی کہ یاد کری بہت چاری کو آدمیوں میں سے طرف اپنی نقل کے یہی ہو تو فابن سنی فی  
 یاد کری محبوب کو تاکہ حاصل ہو وی خوشی نزدیک او سکی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سے زیادہ محبوب  
 کہ اذکر العلی و من اشکلی الما اوشیانی حبسہ فليضم يدہ الیمنی علی المکان الذی ی بآلم و لیقل بسم اللہ  
 ثلث مرات و لیقل سبع مرات أعوذ بالله وقد سألہ من شہ ما أجده و احاذر \* \* \* عہ \* \* \* اور جو کسی  
 شکوہ لری و درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی درم وغیرہ کا بدن اپنی میں پس چاہی کہ کہی و ابان ہا نہ اپنا اوس جگہ پر کہ درد  
 ہی اور کہی بسم اللہ میں بار اور پڑھی سات بار یہ دعا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کی اور قدرت او سکی کی برائی  
 چیز کسی کہ پانا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں آئندہ کو زیادتی اوس کی سی نقل کے یہی سلم فی او چاروں نے  
 عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتی ہیں کہ میں شکوہ درد کا حضرت \* \* \* پس لگیا مجھی یہی عمل کروایا  
 پس انہی کر دیا مجھ کو اللہ تعالیٰ فی کذا اذکر الفجر اوعوذ بغيره اللہ وقد سألہ من شہ ما أجده سبعاً ط  
 مخص \* \* \* یا پڑھی یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کی اور قدرت او سکی کی برائی اور چیز کسی  
 پانا ہوں میں سات بار نقل کے یہی موطا میں اور ابن ابی شیبہ فی اوعوذ بغيره اللہ وقد سألہ من شہ ما أجده سبعاً  
 من شہ ما أجده سبع مرات و لیضم يدہ الیمنی الی المکان الذی ی بآلم و لیقل بسم اللہ  
 ط



فَأَعْلًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَهَّيْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي بِخَيْرِ مَرَدِي  
 اور جو پہونچے کسیکو ضرر یعنی بیماری وغیرہ اور عاجز ہو زندگانی میں پس آرزو کری موت کی پس جو ہو وہی خواہ مخواہ  
 آرزو کرنی والا یعنی موت کی اور بقرار ہو مسدین اور خوف ضرر دین کا کہنا ہو پس چاہی کہ کہی یا اللہ زندہ رکھ کر جو چاہے  
 کہ ہو وہی زندگانی بہتر میری لئی اور مارچ کو جسوقت کہ ہو وہی مرنا بہتر میری لئی نقل کیے ہیں بخاری سلم ابو داؤد  
 ابن سنی فی وف آرزو موت کی سبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری محتاجی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہے اور واسطی دیدار اور  
 شوق خدا تعالیٰ اور خلاصی کے اس دنیا فانی سے باخوف ضرر دین کی جائز ہے جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سے واقع ہوئی ہے  
 اور بخاری اور امام طحاوی اور سوانکی جہاں پر میر کا رجب کر ہی غیر شرع بات دیکھتی تو موت مانگتی اور حدیث شریف میں  
 ہی آیا ہے دعائیں کہ یا اے جب کسی قوم میں توفیق کا ارادہ کری تو مارچ کو بغیر ضرر نہ کہذا ذکر الفروع الخ احادیث  
 مَرَضًا قَالَ لَا بَأْسَ طَعْنُكَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ لَا بَأْسَ طَعْنُكَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ خَسَّ وَأَجِزْ  
 پوچھی جاوے کہ تو کہی نہیں کچھ بیماری یا کہ کرنی والی ہے گناہوں سے اگر چاہی اللہ کچھ دے نہیں ہے بیماری اگر کرنی  
 والی ہے اگر چاہی اللہ نقل کیے ہیں بخاری نسائی فی وف آداب عیادت کی ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی عزت  
 اور ثواب کی لئی بیماری اور بیمار کو تسلی دی اور صبر کرنی کو کہی اور امید و احیاء کا کہی اور ثواب جو بیماری کے  
 حدیثوں میں آئی ہیں اور اسی اوسکو خوش کری اور وقت حاجی کی لاپس طہارث اور اللہ کھی اور ہاتھ بیمار پر رکھی  
 اور دعائیں حدیث شریف کی پڑھی اور اوسکی لئی دعا کری اور اوس سے اپنی لئی دعا کروا دی اور کہ مٹی بیماری کا  
 پاس اور وضو کر کے جہاں ہی ہے سب آداب حدیثوں میں آئی ہیں اور بیمار کی خبر پوچھنی کا حدیثوں میں بڑا ثواب آیا ہے  
 اور افضل عیادت کی ہے آپانی کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ مندی کو فرماوے گا کہ اے نبی میری میں پروردگار تیرا من  
 میں بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوند پروردگار جان کا ہی بیماری اور خبر تیری  
 کیونکر تھی فرما دی گا کہ فلا ناسدہ میرا بیمار ہوا تو فی عیادت اوسکی نہ کی اگر عیادت اوسکی کرنا تو محجوب اوسکی پاپ  
 پاتا اور صحابیوں میں جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتی اور اوسکی پاشتہ

اور حال اوسکا چوتھی کہ کیا حال ہی کس میر کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر مضر کو اوسنی بیان کیا تو فرمائی کہ ہاں اور  
 تین بار اوسکی لئی دعا کرتی اور عیادت کی لئی وقت میں بہتارات دن میں جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرما  
 کہ جو کوئی مسلمان ہجرت کی خبر کو جانتا ہی تو بہشت کی باغ میں چلتا ہی جیسا کہ اوسکی باپس جا کر بیٹھی اور جب بہشت  
 تو رحمت اوسپر اترتی ہی کہ اوسمیں عرق ہو جاتا ہی اور جاول دن میں خبر کو چینی جاتا ہی تو ستر ستر از فرشتے  
 اوسکی لئی شام تک بخشش کی دعا کرتی ہستی میں اور جرات میں جاتا ہی تو ستر ستر از فرشتی صبح تک اوسکی  
 بخشش کی دعا کرتی رہتی ہیں اور پہوتی ہی اوسکی لئی میوہ خوری بہشت میں اور حضرت آنکہ کی درود الی کی  
 خبر کو تشریف لیجاتی ہی اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تھا اور اب طالب اپنی حجاب کی یاد  
 کہ مشرک ہی خبر پر سی کی اور اسلام کی طرف بلایا وہ خادم سلمان ہوا اور دوسرا مجروح ہوا اور اوسکی خبر کو چینی  
 طرح وضو کر کے عیادت کو جاتا ہی تو دوزخ میں قدر اساتھ برس کی دور ہو تا ہی کدانی اشکوہ و شرح الفخرج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمْ حَسِبْتَ اَنْ یَّکُنَّ بَعْضُنا لِبَعْضٍ سَاقِیْنًا ۚ خَرَجَ مَدِیْنَتُکَ بِاِذْنِکَ سَیِّئًا ۚ  
 بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ خَرَجَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ  
 بعضی ہماری کاشفا دیاجاوی ہمار ہمار اقل کے یہ ہماری مسلم ابوداؤد ابی ابن ماجہ فی ساتھ حکم پروردگار  
 ہماری نقل کی یہ ہماری فی ساتھ اذن اسد کی نقل کے یہ ہماری ہماری فی ساتھ پہلی دعا کی ساتھ یعنی  
 اَمِنْ بَاذِنِ رَبِّنا وَبَعْضِی مِنْ بَدْلِ اَوْسَکِی بَاذِنِ اسْمِہِی زَیَادَہُ اَیَّاسِی وَیَمِیْنِہِ یَمِیْنِہِ اَوْ یَقُولُ اَللّٰمُ  
 اَذْهِبِ الدَّیَّاسَ رَبِّ النَّاسِ اَشْفِہِ وَاکْتَ الشَّامِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ لَا شِفَاءَ اِلَّا بِاِیْمَانِکَ  
 سَقْمًا ۚ خَرَجَ مَدِیْنَتُکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ بِاِیْمَانِکَ  
 وور کر ہماری ای پروردگار آدمیوں کی شفا دی اوسکو حال یہ کہ تو ہی شفا دینی والا ہی ہیں شفا گر شفا تیری  
 دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی سیکو کہ یہ کام نہیں آتی وہ شفا کہ نہ چھوڑی کسی ہماری کو نقل کے یہ ہماری ہماری  
 فی و لفظ شفاء کا مفعول شفاء کا ہی یعنی شفا دینی وہ شفا کہ بالکل اچھا ہو جاوی کہ ذکر الفخر بسم اللہ

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَسْفِيكَ اللَّهُ أَعْرَفُكَ ۚ هَذِهِ سَبْعٌ  
 قِيَامٌ سَابِقَةٌ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَسْفِيكَ اللَّهُ أَعْرَفُكَ ۚ هَذِهِ سَبْعٌ  
 كَيْسِي أَوْ رِبَاسِي أَلَكُمُ مَدْرِكِي وَالْأَلِي كَيْسِي أَوْ رِبَاسِي أَلَكُمُ مَدْرِكِي وَالْأَلِي كَيْسِي أَوْ رِبَاسِي  
 شَأْسِي ابْنِ مَاجِنِي وَ حَدِيثُ شَرِيفٍ مِنْ آبَائِي كَرِهْتُمْ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرْتُ كِي بَاسِ أُمِّي أَوْ رِبَاسِي

کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان بیمار ہوں پس یہ دعا حضرت پر پڑھی گدا  
 فی المشکوۃ اور ایک روایت میں اگلی کی دعا اُمِّی ہِیْ یُسْمِی اللہ اَعْرَفُكَ وَاللہ یُسْفِیْكَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ اَفْکَ

مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ إِذَا أَحْسَدَ ۚ سَبْعٌ سَابِقَةٌ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ  
 پڑھنا ہوں میں تجھ پر اور اللہ شفا دی تجھ کو بیماری سی کہ بدن تیری میں ہی برائی عورتوں پہ کوئی والیوں کیسی  
 اگر نہ ہوں میں یعنی جو جادو پڑھ کر ڈوری بن کر دیتی ہیں اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری تو نقل کی یہ ہے

ابن ابی شیبہ ثَلَاثُ مَثَرَاتٍ ۚ سَبْعٌ سَابِقَةٌ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ إِذَا أَحْسَدَ ۚ سَبْعٌ سَابِقَةٌ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ

کُلِّ دَآءٍ يَسْفِيكَ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ إِذَا أَحْسَدَ ۚ سَبْعٌ سَابِقَةٌ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَكِلُ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ  
 پڑھنا ہوں میں تجھ پر بیماری سی شفا تجھ کو اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری اور برائی ہر نظر والی کیسی نقل کی

بہ اسمہ اللہ اَشْفِ عَبْدَكَ يَكُنْ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى الْجَنَّةِ ۚ وَحَبَّ مَسَّ بِهِ شِفَاؤُهُ

بندی اپنی کو تاجبا د کری تیری لئی دشمن پر اور چلی و طلی تیری طرف ناخبرانہ کی نقل کیے یہ ابوداؤد ابن حبان حاکم

اللَّهُمَّ شَفِّهِ اللَّهُمَّ عَافِيهِ ۚ مَسَّتْ حَبَّ بِهِ أَلَسَّ شِفَاؤُهُ أَوْ سَكُو بِأَلَسَّ عَافِيَتِهِ وَی أَوْ سَكُو تَقَلُّ

یہ حاکم ترمذی ابن حبان فی اللہم شفیہ اللہم عافیہ یا قلیون شفی اللہ سقمک و غفر ذنوبک

وَعَافَا لَكَ فِي دُنْيَاكَ وَجَنَّتِكَ إِلَى مَدَدَةِ أَجَلِكَ ۚ مَسَّ بِهِ أَلَسَّ شِفَاؤُهُ أَوْ سَكُو بِأَلَسَّ عَافِيَتِهِ وَی أَوْ سَكُو تَقَلُّ

نقل کی یہ شمس بنی اسی ملائی یعنی یہاں نام لوی بیمار کا شفا دی اور بیماری تیری کو اور خوشی گناہ تیری اور عافیت  
 دی تجھ کو بچ ویر تیری کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کیے یہ حاکم فی و من عاد مریضاً

کہ مختصراً اجلہ فقال عند سَمِعَ مَرَاتٍ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ لِّسْنِيَاكَ اِلَّا عَافَا  
 اللّٰهُ مِنْ ذَلِكَ الْفَرْصِ وَ ذَاتِ سِتِّ حَبِّ مَسْ مَصْ ۝ اور جو کوئی عبادت کرے یا رکے کہ نہ اُسی پر موت  
 اوسکی پس کبھی نزدیک اوسکی بات یا مانگتا ہوں اللہ بزرگ کسی جو پروردگار ہی عشق پر یکساں ہے شفا دے تجھ کو کہ غائب  
 اوسکو اللہ تعالیٰ اس بیمار ہی سے نقل کیے بیہ اوداؤ و تریزنیائی بن جان حاکم ابن ابی شیبہ بنی ف  
 موت نہ آچھنچی ہو اور اوسکی پاس عبادت کرنی والی بات بار بار دعا پڑھنی تو اللہ تعالیٰ اچھا کر دے یا ہی اوسکو  
 اور اگر موت ہی اُسی سے تو مرض لا علاج ہی و جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّ فَلَانًا سَأَلَكَ فَقَالَ اَسْمَاؤُ  
 اَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ لَسْتُ فُلَانًا فَانَّهُ يَبْرَأُ ۝ مَو مَصْ ۝ اور ایا ایک شخص  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاس پہنچا کہ تحقیق فلاں شخص بیمار ہے تو یا حضرت علی بنی کیا خوش کر یا تجھ کو کہ وہ اچھا ہو  
 کہا اوسنی ہاں فرمایا ایک ہی عظیم ہی کریم شفا دی فلاں کو پس تحقیق وہ اچھا ہو جائیگا نقل کیے بیہ موقوفاً ابن ابی  
 نَوَائِمًا مَّسْلَمٌ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ اَمْ رَاجِعِيْنَ مَرَّاتٍ  
 فَمَاتَ بِنِي مَرْصِيْهِ ذَلِكَ اَعْطٰى اَجْرَ شَفِيْعٍ وَاِنْ يَرَا بَرَّاءٌ وَقَدْ غَفَرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوْبِهِ ۝ مَسْ ۝ اور  
 مسلمان دعا کرے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہی تجھ کو تحقیق میں ہوں ظلم  
 کرنی لوں میں سے کسی چالیس بار پھر مر جاؤی اس بیمار ہی بنی میں تو دیا جاوے گا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہو جاوے  
 تو اچھا ہو جاوے گا اور حالت میں کہ تحقیق بخشی جاوے گی اوسکی ہی سب گناہ اوسکی نقل کی یہ حاکم بنی  
 ف گناہوں سے وہ مراد میں جو اللہ تعالیٰ کی کئی بین اور ہو سکتا ہی کہ مطلق مراد ہوں اللہ تعالیٰ  
 حق والوں کو کچھ عوض دیکر معاف کروالی کہ اذکر الفحرف من قَالَ فِيْ مَرْصِيْهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ  
 اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا كُوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ۝ سِتِّ حَبِّ  
 مَسْ ۝ اور جو کوئی پڑھی بیماری اس میں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ ہیبت بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی



محبوب و مکرر اند نہین کو بھی شریک اور سکا نہین کوئی محبوب و مکرر اسد اوسکی لئی پادشاہت ہی اور اوسکی لئی  
 تفریق ہی نہین کوئی محبوب و مکرر اسد اور نہین ہی پہ پانگنا ہون سہی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مد  
 اسکی پہر پر جاوی یعنی اوسی چارسی مین کہ حسین بہر پڑھائی تو نہ جلاویگی اور سکو لگ دوزخ کی نفل کی بہ  
 ترندی سائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بن منی سأل الله الشَّهَادَةَ بِصِدْقِ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَافِرِي  
 السَّهَادَةِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِدَرَعَةٍ جَوْكُوْنِي مَالِكِي اسد تعالیٰ سی شہادت نہا تہ صدق لک  
 تو پہنچا تا ہی اوسکو اسد تعالیٰ مراتب شہد اکو اور اگر چہ میری بچہ پونی اپنی پرفصل کی بہر سلم لی اور چارون نی من  
 طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اَعْطِيَهَا وَلَوْ كَمْ يَصْبِيهِ بِدَرَعَةٍ جَوْكُوْنِي مَالِكِي شہادت صدق دلی دیا جا تا  
 مرتبہ شہادت کا اور اگر چہ نہ پہنچ شہادت اور سکو یعنی حقیقہ دنیا مین نفل کے بہر سلم لی منی قَالِي  
 سَبَّحَ لِلَّهِ فَوْاقَ نَاقَةِ فَهْرٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ اَلْقَتَلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا م  
 مَاتَ اَوْ قَتَلَ كَانَ لَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ ۚ ع ۚ جَوْكُوْنِي لُثْمِي اشکی راہ مین مقدار نہیر جانی کی در میان دو دو  
 دو مہنی او ثنی کی پس تحقیق وجہ ہونی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مَالِکِی اسد تعالیٰ سی مارا جانا اسنا  
 نہ دل نہ پی سی اس حالت مین کہ سچا ہی یعنی اس مَالِکِی مین پہر میری یا مارا جاوی تو ہوگا اور سکو ثواب شہید  
 نفل کے بہر چارون نی ف دوزہ دو مہنی مین تہوڑی دیر نہیر جانی مین تاد و دو اور تراوی بہر دو مہنہ شروع  
 کرتی مین اور سکو فراق کہتی مین بیان مراد تہوڑی دیر ہی یعنی اس قدر ہی کہ مفدا ر قلیل ہی اگر جہا کر گیا تو بہ  
 پاویگا کذا ذکر الفخر للہم تہنی شہادۃ فی سبیلک وجعل من فی سبیلک سؤلک ۚ ع ۚ  
 کی حضرت عمرؓ نی یا اسد نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کرموت میری سچ شہر رسولؐ اپنی کی یعنی مدینہ  
 مین نفل کے بہر نجاسی فاذا اخضرۃ الموت وجہ الی القبلة ۚ ع ۚ پس جب اوسکی مکتومت ہو گیا  
 جاوی طرف قبلہ کی نفل کے بہر حاکم نی ف اوسی موت یعنی علامت مرنی کی معلوم ہو کہ ناک تیر ہی ہو جاوی  
 اور با نوٹ پہلی پڑ جاوین اور بعضی لنگ جاوین اور کبشتیان دس جاوین اور متوجہ قبلہ کر پون کری کہ جب لٹاوی

اور پانہ قبلہ کی طرف کر کے سر اوچا کر دی کہ موندہ قبلہ کی طرف ہو جاوی فتویٰ متاخرین کا اسی پر ہی گذارنی فرمے  
الملتقى و يقول للامام غيري و انما حقني و الحقني بالقرين الا على وجه مرتب اور کہی قریب المرکز  
یا اسد خشن محکو اور مہربانی کر مجھ پر اور ملا مجھ کو سائبہ رضی اعلیٰ کی نقل کے سہ بخاری سلم ترمذی فی ف رضی اعلیٰ  
انبیاء علی نبیہا و علیہم السلام کی ہی کارروائیں اعلیٰ علیین میں ہیں سب دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں  
کر تے تھے اور خیر کلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی تھا کذا ذکر العیسیٰ لا الہ الا اللہ ان اللہ سکرات  
خمس قی نہیں کوئی معبود دگر اسد خشن دہشتی موت کی تحیان میں نقل کے سہ بخاری سلم ترمذی فی ف رضی اعلیٰ  
انفال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر پانی ملی تھی اور یہ کلمہ پڑھتے تھے کذا ذکر الفخر اللہ رضی  
علیٰ عترات الموت و سکرات الموت موت بعد اللہ مدد کر میری اور پر خشن موت کی اور شہد فون موت کے  
نقل کے سہ ترمذی فی یقول اللہ عز وجل ان عبدی المؤمن عینہ یمیز لہ کل خیر فرماتا ہے اسکا  
دربزرگ کہ خشن بندہ مومن میرا نزدیک میری مائتہ مرتبہ نیکی کی ہی ف یعنی نہیں فوت ہوئی اوس کی کوئی  
نیکوین آخرت کیسی غم میں اور خوشی میں اور سب مرتبہ کہ لائق حال اسکی کی ہیں حاصل ہوئی ہیں بخیر فی زمانہ  
انزع نفسه من بين جفینہ یہ اس لکے تعریف کر رہی ہیں اور حالمین کہ میں نکالتا ہوں جان اوس کے  
دونوں پہلو اسکی میں ہی نقل کے سہ احمدی فی یعنی جان کنی کی وقت میری حد میں مشغول رہتا ہی اور یاد پری  
اسی حالت میں ہاتھ ہی نہیں دیا و من حضر عیدہ فلیلقہ لا الہ الا اللہ یہ قرعہ ہوا اور جو  
اوس قریب المرکز کی پاس پس نصین کر دی اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کے سہ سلم فی اور چاروں فی ف  
معنی نصین کی میں سبھا نا اور جیٹا سہ مراد ہی کہ اوسکی پاس اس طرح پڑی کہ وہ سنکر پڑ پڑی لگی اور اوس کے  
حکم پڑ پڑی کا لکری کہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہیں اوس شدت سکرات میں انکار نہ کر دیتی کذا ذکر الفخر رضی  
آخر کلام لا الہ الا اللہ دخل الجنة مدد مس جو کوئی کہ جو وی آخری کلام اوسکا لا الہ الا  
اصل ہوگا بہشت میں نقل کی سہ ابو داؤد حاکم فی ف داخل ہوگا بہشت میں یعنی اگرچہ بعد عذاب کی ہو

اگر نگار ہو اور مراد لا الہ الا اللہ ہی کیونکہ مقصود اس کلمہ سی ایمان ہی اور یا اے نبی  
 افرم رسول سہی صحیح نہیں ہوتا کہ اذکر الفخر واذا اعمضہ دعا لنفسیہ بخیر فان الملائکۃ فی سبیل  
 علی ما یقول فیقول اللہ ما اغفر لہا ان لہنہم درجۃ فی اللہ بین و خلفہ فی عقبہ  
 فی القایرین و اغفر لہا ولہ یارب العالمین و افتح لہ فی قبرہ و فی منزلہ فیہ درجہ  
 قیہ و اوجب بندگی کوئی نگاہت کی تو دعا کری واسطی نفس اس کے ساتھ پہلائی کی یعنی دعا مانگی جائے خیر  
 کی بہ تحقیق فرشتی آمین کہی ہیں اوس دعا پر کہ کہنا ہی انگہ مذکر فی والا یا جو حاضر ہو پس کہی یا اللہ بخش فلانی  
 کو یعنی میلان نام اوسکالی اور بلند کردہ اوسکا بیج ہدایت پائی ہو چون کہ اور خلیع یعنی کار سار ہو  
 اوسکا اہل عیال اوسکی مین کہ میں مندی اوسکی مین اور بخش ہو اوسکو اسی پروردگار عالمون کی اور  
 کرا اوسکی اسی قبر اوسکی مین اور روشنی کرا اوسکی اسی قبر اوسکی مین نفل کی یہ مسلم بود اوسا ہی ابن  
**ف** احناں کہتا ہی کہ لفظ فیقول کا بیان دعا کا ہی یعنی اسطرح دعا کری کہ اغفر لنا میں کہنی و الا یہی شریک ہی کہ  
 ذکر الفخر و لیقل اھلہ اللہم اغفر لی ولہ و اغفر لی منہ عقی حسنہ و در عہہ اور جاہلی کہ کہی ہیں  
 اہل و اولاد اوسکی یا اللہ بخش ہو اوسکو اوردی ہو اوسکا بدلہ اچھا نفل کی یہ مسلم اور چار دن  
 و لیقرأ علیہ سورۃ لیس و حق حب مس و اور جاہلی کہ پڑھی کوئی موتی بر سر او پس نقل  
 یہ سنائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حاکم فی بعضون کی نزدیک مراد موتی سی قریب المرگ ہی اور عمل  
 شایخ کا ہی اسی پر ہی اور بعضی کہنی مین مراد مردہ ہی اوسکی گھر مین پڑھی یا قبر پر کتاب در نظم مین روایت  
 ہی کہ پہونچی ہو رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ کہ جو کوئی سورہ میں مسلمان کے پاس فریگی بعد پڑھتا ہی تو پہونچا ہی  
 عوض حروف کی زشتی کہ سب میت کی الکی صف باندہ کر کٹھی ہوئی ہیں اور رحمت و بخشش اللہ تعالیٰ اسی اوسکی  
 مانگتی ہیں اور حاضر ہوتی ہیں جنازی پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورہ لیس جاگنی کی فوت  
 پڑھی جاتی ہی تو ملک الموت روح اوسکی نہیں قبض کرتا ہی جب تک خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اوسکی پس نہیں کہتے

کہذاکر الغر ویتزل صاحب المصیبة انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجزني فی مصیبتی  
 واخلت لی خیراً منها ۛ ۛ اور کبھی مصیبت والا یعنی پس ماضی میں تھی تھیں ہم ملک میں تھے  
 اللہ کی اور تھیں ہم طرف اوسکی پہرانی والی بین باسد ثواب دی بجو مجھ مصیبت میری کے اور حسن دین مجھ  
 بہتر اوس سی نفل کے پیسہ میں قایل مات وکذا العبد قال الله لیکن نکتہ قبضتم وکذا عبدی  
 فیتقولون نعم فیتقول ماذا قال عبدی فیتقولان حین لک واسترجع فیتقول ابن العبدی بیٹائی لجنہ  
 ق ستمو کہ بیت الحمد ۛ ۛ حب تی ۛ ۛ اور جب مرثیہ فرزند بندہ سلمان کا تو فرماتا ہی اسد قال فرشتوں  
 کو کہ قبض کی معنی روح فرزند بندہ میری کی پس عرض کرتی ہیں فرشتہ ان میں فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا بندہ میری  
 پس عرض کرتی ہیں وہ کہ تعریف کی اوسنی تیری اور انا اللہ پر ہی پس فرماتا ہی اسد تعالیٰ ہا تم بندہ میری کی لکھ رہا  
 میں اور نام رکھو اوسکامیت احمد یعنی اسکی کہ بل شکر اور تسلیم کی ملائی تھی کی یہ فرزند بنی ابن جان ابن سنی  
 فاذا عثری لحدایک و یقول ان لله ما اخذ لله ما اعطی وکل عندک باجل مستحق فلیصبر وایضا  
 خ و حدس ق ۛ ۛ پس جب تعریف کری کہ کسی کی سلام علیک کری اور کبھی تحقیق اسد ہی کی لکھی ہو چکی  
 لیا یعنی اگر امانت اپنی لی لی تو جبرج فرج بچائی اور اللہ کی لکھی ہو چکی کہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکی کی  
 ساتھ وقت مقرر کی ہی پس چاہی کہ صبر کرو اور ثواب طلب کر نفل کے یہ بچا رہی سلم اودا وکس  
 ابن ماجہ فی حدیث میں صیغی فلیصبر و تعسب کی مؤنت غائب کی میں اور اس کتاب میں حاضر  
 اور لام اور تی انہرانی حبیبی کلام اللہ میں اسی میں فلتفرجوا صید حاضر پر حضرت زینب صاحبہ اور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہنی حضرت سی عرض کروا ہیجا کہ میرا بیٹا حال نزع میں ہی پس تشریف لائے آنحضرت  
 سلام فرماتا ہیجا اور ہی فرمایا ان اللہ ما اخذ آخر تک اور حدیث شریف میں ثواب بخاری اور مصیبت کا  
 اور ماتم پرسی کا بہت آہی اور نوحہ کرنی پر وعید شدیدیہ چنانچہ مضمون اون حدیثوں کی یہاں بیان ہو  
 میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ پہلا ہی ہو بچا یا چاہتا ہی تو اوسکو مصیبت

مبتلا کرنا ہی اور فرمایا ہی کہ نہیں پہنچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکھ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایزا  
 اور نہ غم یہاں تک کہ کاٹنا ہی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اس کی گناہ اس کی اور فرمایا ہی کہ  
 کوئی مسلمان کہ پہنچی اس کو ایذا بیماری سی یا سوامی بیماری مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ برائیاں اس کی جیسی گناہ  
 و رخت پی اپنی اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نہیں دیکھا میں کسی کو اس قدر روین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مثل مومن کے مانند مثال پتہ تازہ و راعت کل ہی کہ اید بر آدم  
 رتا ویتی ہی اس کو ہوا کہ بیٹی الہی ہی کہ گرویتی ہی یعنی کہی چار ہوتا ہی کہی مبتلا رہا اور مثال مشافق کی مانند  
 مثال و رخت صنوبر ثابت قائم کی ہی کہ کچھ پہنچی اس کو یہاں تک کہ ہو وی اوکھڑا اس کا ایک بار گئی یعنی  
 امراض و مصیبت او سی بہت نہیں ہوتی ہیں کہ کفارہ گناہوں کا ہو اور ام صائب صحابہ کی ہاں  
 حضرت شریف لیکھی پوچھا کہ کیوں کا مٹی ہی اس کی کھانپ ہی نہ برکت کری اسدا و مہاں پس فرمایا حضرت نے  
 نہ برا کہ تپ کو اس کی وہ دور کرتی ہی گناہ ہی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی مٹی سیل ہو ہی کا اور فرمایا ہی کہ  
 جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی نو لکھا جاتا ہی اس کی ای ثواب مثل اس حال کی کہ تندرست مفیر تھا  
 اور فرمایا کہ شہیدیات ہیں سوای شہید فی سبیل اللہ و بارزہ شہید ہی اور دُوب کر مر ہی شہید  
 اور ذات الجنہ والا شہید ہی اور پیت کی بیماری سی مر ہی شہید ہی اور جل کر مر شہید ہی اور کان میں  
 مر ہی شہید ہی اور عورت حمل سی مر ہی شہید ہی اور فرمایا نہیں پہنچتا بند سی کو رنج اور زیادہ اس سے  
 یا کم مگر بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالیٰ اونی بہت ہیں یہ فرمایا اور پٹی ہی پائت و ما  
 صَا لَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَ لَعُوْنٌ کَثِیْرٌ لِّیْنَ جُوْہُوْخِیْ ہِیْ تَکُوْ مَصِیْبَتِیْنَ سَبَبِ اَوْس حِزْبِیْ ہِیْ کَلَمَا  
 ہی ہاتھوں تمہاری فی اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچھا کسی نے حضرت سی کہ ہش بلا میں کون ہی فرمایا  
 بنیہر اونی کم اونی کم بلا میں ہی کم ہوتی ہیں مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین میں سخت  
 تو بلا ہی سخت ہوگی اس کی اور اگر دین میں نرمی ہوگی تو بلا ہی کم ہوگی اس کی ہمیشہ بلا میں رہتا ہی یہاں تک

چلتا ہی زمین میں اور نہ ہیں ہوتا ہی اسکی لٹی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب سا بندہ بلا برائی کی ہی اور تحقیق اللہ عزوجل  
 جب دوست کرتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہو ساتھ بلا کی پس اسکی اپنی رضائی ہوگی  
 اور جو حقاً پہلو پس اسکی لٹی خفگی ہوگی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی ساتھ بندہ ہی اسکی پہلا ہی کجا جلد کرتا ہی  
 واسطی اسکی عذاب دنیا میں اور جب چاہتا ہی ساتھ بندہ ہی کے برائی تو نہیں دیتا ہی عذاب سبب گناہ  
 میں یہاں تلک کہ پورا عذاب دیا اسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ حسب بقت کرتا ہی اسکو کوئی مرتبہ  
 جنت میں اللہ تعالیٰ کی علم میں اور نہ ہیں پہنچ سکتا ہی اسکو سبب عمل اپنی لٹی تو مبتلا کرتا ہی اسکو بچ پل  
 اسکی کی یا مال اسکی کی یا اولاد اسکی کی ہر صبر دیتا ہی اسکو سپر یہاں تلک کہ پہنچتا ہی اسکو  
 اس مرتبہ کو کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بقت کیا تھا اسکی لٹی اور فرمایا کہ جس وقت ثواب دے جاوے گی  
 بلا والی تو دوست کہیں گی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاشیکے چڑی ہماری دنیا میں مقرر اصون سی کلانی  
 جاتی اور فرمایا کہ مومن کو جب پہنچتی ہی ہماری ہر عافیت دیتا ہی اسکو اسد اسکی تو ہوتا ہی غار  
 گناہوں کا اور نصیحت آئندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی ہر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند آتش  
 کی کہ زانو باندھا تھا اسکا اسکی مالک کی ہر چوڑ دیا اسکو پس نہیں جانتا ہی کہ کیوں باندھا تھا اسکو اور  
 کیوں چوڑ دیا اسکو یعنی مومن کو توبہ ہو جاتا ہی کہ گناہوں کے سبب ہی سزا میں حال ہوا تھا ابدہ کو باز رہو  
 اور منافق کو پر داہی نہیں ہوتی کہ کیوں نہ بیمار ہوا تھا اور کیوں نہ اچھا ہوا تھا عام ہوا بیان جاری کا اب بیان ہوتا ہی  
 لغت کرتی کا اور نوحہ کرنے کا لغت کرتی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی لغت کرتی  
 زدہ کی ہوگا اسکی ثواب مانند اسکی پس جا کر مصیبت زدہ کو شادی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کرتی مانند  
 میانکی عورتوں کی نہ پیشی نہ بیان کر کر و دی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہیں ہی ہم  
 میں سی وہ شخص کہ خساری پیشی اور گریبان پہاڑی اور بیان کرتی مانند بیان حالت کفر کی یعنی داو بلا مای و اگر ہی  
 اور ابو موسیٰ حجابی پیاری میں ہمیشہ ہوئی آئی فی فی اونکی کہ آواز کرتی ہی ساتھ رفتی کی ہر آرام ہوا اسکو

کہاں بی کو کیا نہیں جانتی تو کہ حضرت فی فرمایا ہی میں بیزار ہوں اوس عورت سی کہ سر موڑا دی اور چلا دی اور یہاں پر کھڑی  
اور فرمایا ہی کہ چار خصلتیں ہیں جنہیں چھوڑ نیگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا حسب میں اور  
توق میں نہہنگی کرنی سناہنے ستاروں کی یعنی طلا فی منزل میں طلائے ستارہ آویجا تو جیسی گلا اور فوجہ کرنا اور فرمایا کہ فوجہ  
وال عورت جب تو بیکری پہلی موت اپنی کے کچھ بچی کی جائیگی دن قیامت کی اور اوس پر کرتہ ہوگا فطران کا اور ایک کتہ  
کچھ کا یعنی سلا ہوگی اوس پر خارش اور اوس پر طین گے فطران تا ابد از مادہ ہو عبادا شریفہ و فطران  
ایکہ دوایہ سیاہ بد بو دار درخت اہل سنی کہ ہندی میں ہو بہر ہوتی ہیں نکلی ہی اور اونٹوں خاشکی بریلی ہیں اور آگ  
اوس میں بہت مرارت کرتی ہی اور جلدی بھڑکتی ہی کذا فی البیضاء سی و القاموس وغیرہ اور گدڑ سی آنحضرت صلی  
علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو بہی تھی قبر پر پس فرمایا ڈرا سدی اور صبر کر کہا اوس عورت فی الگ ہو محبتی تو میری  
مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہی اور چچا نا نہیں تھا اوس عورت فی حضرت کو جب لوگوں فی جابا کہ یہ بی بی  
علیہ وسلم منی پس آئی وہ حضرت کی دروازی پر پس نہ پائی وہاں داربان پس عرض کیا کہ نہیں چچا نا تھا منی الکو  
پس فرمایا سو اسکی نہیں کہ صبر نہزدیک پہلی صدمہ کی ہی یعنی صبر اب مفید نہیں اول ہی صبر کرنا تھا آخر کو تو  
صبر آئی جانا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ نہیں واسطی بند ہی مومن میری کے جو عذاب قبض کرتا مومن محبوب  
اوسکا اہل دنیا سی ہر ثواب طلب کرتا ہی اوس کے یعنی صبر کرتا ہی مگر کہ جنت ہی ہی اور فرمایا ہی کہ صبر نہزدیک  
جاتا ہی پر سختی وہ میت عذاب دیا جائیگا بسبب فوجہ کی قیامت کی اور بیوش ہو ہی عبد اللہ بن رواحہ  
پس شروع کیا میں اونکی فی کہ رو تی تھی واجلہ کر کہ یعنی ای میری ہیاڑ ای ایسی ایسی تعریف بیان کرتی تھی  
جب اوقات ہوئی اوسکو کہا کہ نہیں کہتی تھی تو کہ یہ مگر کہ کہا جاتا تھا جھکو کہ تو ایسا ہی ہی جب یہ مری تو ہیں آؤنگے  
نہ روئی اور فرمایا کہ نہیں کہ کسی میت کہ مری پس کھڑا ہو دی روئی والا اوسکا پس کہی واجلہ وہ اسیدہ اور شکی  
مگر کہ سوچتا ہی اللہ تعالیٰ اوس پر دو فرشتے کہ کئی بار تی ہیں اوسکی سینہ میں اور کہتی ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا اور فرمایا  
کہ جو کہہ رہا ہی آنگہ ہی یعنی رونا اور دل سی یعنی غم پس اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہی اور جنت ہی اور جو کہہ رہا

ہمتی اور زبان سی بنی بیایا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سے ہی کدانی الشکوہ وکتب مکی اللہ  
 علیہ وسلم الی معاذینہ فی ابن کہ لیم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ  
 بن جبل سلام علیک فانی اجد الیک اللہ الذی لا الہ الا هو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر  
 والہمک الصبر وامن قنا وایاک الشکوہ فان انفسنا وامن الناء واهلینا واولادنا من امرنا  
 اللہ عز وجل انہیہ وعوارہ المستودعہ تمتع بیا الی اجل معدودہ وایضا لوقت  
 معلوم ثم اقرضنا الشکر اذا اعطی الصبر اذا ابتلی اور لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 طرف معاذ کی حال یہ کہ تکی کرتی تھی او سکی بیچ مرئی بنی او سکی کی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ  
 کرنی والی محمد بان کی سبب خط ہی جانب محمد رسول اللہ کی طرف معاذ بن جبل کی سلام ہی تجھ پر تھیں  
 تعریف پہنچا تا ہوں طرف تیری او س کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اسی پر چھپی اسکی پس عاکر تا ہوں تیری  
 کہ بہت دی اللہ تجھ کو ثواب یعنی اس نصیب پر اور دل میں ڈالی تیری صبر اور نصیب کر می ہو اور تجھ کو شکر  
 پس تھیں جانیں ہماری اور مال ہماری اور اہل ہماری اور اولاد ہماری اچھی شگون اللہ غالب اور بزرگ  
 کسی میں اور عاریت میں رکھوائی ہوئی ہیں جب چاہی لی لی فائدہ منکلی جاتی ہیں ہم ساتھ او سکی لکیت  
 معین تلک او سکی لیتا ہی اولکو بیچ وقت مقرر کی پرفرض کیا ہم پر شکر حسبوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر  
 حسبوقت کہ مبتلا کرتا ہی ہدف تفسیر حبر العلوم میں حدیث قدسی نقل کیے ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ جو  
 صبر کری میری بلا پر اور شکر نہ کری میری نعمتوں پر اور راضی نہ ہو میری قضاء پر اس جاہی کہ طلب کر لی کوئی  
 رب سوا میری فطم بخشی ہر حکم حکم کتاب کا نا بالغان سب شور و خروش بہ بیچ دان کی کشتی  
 بحر مدارہ بر سر نہند تو خاموش اور ایک بزرگ کی کیا خوب بات لکھی ہے کہ تمام احوال اور اوقات  
 آدمی کے چار چیزیں باہر نہیں ہیں نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بند ہی کو نعمت پر شکر کرنا چاہیے  
 اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اور سبکی طرفی جاسنے اور معصیت میں توبہ کرنی کذا ذکر الفخر فکان ثباتک



[illegible]

فرشتوں کی اس طرح کہ سلام ہو وہی تمہارے اور رحمت خدا کی اور برکتیں اوس کے تحقیق اللہ تعالیٰ کی یا ان کی مصیبت  
 سی یعنی خدا تعالیٰ صبر اور تسلی دینی والا ہی ہر مصیبت سی اور اوس کی جان عرض ہی ہر فوت ہوئی والی چیز سی  
 ساتھ اس کی اعنا کرو اور اوس سی امید کہ وہیں ہوا اس کے نہیں کہ محروم وہ سی کہ محروم کیا گیا ثواب  
 اور سلام ہو تمہارے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس کی نقل کی یہ حاکم فی ف محروم وہ کہ محروم ہو ثواب  
 یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہیں ہی اس کی کہ ثواب اوس کا آخرت میں موجود ہی بلکہ مصیبت حقیقی یہ  
 کہ صبر نہ کری اور ثواب سی محروم رہی کذا ذکر الخرق دحل برجل اسباب اللہ حبیبہ حبیبہ حبیبہ  
 رفاہا ہم فیک شہد انفت الی الصما بالہ رضی اللہ عنہم فقال ان فی اللہ عزاء من کل مصیبتہ  
 وعوضا من کل فائتہ وخلفا من کل حالہ فانی اللہ فانیسوا الیہ فارغبوا ونظروا  
 الی البلاء فانظروا فانما المصاب منکم یجبر وانصرف فقال ابو بکر علی رضی اللہ عنہما  
 ہذا الخیر علیہ السلام یہ مسیئہ اور آیا ایک آدمی منسوب ڈاڑھی والا فریہ خوبصورت یعنی  
 پاس دن وفات جان جہان علیہ سلام کی پس پہلا گیا صحابہ کی گردنوں پر یعنی جب جگہ نہ پائی سبب  
 کی تو اگی بڑھ گیا پس رویا یہ القات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کھا تحقیق اللہ کی یا ان کی  
 سی اور عوض سی ہر فوت ہوئی والی چیز سی اور بدلہ ہی ہر چیز ہلاک ہوئی والی سی ہر طرف اس کی رجوع کرو  
 اور طرف ثواب اوس کی کی رغبت کرو اور نظر اوس کی طرف تمہاری ہی سچ مبتلا کرنی کی یعنی وہ جاننا  
 ساتھ علم قدیم کی دل کی باتوں تمہاری کو ہر حال میں پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کس طرح صبر کرنی ہو  
 اور کیا کہتی ہو پس سوا اس کی نہیں کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بدلہ دیا جاوی یعنی مصیبت پر صبر نہ کری  
 اور ثواب سی محروم رہی اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابو بکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما  
 کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہی نقل کی یہ حاکم فی ف من تافع الی السیر کو جملہ فلیقل  
 بسم اللہ موصی اور جو شخص رکھی میت کو تخت پر یعنی جنازہ بریا اور تہادسی جنازہ یعنی زمین

پس چاہی کہ کہیں سے اسے نقل کی یہ ہو تو قاب بن ابی شیبہ نے وَاِذَا صَلَّى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْقَاتِحَةَ ثُمَّ صَلَّى  
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَبْدَكَ وَابْنُ امْتِكَ كَانَ لَيْسَ بِكَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَصْبَحَ هَئِذَا إِلَى رَحْمَتِكَ وَ  
 أَصْبَحْتَ عَيْنًا عَنْ عَدَائِهِ تَحْلِي مِنَ الدُّنْيَا وَأَهْلِعَا إِنَّ كَانَ ذَلِكُكَ فَرَكِيَةً وَإِنَّمَا مَخْطِئًا فَأَغْفِرْ لَهُ  
 لَا تَحْرِمْهُمَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ۝ مسند اور حجب نماز پڑھی مردی پر یکبیر کھنچ بھر پڑی الحمد پر درود بھیجی  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کی اور اولی یہی کہ درود نماز کا پڑھنی پھر پڑھی یعنی تیسری تکبیر کی بعد  
 یا اللہ یہ بندہ تیرا ہی اور میرا لوندی تیری کا ہی تھا گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں کوئی  
 شریک تیرا اور تھا گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ تیری ہیں اور رسول تیری ہوا محتاج  
 طرف رحمت تیری کی یعنی اگرچہ بیش تر محتاج تھا مگر اس کیسے تنہا ہی میں زیادہ محتاج ہی اور ہی تو ہی پڑا  
 عذاب الہی کی الگ ہو گیا دنیا سنی اور دنیا والوں کی اگر ہو وی یہ پاگ لگنا ہوں سی پس زیادہ کربا کی اسکی  
 یعنی سبب ثواب کامل کے اور بلند کرنی درجات کی اور اگر کو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ محروم نہ ہو کہ ثواب  
 اسکی سی ورنہ گمراہ کر کے چھپی اسکی یعنی سبب بی صبری کی نقل کے یہ جا کم کی نماز جنازی کی پڑا  
 فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی سلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنی ہونا جنازی کا یعنی غائب ہو کر  
 نزدیک درست نہیں اور ارکان نماز کی قیام اور تکبیریں ہیں اور الحمد پڑھنی امام شافعی کی نزدیک واجب  
 ہی اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کی نزدیک پڑھنا الحمد کا نہیں ہی اگر بقصد شناسا کی پڑھی چاہی پڑھی  
 پس امام اعظم ح کی نزدیک پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللہم آخر تک پڑھی کہ ذکر القنوت اور بعضی روایتیں  
 بجای پہلی دعا کی بعد تیسری تکبیر کی ان دعاؤں میں سے پڑھنی آئی سی اللہم اغفرلہ وارحمہ وعافہ  
 ورعت عنہ واکرم نزلہ وامن مداخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقیہ من الخطایا  
 لما نقیت الشرب لا یبص من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واهلا خیرا من اہلہ

وَمَنْ جَاءَ خَيْرًا مِنْ رَجُلٍ وَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَاعْتَدَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ مَرَّتَيْنِ  
قَالَ مَحْصَنٌ هَذَا اسْمُ خَشْشِ اسْكُو اور جرم کما سب اور عافیت دی اسکو اور معاف کر اس سے تفسیر میں ایسے اور  
کر مہانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دی اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی اور برف اور آؤ  
کی یعنی طرح طرح کی بخششیں اور جنتیں کر اور پاک کر اسکو گناہوں کی جسی کہ پاک کیا تو فی کپڑی صفید کو میل  
اور بدلہ دی اسکو گہر بہر گہرا سکیسی اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل سکیسی اور بی بی بہتر بی بی اسکی بجا  
اور داخل کر اسکو بہشت میں اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیسی اور عذاب آگ کیسی نقل کی یہ مسلم ترمذی سنائی  
ابن ماجہ ابن ابی شیبہ فی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرَنَا وَأَنْشَأْنَا رِشَانَا  
وَعَائِلَنَا اللّٰهُمَّ مِنْ أَحْيَيْتَهُ مَيِّتْنَا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَيِّتْنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ  
اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَا أَجْرَةً وَلَا تَقْضِلْنَا بَعْدَكَ دَتٍ مِّنْ أَحَبِّ مَسْ يَدِيَا اللّٰهُمَّ خَشْشِ زُنْدُونِ هَمَارِ  
اور مردون ہماری کو اور چوٹون ہماری کو اور بڑون ہماری کو اور مردون ہماری کو اور غورٹون ہماری کو  
اور حاضرین ہماری کو اور غائبون ہماری کو یا اللہ جو زندہ رہی تو ہم میں سے پس زندہ کہہ او اسکو اسلام پر  
جو کواری تو ہم میں سے پس مار او اسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ گمراہ کر ہمکو جہنم  
نفل کے یہ ابو داؤد ترمذی سنائی احمد ابن حبان حاکم فی اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَأَنْتَ خَلَقْتَنَا وَأَنْتَ هَدَيْتَنَا  
لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهُمَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهِمَا وَعَلَانِيَتِهِمَا جَعَلْنَا شَفْعَاءَ فَاعْفُ عَنَّا  
لِقَاسِ لَّهِ دَعَا اللّٰهُ تَوَسُّعًا لِّرُوحِهِمَا وَكَفَارَةً لِّسُوءِ أَعْمَالِهِمَا وَتَوَسُّعًا لِّرُوحِهِمَا وَكَفَارَةً لِّسُوءِ أَعْمَالِهِمَا  
طرف اسلام کی اور توسی فی قبض کی روح اسکی اور توسی و انتر ہی ساتھ باطل ایسے کی اور طہا ہر اسکی  
ما ضر ہو بی ہم شفاعت کرنی والی بخشش نفل کے یہ ابو داؤد سنائی فی اس سیت کو نقل کے یہ سنائی  
اس شخص کو نقل کے یہ ابو داؤد و فی یعنی سنائی فی بعد لفظ فا غفر کی لفظ لھا کا رویت کیا ہی اور ابو داؤد و فی  
لفظ لھا کا اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنِي ذِمَّتِكَ وَجَبَلْ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

وَدَعَا

وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَافِعُهُ وَارْتَحِلْ إِلَيْكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ هَذَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
 بَيْنَا دَلَانِي كَاجِ عِبْدِي تَرِي كِي اَوْر اَمَانِ بَت اِگِی تَرِی كِي ہِی بِنِی بِنَاوُ خُطِ تِی رِی مِیْنِ مِر اِی سَبَبِ اِیْمَانِ لَانِی تَرِی  
 پَس بچا سَکُو فِتْنَةُ فِر کِیسی اَوْر عَذَابِ دُونِ کِیسی اَوْر تُو سِی لَانِی دَفَا کِی بِنِی وَعْدِہ اِپنَا پُورَا کِرَا سِی اَوْر لَانِی  
 ہِی بَا اَمِدِ پَس خُشْنِ سَکُو اَوْر حُرْمَتِ کِرَا سَپَرِ حَقِیقِ تُو ہِی خُشْنِی دَا اَمِہِر اِنِ نَفْلِ کِی سِہِ اَبُو دَاوَا وَا بِنِ مَاجِی

اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ امْتِكَ اِحْتِاجُ اِلَى رَحْمَتِكَ وَانْتَ عِنْتِي عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ  
 فِي اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيًّا فَجَانِزْهُ عَنَّا ۝ مَسْ سَیَا اَللّٰہُ سِہِ بِنْدِہ تِہِ اِی اَوْر بِنَا لُو نَدِی تِہِی کِی سِی  
 مَیْجِ سَیَا ہِی طَرَفِ رَحْمَتِ تِہِی کِی اَوْر تُو بِنِ پُر دِ اِی عَذَابِ اِسْکِی مِی اَکِر تِہَا سِہِ نِیکِ کَا رِی سَیَا دُو نِی کِرِیچِ نِی اِی  
 اَوْر اَکِر تِہَا گِہْگَا رِی سِہِ رَکُز کِرَا سِی نَفْلِ کِی سِہِ حَاکِمِ نِی اَللّٰہُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اِنْ كَانَ مُسِيًّا  
 اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَانْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مَعْنٰی اِنِّكَ اَنْ تُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهِ

وَاِنْ كَانَ مُسِيًّا قَافِعُهُ وَلَا تُحْزِنُنَا اٰخِرَةُ وَلَا بَقِيَّتُنَا بَعْدَكَ ۝ حَبِّہِ دِیَا اَللّٰہُ سِہِ بِنْدِہ تِہِ اِی  
 بِنَا بِنْدِی تِہِی کِی ہِی ہِی گَا ہِی دِیَا سِہِ کِہِ بِنِ کُو سِی مَعْبُودِ مَکِرَا سِہِ اَوْر حَقِیقِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ صَلِی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ بِنْدِی تِہِی  
 ہِیْنِ اَوْر رِی سُو لِ تِہِی مِیْنِ اَوْر تُو ہِی بَتِ جَانِی وَا لَہِی حَالِ اِسْکَا حَسِی اَکِر تِہَا سِہِ نِیکِ کَا رِی سَیَا دُو نِی کِرِیچِ نِی اِی  
 اَوْر اَکِر تِہَا سِہِ گِہْگَا رِی سِہِ خُشْنِ سَکُو اَوْر مَحْرُومِ کِرِیچِ تُو اَبِ اِسْکِی سِی اَوْر فِتْنِہِ مِیْنِ دَا لِ مَکُوجِچِ اِسْکِی نَفْلِ کِی

سِہِ اِبْنِ حَبَانِ نِی وَ اِذَا وَضَعْتَهُ فِي قَبْرِہِ قَالَ لَیْسَ لَہِمْ اَللّٰہُ وَ عَلٰی اَسْتِیْرَہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمِ ۝ دِتِ سِی حَبِّہِ اَوْر جِبِ رِکِی مَرُو دِی کُو قَبْرِ اَو سِکِی مِیْنِ کِی رِکِہَا ہُو نِ مِیْنِ اِسْکُو سَا تِہَا مِ اَمِ دِی تَعَالٰی

اَوْر دِی طَرِیْقَہِ رِی سُو لِدِ اَصْلِ اَمِدِ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ کِی نَفْلِ کِی سِہِ اَبُو دَاوَا وَ تِہِی نِی اِی اِبْنِ حَبَانِ یَا ہُو نِ کِی لَیْسَ لَہِمْ  
 وَ بِاَللّٰہِ وَ عَلٰی اَمِلَہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۝ مَسْ سَیَا رِکِہَا ہُو نِ مِیْنِ اِسْکُو سَا تِہَا مِ اَمِ دِی تَعَالٰی کِی اَوْر سَا تِہِ  
 حَاکِمِ اَمِدِ تَعَالٰی کِی اَوْر اَوْر دِیْنِ رِی سُو لِ حُزَا کِی نَفْلِ کِی سِہِ حَاکِمِ نِی مِیْنِہَا خُلُقْنَا کُمْ وَ فِیْہَا نَفِیْدُ کُہِ  
 مِیْنِہَا اَخِرُ حَاکِمِ نَارَہِ اٰخِرٰی لَیْسَ لَہِمْ اَللّٰہُ وَ فِی سَبْیِلِ اللّٰہِ وَ عَلٰی اَمِلَہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۝ مَسْ سَیَا

پیدا کیا جیسی تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام میں اور اوس میں پہر لیا نیکی ہم تمکو یعنی نبی خدا کے  
 اور اوس میں نکالیں گے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو کہتا ہوں میں اسکو ساتھ نام اسد تعالیٰ کے اور سچ راہ اللہ  
 آئی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کے بہ حاکم بنی ف قادی عالمگیری بن الکیا ہی کہ مستحب ہی کہوت  
 مٹی والی کے تین لپ مٹی سی بہر کر سرائی کی طرف سے قبر میں ڈالی اول لپ میں منہا خلفا کم کہی اور دوسری  
 میں منہا نبی کم اور تیسری میں منہا خضر حکم مار ڈاخری پس یہی ہی آیا ہو مگر بیان مراد یہی کہ مروی کی کہنی  
 کی وقت پر ہی فاذا فرغ من دفنہ دفن علی القبر فقال استغفر الله ثم ختمک وسلموا له بالتثنية  
 فانہ اثنان کیسائل بہ حسن رستی بد پس جب فراغت پاوی دفن میت کیسی تو کھڑا ہو دی سچ کی  
 پس کھی حاضرین کو بخشش چاہو اسد سی واسطی پہاٹی اپنی کے اور دعا کرو اسکی بے ساتھ ثابت ہنی  
 کی یعنی جواب منکر نکیر میں پس تحقیق وہ اب پوچھا جاتا ہی نقل کے میرا دواؤ و حاکم بزار ہیقی نے ف  
 اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دعا زندوں کی مردوں کی لئی مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت و جماعت کا  
 یہی ہی ہی کہ زندوں کی دعا کرنی میں اور صدقہ دینی میں ساتھ نیت ثواب کی نفع عظیم ہی مردوں کو  
 اور اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں کہ اذا کر الفخر فی قبر اعلی القبر بعد الدفن ان لیسوہ <sup>البشر</sup>  
 و خاتمہا سنی ہا پر ہی سزاؤ قبر پر چچی دفن کے ابتدا سورہ بقرہ کا یعنی مغفون تک اور اخیر اوسکا  
 یعنی آمن الرسول نقل کے یہی ہیقی نے ف اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ الم مغفون تک سرانہ  
 پر ہی اور آمن الرسول پانیتی کذا فی مشکوۃ و اذا امرار القبر فلیقل السلام علی اهل  
 الد یار او السلام علیکم اهل الد یار من المؤمنین والمسلمین وایا انشاء الله  
 بکم للاحقون نسئل الله لنا ولكم العافیۃ حسن و انتم لنا قرط و نحن لکم  
 مبع ہا اور جب زیارت کری کسی قبر وکی پس چاہی کہ کھی سلام ہی اور صاحب گھروں کے  
 صاحب قبروں کی یا کھی سلام ہی تمہاری گہروں و المؤمنین میں سی اور مسلمانوں میں سی







جان اپنی سی نقل کے یہ بخاری نے مخرج من الناس من قال لها وني قلبه دثر من شعيرة من خير وانما  
 في مخرج من الناس من قال لها وني قلبه دثر من برة من خير ان من ايمان في مخرج من الناس من قال لها  
 وني قلبه دثر من دثرة من خيرا ودين ايمان \* ح \* دثر \* مخرجی کا دوزخ سبی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس  
 کو اس حالت میں کہ اس کی دل میں مقدار جو کی نیکی سی یعنی ایمان سی ہی یا فرمایا ایمان سے اور مخرجی کا دوزخ  
 سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کو اور اس کی دل میں مقدار کیوں کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی ہی اور مخرجی کا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا  
 اس کو کہ دوزخ کی دل میں برابر دوزخ کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان نقل کی یہ بخاری سلم ترمذی نے **ف** مراد یہ ہے کہ جس کی دل  
 تہوڑا سبھی ایمان ہوگا بخیرت صلی علیہ وسلم کی شفاعت سی دوزخ ہی مخرجی کا کہ ذکر الفجر نماز میں عید قال لها مات علی قلب  
 لا دخل الجنة وان ترمي فان ترمي فان ترمي فان ترمي وان ترمي \* ح \* نہیں کو سندہ کہی ہوگی ہر  
 اسی اعتقاد پر کہ دوزخ میں داخل ہوگا بہشت میں اور اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو  
 چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو نقل کے یہ سلم نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مومن  
 ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا اگرچہ بنی تو یہ مری سزا اپنی کردا کی پاکر آخر کو بہشت میں داخل ہوگا اور کافر  
 ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ سبھی اصل ایمان نہیں جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان نقصان  
 آجادی ہی مذہب ہی اہل سنت جماعت کا کہ ذکر الفجر حدیث والا ینما تکم فیل تاہر یقول اللہ وکیف یجد  
 انما ینما قال اکثر من قال لا الہ الا اللہ \* **ح** \* فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا کر دیا ایمان اپنی  
 عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیوں کر خاکین ہم ایمان آیا فرمایا کثرت کر کہنی لا الہ الا اللہ کی یعنی اس کی  
 میں قوت اتنی ہوئی کہ یہ اچھے طریقہ پرانی نیکیں کھا دق ان اللہ حجاب حتی تلخص الیہ \* **ق** \* نہیں  
 واسطی اس کلی کے نزدیک اس کی پردہ یہاں نکا کہ وہ جو نیچا ہی طرف اس کی یعنی کوئی چیز اس کی نیچا  
 روکتی نہیں یعنی جلد ہی قبول ہوتا ہی نقل کے یہ ترمذی نے **ق** لھا لا یترک ذنبا ولا یستہبہا  
 علی \* **ح** \* کہنا کلمہ طیبہ کا نہیں چھوڑتا کسی گناہ اور نہیں مشاہد ہوتا ہی اس کی کوئی عمل نقل کے یہ سلم نے

كَوْنًا اَحَدًا اَشْمَعُ اَوْتِ السَّيِّمِ وَلَا تَرْضَيْنِ السَّيِّمِ فِي كَفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفَّةٍ مَا لَكَ بِهِمْ  
 حَبْسٌ مِّنْ هَرَجٍ اَلْكَرْحِيسِ سَاوَنَ اَسْمَانَ وَاَلَى اَوْرَسَاوَنَ زَمِينَ وَاَلَى اَيْكٍ بَرِّي مِّنْ بَرُونَ اَوْرَثُوبَ دَاوَدَ  
 اَوْرَسَاوَنَ اَيْكٍ بَرِّي مِّنْ بَرُونَ بَرِّي هُوَا طَلْمُ اَسْمَانَ سِي فَتَلَّ كِي مِي مِّنْ جَانِ نَسَايَ زَارِي مَهَا اَلْاَسَا  
 عَبْدًا فَطَّ مَخْلَصًا اَلَا فَتَبَّتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَقْضِيَ اِلَى الْعَرْسِ مَا جَنَّبْتَ اَلْاَلْبَابُ رِيحُ  
 مِّنْ مَّسْ عَدْنِينَ كَهَا طَلْمُ طَبَّ اَوْ سِي بِنْدُ وَكَبِي مَلُوسِ مَرَكَبُولِ جَانِي مِّنْ اَوْسِكِي لِي وَرَوَازِي سَمَانَ كِي  
 يَمْنِي اَوْسِكِي بَوَلِيَّتِ اَوْ رِيحُ مِي كِي لِي مِيَانِ نَمَكِ كِي مِيچَا هِي عَرَشِ نَمَكِ جِي نَمَكِ كِي مِيچَا بَرِي مِيچَا هُونِ كِي  
 نَمَكِ كِي مِيچَا نَمَكِ نَسَايَ حَاكِمِ نِي فَ مِيچَا بَرِي مِيچَا هُونِ سِي بَا تَوْبَه كَرْنِي مَوَالِي مِيچَا لَمِي مِيچَا بَوَلِيَّتِ اَوْ رَوَا  
 جِي مِيچَا مَوَالِي مِيچَا هِي كِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا جِي كِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا جِي كِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا جِي كِي  
 بُولِ كَرَامَتِ تَعَالَى عَلِ مَرَجِرِ مَرَكَبُولِ سِي كِي اَذَا كَرَالِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَللَّهُ اَكْبَرُ  
 اَلْحَمْدُ لِيحْيِي قِيَمَتِ وَهُوَ عَلِ اَكْلِ شَيْءٍ عَقْلِي نَزَمَنَ قَالَتَا عِشْرَةَ مَرَّاتٍ كَانِ كَمَنَ اَعْنَى اَكْبَرُ  
 مِّنْ وَلَدِ اَسْمَاعِيلَ مَخْمُوتِ مَنَ اَبُو وَرَمَرَّةٌ كَعْنَى نَمَقَةٍ اَمَّصَ سَهْنِ كُوْشِي مَبُودُ مَرَكَبَتِهَانِ  
 كُوْشِي شَرِيكِ اَوْسَا اَوْسِكِي لِي بَا دِي شَا مِي اَوْ اَوْسِكِي لِي تَعْرِفَتِ هِي وَهِي طَلْمَا مِي اَوْ مَرَا مِي اَوْ مَرَا  
 مَرَجِرِ مَرَفَا وَرَبِّي وَكُوْشِي كِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ  
 نَمَكِ كِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ  
 كِي فَتَلَّ كِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ  
 حَسَنَةً وَنَجِيَّتِ عَنْهُ مِائَةُ سِتَّةٍ وَكَانَتْ لَهُ خُرَّتْ اَمِنْ الشَّيْطَانِ وَكَرَمَاتِ اَحَدًا يَافُضَلُ جَمَا  
 حَاكِمِ يَهْ اَلَا اَحَدًا عَلِ اَكْبَرُ مِّنْ ذِي اَلْفِ عَوْدَةٍ اَوْ رُوْكَوْشِي بَرِّي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ  
 وَاسْطِي اَوْسِكِي مَانْدُ ثَوَابِ اَذَا كَرْنِي دَسْ بَرَدُونِ كِي اَوْ رُوْكَوْشِي جَانِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ  
 مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ سِي مِيچَا هُونِ

اوس کو یہی قیامت کو دیکھی اس کی برابر بہتر علیٰ ہین لیکر دیکھا مگر جس نے عمل کیا زیادہ اس سے بہتر وہ بفضل ہوگا  
 نفس کے یہ ابو عوانہ فی ہیہ التي علمها نوح ما ابنته فان السموات لم تكنت في كفة من كفة  
 بعاق و لو كانت حلقه لضممتها بمص + یہ کلمہ وہ ہی کہ سکھایا اوس کو حضرت نوح علیہ السلام نے یہی  
 اپنی کو پس تختی آسمان اگر ہو دین ایک پلڑی میں اور یہ کلمہ ایک پلڑی میں تو البتہ ہماری ہر گز پلڑہ اس  
 اوپر اور اگر ہو دین آسمان حلقہ تو البتہ ملا دیجی نہیں اوس کو نقل کے یہاں ابی شیبہ نے فرمایا  
 یعنی فرضاً اگر سب آسمان بطور کرچی کے ہو دین اور ثواب اسکا اوپر رکھا جائی تو بسبب بوجہ کی کڑھ  
 بچکے ملجوسی اور فرمایا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھیں دین میں سو بار لا الہ الا اللہ ملکات  
 الحق المبین تو ہوتا ہی اوس کی ای امان فقرسی اور نسبت و پشت قبر میں اور کہولی جانی میں اوس کی ای درواز  
 جنت کی کذا فی شرح الصدور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کما تان احد یصما لیس لیسما نیایہ  
 دون الصراط والآخرانی مملأ ما بین السیما والآخرین طے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے  
 میں ایک دونوں میں کا یعنی لا الہ الا اللہ نہیں ہی اوس کی ای انتہا وری عشر کی یعنی دین پہنچا ہی اور قبول  
 ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر ہر دینا ہی یعنی ثواب ہی اور نورسی اور چکر لکھو درمیان آسمان اور زمین  
 کی ہی نقل کے یہ طبرانی فی وہا مع ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما علی الاکابر  
 احد یقول لا کفرات عن خطایا و لو کانت مثل نرد البحر ہفت سے بہ اور ہی  
 کلمی تاہم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہ فضیلت کہتی ہیں کہ نہیں زمین پر کوئی کہ ہی ان تینوں کو  
 بلکہ کہ دو کوئی جاتی ہیں اوس کی گناہ کی اور اگرچہ ہو دین وہ ہر جہاں دیا کی یعنی بہت نقل کی یہ عزیزی  
 ما من احد یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ الا حرمہ اللہ علی النار  
 حدیث معاذ قال لیسر ان اللہ افلا اخبر الناس فیستبشروا قال اذا تبکروا و اخبر  
 معاذ عنہ من یتہ تا مخرج م نہیں کوئی کہ گواہی دے اس کی کہ نہیں کوئی مہر دگر اللہ اور تحقیق مصلی

علیہ وسلم رسول اللہ کے بین گمراہ کر تے ہیں اور کونسا گمراہ کر تے ہیں جو حدیث مذکور ہو یہی معاذ فی حضرت سنی سنی  
 ہی اور بعد سنی کی معاذ فی عرض کیا اسی رسول اللہ کی کیا پس نہ خبر دون میں لوگوں کو اس کی یہ خبر ہو  
 وہ فرمایا ابھی جو خبر دیکھا اعتقاد کریں کی کو گمراہ یعنی نری شہادت پر اور عمل چور و نیکی پس ابھی صلحتہ نہیں  
 عمل کرنی دے اور خبر دی ساتھ اس نثار کی معاذ فی نزدیک مرنی اپنی کی گناہ سی بھی کی لئی نقل کیے  
 یہ بخاری سلم فی **ف** یعنی جب دیکھا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہیں اور علم کا چھپا نا گناہ ہی کہ  
 چھپائی وانا لگام آگ کی دیا جاوے گا اور حضرت فی ابتداء اسلام میں منع فرمایا تھا اب منع ہوا ہے کہ  
 مجتہد بھی پر اجتناب کر کر خبر دی کہ اذکر الفخیر اور طاعلی قاری رح فی لکھا ہی کہ طاعلی حدیث پر یہ ہے  
 آہا ہی کہ اکثر حدیثوں سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گھبراہٹ کا کہ گویا دوزخ میں داخل ہو گئی مگر حضرت صلی  
 علیہ وسلم کی شفاعت سی نجات پاوے گی اور اس سی یہ معلوم ہوا کہ اکمل جانی ہی کی نہیں اس کی گئی ہو  
 انحصار کے لئی ایک پر اکٹھا ہوتا ہی مراد کلمہ کہی سی بیان یہ ہے کہ یہ کلمہ ہی کہا اور اس کی حق  
 اور اس کی یعنی ممنوع باتوں سی بچا اور جو حکم کیا ہی بجا لایا اور اس کی لئی کہ معنی اس کی طاعلی ہر ہر معاذ فی  
 خبر دی تھی **سَنَ شَهِدَ بِمَا كَذَبَ لَكَ حَرَمَةُ اللَّهِ عَلَى النَّارِ** **وَرَتَّبَ** جو کوئی گواہی دی  
 اس کلمہ کی خلوص سی حرام کرے گا اور کونسا تعالیٰ آگ پر نقل کے یہ سلم ترمذی فی وحدانی  
**الْبَطَاقَةُ الَّتِي تَنْقُلُ بِالشَّعْطَةِ وَالسَّيْفَيْنِ سِحْلًا كُلَّ سَجَلٍ مَدَّ الْبَصَرَ شَهِدَ أَنَّ لَا**  
**إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** **قَبْلَ حَبِ مَسْ** اور حدیث پر جو  
 کاغذ کی وہ جو بہاری ہوگا تین انون کتا بون پر یعنی اعمال ناموں پر کہ اوسمیں برائیاں لکھی ہوگی  
 کہ ہر کتاب ہوگی بقدر درازگی مینا می کے یعنی جہان تک نظر کام کر ہی زمین سی آسمان تک کہ لکھا  
 ہوگا اور اس پرچہ میں **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** مشہور ہی نقل کے  
 ابن ماجہ ابن حبان حاکم فی **ف** حدیث البطاقة مبتدا ہی اور خبر اس کی مشہور کی حدیث ہی فرمایا

[illegible]

التَّائِبِينَ إِلَيْهَا شَاءَ خ مَسَّ ۝ وَكَوْنِي كَوَاسِي دِي اسکی کہنہیں کوئی معبود مگر اسد تہا نہیں شرک کی  
اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندی اوسکی میں اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسیٰ ہندی اسد کے  
میں اور رسول اسکے اور بیٹی لونڈی اوسکی اور کلہ اوسکا کہ و لا اوسکو طرف مریم کی اور روح میں اوسکے  
طرف میں اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کرے گا اوسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں اور پر کسی علی  
یعنی نیک پر یا بد پر یا دروازوں بہشت کیسی کہ آتہ ہیں جس میں سی چاہے گنہگار کے یہ بخاری مسلم نسائی  
ف بعضی روایت میں یہ ہے جگہ ماکان من عمل پر زیادہ آیا ہے اسلی مصنف فی لفظ اوکرا اختلاف روایت  
بیان کیا یعنی داخل کرے گا اسد تعالیٰ بہشت میں کسی عمل پر پو آتہوں دروازوں میں سی جس میں سے  
چاہے گا اور حضرت عیسیٰ کو کلمہ اللہ اسلی کہا کہ کن کی کہنی سی پیدا ہوئی میں بغیر باپ کی کہنا ذکر الفخر

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَحْمَدُ وَحْدَهُ وَفَضْرُ عِدَّةٍ وَغَلَبَ الْآخِرُ  
وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ يُعَدُّ وَخ مَسَّ ۝ یہی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی ہے کہی کہی لا الہ الا اللہ آخر  
کہ معنی یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اسد کہ نہ پای وہ غالب کیا لشکر اپنی کو اور مدد کی ہندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی  
علیہ وسلم کی اور غالب ہو اگر وہ کافروں پر تہا یعنی بغیر لڑائی تو یوں کی دن خلق کی پس نہیں باقی ہی کہی

یہی اوسکی نقل کے یہ بخاری مسلم نسائی فی حدیث ابی عمرانی علیہ السلام کلاماً اقول کہ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَأَمْرِ تَوْفِيقِي ۝  
یہ حدیث حال اعرابی کے ہی یعنی یہ مصنف بطور بی حدیث کی کہنا ہی کہ کہا اوسنی حضرت سی کہا و لا حول و لا قوۃ  
کلام کہ کہوں میں اوسکو اور دلاؤت کروں اوپر فرمایا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ لا الہ الا اللہ آخر کہ  
معنی یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اسد تہا نہیں کوئی شرک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی اور سب تعریف اسد ہی  
ہی بہت اور پاک ہی اللہ جو پروردگار ہی عالموں کا نہیں ہی بجا گناہوں سی اور نہ نوت عبادت پر گرا سادہ و

نائب ملک وال کی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور راہ دکھا مجھ کو اور رزق دی مجھ کو نقل کیے یہ سلم فی  
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی اللہ کی اوپر کی کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر میرا  
 ہی میری ہی کیا ہی فرمایا یہ پڑھ اللہم اغفر لی آخر تک کنا فی مشکوٰۃ من قال سبحان اللہ و بحمدہ ۱۰۰۰ کثرت  
 لہ عشر اوی من قال لہا عشر کثبت لہ مائة ومن قال لہا مائة کثبت لہ ألفا ومن مراد مرادہ  
 ت س جو کوئی کہی پاک ہی اسد اور پاک بیان کرنا ہوں ساتھ تعریف اس کی کی کیا رکھی جاتی ہیں  
 لی و سن نیکان اور جو کوئی کہی دس بار لکھی جاتی ہیں اس کی لی ہونیکان اور جو کوئی کہی اس کو سو بار  
 جاتی ہیں اس کی لی ہزار نیکان اور جو کوئی زیادہ کر سی زیادہ دیا ہی اس کو اسد ثواب یعنی اس کی  
 ثواب بڑھا تا جاتا ہی فعل کے یہ تریزی سائی نے من قال لہا مائة مرة خطا یا و ان کا  
 مثل مرید البحر عو جو کوئی کہی سبحان اللہ و حمدہ سو بار و ذکر کی جاتی ہیں گناہ اس کی اور اگرچہ ہوں  
 جاگ وریا کی نقل کے یہ ابو عوانہ فی ہی احب الکلام الی اللہ قدرت س مصل یہ کلمہ یعنی  
 تسبیح بہت پیارا ہی کلام میں سی طرف اللہ کی نقل کی یہ سلم تریزی سائی ابن ابی شیبہ نے وہی افضل  
 کلام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ یکتہ عو اور یہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جو کہ لباسد تعالیٰ فی ابی  
 کی لی نقل کے یہ سلم ابو عوانہ فی وہی الی ام روح بھانہ فانھا صلوۃ الخلق و تسبیح الخلق  
 و بھانہ الخلق مصل اور یہ کلمہ وہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام فی ساتھ مداومت اس کی  
 کی بیٹی اپنی کو یعنی سام کو پختن یہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور بربت اس کے  
 رزق دی جاتی ہی نقل کے یہ ابن ابی شیبہ نے من قال لہا عشرت لہ شجرة فی الجنة عو جو  
 کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اس کی اوی درخت بہشت میں نقل کے یہ ہزارنی من ہالہ اللیل ان یجادہ  
 یجل بالمال ان ینفقہ ارجین عن العذر ان یقاتلہ فلیکثر منها فانھا احب الی اللہ  
 جبل ذہب تنفقہ فی سبیل اللہ طہ جو ڈاوی ات اسی کرخ من ڈال کی اس کو یعنی اگر

اور محبت میں کسی سبب یا جہ سے بغیر وہ کی طرف رکھتا ہو یا جو کوئی نکل کر کسی سبب یا جہ سے نکل کر کسی  
 سے یا بزدل ہو وی دشمن سے لڑنی اور کسی سے چاہی کہ بہت بڑی ہو کلمہ یعنی یہ سبب چیزیں اس سے  
 دفع ہوتی ہیں پس تحقیق یہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اس کی سونے کی پہاڑی سے نکل کر کسی نوا سکوارہ خدا میں  
 نقل کی یہ طہران فی لَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ تَرْتِی وَ تَحْمِیْدُ ہر عجب بہت پیاری کلاموں میں  
 طرف اس کی یہ تسبیح ہی کیا کہ ہی پروردگار میرا اور پاک ہی سے یاد کرتا ہوں ساتھ تعریف اور کسی کی نقل  
 کی یہ ابو عوانہ نے من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ بَنَتْ لَهُ عَرْشٌ فِی الْجَنَّةِ ہر جو کوئی کہی سبحان  
 الْعَظِيمِ اور کسی اس کی لئی درخت بہت میں نقل کی یہ احمد بن من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ تَحْمِیْدُ  
 عَرْشُہٗ لَہٗ لَحْمَہٗ فِی الْجَنَّةِ ہر جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم و بحمدہ لکھا یا  
 جاتا ہی اس کی لئی درخت کچھ بڑا بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے سی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے قاضی  
 عیاض نے الخاقانی و یحییٰ بن القطیف نے ہر سبب تحقیق یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ و بحمدہ عبادت خلق کی یہی  
 سبب زبان حال یا قال سی اس کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہوں اور سبب برکت اس کی کی معین کی جاتی ہیں مدح  
 نقل کی یہ ہزار نے فِی کَلِمَتَانِ خَصِیْمَانِ عَلَی اللِّسَانِ فَعِیْلَتَانِ فِی الْمِیزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ  
 وَ تَحْمِیْدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ہر جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم و بحمدہ عبادت خلق کی یہی  
 رحمن کے یعنی بڑی والا انکا پیارا ہی شکا وہ کلمی یہ نہیں پاک ہی اسدا و بیا کی یاد کرتا ہوں ساتھ تعریف اور  
 کی پاک ہی اسدا بڑا نقل کی یہ بخاری سلم ترمذی ابن ابی شیبہ نے من قَالَ لَمَّا مَعَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهُ الْعَظِيمِ  
 وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ لَمَّا قَالَهَا مَعْدُ عَلِقَتْ بِالْعَمِیْنِ لَا تَمُوتُ مَا ذَنْبٌ عَمَلَهُ صَاحِبُہَا حَتّٰی یَلْقٰ  
 اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُحْتَرَمَةً لَّمَّا قَالَهَا ہر جو کوئی کہی ان کلون کو یعنی سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ  
 ساتھ اسل استفادہ کی کہ بخشش یا گناہوں میں اسدا بزرگ کسی اور توبہ کرتا ہوں طرف اس کی تو لکھی جاتی  
 جسطح کہا او کو یعنی بی زیادتی و نقصان کے یہ لکھا جاتی ہے عرش میں یعنی بزرگی اور حفاظت کی یہی

لفظ العظیم کا فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہی ہے







ذَكَرَ الْفَخْرَ وَالْحَمْدَ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ بِدَعَا  
تَسْبِيحِ مَسْ جِد اور پڑھا الحمد للہ کو مانند اس کی اور لا الہ الا اللہ مانند اس کی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ

مانند اس کی نقل کے یہ ابو داؤد و ترمذی ہاں ابن حبان حاکم فی و دخل علی صفیۃ و بین یدینہا اکر لعلہ  
اَلَا فِی نَوَاقِیْہِمْ یَقَالُ قَدْ سَبَّحْتَ مِنْ دُوْنِ وَفَتْ عَلَیْہِ اِسْمُکَ الْکَثْرَ مِنْ هٰذَا فَالْتِ عَلَیْہِ

قَالَ فَمِنْ فِی سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بِدَعَا مَسْ جِد اور اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کی پاس  
کہ نبی حضرت کی تہین اور آگے اوکی چار ہزار گنت لیاں کجور کی تہین کہ تسبیح پڑھتی تہین ساتھ اوکی پس فرمایا  
تسبیح پڑھتی تہین جبکہ کہرا ہوا میں تیری سر پر بہت اس کی کئی تسبیح پڑھتی تہین اس تہوڑی دیر میں کہ تیری  
سی ثواب میں زیادہ ہی کہا صفیہ فی سکہا و محکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی کہہ یعنی وہ تسبیح یہی سبحان اللہ  
عَدَدَ مَا خَلَقَ کہ معنی یہ ہیں پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی او چیز کی کہ پیدا کی نقل کے یہ ابو داؤد و حاکم فی و قَالَ لَا یَلِیْہِ اَللّٰہُ

اَعْلَمَکَ شَیْئًا هَآءَا فَضَّلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ الْکَلِیْلَ مَعَ التَّحَارِ وَالْتَّحَارِ مَعَ الْکَلِیْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلَادَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلَادَ کُلِّ شَیْءٍ وَ

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى کِتَابَہُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلَادَ مَا أَحْصَى کِتَابَہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلَادَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلَادَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا

أَحْصَى کِتَابَہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلَادَ مَا أَحْصَى کِتَابَہُ مَرَّ طِب اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی

ابو دود و اصحابی کو سکہا و نہیں تنکو کہہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنی اللہ تعالیٰ کیسی رات دین میں اور دن

میں وہ یہ ہی سبحان اللہ و ما خلق آخر تک کہ معنی یہ ہیں پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی او چیز کی کہ پیدا کی اور

پاکی ہی اللہ کو بقدر بہر فی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز

اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی او چیز کی کہ جمع کیا کتاب او کی فی یعنی لوح محفوظ فی کہ سب کچھ اوس میں لکھا

ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہر فی او چیز کی کہ جمع کیا کتاب او کی فی اور تعریف ہی اللہ کی فی بقدر

گنتی اوس چیز کی کہ پدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرہی اوس چیز کی کہ پدا کی اور تعریف ہی اس کی لئی بقدر  
گنتی ہر چیز کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی ہر چیز پر اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب  
اوس کی فی اور تعریف ہی اس کی لئی بقدر بہرہی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوس کی فی نقل کے بہرہ پر  
فِي وَقَالَ لَا بُيَ اِمَامَةٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكَ بِالْكَثْرِ وَافْضَلُ مِنْ ذِكْرِكَ الْاَلِيلُ مَعَ التَّهَارِ وَالْمُخَارِ مَعَ  
اَنْ تَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادًا مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ  
وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادًا مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
مَا أَحْصَى كِتَابَهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادًا كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ  
سَخِبَ مَسْجِدُ اَوْ فَرَمَا سَعِيدُ صَلَّي اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فی ابوابہ کو کہ پدا نہ خبر دون میں محکوم ہے ایک ذکر کی  
کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب میں اور کیفیت میں ذکر کی تیری سی بات دن میں اور دن رات میں  
وہ بہرہ ہی کہی تو سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تک کہ معنی بہرہ میں پدا کی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پدا کی پدا  
ہی اللہ کو بقدر بہرہی اوس چیز کی کہ پدا کی پدا کی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ زمین میں اور آسمان میں ہی اس پر  
ہی اللہ کو بقدر بہرہی اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان میں ہی اویا کی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا  
کتاب اوس کی فی اور پدا کی ہی اللہ کو بقدر بہرہی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوس کی فی اور پدا کی ہی اللہ کو بقدر  
گنتی ہر چیز کی اور پدا کی ہی اللہ کو ہر چیز پر اور الحمد للہ ہر ماخذ اسی کی یعنی الحمد للہ عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تک کہ  
سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تک کی پرہا نقل کے بہرہ ساسی ابن جان حاکم فی وَاَلَا اِنَّ اللہَ  
قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللہِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ وَتَسْبِيحٌ مِثْلُ ذَلِكَ وَتَكْبِيرٌ مِثْلُ ذَلِكَ وَكَلَامٌ اَوْ لَوْ اَنَّ  
سَبَّحَ التَّكْبِيرُ اور اس طرح روایت کیا اس کو طبرانی فی معجم صغیر اور اس کی کھا جگہ سُبْحَانَ اللہ کی الحمد للہ ہر کھا  
اور سُبْحَانَ اللہ پر ہی تو مانند پدا کی اور اس طرح روایت کیا اس کو احمد فی مسند کبیر کے وَاَلَا تَسْلَى اُمُّ  
بَنِي اَبِي مُرَافِحٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ وَلَا تَكْثُرْ عَلَيَّ فَهَالَ قَوْلِي عَشْرَ مَرَّاتٍ اللہُ اَكْبَرُ



ایکجا سے ان میں نہیں ہیں لیکن علحدہ علحدہ مذکور ہیں نقل کے یہاں احمد بن من قائل تھا کُتِبَ لَهُ بِحَرْفِ  
عَشْرٍ حَسَنَاتٍ **ف** جو کوئی کلمہ لکھی جاتی ہیں اس کی ایسی ہر حرف کی دس نیکیاں نفل کی یہ ہے طبرانی  
لَا أَنْ أَقُولَ لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ بِمَا طَلَعَتْ عَلَيْهَا الشَّمْسُ **ف** قدرت حق مص غو **ف** فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کہنا میرا کو بہت پیارا ہے میری اوس چہ چیز کی نگاہی اوس پر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں نقل کی  
یہ سلم ترمذی سنی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ فی إِنْ الْجَنَّةَ طَلَبَتْهُ التَّرْبَةُ عَذَابُ الْمَاءِ وَانْهَارُ الْقِيَامِ  
غَيْرَ اسْتَحْأَدْنَاهُ **ف** تحقیق بہشت کی اچھی شئی ہے اور میٹھا پانی ہے اور تحقیق وہ میدان ہموار ہے اور تحقیق  
درخت اس کی یہ کلمہ ہیں نقل کے یہ ترمذی بنے **ف** یعنی جو کوئی ایک کلمہ نہیں ہے بڑی ایک درخت جنت  
بویا جاتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی ہر کسب ہر کسب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات کی منہ لکھی  
اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا ان انجنت طیبہ التربة آخر تلك كذا ذكر الفخر رحمه الله و  
روایت میں اس قدر زیادہ آیا ہے غَيْرَ سَأَلَ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدٍ شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ **ف** مَسْطُوسٍ  
بُويَا جاتا ہے تیری ایسی ہر ایک کلمہ کی ان چاروں میں سے درخت بہشت میں نفل کی یہ ہیں ماجہ حاکم فی المستدرک  
فی اوسط میں خذُوا جَنَّاتٍ مِنْ النَّارِ قُولُوا اَيْحَيُّ هَذِهِ **ف** پکرو و تم سپر اپنی آگسی کہ ہمارا کہتی ہے پیغمبر صلی  
وسلم یہ چار کلمے **ف** یعنی وہ سپر یہی کہ کہو تم ان چار کلموں کو چنانچہ راوی فی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی یہ  
کی فَإِنَّ هُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجْتَبَيَاتٍ وَمُعْتَبَاتٍ **ف** پس تحقیق یہ کلمے آئیں گی دن قیامت کی روای  
بائیں طرف اور پیچھے **ف** پڑھنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج شکر کی محافظت اس کی اگر بہشت کو لجاؤ گے  
وَهُنَّ الْبَاقِيَّاتُ الصَّالِحَاتُ **ف** مَسْطُوسٌ طَس **ف** اور یہ کلمہ نفس الباقیات الصالحات  
میں نفل کے یہ ہر سنی حاکم فی اور طبرانی فی صغیر و اوسط میں **ف** یعنی قرآن مجید میں جو آیا ہے الباقیات  
خیر عند ربک لَوَابًا وَخَيْرًا مَلَأَ مَرَادِ اَوْسِی یہ کلمہ ہیں معنی آیت کی یہ ہیں اور باقی ترمذی والی نیکیاں بہترین  
روایت تیری کی ثواب میں اور بہترین اور ذکر کہنی میں وَكُلُّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحَنُّنٍ صَدَقَةٌ

وَمَا تَعْلَمُ لَهُ صَدَقَةٌ وَكُلَّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ **فَرَقَ** اور ہر ایک بیچ یعنی جان بہر کھنا صدقہ  
 در محمد یعنی احمد سب کھنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کھنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کھنا صدقہ ہی یعنی  
 کہنی والا انکا ثواب صدقہ کا یا تا بی نقل کے پہلے لم بود او دین ماہی فی وَهَنَ اللَّوْاٰی یَقْلَنَ فِیْ صَلَوةِ  
 السَّیِّئِ وَذَٰلِکَ اَنَّہُ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّةِ الْعَبَّاسِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاهُ اَلَا اَعْطٰیكَ اَلَا  
 اَمَحَّكَ اَلَا اَخْبَرَكَ اَلَا اَفْضَلَ بِکَ عَشْرَ حَضَائِلَ اور یہ یہ کہی وہ ہیں کہ پر ہی جاتی ہیں صلوٰۃ میں  
 اور جان او سکا یہ کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا چا اپنی کو کہ عباس میں امی عباس امی چا میری  
 کیا نہ دون میں تجھ کو کیا نہ دون میں تجھ کو کیا نہ دون میں تجھ کو صاحب دس خصلتوں کا  
**ف** مراد دس خصلتوں سے دس دس باریج کہنی ہی سوا قیام کی اور طبیعتی دس خصلتوں سے اول  
 چار رکعت پڑھنی لکھی ہے اور دوسری فاتحہ پڑھنی اور تیسری ہنم سورت جو ہتی بند رہے باریج کہنی قیام میں یا چو  
 دس بار کہنا اور سکار کوع میں چھٹی دس بار کہنا اور سکا قوم میں ساتویں دس بار کہنا اور سکا پہلی سجدہ  
 آٹھون دس بار کہنا اور سکا جل میں نوین دس بار کہنا اور سکا دوسری سجدہ میں دسویں دس بار کہنا  
 جلسہ استراحت میں پس یہ بہت مناسب ہی نظر سیاق حدیث کی اور بعضوں نے مراد دس خصلتوں سے  
 دس طرح کی گناہ کہی ہیں جیسی کہ حدیث میں کو میں پس مراد یہ ہے کہ ایسی چیزیں یا ہوں کہ دس طرح کی گناہ  
 جاویں لیکن اس توجیہ میں تکلف ہی کذا ذکر الفرج اِذْ اَنْتَ فَعَلْتَ ذَٰلِکَ غَفَرَ اللہُ لَکَ ذُنُوبَکَ اَوَّلَ  
 وَآخِرَہُ قَدْ یَمُنُّ وَجَدِیْدٌ عَظَاوَعٌ وَعَمَلٌ صَفِیْرٌ وَکِبَرٌ سِیْرٌ وَعِلَاقَتِیَّتہُ عَشْرَ حَضَائِلَ  
 اَنْ تَصَلِّیَ اَرْبَعَ رُکْعَاتٍ قَهْرًا اِنِّیْ کُلَّ رُکْعَةٍ فَاِیْمَہُ الْکِتَابِ وَسُورَۃٌ مَّجْدِسَتْ کَرِیْمٌ  
 بخشی اللہ تعالیٰ تیری لمی گناہ تیری پہلی اور پہلی پرانی اور نئی چو کہ اور جان کر چوٹی اور بڑی پوشیدہ  
 اور ظاہر دس خصلتیں ہیں کہ پڑھ چار رکعتیں پڑھ ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سورت **ف** ابن عباس  
 منقول ہے کہ اللہ اللہ کا ثواب اور العصر اور قل یا اور قل ہوا پڑھ ہی اور بعض روایت میں اذ اززلزلت اور والعا

اور اذاجار اور سورہ اضلاس میں کہ اذاک الفرج فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم  
 قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم کلم فتقول  
 وانت رکعۃ عشرۃ ثم ترفع راسک من الرکوع فتقول لعشرۃ ثم تعبدی حاجدا فتقول  
 عشرۃ ثم ترفع راسک من السجود فتقول لعشرۃ ثم تسجد فتقول لعشرۃ ثم ترفع راسک من  
 فتقول لعشرۃ اقبل ان تقوم فانک خمس وسبعون مرۃ فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات  
 پس جب فراغت پاوی تو قرات سی پہلی رکعت میں اور تو کہہ کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندہ بار  
 پہر رکوع کر پس کہ ان کلون کو رکوع میں دس بار یعنی بعد پڑھنی سبحان بی العظیم کی پہر اوٹھا تو سر اپنا رکوع سی پس کہ  
 ان کلون کو دس بار یعنی بعد سجدہ کی ہر چیک تو سجدی میں پس کہ ان کلون کو دس بار یعنی بعد سجدہ  
 کے الاعلیٰ کی پہر اوٹھا سر اپنا سجدی میں پس کہ ان کلون کو دس بار پہر سجدہ کر کہ یہ کہ ان کلون کو دس بار  
 پہر اوٹھا سر اپنا سجدی میں پس کہ ان کلون کو دس بار پہلی اسکی کہ کہ ابو دوسی تو پس یہ تسبیحات پڑھ کر ابو دوسی  
 کر تو یہ چارون رکعت میں ان استطعت ان تصلی فی کل یوم مائۃ مائۃ فان لم تفعل فی کل حجۃ مرۃ فان لم تفعل  
 کل شہر مرۃ فان لم تفعل فی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل فی عمرک مرۃ دق مس حب  
 اگر طافت کہی تو پڑھنی اس نماز کی ہر دن میں ایک بار پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر روز پس ہفتہ میں ایک بار  
 پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں پس ہر مہینہ میں ایک بار پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر مہینہ میں پس ہر برس میں ایک بار  
 نہ پڑھ سکے تو ہر برس میں پس تمام عمر میں ایک بار نقل کی یہ بودا واد بن ماجہ حاکم ابن حبان فی  
 سنن ابی داود ویکانہ آفاق مولانا اسحاق صاحب زاوہد شرفاسی کہ قدون میں التیات کی پہلی تسبیح  
 پڑھنی بخلاف اور ارکان کی ابو جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اخیر کی التیات کی بعد پہلی سلام کے  
 دعا پڑھنی اللہم انی اسئلك لتوفیق اہل النہی واعمال اہل البقیۃ وسناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجہل اہل  
 وطلب اہل الرغبۃ وتغلب اہل التورع وعرفان اہل العلم حتی افاک اللهم انی اسئلك لحماۃ تخرجنی عن الغماۃ



وَحُشِّيْ اَعْمَلْ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا مُّخْتَصِرًا بِرِضَاكَ وَحُشِّيْ اَبَاحُكَ بِالْوَقْفَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحُشِّيْ اَطْلُصْ لَكَ النِّصْحَ جَادًا  
مِنْكَ وَحُشِّيْ اَوَكُلْ عَلَيْكَ فِيْ الْاُمُوْر كَلَامًا وَحُسْنِ الطَّنْ بِكَ سُبْحَانَ خَالِنِ الثَّوْرِ رَبَّنَا اَتَمُّ لَنَا ثَوْرًا وَغَفَرٌ لَّنَا اَلَمَك  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِرَبِّكَ بَارِئُ الرَّاحِمِيْنَ مَعْنِيْ يٰ اَسَدِيْنَ مَا لَنَا بِهَوْنِ تَجَسِّيْ تَوْفِيْقِ هِدَايَتِ وَالْوَنِ كِيْ  
اَعْمَالِ بَقِيْنَ وَالْوَنِ كِيْ اَوْ خَيْرِ خَوَاسِيْ قُبَّةِ وَالْوَنِ كِيْ اَوْ قَصْدِ صَبْرِ وَالْوَنِ كَا اَوْ كَوْشِشِ وَرُفِيْ وَالْوَنِ كِيْ  
اَوْ مَا لَنَا رَغْبَتِ وَالْوَنِ كَا اَوْ رِنْدِيْ كَرْنِيْ بِرَبِّهِزْ گَارُونِ كِيْ اَوْ مَعْرِفَتِ عَالَمُوْنَ كِيْ مِيْهَانِ تَلَكْ كِيْ دُرُوْنِ مِيْنِ بِرَبِّهِزْ  
تَحْقِيْقِ مِيْنِ مَا لَنَا بِهَوْنِ تَجَسِّيْ دُرْ كِيْ بَارَزْ كِيْ مَحْبُوْ كُنَا بِهَوْنِ تِيْرِيْ سِيْ اَوْ بِهَوْنِ تَلَكْ كِيْ كَرُوْنِ مِيْنِ سَاْتِهْ مُنْجِيْ تِيْر  
عَمَلِ كَلَائِقِ بِهَوْنِ مِيْنِ سَبَبِ اَوْ سَكِيْ خُوشَنُوْدِيْ زِيْرِيْ اَوْ مِيْهَانِ تَلَكْ كِيْ خِيْرُوْ اِيْ كَرُوْنِ تِيْرِيْ سَاْتِهْ تَوْفِيْقِيْ وَرُفِيْ كِيْ  
تَجَسِّيْ اَوْ مِيْهَانِ تَلَكْ كِيْ نَزِيْ كَرُوْنِ مِيْنِ تِيْرِيْ لِيْ خِيْرُوْ اِيْ جِيَا كَرْنِيْ كَرْتَجَسِّيْ اَوْ مِيْهَانِ تَلَكْ كِيْ بِهَرِوْ سَا كَرُوْنِ مِيْنِ  
تَجَهِّزْ بِسَبَبِ اَمُوْر كِيْ سَاْتِهْ تَلَكْ رَكْبَنِيْ لَمَانِ كِيْ سَاْتِهْ تِيْرِيْ پَاكِ سِيْ پِيْدَا كَرْنِيْ وَ اَلَا نُوْرُ كَا اِيْ سَبَبِ جَارِيْ  
كِرْمَارِيْ لِيْ نُوْرُ هَارَا اَوْ تَجَسِّيْ مَحْبُوْ تَحْقِيْقِ تَوْهِيْزْ بِرَفَا دَرِ سِيْ سَاْتِهْ رَحْمَتِ اِيْنِيْ كِيْ اِيْ سَبَبِ رَحْمِ كَرْنِيْ وَ اَلِيْ سَبَبِ عَم  
كَرْنِيْ وَالْوَنِ سِيْ مِيْهْ دَعَا طِبْرَانِيْ فِيْ هِيْ اَوْ سَطِيْنِ اَنْخَضَتْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيْ اِيْنِ اَلَا يَلْفُظُ حَافِيْ النُّوْرُ تَلَكْ مِيْهَانِ سَلَامِ  
بُرْطِيْنِيْ رَوَايَتِ كِيْ هِيْ اَوْ عِبْدُ الْعَزِيْزِيْنَ دَاوُدُ رَحْ بِيْ لَكَا هِيْ كُوْ كُوْ سِيْ اَرَادَهْ كِيْ حَبِيْتِ كَا لَازِمِ كَرْمِيْ اِيْنِيْ اَوْ بِرِصْلُوْدِ سَبَبِ  
اَوْ رَا بُوْ عَثْمَانِ زَاهِدِيْ لَكَا هِيْ كِيْ نَدِيْ كِيْ هِيْ كُوْ سِيْ خِيْرِ دَفْعِ سَفْحِيْ اَوْ عَمَلِ كِيْ مِثْلِ صِلُوْدِ سَبَبِ كِيْ اَوْ اَكْثَرُ اَنْدَاوِرْ زِيْر  
كَ اَسْبَرِ عَمَلِ اِيْ اَوْ سَعْبِ هِيْ بُرْطِيْنَا اَسْكَاجِجَهْ كُوْ دُوْ بِرْطِيْ اَوْ اَكْثَرُ اَسْمِيْنِ اَحْتِيَاجِ سَجْدَهْ سَهْوِ كِيْ بُرْطِيْ تَوَانِ  
سَجْدَهْ مِيْنِ تَسْبِيْحَاتِ زَبْرْطِيْ كَتِيْنِ سُوْسِيْ زِيَادَهْ هُوْ جَابِيْنِ كِيْ كَذَا وَكَرَ الْفَخْرُ وَالْعَلِيْ رَحْمِيْ مَعَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا  
قُوَّةَ اَلَا يَا لَلّٰهُ فَاَنْ هُنَّ الْمَبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَ هُنَّ يَخْطُطْنَ الْخَطَا يَا كَمَا خَطَّ الشَّجَرَةُ وَ كَمَا  
وَ هُنَّ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ بِطَرَفِ اَوْ رِيْهْ كَلِمِيْ مَعْنِيْ سِيْجَانِ اَللّٰهُ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سَاْتِهْ لَاحَوْلَ وَ لَا  
اَلَا بَا سَكِيْ بِسَبَبِ تَقَاتِ الْمَبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ كِيْ مِيْنِ لِيْ اَوْ سَبَبِ مَرَادِ تَسْبِيْحَاتِ مِيْنِ اَوْ رِيْهْ يَانْجُوْنِ كَلِمِ جَارِيْ  
كُنَا بِهَوْنِ كُوْ حَسْبِيْ جِيَا رَا سِيْ دُرْخَسْتِيْ اِيْنِيْ اَوْ رِيْهْ كَلِمِ خِرَاوَنِ حَبِيْتِ كِيْ سِيْ مِيْنِ نَفْلِ كِيْ هِيْ طَبْرَانِيْ

ف یعنی اسباب حاصل ہونی گنج بہشت کیسی میں یا سکی پڑھنی والی کو ثواب مثل گنج دنیا کی بیجا بلکہ اپنی  
مقابلہ میں یہاں کے گنج کی کیا حقیقت ہی کہ اذکر الفخر بخیرتی من القرآن من لا یستطیعہ بمقصود  
ما تم مقام ہونی میں یہ کلمی قرآن کی اوس کسی کو کہ نہ پڑھ سکی قرآن نقل کے یہاں ابی شبیبی وکذا

مَعَ اللّٰہِ اَمْرَہِجَہِی وَ اَمْرَہِی وَ عَافِی وَ لَہِی تَجْرِہِی مِنَ الْقُرْآنِ لِمَنْ لَا یَسْتَطِیْعُہُ مِنْ اِخْذِ وَضْعِ  
مَلَائِکَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ ۝ ۳۵ ۝ اور اسطرح یہ کلمی ساتھ اللہم ارحم منی وارزقنی وعافنی وامننی کی نام مقام  
ہونی میں قرآن کی واسطی اوس کی سبکی کہ نہ پڑھ سکی قرآن جسنی یا کوئی یہ کلمی میں تحقیق بہرہا تہا بہرہا سبکی  
نقل کے یہ ابو داؤد ناسی سے وَ مَنْ اِیْضًا بَعِثَ اللّٰہُ عَآءِیَّ مَعَ رَسُوْلَہِ لَکَ اللّٰہُ قِیْضٌ عَلَیْہِمْ مَلَکٌ

فَضْلُہِمْ یَحْتَکُ جَنَاحَہِ وَ صَعِدَ بِہِمْ عَلٰی سَیْمَرٍ یُحِیُّ عَلٰی جَمِیْعٍ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اِلَّا سَخَفًا وَ اَلْعَالَمِیْنَ  
حَتّٰی یُحِیُّ بِہِمْ رَجَۃَ الْاٰخِرِ ۝ ۳۶ ۝ اور یہ کلمی بغیر دعا کی یہی یعنی سوا اللہم ارحم منی آخر تک کی ساتھ  
و تبارک اسکی یہ تفصیل کہتی ہیں کہ متعین ہونا ہی ان پر فرشتہ جس جمع کرنا ہی انکو چھی پر دن اپنی کی کوئی  
احیاء کرنا ہی اور لی چڑھنا ہی انکو ہر سمان پر نہیں گذرنا ہی ساتھ انکی کسی جماعت فرشتوں پر گرکہ بخشش  
ماہر ہی ہیں وہ واسطی کہنی والی انکی کی یہاں ملک کہ تعریف کی جاتی ہی ساتھ انکی ذات اللہ تعالیٰ کے کوئی  
درگاہ باریعالی میں عرض کرنی میں تاجت و خوشنودی و سکی پڑھنی والی پر ترجہ ہونی کے یہ ہونو فاکم  
اِنَّ اللّٰہَ اَصْطَفٰی اِمْرَ الْکَلَامِ اَمْرًا جَبَّارًا اَللّٰہُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَلَامُ اللّٰہِ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ الْکَبَرُ مَنْ قَا

بِسْمِ اللّٰہِ کَتَبَ لَہٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَ حَسَنَةً حَطَّتْ عَنْہُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَبِئْسَ الَّذِیْکَ وَ مَنْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَبِئْسَ الَّذِیْکَ  
وَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَبِئْسَ الَّذِیْکَ وَ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہَاتِ الْعَالَمِیْنَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِہِ فَبِئْسَ الَّذِیْکَ  
تَلَا شَیْءًا حَسَنَةً وَ حَطَّتْ عَنْہُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً ۝ ۳۷ ۝ اس آیت میں تحقیق اللہ تعالیٰ نے جس نے کلام اوستی

جواب کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پر جو شخص کہی سبحان اللہ کہی جاتی ہیں اوسکی کوئی  
نیکیان اور روز کی جاتی ہیں اوس سے سب گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ اس ثواب اوسکا مانند اسکی ہی اور جو

کہی اللہ اکبر پر ثواب اوسکا مانند اسی کے ہی اور جو کوئی کھلی لا الہ الا اللہ پر ثواب مانند اسی کی ہی اور جو شخص کہے  
 محمد صریب العالمین از غوثی فتی دل سے بدوں ریا اور جبر کرنی کسی کی لکھی جاتی ہیں اوسکی لمبی ترین نیکیاں  
 اور دو رکعتی جاتی ہیں تیس گناہ اوس سے نفل کے بہہ نہائی احمد حاکم بزارنی اَمَّا لَيْسْتَ طَيْعٌ لِّحَدِّكَ اَنْ يَّعْمَلَ  
 كَلَّ يَوْمٍ مِّثْلَ اَحَدٍ عَمَلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ لَيْسْتَ طَيْعٌ ذَٰلِكَ قَالَ كَلَّكُمْ لَيْسْتَ طَيْعَةً قَالُوا  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ذَٰذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ وَاللَّهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اَحَدٍ سَرَّ طَيِّبٌ فَرَمَا يَغْفِرُ ذَا صِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوَابٍ كَوْنِيَا  
 طافت رکھتا ایک تم میں سے یہ کہ کسی ہر دن مانند پہاڑ اُحد کی علی یعنی ثواب اوسکا اتنا بوجہ عرض کیا صحابی  
 اسی رسول اللہ کی تون کر سکتا ہی بہہ فرمایا ہر ایک تم میں سے کسی کر سکتا ہی بہہ عرض کیا اوہوں نے فی اسی رسول  
 خدا کی کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی اُحدی اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی اُحدی  
 اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی اُحدی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی اُحدی نفل کے بہہ بزار طبرانی فی شعبان  
 مِائَةِ تَعْدِيلٍ مِائَةِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِائَةِ تَعْدِيلٍ مِائَةِ فَرَسٍ مَسْرُوحَةٍ  
 مَلِكَةٍ مُجَلَّ عَلِيَّهَا فِي سَنَنِ اللَّهِ وَاللَّهُ اَكْبَرُ مِائَةِ تَعْدِيلٍ مِائَةِ بَدَنَةٍ مَقْلَدَةٍ مُقْبَلَةٍ  
 مَسْقٍ مَسْقٍ مَقْبُصٍ نَحْرٌ مِمَّا كَتَبَ عَطَا ثَوَابٌ سَوَابٍ سُبْحَانَ اللہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتھ ثواب  
 سو بردمی آزاد کرنی کے کہ وہ اولاد اسمعیل کی ہی ہوں اور ثواب سوار احمد کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتھ  
 ثواب سو گھوڑوں زمین والوں لگام والوں کے کہ سوار کیا جاویں اور غریبوں کو اللہ کی راہ میں یعنی جاویں  
 لئی اور ثواب سوار اللہ اکبر کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتھ ثواب قربانی کرنی سنو اونٹوں کی جو قلا وہ والی مقبول  
 ہوں نفل کے بہہ نہائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ فی اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ ہے  
 کہ فوج کئی جاویں وہ مکہ میں یعنی یہ بہت فضیلت رکھتا ہی ایسا ثواب پائیکا **ف** ظلا وہ کہنی ہیں اوسکو  
 کہ وہ ان کے قربانی کی علامت کی لئی کچھ گل میں جا نور کی مانند دیتی ہیں وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَمْلِكُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ



مینا فون بیابون کی کہ اونی اونکا غم ہی نقل بہ جا کم طبرانی فی کنت عند النبی ﷺ علیہ وسلم فقلہا  
 فقال انکذری ما تفسیرہا قلت اللہ بہہ سؤلہ اعلم قال لا حول عن تعصیہ اللہ الا بعصمہ اللہ  
 ولا قوۃ علی طاعۃ اللہ الا بعون اللہ بہہ سؤلہ ابن مسعود فی تہامین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 پس یہاں مینی بہہ کلمہ یعنی لا حول ولا قوۃ الا بالہدایہ حضرت فی جانبہ ہی نو کہ کیا مین معنی اسکے عین  
 مینی اسد اور رسول اسکا بہت جانی بن فرمایا یہ معنی ہیں نہیں ہو سکتا بہرنگاہ اسکیسی گمراہی  
 اسکی اور نہیں ہی توت اسکی طاعت پر گمراہی ہو اسکی نقل کے بہہ ہزار فی دہی معن لا معجزات  
 الا انکذرت من کنت فی الجنۃ بہہ سؤلہ اور ہی لا حول ساتھ لا معجزات من اللہ الا اللہ کی خزانہ ہی خزان  
 بہت کبھی نقل کے بہہ ہی ہزار فی معنی اسکی یہ ہیں نہیں جگہ بخت کی عذاب بہہ کبھی گم  
 طرف اوسکی من قال رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً و محمد ﷺ علیہ وسلم نبیاً ورسولاً  
 وجبت لہ الجنۃ بہہ سؤلہ جو کوئی کہی رضیت با اسلفظ رسولانک جب ہوتی ہی اوسکی ہی  
 معنی اسکی یہ ہیں باضی ہوا مین ساتھ اسکی از روی پروردگار ہو نیکی اور ساتھ اسلام کی از روی دین ہو  
 کی اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے از روی بنی اور رسول ہو نیکی  
 نقل کے یہ ہی سلم ابو داود ابن ابی شیبہ فی من قال اللہم رب  
 السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ ائی اعهد الیک فی ہذہ  
 المعیرۃ الدنیا ائی اسعدہ ان لا الہ الا انت واخذک لا شراک لک  
 وان محمد اعدک ورسولک فانک ان تکلنی الی نفسی تقر بئری من الشر وتباعد  
 من الخیر ائی ان لا یخلف المیعاد الا قال اللہ عز وجل یوم القیامۃ لک ان لا یخلف المیعاد الا قال اللہ عز وجل یوم القیامۃ لک ان لا یخلف المیعاد  
 عہدہ افاقہ ایا کہ مقل خلدہ اللہ عز وجل الجنۃ بہہ جو کوئی پڑی دعا اللہم رب السموات والارض

[illegible]

سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست کہتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا  
 پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی اوس فرات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی البتہ تحقیق دوزخ میں  
 ان لعنوں کی دس فرشتے کہ سب آرزو مند ہی انکی ثواب لکھنی پر پس بخانا او نہون فی کہ کیونکر لکھیں ثواب  
 یہاں تک کہ اوٹھالی گئی اول کو طرف اللہ تعالیٰ کی پس فرمایا لکھو انکو جیسی کہ کہا ہندی میری فی صدق داخل  
 فضل ہے یہاں جان حاکم فی **ف** مراد یہ کہ الفاظ ایک لکھ لکھو اور در پی لکھنی ثواب کی نہ ہو کہ ثواب  
 دوسکا میری فضل و کرم پر خوف ہی جتنا چاہو نگا و نگا کذا ذکر لغز اور بروایت کی ابو یعلیٰ اور قاضی یوسف نے  
 سخن اپنی میں اور ابو الحسن قطان فی مطولات میں اور ابن سنی انی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں اور ابن  
 اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ فی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا او نہون فی پوچی میں رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم مراد اس قول اللہ تعالیٰ کی کہ **لَقَدْ مَقَّالُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** یعنی اوسکی لئی کجیاں آسمانوں اور زمین  
 میں پس نہ مایا مجھ کو ای عثمان البتہ پوچھا تھے جب کہ پوچھا کہ نہیں پوچھا مجھ ہی اوسکو کسی فی پہلی تیری مقابلہ  
**السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** یہی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُدًى لِّكَرْبُحَانٍ** اللہ والحمد لله واستغفر اللہ الذی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** والحمد لله  
 والاطمین والباطن **يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي لَمُوتُ** سیدہ اخیر ہو علی کل شیء قدیر یعنی جیسی کجی کسی خیر کہتا  
 اور صرف میں آتا ہی وہی اسکی کہنی سی برکتیں آسمان و زمین کے اسکی پرستی والی کو حاصل ہوتی ہیں اور  
 اسکی بہرہ میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی  
 اور بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سی وہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی  
 اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مرے گا اوسکی ہاتھ میں پہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی آئی عثمان جو کوئی  
 پر ہی اسکو ہر دن میں سو بار توبہ جاتا ہی سب اسکی دس چیزیں اول توبہ کہ بخشش جاتی نہیں گناہ اوسکے  
 جو پہلی کی میں اور دوسری لکھی جاتی ہی اسکی لئی نجات اگلی اور تیسری متعین ہوتی ہیں ساتھ اسکے  
 دوسرے شے کہ محافظت کرتی ہیں اوسکی بات دن میں آفتوں اور بلاؤں سی اوچھو دیا جاتا ہی خطا ہی

بہت ثواب اور پانچویں اوسکی لئی ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آواز دہری دس گردین آواز دہری حضرت ہر  
 کیسی اور ساتویں بنایا جاتا ہی اوسکی لئی گہر بہشت میں اور آٹھویں جو عین سی ہیا و کیا جا و گیا اور نوین کہا جا و گیا  
 اوسکی سر پر تاج و تاجہ کا اور دسویں شفاعت قبول کی جا یگی اوسکی بیچ حق ستر و ستر کی طبیعت اوسکی ہی  
 اسی عثمان اگر اوسکی تو بہت مانع ہو یہ کوئی دن زمانی سی مراد پانچا تو بہت ہسکی ساتھ مراد پانی ذالون کے  
 اور بہت لیجا کا تو بہت ہسکی اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ فی ابن عباس سے روایت کی ہی حضرت  
 عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاں جس حاضر ہو سی اور عرض کی کہ معالید السموات والا رض سی چھی خبر دینی  
 پس فرمایا یحسان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الاول والاخر الباقی  
 و الباطن بعد و اخیر کچھ بہت دُرُوع علی کل شیء قدیر جو کوئی پڑی اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار  
 اسی عثمان دیا ہی اوسکو صدقاتی چھی چیزیں اول یہ کہ محفوظ رہنا ہی الیسیس اور ثکر اوسکی سی اور دوسری  
 جاتا ہی فطار یعنی تود و ثواب بہشت میں اور تیسری نکاح کیا جا و گیا حور ربی انگہون والی سی اور چوبی  
 خانی میں گناہ اوسکی اور پانچویں ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اسد عم کی ساتھیج قید اولی کی اور چھی حاضر  
 میں باران فرشتی نزدیک مری اوسکی کی خوشخبری دیتی میں ہوگا ساتھ حق کی بد بناؤ کر لیجا نیکی ہوگا کو مبرا اوسکی  
 طرف موقف کی ہر اگر ہر چھی کی اوسکو کوئی چیز نہ ہون قیامت کیسی تو کہیں گے فرشتی تود و ثواب میں ملاون ہیں  
 ہی ہر حساب کر گیا اللہ تعالیٰ اوس سے حساب آسان ہر حکم کیا جا گیا اوسکو طرف جنت کی کہ بناؤ کر لیجا نیکی ہوگا  
 طرف جنت کی مرفق اوسکی سی جیسی کہ لیجا تین دہن کہ یہاں ملک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت میں ساتویں  
 اللہ تعالیٰ کے اس حال میں کہ لو کہ شدت حساب میں ہوگا گناہی تغیر و التمشور و نقد استسئلہ  
 حق میں ہو پہلی گذار یا ان سبب الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤں میں ساتھ روایت بخاری سی ہی  
 اسی کہ استغفر اللہ حص و اوتوب الی اللہ فی النعم سبعین مَرَّۃً حص طس و فرمایا پیر صلی  
 علیہ وسلم کی کہ جنت میں اللہ بخشش چاہتا ہوں اللہ سی صل کے ہر ابو یعلیٰ فی اور توبہ کرنا ہوں طرف اوسکی

بہشت



ستر بار نقل کی یہ ابرہہ بنی اوطربانی فی اوسطین و ستر بار ہی ابرہہ بنی اوطربانی فی اوسطین  
 رکھتا ہی ایک میں فقط استغفر ہدی اور دوسری میں واقوب الیہ ہی اور اخیر حدیث کا بدولت و ابوبکر  
 ہی ہی فی النور سبعین مرۃ کہ ذکر الفخر اکثر من سبعین مرۃ بدخ سن و طس ج توبہ اور استغفار  
 کرتا ہوں زیادہ ستر بار ہی نقل کی یہ بخاری شامی ابن ماجہ فی اوطربانی فی اوسطین مائتہ مرۃ طس  
 مہی بہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہوں ستر بار نقل کی یہ طبرانی فی اوسطین ابوبکر ابن ابی شیبہ فی توبہ  
 الیٰ ربکم فاٰتیٰ التوبۃ الیکم مائتہ مرۃ بدخ عود فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی توبہ کرکون  
 ہر روز گارہی کی ہو اطل کی دن توبہ کرتا ہوں طرف و سکن دن میں ستر بار نقل کیا اسکو ابوداؤد فی مائتہ  
 استغفر و ان عاد فی الیکم سبعین مرۃ بدخ و دوام کیا گناہ پر اوش شخص نے کہ استغفار کی اور اگر  
 بار بار وہی گناہ کر می دن میں ستر بار نقل کی یہ ابو داؤد فی و ہر روز گناہ ہر روز ہی کہ ہر صغیرہ و کبیرہ  
 ہوتا ہی اور اصرار کو کبیرہ پر فریب کفر کی ہو بچا تا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ صغیرہ و  
 یا کبیرہ خارج ہو تا ہی حد اصرار ہی کہ مصر وہی ہی کہ استغفار کر می اور نادام نہ ہو می کذا ذکر الفخر اذۃ لبغاث  
 علیٰ قلبی و اٰتیٰ لا استغفر اللہ فی الیکم مائتہ مرۃ بدخ و فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 تحقیق اللہ پر دہ کیا جاتا ہی دل میری پر اوش تحقیق میں اللہ بخشش چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہی دن میں ستر بار نقل کی  
 یہ سلم ابو داؤد شامی فی و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی ہی کہ دل مبارک ہر وقت جاب  
 باری میں حاضر ہی اور غافل نہ ہو پس سبب شغل ہوئی نہ چیز دن مباح میں مثل کہا ہی کی اور بی چون  
 خلطہ کرنی کی اور سوا اکی اور دہری فی الجملہ غفلت جو ہوئی ہی اسکو بہ نسبت اپنی پردہ اور گناہ جا کر غفلت  
 کرتی نہی اور سکی اور ہی کنسی معنی لکھیں میں اور اکثر دن میں لکھا ہی کہ یہ متشابہات سی ہی علم اسکا اسکو  
 رسول کو ہی کذا ذکر الفخر الذی نفسی بید و کو اخطا تم حتیٰ تملأ خطایا کما بین السماء و الارض  
 ثم استغفر ثم اللہ لکفر کعد الذی نفسی بید و کو لک خطیو الجاء اللہ بقوم یخطون ثم

يَسْتَغْفِرُكَ ذَنْبَكَ فَيَغْفِرُ لَكَ مَا تَرَىٰ مِنْ عَذَابِكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ ذَنْبَكَ فَيَغْفِرُ لَكَ مَا تَرَىٰ مِنْ عَذَابِكَ  
ہاتھ میں ہی اگر گناہ کرو تم میان تک کہ پہرہ یوں گناہ تمہاری اوس چیز کو کہ در میان آسمان و زمین  
ہی پہرہ استغفار کرو تم اسد تعالیٰ سی تو البتہ بخش دی گناہ تمہاری اوس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان بچے  
اوسکی ہاتھ میں ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوی اسد ایک قوم کو کہ گناہ کریں پہرہ بخش جائیں وہ  
اللہ سی پس بخشی اسد او کو نقل کیے یہ احمد ابو علی نے فرمایا ان حضرت اور رحمت  
رحمت اسد تعالیٰ کا ہے کہ وہ ایسا بخشی والا ہی اسطی ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی نا لوگ تو کرنی  
میں رغبت کریں اور مقصود گناہ پر رغبت دلائی نہیں ہی اس لیے کہ اوس سی منع کیا ہی اور رسول مقبول  
کو اسی پہنچا ہی کذا ذکر الفخر والذی یسبغ بیدہ کو لم تکنوا الذی اللہ یبککم ولجا یقوم بک  
فَيَسْتَغْفِرُكَ ذَنْبَكَ فَيَغْفِرُ لَكَ مَا تَرَىٰ مِنْ عَذَابِكَ  
ہاتھ میں ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوی اسد کو اور لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کریں وہ پس بخشی جائیں  
پس بخشی اسد او کو نقل کی یہ کہ من اسغفر اللہ غفر اللہ بک بت من جو کوئی بخشی جائی اس بخشی  
اللہ او کو نقل کیے یہ ترمذی نہی بنی من احب ان تشتر بحقیقۃ فلیکثر فیما من اسغفر  
طس من جو کوئی چاہی یہ کہ خوش کری اسکو انعاما دے اسکا پس چاہی کہ بہت درج کری اوسین استغفار  
نقل کیے یہ طبرانی فی اوسطین ما من مسلم یعمل ذنبا الا وقف الملائکۃ کل باحصاء ذنوبہ ثلاث  
ساعات وان استغفر اللہ من ذنبتہ ذلک فی شیء من تلك الساعات کما فی حقہ علیہ وکما بعد  
یوم القیامۃ منس من نہیں کوئی سلمان کرنا ہی ایک گناہ مگر کہ تیرا بہتا ہی فرشتہ جو تعین ہا ہے  
لکھنی گناہوں اوسکی کی تین ساعت تک یعنی تھوڑی دیر و بیل کرنا ہی کہ اعمال ان میں نہیں لکھتا پس کہ  
بخشش چاہی گنہگار بنی اسد تعالیٰ اس گناہ سی کسی ساعت میں ان میں ساعتوں سی نہ اگاہ کر گا فرشتہ  
او اسکو اس پر یعنی آخرت میں جب کہ ہر کسی کو گناہ اوسکی دکھاوے گی اور نہ عذاب دیا جاوے گا دن قیامت

نقل

نقل کے یہ حاکم فی ایتہ نلیس قال لریہ عز وجل وعزتک وجلالتک لا ابرح انی بنی آدم  
 ما دامت الابرکات فیه فقل کہ مرتبہ فی عزتی وجلالتی لا ابرح انی اعترف لکم ما تستغفرون  
 اص مدتحقیق شیطان نے عرض کیا اپنی پروردگار عزوجل سے تم ہی عزت تیری کی اور بزرگی تیری کے  
 ہمیشہ گراہ کرو مگر میں نبی آدم کو جب تک کہ جان بچ اذکل ہی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکی فیہر  
 ہی عزت اور بزرگی اپنی کے کہ ہمیشہ بخشا رہوں گا میں اونکو جب تک کہ بخشش چاہیگی وہ مجھ سے نقل کی ہے  
 احمد و ابویعلیٰ بنی قدام حدیث الوجل الذی جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال واذا ذرنا  
 مس اور پہلی گزری یعنی صلوة التوبہ میں حدیث اوش شخص کے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض  
 کیا اوسنی افسوس گناہ میری پریمنی اوسکو ہی استغفار کی لی فرمایا نقل کی وہ حاکم فی ما من حافظین یزعمون

إلی اللہ فی یوم صحیفۃ فیہ فی اول الصحیفۃ و فی آخرها استغفار ابراہیم قال بناک و تعالیٰ  
 قد عرفت لکتاب فی مابین طو فی الصحیفۃ \* سر نہیں کرام کاتبین کہ لیا جاتی میں انسان کی پاس نہیں اعمالنا  
 کیا کاتبین و کتابت ہی اللہ تعالیٰ اول اعمالنا میں اور آخر اوسکی میں استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ بکرت والا اور  
 کہ تحقیق بخشش مہنی بند ہی اپنی کی لی وہ چیز کہ در میان دو دنوں سردن اعمالنا کی ہی یعنی سب گناہ اچکی استغفار  
 سبب بخشش دینی مہنی نقل کے یہ ہزار فی ف ایک فرشتہ دائیں طرف ہی کی نیکیاں لکھتا ہی اور ایک بائیں  
 دائیں ہاتھ والا سردار ہی بائیں ہاتھ والی چوب بندہ نیکی کرتا ہی دائیں ہاتھ والا دو چہند لکھتا ہی  
 اور جب برائی کرتا ہی بائیں ہاتھ والا اجازت چاہتا ہی دائیں ہاتھ والی سی پس وہ کہتا ہی ذرہ ٹہر جائیگا  
 استغفار کر ہی پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور بندہ استغفار ہی نہیں کرتا ہی تو دین  
 ہاتھ والا اجازت دیتا ہی کہ اب لکھ کذا ذکر الفخر من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب اللہ  
 لہ بکل مؤمن و مؤمنۃ حسنة \* جو کہ کسی شخص چاہی مومن مردوں اور مومن عورتوں کی لی ملکتا  
 اللہ تعالیٰ اوسکی لی بدلی مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیک نقل کی یہ طہرانی فی و لقدم

قَدْ اسْتَغْفَرَكَ مِنَ الذَّنْبِ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ صَاحِبِ الذَّنْبِ دَسَاقًا حَبَّ ذَرَّةٍ وَرَبَّاهَا كَذَرَّةٍ عَمَلٍ  
 دَعَاؤُهُمْ بِهِ حَتَّى كَرَّجُوهُنَّ بِمِثْلِ كَرِّهِ تَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ بِشَيْءٍ أَوْ سَكْرَةٍ تَأْتِي بِالسَّوْغَاتِ لِكُلِّ  
 مَرْتَلِكٍ سَبَّاهُ غُلْفِي كَيْ سَارَى حَتَّى تَقْلُ كَيْ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ سَأَلَ ابْنَ مَاجَةَ ابْنَ جَابَانَ نِي وَتَقَدَّمَ مِنْ اسْتَغْفَرَ  
 لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ يَوْمٍ الْحَدِيثُ ط ٥٠٠ اور پہلی گدڑی یعنی سوئی کی وقت کی دعاؤں میں یہ حدیث  
 کہ ہر شخص بخشش چاہی مومن مردوں اور مومن عورتوں کی لئے ہر دن سارے حدیث نقل کی وہ طبرانی نے تو قدیم  
 حَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي مَا يَنْدِيْتُ قَالَ كَلِّبْتُ عَلَيْكَ  
 قَالَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ مِنْهُ قَالَ لَيْسَ لَهُ دَسَاقٌ ط ٥٠٠ اور پہلی گدڑی نماز توہ کی بیان میں حدیث اور شخص کے  
 کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم میں لگانا کہ کیا یہ فرمایا لکھا جاتا ہے کہ  
 کہلا اوسنی ہر بخشش چاہتا ہے وہ اوسنی فرمایا حضرت نے کہ بخش جاتا ہے گناہ اوس کا نقل کی وہ طبرانی  
 اوسط و کبیر میں قبول اللہ تعالیٰ یا ابن آدم اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي بِمَعْجُزَتِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى اَمَّاكَانَ  
 سِنَاكَ وَلَا اِيَّايَ اِنَّ اَدَمَ كَوَلِّغَتْ ذُنُوبَكَ عَنْكَ السَّمَاءُ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ رَبِّي غَفَرْتُ لَكَ يَا اَدَمُ  
 كَوَلِّغْتُ بِرَبِّي اَبْرَابَ الْاَكْمَرِ مِنْ خَطَايَاكُمْ لَقِيْتُمُنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا يَتِيَاكَ بِرَأْيَا مَغْفِرَةً  
 فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسی آدم کی تحقیق توجہ تاکہ دعا کرے گا مجھے اور اس پر کیا مجھے بخشے گا میں کہ  
 کسی حالت کی ہو تو اور نہیں پر وار کہتا میں اسی آدم کی اگر پہنچیں گناہ تیری بلند ہی سحمان تک بخشش  
 چاہی تو مجھے بخشو گناہ میں تیری لئے اسی آدم کی اگر لاوی تو میری پاس میں بہر گناہ پہنچے مجھے کہ نہ  
 کرنا ہو سہ میری کیلو البتہ لاؤں میں تیری لئے میں ہر بخشش نقل کی یہ ترمذی نے ابْنِ عَبْدِ الصَّامِ  
 ذَنْبًا قَالَ رَبِّ لَا ذَنْبَ دَنْبًا غَاغِرًا قَالَ رَبِّ لَعَلَّ عَمَلِي اَنْ لَمْ يَرْبَا بِغَفْرِ الذَّنْبِ وَيَا ذَنْبًا بِغَفْرِ  
 لِعَبْدِي ثُمَّ مَلَكَ مَا سَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ لَا ذَنْبَ دَنْبًا اَخِرًا غَاغِرًا فَقَالَ لِعَبْدِي  
 اَنْ لَمْ يَرْبَا بِغَفْرِ الذَّنْبِ وَيَا ذَنْبًا بِغَفْرِ الذَّنْبِ ثُمَّ مَلَكَ مَا سَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ

اَدْبَتْ ذَنْبًا اِخْرَافًا غَيْرُ فِیْ فَقَالَ اَعْلَمَ عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ عَقْرَتَ لِعَبْدِي تَمَلُّكَ  
 فَلْيَعْمَلْ مِمَّا شَاءَ مَعَ مَرْتَقٍ بِتَحْقِيقِ اِيَكِ مَبْدُوهَ بَنَدِ گَانِ خُدَاسِیِ بِهَوْنِ گَانِ دُو پَرِ گَیَا اِیِ بِرُودِ دِگَارِیِ کِیَا مِیْنِ گَانِ  
 بِرِخْشِ اَوِ سِکُو مِیْرِ لُیِ بِسِ کَیَا رِ اَوِ سِکِیِ نِیِ فَرِشْتُوْنِ سِیِ کِیَا جَا نَبَنْدِیِ مِیْرِ نِیِ کِ تَحْقِیْقِ اَوِ سِکِیِ لُیِ رِ بِیِ کِ  
 خُشْتَا بِیِ گَانِ اَوِ پَرِ گَانِ بِیِ سَبَبِ اَوِ سِکِیِ خُشْتَا مِیْنِ مَبْدِیِ اِیِ بِیِ کُو پَرِ شَیْءِ اَوِ مَبْدِیِ گَانِ سِیِ اَوِ سِ مَتِ تَمَلُکِ کِیَا بِیِ  
 تَعَالِیِ بِیِ هَوْنِ پَرِ پَرِ پَرِ پَرِ اِیِکِ گَانِ کُو پَرِ کَیَا اِیِ بِیِ مِیْرِ کِیَا مِیْنِ گَانِ اَوِ پَرِ خُشْ اَوِ سِکُو مِیْرِ لُیِ بِیِ فَرِیَا بِیِ  
 نِیِ کِیَا جَا نَبَنْدِیِ مِیْرِ کِ تَحْقِیْقِ اَوِ سِکِیِ لُیِ رِ Bِیِ کِ خُشْتَا بِیِ گَانِ اَوِ پَرِ گَانِ بِیِ سَبَبِ اَوِ سِکِیِ خُشْتَا مِیْنِ مَبْدِیِ  
 کُو پَرِ شَیْءِ اَوِ مَبْدِیِ گَانِ سِیِ اَوِ سِ مَتِ تَمَلُکِ کِ جَا اَوِ سِ تَعَالِیِ نِیِ هَوْنِ پَرِ پَرِ پَرِ اِیِکِ گَانِ کُو پَرِ کَیَا اِیِ رِ Bِیِ  
 کِیَا مِیْنِ گَانِ اَوِ پَرِ خُشْ اَوِ سِکُو مِیْرِ لُیِ بِیِ فَرِیَا اَوِ Sِ تَعَالِیِ بِیِ کِیَا جَا نَبَنْدِیِ مِیْرِ نِیِ کِ تَحْقِیْقِ اَوِ Sِ  
 لُیِ Rِ Bِیِ خُشْتَا بِیِ گَانِ اَوِ پَرِ گَانِ بِیِ سَبَبِ اَوِ Sِکِیِ خُشْتَا مِیْنِ مَبْدِیِ اِیِ بِیِ کُو تِیْنِ بَارِ پَرِ جَا بِیِ کِ کَرِ سِیِ جُو جَا بِیِ قَطْلِ  
 بِیِ بِیِ جَارِیِ سَلَمِ نَسِیِ بِیِ لَفْظِ تَمَلُّکِ اَوِ سِیِ بِیِ بَیَانِ تَمَلُّکِ کِیَا بِیِ سَوِ اَوِ جَابِ مَبْدِیِ اَوِ Rِ Bِیِ کَا  
 حَدِیْثِ مِیْنِ تِیْنِ بَارِ بِیِ اَوِ فُلِیْعِلْ قَوْلِ اَنْحَضَتْ حَبْلُیِ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَا بِیِ فَرِیَا کِ کَرِ سِیِ جُو جَا بِیِ جَبِ تَمَلُّکِ  
 کَرِ بِیِ اَوِ ذَمَّتْ کَرِ بِیِ اَوِ Sِکِیِ کَرِیِ بِیِ بِیَانِ فَنِیْلَتِ اَسْتَغْفَارِ کَا بِیِ اَوِ بِیَانِ تَا شِیْرِ اَوِ Sِکِیِ کَا خُشْ  
 گَانِ هَوْنِ مِیْنِ اَوِ رِطَا بِیِ کَرِ اَمَّا اَلْعَمَاةُ اَللّٰهُ تَعَالٰی کَا بِیِ نَهْ اَمْرِ کَرِ اَمَّا هَوْنِ پَرِ کَرِ اَوِ اَلْفَرْدِ اَوِ اَلْعَلِیِّ طَعْنِیِ اَلْمَنْ وَحَدِّ  
 نِیِ حَقِیْقَتِیْهِ اَسْتَغْفَارِ اَلْکَثِیْرَ قَوْحِ حَوْشَالِیِ اَوِ Sِکِیِ لُیِ کَرِ بِیَالِیِ اِیِ بِیِ اَعْمَالِ نَامِ مِیْنِ اَسْتَغْفَارِ بِیِ تَقْلِیِ  
 بِیِ بِیَانِ مَانِجِیِ نِیِ رَفَعَتْ مَحَدِیْثُ اَللّٰهِ نِیِ شَکْلِیِ اِلِیِ اَلرَّسُوْلِ اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَتْ لِسَانُہِ  
 فَقَالَ اِنَّ اَنْتَ مِنْ اَوْلَادِ اَسْتَغْفَارِ بِیِ مَقْصُومِیِ اَوِ پَرِ گَانِ کُزِیِ حَدِیْثِ اَوِ شِخْصِ کِیِ کَشْکُو کِیَا اَوِ Sِ  
 بِیِ بِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ  
 سَبَبِیِ نِیِ وَکِیْفَتِیْهِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ  
 خُشْشِ مَانِکَا هَوْنِ مِیْنِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ اَوِ Sِکِیِ

مراد میری سہی بہت ہی سہی سہی مدد یعنی بہت سی بخشش اور سی چاہتا ہوں کذا ذکر الغفر من قال استغفر الله الذی  
لا اله الا هو لا حول ولا قوة الا باللہ العلیوم واكتب اليه غفر له وان كان قد فر من الغفرت ذرت بدلت ثم مات  
تحت موطء جو کوئی مکی استغفر الله الذی لفظ الیہ تک کہ معنی یہ ہیں بخشش چاہتا ہوں میں اس کی ایسی کہ میں  
کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہی والا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اس کی تو بخشش کی جاتی ہی اس کی لمی اور اگر چہ بخشش  
لڑائی کا فروں کیسی کہ وہ کبیرہ ہی نقل کے یہاں بودا کو و توبہ ہی سے پڑتی نہیں تین بار نقل کے یہاں توبہ ہی اور اس جہاں  
مرفوعا اور طہرائی فی موقوفہ خمس مہرات غفر ان کان علیہ مثل زبد البحر حصص مع جو کوئی پڑی اس  
استغفار کو یا پنج بار بخشش کے جاتی ہی اس کی اور اگر چہ ہوں گناہ اوپر مانند جہاگ دریا کی نقل کے یہاں پانی  
وان کنا لنغدر لو سؤل الله صلی الله علیہ وسلم فی المجلس الواحد ارب غفر لی و تب علی  
انک انت التائب التائب مائة مرة و عہ حب بد اور تحقیق تہی ہم یعنی اصحاب اللہ گنتی پہلی رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں اس دعا کو اسی پروردگار میری بخشش محکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہو  
قبول کر فی والا مہربان فواتی سو بار یعنی اکثر زبان مبارکہ پر یہ جاری ہو تو نقل کے یہاں چاروں فی اور اس  
جہاں و ما آجن قول الربیع بن خثیم رحمہ اللہ عنہ لا یقل احدکم استغفر الله واكتب اليه  
فیکون ذنباً و کذا ما یقول اللہ غفر لی و تب علی و اور کیا اچھی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کے  
راضی ہو ہی اللہ اور نہی کہ نہ کہی ایک تم میں کا غفلت و بخشی بخش چاہتا ہوں میں اللہ سی اور رجوع کرتا ہوں  
طرف اس کی پس ہوتا ہی یہ کہنا گناہ اور چہوٹہ بلکہ کھی یا اللہ بخش محکو اور رجوع کر مجھ پر سہا تہ رحمت اور  
توفیق طاعت کی **ف** اسلی کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار میں کہ وقت نہ امت اور حضور کا ہی  
حقیقت میں استغفار اور بی ادبی ہی اور معنی اس کی خبر دینی ہوتی ہی طلب مغفرت اور توبہ ہی پس حقیقت  
میں جب طلب نہ ہو تو چہوٹہ ہوا پس گناہ سی گناہ شرعی مراد نہیں ہی بلکہ تصحیر طریقت کی اور بی  
اور غفلت مقام حضور میں مراد ہی کیونکہ اصل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت ہی خصوصاً مقام توبہ اور

استغفارین کہ وقت شروع اور جمع کا ہی کہ اذکر الفرج اور طاعی فارسی لوح فی ہجی لکھنا ہی کہ یہ گناہ بڑی نہیں ہی بلکہ  
بست مرتبین کی مراد ہی مانند اس قول کے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقْرِئِ یعنی نیکان اپنی نیک برائیوں مقربوں کے  
موتی بن سکی جمہ اندسی بقول ہی استغفارین بہر حال نفع ہی لیکن بہتہ حضور قلب کی نیز علیٰ ہر ہوائی لیکن  
چو ہوائی بن گناہ نہیں لازم آتا ہی سہی کہ استغفار ہی علامہ رحمۃ اللہ کا استیگر کہ کوئی یاد کرنا ہی استغفار کو یا استغفار  
کرتا ہی یا نہ ہی بغیر حضور قلب کی نہیں ہوائی کہ ہمارے بلکہ عابد ہی ہوائی یا اعتبار بعض اعتنائی کی تمام ہو ہی تقریر طاعی ترج  
ایسی کہ لغت علی ملک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو ردوی فی کتاب الاذکار میں بعد اس قول نقل کرتی کہ  
شبہ کیا ہی کہ گراہت استغفار اللہ کی اور ہو نہ ہوئی اوسکی پر مطلع نہیں ہوائی اور کا جواب مصنف فی وکس کا فہم  
کر دیا ہی کہ اذکر الفرج و لیس کما فیہ بعض اعمیان ان الاستغفار علیٰ ہذا الوجه یلکون کذا بل ہر  
ذنب فَاِنَّهٗ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَا یَسْتَخْفِیْ طَلَبُ الْغُفْرِ لَا یَلْجَا اِلٰی اللّٰهِ بِقَلْبٍ فَاِنَّ ذٰلِکَ  
ذَنْبٌ عِقَابُہٗ لِحُجَّتِہٖ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَمَایِیۃٌ اسْتَغْفَارُہَا حَاجَہٗ اِلٰی اسْتَغْفَارٍ کَثِیْرٍ وَاِنَّمَا اِذَا قَالَ اَلُو  
اِلٰی اللّٰهِ وَلَمْ یَسْتَغْفِرْ فَلَا شَکَّ اَنَّہٗ کَذِبٌ اور نہیں میں معنی قول ربیع کی جیسی کہ سمجھی میں بعضی شیوا ہمار ہی  
رج کہ تحقیق استغفار اس طرح پر یعنی ساتھ لفظ استغفار اللہ کی ہوائی جو نہ ہی معنی نہیں ہیں تا اعتراض اوسکا وار  
بلکہ کہتا ہوں میں کہ وہ گناہ ہی اسلی کہ تحقیق کہی و الا یہ بخشش ہائی دل غافل ہی کہ نہ حاضر کر ہی انگلی بخشش کیو  
یعنی توجہ دل نہ انگلی اور نہ الحاح لاوی طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل ہی کے پس شخص یہہ گناہ ہی کہ سزاوار  
فی نصیب ہوائی یعنی قبولیت استغفار ہی اور یہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کے گناہ ہی انہ بات حضرت  
را بعد بصری روح کی ہی کہ استغفار بجا ہی کہ غفلت و لسی موتی ہی محتاج ہی طرف بہت ہی استغفار کی اور اسی پر  
کہا نہ بان سی رجوع کرما ہوں میں طرف اسکی اور نہ رجوع کی دلی پس نہیں شک کہ تحقیق یہہ جو نہ ہی ہوائی  
حاصل مراد مصنف کا یہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب و کذب کو محمول لغت و نشر پر کیا ہی یعنی غفلت ہی استغفار  
کہی میں گناہ لازم آتا ہی اور غفلت ہی التوب کی کہی میں جو نہ ہی لازم آتا ہی اسلی کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا

ہو یا ہی اگرچہ یعنی وقت بسبب غفلت کی گاہی نہ کہتا ہو پس عاقل کہ حضرت ناگناستی صادق ہی اسلمی کہ واقع میں  
 وہ طلب اپنی بات پر کہتا ہی اگرچہ ہوقت حاضر نہ ہو پس معلوم ہوا کہ اس شخص نے کہہ دیا کہ کذب نہیں لازم آئی گا کہ  
 میں بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ میں کا تو یہ ہرگز جو دل ہی کہی گئی اسلمی کہ یہ بیان اپنی رجوع کا ہی اور وہ کہی  
 ہی اور کہی میں ہی خود فی جو مطلب کذب لازم آتا ہے کہ اعتراض کیا تھا دفع ہوا وہ کہہ گا کہ اگر کفر کا مالک اللہ اعز  
 بہ المفسرۃ فی التوبۃ فانه وان کان عذرا فکذا یصادف ونا فتقبل فمن اکثر طرق السبب فی شک ان کل  
 وینفخ ذلک اشارہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الذی احید منه مائتہ مرتۃ و قطعہ لمن قال استغفر  
 فی التوبۃ الیہ بالمفسرۃ وان کان ذلک من التوبۃ مائتہ مرتۃ او ثلث مائتہ یہ اور اسی پر دعا کرنی ہے  
 بخشش اور توبہ کی یعنی اللہم اغفر لی و تب علی کردعا کرنی پس بخشش دعا کرنی والا اگرچہ پرودی غافل پس تحقیق ایسا  
 ایک وقت کہ یعنی وقرون قبولت ہی پس قبل کجائی ہی دعا اسلمی کہ جو شخص بہت کہتے کہتا ہی دروازہ قریب  
 یہ کہ داخل ہوگا اور واقع کرنا ہی اسکو یعنی کہنا اللہم اغفر لی و تب علی کا بہترین بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک  
 مجلس میں اسی کو سوار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کے لئی کہ کہی اس شخص اسد و اتوب الیہ  
 بخشش کے یعنی بہت حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بجا کا ہر جہاں دسی کیا کہی باتیں بارف بہت فرقہ  
 متعلق قطعہ کا ہی یعنی قطعہ اور جزا مجسم بخشش کا کرنا اسکی کنی والی کو ہی اس پر دلالت کرنا ہی قطعہ کا کشف  
 لک الی غطاء فاجتنب لنفسک ما یجلی فی کتاب الزہد عن لقمان عذر لیساک با اللہم اغفر لی  
 فان اللہ ساعاۃ لا یرید فہن سائلا یہ پس ہوشیار رہ کہہ لا گیا تیری لئی پر وہ یعنی اس شخص  
 حقیقت حال کے واضح ہو گئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لئی وہ چیز کہ خوش کر رہی ہو کہ اور کتاب الزہد میں یہ دعا  
 حضرت لقمان فی عبادت ذال زبان اپنی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق خدا تعالیٰ کی ہی باتیں  
 ہیں کہ نہیں محروم کرنا اور میں سائل کہ فضل القرآن العظیم و سبور ضیہ و آیات شہیدان  
 قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورہ یون اور یس کا اور قرآن فائدہ یاتی تو کہ فیما شہد لا یتحد

منزل ہفتیم یوم چہا شنبہ  
 ہفتادہ روزانہ ہفتادہ روزانہ





بکرات ایک حرف ہی اور لام ایک حرف یعنی الم کہنی میں تیس ٹیکیاں لکھی گئیں نقل کے یہ بڑی  
 لا احسبک الا فی اثنتین رجل ان الله القرآن فهو یفقه به انا واللکيل راناء النصار ورجل  
 انا لا الله ما لا فهو یفقه انا واللکيل راناء النصار مخرج وہ نہیں ہی شک مگر مبیح و مشخص کہ  
 یعنی شک کرنا کہ میں بھی یہاں ہی ہر جاؤں کسی پر نہ جاؤں مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوس کو اللہ تعالیٰ فی قرآن یعنی قرآن  
 ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکی وقتوں رات کی میں اور وقتوں دن کی میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوس کو  
 فی مال میں وہ خرچ کرتا ہی اوس کو وقتوں رات کہیں اور وقتوں دن کی میں نقل کی یہ بخاری میں سلم فی وف اور  
 میں آیا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوس کو رات میں اور خوشنودی اوسکی میں پس اگر بطور اسراف کی کہ وہی خرچ کرتا ہو شک  
 نہ ہوگا حاصل حدیث کا یہاں ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکھ کر شک نہ کرنا چاہی مگر اوس نعمت والی پر کہ نعمت اوسکی اللہ  
 سے نزدیک کر ہی اور اسے حکم میں داخل میں شہید اور مجاہد اور سوا انکی کہ ان و درجوں کی ہی آرزو جائز ہی کہ  
 ذکر الفرج یقال لصاحب القرآن اقرا و امرنی و امرت لکما کنت تدبیر فی الدنیا فان منک عین  
 اخیر ایتہ لقرا ایت یہ کہا جاوے گا قرآن پڑھنی والی کو پڑھ اور چہ یعنی بہشت کی درجوں پر اور تہمیر تہمیر پر  
 تہمیر کر پڑھتا تھا تو یعنی بی تکلف تجویدی دنیا میں پس تحقیق مرتبہ تہمیر نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑھو گا تو نقل کی یہ اور  
 تہمیری فی صاحب قرآن وہ نبی کہ پڑھا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوس پر اور بعضوں فی کھایا جو معانی قرآن  
 جاننا ہی اور حافظ اور منقول ہی کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتوں قرآن کی ہیں پس جو کوسے تمام قرآن ترتیل  
 پڑھی اور پڑکی درج بہشت پر کہ لائق اوسکی حال کی ہوگا پڑھو گا اور جسینی تہمیر ترتیل سی پڑھا اور تہمیر بغیر ترتیل کی  
 اوس پر پڑھو گا کہ جتنا ترتیل سی پڑھا تھا مصنف ج فی لکھا ہی کہ اس حدیث میں دلیل ہی کہ جو حافظ ترتیل  
 سی پڑھتی ہیں انکی ای علی درج بہشت میں ہی پس حاصل یہی کہ تجوید اور ترتیل اور معانی قرآن میں تامل کرنا  
 رتبہ رکھنا ہی کذا ذکر العلی والفرج الذی یقرء القرآن وهو ماہر بہ مع السقمۃ الذی یم البرکۃ  
 الذی یقرء القرآن ویستغتم فیہ وهو علیہ شأن له اجران مخرج وہ جو شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور وہ

نبی مہربانی سہل و سکتا ہے فرشتوں لکھنی والوں بزرگ عیون کی ہوگا اور جو شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور لکھتا ہے نبی  
اور وہ اس پر شکل ہوتا ہے اس کی لئی دو ہر اوثاب ہوتا ہے نقل کے مہر بخاری سلم فی ف مہربانی ہوتا  
کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت میں اور گران ہوتا ہے قرات بسبب یاد کی پس یہ عزت میں اون منازل میں  
کہ جہان ملائکہ اور انبیاء ہونگی اور دو ہر اوثاب ایک اوثاب قرار رکھا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہیں ہے کہ  
اجر مہربان کا زیادہ اس سے ہوگا کہ انبیاء اور ملائکہ کی سہل ہوگا لیکن باعتبار مشقت و تعب کی غیر مہربانی  
ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہے مشقت اور ریاضت پر کذا ذکر الفخری اعظم سورۃ من القرآن

ہی السبع المثانی و القرآن العظیم بخ دس ق ہ الحمد بہت بڑی سورت قرآن سے ہے وہ سات آیتوں  
ہی کہ مکر پڑھی جاتی ہے اور قرآن ہی بڑا نقل کے مہر بخاری ابو داؤد و سائی ابن ماجہ فی ف سورۃ فاتحہ کا نام  
کلام اللہ میں سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی آیا ہے سبع اسلمی کہ سات آیتوں کی ہے اور مثانی اسلمی کہ نماز میں  
بار بار پڑھی جاتی ہے اور قرآن عظیم مبالغہ واقع ہوا کہ اسرار اور معانی ساری قرآن کے بطور اجمال کی آیتیں  
ہیں کذا ذکر الفخر اعطیت فاتحۃ الکتاب من تحت العرش پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
دیا گیا میں سورۃ الحمد بھی عرش کی سی یعنی وہاں نکلتی تھی کہ یہی بزرگی اس کی سی نقل کے مہر بخاری

جبریل قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعہم فہیضاً من خوفہ فرغم رأسہ فقال ہذا  
ملک نزل الی الارض کم ینزل قطا الا الیوم فسلم وقال ابشر من ربین او بئسہم عالم تو

نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخوانیم سورۃ البقرۃ کن قمری ہجرت منہم اہلاً اعطیتہ  
قرآن بعد اس وقت کہ جبریل علیہ السلام بیٹھی تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے جبریل علیہ السلام ایک  
اوپر کی طرف سے پس اوٹھایا سر اپنا پس کسا یہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوتر ازین کی طرف نہیں اوتر تھا  
کہی مگر آج پس سلام کیا فرشتہ فی آنحضرت پر اور کھا خوشوقت ہو ساتھ دو نور و نکل یعنی اپنی پڑنی و نکل  
نئی قیامت کو روشنی ہو نکل اور افات راہ سے بچانگی کہ دی گئی تم وہ دو نور نہیں دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تم

ایک اونین سی سورۃ فاتحہ سی اور دوسرا خاتمہ سورۃ بقرہ کا نہیں پڑھنا تو کوئی حرف اونین سے گم کر دیا جائے  
 ثواب اور کما نفل کی یہ مسلم نسائی فی وفاء و اجابہ و جہا ثواب اور کما یا قبول کی ایک عالم تری یعنی جو دعا کہ  
 سورۃ فاتحہ اور آخر بقرہ میں ہی مثل اہل الصراط المستقیم اور ربنا لا تؤاخذنا اور سوائے انکی کی قبول ہو گے  
 اس قدر میں مراد حرف سی کلمات میں کہ ان آیتوں میں واقع ہوئی ہیں بہر معنی نسب و اولیٰ ہیں اور خاتمہ سورۃ  
 بقرہ کا بصورت فی آمن الرسول سی لکھا ہی اور کعب احباری اور مصنف فی شفاء فی السموات سی آخر تک  
 الفخر جالبقرۃ یہ بیان ہی فضیلت سورۃ بقرہ کا اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْهَىٰ عَنِ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ  
 الْبَقْرَةَ مَسَّ حَتَّىٰ شَيْطَانٌ مَّالِكًا ہاں اس گھر کی پڑھنی جاتی ہی اور میں سورۃ بقرہ نفل کی یہ مسلم  
 ترمذی نسائی فی اثر اوھا فان اخذھا برکۃ و ترکھا حسرۃ قال لا یستطیعھا البطلۃ یہ مسر  
 پڑھو سورۃ بقرہ کیونکہ پڑھنا اسکا اور عمل کرنا اس پر برکت ہی اور چھوڑنا اسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت  
 حب پڑھنی والوں کو ثواب ملے گا اور نہیں طاق رکھتی اسکی ساحر نفل کی یہ مسلم فی وفاء و اجابہ و جہا  
 یعنی کلمہ اور ساحر اور باطل والی تو فتن اسکی پڑھنی اور سیکھنی کے نہیں رکھتی کذا ذکر الفخر الکلیشی و مسافر  
 و سنام المقر ان البقرۃ مَسَّ حَبَّ حَرِّ جَرِّ لَمَّا بَدِیٰ ہاں اور لمبیدی ہی اور لمبیدی قرآن کی سورۃ بقرہ ہی  
 یعنی سب سی برسی ہی نفل کے یہ ترمذی حاکم ابن حبان نے مَسَّ قَرَأَ اَھْلُ الْبَلَدِ لَمَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ مَنَیْئَہُ  
 ثَلَاثَ لَیَالٍ وَ مَسَّ قَرَأَ اَیُّھَا اَبْغَارُ الْکَرْدِ دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَنَیْئَہُ ثَلَاثَ اَیَّامٍ وَ حَبَّ حَرِّ جَرِّ  
 سورۃ بقرہ رات کو نہیں داخل ہوتا ہی شیطان اور کئی گھر میں تین رات تک اور جو کوئی پڑھنی اسکو دن کو نہیں داخل  
 ہوتا ہی شیطان اور کئی گھر میں تین دن تک یعنی حقیقہ نہیں داخل ہوتا یا تسلط نہیں پاتا ہی نفل کے یہ ابن حبان  
 اَعْطِیْتُ الْبَقْرَةَ مِنَ الَّذِیْ کَرَّمَ اَقْوَالَیٰ مَسَّ یہ فرمایا حضرت نبی دیا گیا ہوں میں سورۃ بقرہ لوح محفوظ  
 سی نفل کے یہ حاکم فی وفاء و اجابہ و جہا و کرمی کتاب میں اسد ثعالیٰ کی مراد میں مثل توریت و غیرہ کی کذا ذکر  
 الْبَقْرَةَ وَاَلْعَمْرَانِ یہ بیان ہی فضیلت سورۃ بقرہ اور آل عمران کا اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ اِنَّ الْبَقْرَةَ وَاَل

عمران فَاَنْصَحَا تَائِيَانِ يَوْمَ الْيُعَاثَةِ كَاَنْصَحَا عَمَّا سَكَانِ اَنْ كَاَنْصَحَا عَنِيَانِ اَوْ كَاَنْصَحَا فَرَقَانِ  
مِنْ طَبَرِ صَوَاتٍ لَّمَّا جَانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا هـ پُر پود دو سو رتین جکتی ہوئیں کہ سورہ بقرہ اور آل عمران میں پس  
تحقیق یہ دونوں اونگی دن قیامت کی گویا کردہ دونوں ٹکڑی میں ابر کی یا گویا کردہ دونوں سیان ہیں یا گویا کہ  
وہ دونوں ٹکڑیاں ہیں پرندہ جانوروں کے نصف بائیں ہوتی جگر ٹیگی پر پٹی والی کی طرف ہی نقل کی یہ سلم  
آیۃ الکوسی یہ بیان ہی فضیلت آیتہ الکوسی کا ہے اعظم آیتہ فی کتاب اللہ ہر مد یہ بزرگترین پور  
کی سی یعنی ثواب میں سچ کتاب اس کی نقل کے یہ سلم ابو داؤد دی ہی سیدۃ ابی القہران م ت حب  
مس یہ افضل آیتوں قرآن کی ہی نقل کے یہ ترمذی ابن حبان حاکم بنی لا تَصْعَمَا عَلٰی مَالٍ وَلَا دَلْفِ فَقِيرٍ  
شیطان حب جو رکھی تو آیتہ الکوسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کر ہی یا لکھ کر لگاؤی تو نزدیک نہیں ہوگا  
تیری شیطان یعنی تیری مال و اولاد پاس نہیں آئی کا اور نصرت نہیں کرے گا نقل کی یہ ابن حبان الا تینان  
الرسول اخر البقرہ لا تَقْرَأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ لِبَالٍ فَيَقْرَأَ يَقْرَأُ شَيْطَانٌ م ت حب مس فضیلت  
و آیتوں آمن الرسول کے کہ اخیر سورہ بقرہ کا ہی یہی کہ پٹی جانی میں یہ دونوں آیتیں جس گم میں تین بات پر ہیں  
آما اس کی شیطان نقل کے یہ ترمذی ابی ابن حبان حاکم بنی اِنَّ اللّٰهَ حَتَمَ الْبَقْرَةَ بِآيَتَيْنِ اَعْطَا نِيْهُمَا  
مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ عَرْشِهِ فَتَعْلَمُوْهُنَّ وَعَلَّمُوْهُنَّ نِسَاءً كَرِهًا اَنْ يَّكُوْنَا فَاِنْ تَخْصَلُوْهُ وَفَرَّقَا  
وَدَعَا نِيْهُمَا فَتَحْتِجِ بِدَعَايِ نِيْ خَتَمِ الْبَقْرَةِ كَوَسَائِدِ وَآيَتُوْنِ كِي كَدِيْ مِيْنِ يَّجْكَوْهُ خَزَائِنِيْ سِيْ جِ  
نچی عرش کی سی یعنی خزائے رحمت ایسی سی پس سیکھو او کو اور سکھاؤ او کو اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹوں کو کہ یہ  
گہرواؤن کو سکھاؤ پر تحقیق وہ آیتیں رحمت میں اور قرآن میں یعنی ایک ٹکڑا میں اس کا اور دعا میں نقل کی ہے  
حاکم بنی الا تعام یہ بیان ہی فضیلت سورہ انعام کا لما نَزَلَتْ سَبَّحْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَتِّعَ هٰذِهِ الشَّيْءُ رَاةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مَا سَدَّ الْاَفْقَ م ت حب اور  
سورہ انعام سبحان اللہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی سبب خوشی کی یہ فرمایا یہ تحقیق ہمراہ اسی میں اس

فرشتہ اس قدر کہ ڈانک لیا یہ آسمان کو نقل کے یہاں کہی اَلْكَهْفُ مہرسان ہی فضیلت سورہ کہف کا  
 مَنْ قَرَأَهَا قَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاعَ لَهُ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَ الْجَمْعَيْنِ \* مَسَّ \* جو کوئی پڑھی سورہ کہف دن  
 جمعہ کی روشن رہتا ہی اس کی لئی دل اوسکا نور سی یعنی نور اس سورت کی سی یا نور ثواب کی سی درمیان  
 دو جمعوں کے یعنی جمعہ آئندہ ملک نقل کے یہ حال کہ مَنْ قَرَأَهَا لَيْلَةً لِّلْجُمُعَةِ اَضَاعَ لَهُ مِنَ الشَّرِّ مِثْلَ مِائَةِ  
 وَتَمَّ الْبَيْتِ الْعَيْتِيُّ \* مَوْعِي \* جو کوئی پڑھی اس کو شب جمعہ میں روشن کرتا ہی اس کی لئی نور سی اور  
 کہ فرق ہی درمیان پڑھنی والی اس کی اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی بہت موقوفہ  
 نِي مَنْ قَرَأَهَا كَمَا اَنْزَلْتُ كَانَتْ لَهُ نَوْمًا مِنْ مَقَامِهِ اِلَى امْكَةٍ وَمَنْ قَرَأَ اَعَشَرَ اَيَّاتٍ مِنْ  
 اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَالُ كَمَا لَسَّطَ عَلَيْهِ \* مَسَّ \* جو کوئی پڑھی سورہ کہف جیسی کہ اوپر آ رہی گئی  
 یعنی تریل و تجویدی بی کم و زیادہ ہوگی اس کی لئی روشنی جگہ اس کی سی یعنی جہان اس کو ٹپا ہی کہ ملک اور  
 جو شخص پڑھی دس آیتیں آخر سورہ کہف سی یعنی دَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ سَيِّئًا لِّمَنْ اٰخَرُ لَکَ پس نکل دجال تو نہ مسلط کیا جاوے گا  
 اوسے نقل کے یہ نہ سب ہی حال کہ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نَوْمًا اَوْ مِثْلُهَا مِنَ  
 مَقَامِهِ اِلَى امْكَةٍ وَمَنْ قَرَأَ اَعَشَرَ اَيَّاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَالُ كَمَا لَسَّطَ عَلَيْهِ \* مَسَّ \* جو  
 پڑھی سورہ کہف ہوگی اس کی لئی روشنی دن قیامت کی جگہ اس کی سی کہ ملک یعنی جتنی نشت اس کی مکان  
 اور کہ میں دنیا میں ہی اوس مقدار وہاں نور ہوگا اور جو کوئی پڑھی دس آیتیں آخر کہف سی پھر نکل دجال نہیں  
 ضرر کہہ ہی کا اوس کو نقل کے یہ طبرانی فی اوسط میں مَنْ حَفِظَ عَشْرًا اَيَّاتٍ مِنْ اَوَّلِهَا عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ  
 الدَّجَالِ \* ہر دس میں جو کوئی یاد کر ہی دس آیتیں اول سورہ کہف سی یعنی مِنْ اَمْرِ نَارِ شَدَّ امَّاكُ بَا  
 جاوے گا فتنہ دجال کیسی نقل کے یہ یہ سلم ابو داؤد و ترمذی نَبَا ی نِي مَنْ حَفِظَ عَشْرًا اَيَّاتٍ \* ہر دس میں  
 قَرَأَ الْعَشْرَ اَوَّلًا وَاٰخِرًا مِنَ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ \* ہر دس میں جو کوئی یاد کر ہی  
 دس آیتیں نقل کے یہ سلم ابو داؤد و ترمذی نَبَا ی نِي مَنْ حَفِظَ عَشْرًا اَيَّاتٍ \* ہر دس میں جو کوئی یاد کر ہی

یوں جو کسی پرپی دس آیتیں آخر سورہ کہف کی چھایا جاوے گا فتنہ دجال کیسی نقل کے یہ سلم بوداؤنی سی ہے  
 مَن قَرَأَتْ اَيَّاتِ مِّنْ اَوَّلِ الْكِتَابِ غُفِرَ مِنْهُ فِتْنَةُ الدَّجَالِ **ت** جو کوئی پرپی آیتیں

اول کہف کی چھایا جاوے گا فتنہ دجال کیسی نقل کے یہ فرمادی ہے مَن اَدْرَسَكَ الدَّجَالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ  
 فَوَاحِشَ الْحَدِيثِ **ہ** قرعہ جو کوئی پڑھ دجال کو پس چاہی کہ پرپی او سپر اول آیتیں سورہ کہف کی یعنی  
 تین یا دس فرمائی ہادی حدیث نقل کی یہ سلم فی اور چاروں **فَاِنَّهَا جَوَارِحُ مِّنْ فِتْنَتِهِ **ہ** در اس**

کردہ آیتیں نگہبان ہیں تہا ہی فتنہ دجال کیسی نقل کے یہ بوداؤنی **وَاعْطِيتُ طَهَ وَالطَّوَّاسِينَ وَالْحَائِثِينَ**

مِنَ الْاُجْحِ مَوْسَى **ہ** مس **ہ** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیا گیا ہوں میں سورہ طہ و طوس میں یعنی

غل اور شعراء اور قصص اور عیسیٰ تجنیون موسیٰ کیسی نقل کے یہ عالم **ف** یعنی نوریت سی کہ تخنیون زبرجد کی

لہکی اور تری تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھین سات ہیں اور در وازی و درخ کی ہی سات ہیں ہر چہ

سی اگر پی بیگی ہر در وازی پر اور عرض کرے گی یا اللہ نہ دخل کر اس در وازی میں اس کو کہ ایمان لایا مجاہد اور پر

مجاہد اور فرمایا کہ ہر دخت کا پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کی چھین ہیں وہ باغ ہیں ارزانی والی سبزہ والی گن

جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کرے یا غون جنت میں تو پر پی حمیزون کو اور جو پر پی سورہ و خان مشب جمعین صبح کرے گا

بخشش کیا گیا اور جو پر پی **اَلَمْ تَنْزِلِ السَّجْدَةَ** اور تبارک رات دن میں گویا کہ موافق ہو البلیہ القدر کی یعنی اونکا

ثواب ملا کہ انی در المثنو را اور جو کوئی پر پی **حَمْدُ الدَّخَانِ** مشب جمعین مغفرت کی جاتی ہی اس کی اور جنت میں

بنایا جاتا ہی اس کی لی ایک گھر کنانی و طائف البنی **قَلْبُ الْقُرْآنِ لَيْسَ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُؤْتِيهِ اللَّهُ** و

**الدَّارِ الْآخِرَةِ لَا يَغْفِرُ لَهُ اَقْرَأُهَا عَلَيَّ اَمْرًا كَلِمَةً **ہ** سن در حق حب **ہ** دل قرآن کا لیس ہی نہیں**

ہی اس کو کوئی شخص چاہتا ہی اس کو اور آخرت کی گھر کو یعنی محض اللہ تعالیٰ کے خوشی اور جنت کی لہنی کی لی پر کیا

مگر کہ بخشش کی جاتی ہی اس کی پر پڑھ اس کو مردوں اپنی پر نقل کے یہ سلم **ی** بوداؤن باج ابن حبان فی **ف**

دل قرآن کا یعنی خلاصہ او سکا کیون کہ ذکر قیامت کا تفصیل اس میں مذکور ہی اور میان توحید وغیرہ کا بھی ہے





طرفی ہر عضو کہتا ہی ہی بات پس تبارک کہ منع کرتی ہی فرشتوں کو جذاب قبر کسی اور تبارک مذکور ہی تو ریت میں سنا ہر اس کے  
 کہ جو شخص پڑھی ہو کسی رات میں پس تحقیق بہت نیکیاں کیں اور اچھا کام کیا نفل کے یہ ہو تو ظاہر حال میں اذالزلت  
 سورۃ القرآن ۱۰۱ ت سورۃ اذالزلت چوتھائی قرآن کی برابر ہی نفل کی یہ ترمذی فی وف اس لیے کہ قرآن میں  
 بیان توحید اور نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہی پس تس سرت میں آخرت کا بیان خوب ہی پس باعتبار  
 چوتھائی قرآن برابر ہی اور بعضوں نے یہ معنی لکھی ہیں کہ ثواب اسکا برابر ہو تا ہی اصل ثواب چوتھائی قرآن کے  
 یعنی غیر مضاعف کی جو ثواب مقرر ہی کہ اذکر الفخرج تعدیل نصف القرآن ۱۰۲ ت مس برابر ہی  
 آدمی قرآن کی نفل کے یہ ترمذی حاکم فی وف اس لیے کہ قرآن میں ذکر دنیا اور آخرت کا ہی پس حسین آخرت کا  
 خوب مذکور ہی پس باعتبار آدمی قرآن برابر ہی یا ثواب اسکا اصل ثواب آدمی قرآن کی برابر ہی کہ اذکر الفخرج یا

سرسوگ اللہ افرانی سوسرۃ جامعۃ فافزاه اذالزلت الا خمس حتی فرغ منها فقال ان  
 الذی بیک بالحق لا ایزید علیہا ابد انتوا ذبرا الرجل فقال الذی سلمی اللہ علیہ وسلم  
 اطلع الذی یحل ممراتین ۱۰۳ ت مس حب ۱۰۴ ایک شخص نے عرض کی ائی سولہ اڑھا ہو جو ایک سو  
 جامع یعنی اوسمیں سب مطالب دین و دنیا کی ہوں پس پڑھائی حضرت فی اوسکو اذالزلت الارض بنیا تلک  
 کہ فارغ ہوئی اوس سی پس کھا اوسنی فہم ہی اوس فات کی کہ بھیجا تلکوسا تہ حق کی نہ زیادہ کرونگا میں اس کے بھی یعنی  
 بسک فی ہی یہ بھی پہنچ پیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی مطلب باب ہو اسے شخص  
 بات دوبار فرمائی نفل کے یہ ابو داؤد ہی حاکم ابن جہان نے وف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر  
 تلک میں ہی کہ سب کچھ کرنا نہ کرنا اسمیں مذکور ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی پڑھی سورۃ  
 کی جمع کی شب میں دور کت اور پڑھی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اذالزلت پڑھنا پڑھا اور اسکو  
 کر تا ہی اوسپر اللہ تعالیٰ جا بگئی اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سے اور پناہ کر بگا اوسکو گذرنا بل صراط پر ہی  
 کذا فی شرح الصدور اذکر قرآن ۱۰۵ ت سورۃ قل یا چوتھائی قرآن کی برابر ہی نفل کی یہ ترمذی

تَقْدِیْلُ رُغْمِ الْقُرْآنِ بِتَمَسُّسٍ بِرَبْرِہِیْ وَہِیْ چوتھائی قرآن کی نقل کے یہ ترمذی حاکم فی وف قرآن  
 ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصوں کا ہی ہیں پس سورت میں توحید خوب مذکور ہی اس باعتبار چوتھائی ہوئی  
 یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتھائی قرآن کے ہی کذا ذکر الفخر فیہم السور تہا ن ہما تقران فی الکعبین  
 قَبْلَ الْفَخْرِ الْکَافِرُونَ وَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 یعنی قل یا اور قل ہوا نقل کے یہ ابن جبان اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 قرآن کے برابر ہی نقل کے یہ ترمذی فی وف قرآن میں اگلی لوگوں کا اور پچھلوں کا قصہ مذکور ہی اور امر مذہبی اس  
 سور میں بیان ہی قصہ آئندہ کا اس سب سے چوتھائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتھائی قرآن کی ہے  
 کذا ذکر الفخر قل هو اللہ اَحَدٌ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ بِخَمْسَةِ قُلْ ہُوَ اللہ تہا ہی قرآن کی برابر ہی نقل کی ہے  
 سلم ترمذی ابن ماجہ فی تَقْدِیْلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ بِخَمْسَةِ مَسَّسٍ بِرَبْرِہِیْ وَہِیْ چوتھائی قرآن کی نقل کی ہے  
 بخاری ابوداؤد ترمذی حاکم فی وف قرآن میں بھی ہیں اور احکام اور توحید حسین توحید خوب مذکور ہی پس تہا ہی ہوئی  
 یا ثواب اسکا اصل ثواب تہا ہی کی برابر ہی کذا ذکر الفخر قَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ یَقْرَأُ بِحَافِیْہِ فِی الصَّلَاةِ  
 اَحْبَبَ رَدَّ اَنَّ اللہَ یَحْبِبُہُ بِخَمْسَةِ مَسَّسٍ بِرَبْرِہِیْ وَہِیْ چوتھائی قرآن کی برابر ہی کذا ذکر الفخر قَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ یَقْرَأُ بِحَافِیْہِ فِی الصَّلَاةِ  
 ہوا سبب امامت کرتا یا رون اپنی کی نماز میں خبر دو اسکو کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اسکو نقل کی ہے  
 سلم نسائی فی وف ایک صحابی ہر نماز میں الحمد کی بعد قل ہوا سبب پڑھا کرتی تھی لوگوں نے حضرت سے عرض کی فرمایا  
 پوچھا اوس سے سبب اسکا جب اوس نے پوچھا تو کہا اوہوں نے کہ نہ یہ صفت رحمان کی ہی میں دوست رکھتا ہوں کہ  
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خبر دو اسکو کہ اللہ تعالیٰ یہی حکم ہویت رکھتا ہی کذا ذکر الفخر قَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ یَقْرَأُ بِحَافِیْہِ فِی الصَّلَاةِ  
 یَلَا زِمُ قِرَاءَتُہَا مَعَ عِبَادِہِ فِی الصَّلَاةِ حُبَّکَ اِیَّہَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ بِخَمْسَةِ مَسَّسٍ بِرَبْرِہِیْ وَہِیْ چوتھائی قرآن کی برابر ہی کذا ذکر الفخر قَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ یَقْرَأُ بِحَافِیْہِ فِی الصَّلَاةِ  
 وسلم نے واسطی ایک شخص کی کہ ہمیشہ پڑھتا تھا قل ہوا سبب نہ غیر اسکی کی نماز میں دوست رکھتا تھا اسکو وہ نقل  
 کر گیا حکم بہشت میں نقل کے یہ بخاری ترمذی فی وف ایک صحابی ہر نماز میں جب امامت کرتی تو قل ہوا سبب

اور اسکی بعد اور سورت پڑھتی لوگوں نے کہا کہ کیا یہی تلو کہ سپر کفایت نہیں کرتی تھی پڑھو یا اور یہی پڑھو جب حضرت  
 ابوبکر علیہ السلام نے تشریف لے گئے یہ بات عرض ہوئی سب اسکا بوجھا اور انہوں نے کہا دوست کہتا ہوں میں اسکو توبہ یا  
 جب ایاہا آخر تک کذا ذکر الفخر و سمع رجلاً یقرأھا فقال رَجَبَتِ الْجَنَّةُ اَیْ لَہُ مَرَّت  
 طاس مس بہ اور سننا پیڑ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ سید فی ما یا کہ وجہ بہشت  
 کہا راوی نے یعنی اسکی نقل کے یہ مسلم ترمذی نے اور موطا میں اور ابی حاتم نے والذین نفسہیں مید  
 انہما لتعدیل ثلث القرآن بخ دس یہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی او فلت کی کہ  
 جان میری اسکی بات میں ہی تحقیق قل ہو اللہ البہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کے یہ بخاری ابوداؤد ابی  
 مسی ارادہ ان یتنام علی قرآنہ فام علی یمینہ ثم قرأ مائة مائة قل هو اللہ احد کذا گا  
 یومہا لقیامۃ یقول الالب یا عبدی اذ خل فی ائمتک الجنة یت بد جو کئی چاہی یہ کہ ستود  
 اپنی بھوئی پر پس سووی دین کروٹ اپنی پر پھر پڑھی سو بار قل ہو اللہ جب ہو گا دن قیامت کا تو فرما دیگا او کو  
 پروردگار ای بند ہی میری داخل ہوا اور دین طرف اپنی کی بہشت میں نقل کے یہ ترمذی نے  
 دین طرف محل اور باغ وغیرہ فضل میں بائیں طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کئی حسن بار قل ہو اللہ پر پڑھی  
 بنا ہی بہشت میں اسکی لئی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتنی میری پاس جبریل اچھی صورت میں نہتی  
 ہوئی روشن چہرہ پس کھا اسی محمد اللہ تعالیٰ تمہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لئی نسب ہی اور نسب میرا  
 قل ہو اللہ احد ہی پس جو کئی او گیا میری پاس امت تیری ہی کہ پڑھی ہوگی او سنی قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر میں لازم  
 کرونگا او سکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگ او سکی عرش میر ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا  
 او سکی بیچ جن ستر آدمیوں کی او غن سہی کہ واجب کیا ہوگا او کو عذاب اور فرمایا کہ جو کئی اداہ سفر کا کری  
 پس پڑھی دونو باز و دروازی گھر اپنی کی پس پڑھی گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالیٰ نگہبان  
 ملک کہ رجوع کری اور انس ہی روایت ہی کہ تھی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تہو کہ میں پس طلوع ہوا آفتاب

نہایت روشن کہ ویسا کہی دیکھا ہی نہیں لہذا پہلی اس سے پہلے حضرت فی حبیب کیا اور جبریل علیہ السلام ہی وقت کی  
کی پوچھا کہ کیا ہی سب اس روشنی کا کہا انہوں نے کہ یہ اس سبب سے ہی کہ مٹو یہ پڑی مٹو یہ لیشی کی آج دینی ہیں  
مری میں ہیں یہاں ایدہ تعالیٰ فی طرفہ ایک ستر ہزار فرشتوں کو کہ نماز چہرین اور پوچھا حضرت فی کیا سبب  
اسکا کہا انہوں نے کہ وہ بہت پڑتا تھا قبل ہو اللہ احد کھڑی اور بیٹی اور چلنی اور اوقات رات دن میں بہت  
پڑتا ہو سکو پس تحقیق یہ بہت رب تبارک ہی کی اور جو کوئی پڑی اسکو چاس بار ملے کر تابی اللہ تعالیٰ پچاس ہزار درجے  
اور دو درجہ کر تابی اس سے پچاس ہزار برائیاں اور لکھتا ہی اسکی لپی پچاس ہزار نیکیاں اور جو کوئی یادہ پڑی  
نہ یادہ دی اسکو اللہ ثواب کی فی اللہ انوار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑی قبل ہو اللہ احد  
مرض الموت میں تو نہ فتنہ میں ڈالا جائیگا قبر میں نہ ادا من میں رہیگا پینچنی قبر کیسی اور دن قیامت کی ملا  
اپنی تیلیوں میں اسکو اوٹھا ویگی یہاں تک کہ گداز نیگو اسکو بل صراطی طرف جنت کی لکڑی شیع  
الصدور الفلقی والناس مد یہ بیان ہی فضیلت قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا ہے

خاتمی سورتین قرآن انا ہذا سنہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی کو کیا نہ کہا ان میں منجھو  
اچھی دو سورتیں کہ پڑی جانی میں نقل کے یہاں بودا و دنا ہی فی ف اچھی سچ مقدمہ بقوذ کی یعنی  
پکڑنی کے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں اقرا بھما و کن نصرًا مثلاً  
س حق حب مد پڑہ یہ دونوں سورتیں اور مرکزہ پڑھگا تو کچھ مانڈان دونوں کی یعنی بقوذ کی حق میں نقل  
کی یہ نسا ہی ابن جبار نے لکھا صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ من الجان و عین الانسان حتی

المعوذتان اخذ بھما و ترک ما سواھما و ات سن ق اور ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ  
پکڑتی تھی جن سے اور نظر آدمی کی سے یعنی ہاتھ اور دعاؤں کی یہاں تک کہ اوترین قل اعوذ برب الفلق اور  
قل اعوذ برب الناس جب یہ اوترین نوکرا او نکو یعنی ہاتھ انکی پناہ پکڑنی اور چھوڑا اس حیر کہ سوا انکی تھی  
نقل کے یہ ترمذی نسا ہی ابن ماجہ فی ما سأل سألہ و لا نستعاضہ مستعین مثلاً ہما حص

لہ باگ کسی ناگنی والی فی اور نہ پناہ کمری کسی بناہ کمری والی نے ساتھ ساتھ ان دونوں کی نقل کے یہاں آئی ہے  
 اَفَرَأَيْتُمَا كَلِمَاتٍ يَکَلِّمُكَ بِهِنَّ مَنۢ بَدَّ لَکُم مِّنۡهُنَّ اِنَّ لَّوَاوَجِبَ اِذۡہِیۡ تَوَفَّلُ  
 کی یہاں ابی شیبہ نے اَفَرَأٰی اَمْ اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ فَاِنَّکَ لَن تَقْرَ الْکُتُبَ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ وَاَبْلَغُ  
 عِنۡدَہٗ مِنْہَا وَاِنۡ اَسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَقْرَ تَنَکَّ فَافْعَلْ بِہِ مَسَّ بِہِ قُلْ اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ تَحْقِیۡقُ  
 ہرگز نہ پڑھنا کوئی سورت کہ وہ اس کی بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت ہو بخوبی والی اور خوب پوری ہو  
 اور کسی یعنی حق تو دین پس جو پہل تو یہ کہ نہ ناعہ ہو وی تجبی یعنی پڑھنا اسکا بطور دعا و ست کی عاز و عمرہ  
 پس کرنقل کے یہ حاکم کی کہ تَقْرَ اَشْیَاۡ اَبْلَغُ عِنۡدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ یہی بہ ہرگز  
 پڑھنا تو کسی چیز کو خوب پوری ہرگز و یک خدا کی قل اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ سی نقل کی یہاں سنی فی الم تر اَیَا  
 تَرَ لَیۡلَۃَ لَّمۡ تَرَ مِثْلَھُنَّ فَطَّ الْفَلَقَ وَ النَّاسَ ۚ قَرَّتْ سَ ۚ عَجَبِ اَیۡتِیۡنِ مِّنۡ اَوۡتَرِیۡنِ اَیۡتِی  
 رات نہیں دیکھیں توئی مانند اُن کی کہی کہ وہ سورہ فلق اور سورہ فاس میں نقل کے یہاں ہرگز نہ ہی نہ ہی  
 ف جو شخص قل اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ اور قل اَعُوذُ بِتِ النَّاسِ پڑھتا ہی نہیں باقی رہتی کوئی چیز کہ کہی ہی ہی  
 بچا اسکو میری شری اور جو الحمد پڑھتا ہی گو یا جو پڑھتا ہی کلام اللہ پڑھا اور جو اللہ کا پڑھتا ہی گو یا پڑھتا ہی  
 پڑھتا ہی کذا فی در الثور فی فصائل حواشی اور پڑھتا ہی بعد سلام پہر فی عاز جمعہ کی میت عاز پر سورہ فاتحہ اور  
 اور قل اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ اور قل اَعُوذُ بِتِ النَّاسِ سات سات بار تو عجب تا ہی اللہ تعالیٰ اگلی چھل گناہ اور کسی  
 دیتا ہی ثواب بعد گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت میں بعد اسکی یہ دعا سات بار پڑھنی زیادہ اُسی ہی اللہ  
 یَا حَمِیۡدُ یَا مُتَعَبِّدُ یَا رَحِیۡمُ یَا وَدُودُ اَلْفِیۡ جَلَّ لَکَ عَنْ جَرَاکَ وَ بَطَا عَنَّا عَنْ مَعۡصِیَاکَ وَ اَعۡجَبَکَ  
 عَمَّنۡ سِوَاکَ پس جو کہی مواظبت کر تا ہی اسج غنی کر تا ہی اور کو اللہ تعالیٰ خلق اپنی ہی اور رزق دیتا ہی اور کو کسی  
 حاجی کسی گمان نہیں رکھتا ہی اسکا اور روایت کی ہی اب سنی فی حضرت عائشہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرما یا کہ جو کوئی پڑھی بعد نماز جمعہ کی قل سوا اللہ اور قل اَعُوذُ بِتِ الْفَلَقِ اور قل اَعُوذُ بِتِ النَّاسِ سات سات

نام دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ سبب انکی ہر برائی سی جمیع دوسری تک کہ انی وظائف النبی اور بعضی ضرائح  
 نام اللہ کی اور بعضی سورتوں کی کہ مصنف رحمہ اللہ فی بیان نہیں کی ہیں شکوہ وغیرہ سی جن کر لکھی جانے میں تامل  
 ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری دل رنگ آلودہ ہو جاتی ہیں جیسی کہ لوہا پاؤنی نہ پھونکی  
 رنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نے جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا مومنا اور تلاوت قرآن کی  
 اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھی قرآن اور عمل کرے اوسپر پہنچائی جاوے گی باب اوسکی تاج دن قیامت کی گرد  
 اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کیسی دنیا کی گھروں میں اگر مہر و روشنی آفتاب کی اندر گھروں تمہاری کی  
 پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اوس شخص کی کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچھ درجہ ہوگا جب اوسکا باب  
 میں درجہ ہوا اور فرمایا کہ جس نے پڑھا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا  
 اوسکی کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کرے گا اوسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں اور قبول کرے گا اوسکی شفاعت پیچ  
 پس شخصوں کی اہمیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ وجہ ہرگی اونکی لی آگ اور فرمایا کہ نہیں کوئی شخص  
 پڑھی قرآن کو پھر پہونچا اوسکو گر ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اسی دن قیامت کی کتاب ہوا ہاتھ اور فرمایا کہ نہیں ایسا  
 نہ یا قرآن پڑھ شخص حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا اسی اہل قرآن تکیہ نکر و قرآن سی یعنی غافل نہ فکر  
 کرنی معنون اوسکی سی اور کہو یعنی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑھو قرآن حق پڑھنی اوسکی کا اوقات ایک  
 میں اور دن کے میں یعنی پڑھنی اوسکی میں چار باتیں چاہیں ایک تو یہ کہ لفظوں کو درست پڑھنا اور دوسری  
 معنوں کو سمجھنا اور تیسری معنوں کا مقصد سمجھنا اور چوتھی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑھی حق  
 پڑھنی کا ادا ہوتا ہی اور فرمایا طاسر کو قرآن کو یعنی ظاہر ترین طرح سی ہوتا ہی پڑھنا اور عمل کرنا اور تقسیم کرنی  
 اور فرمایا آواز خوش میں پڑھو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمیں سی یعنی جو آیتیں تلبیہ اور دعیہ  
 اور ہول کی ہیں اوسمیں بہت فکر کرو تو کہ تم رستگار ہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکی کو یعنی بدلا اوسکا  
 دنیا میں نہ چاہو اسو اسطرح اوسکی ثواب بڑا اجرت میں ہی اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ میں شفا ہی ہر بیمار

اور جو کئی سورہ اُن عمران جمعہ کی دن پڑھی رحمت بھیجتی ہیں اور سپر فرشتے رات تک اور فرمایا پڑھو سورہ ہود  
 جمعہ کی اور فرمایا جو کئی سورہ یس اول دن میں پڑھنا ہی روزانہ کی جاتی ہیں حاجتیں اوسکی اور جو کئی اسکو پڑھا  
 ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی لہی بخشی جاتی ہیں اگلی گناہ اوسکی اور فرمایا ہر چیز کی لہی رحمت ہی اور زینت  
 کی سورہ الرحمن ہی جو کئی پڑھی سورہ واقعہ ہر شام میں پڑھنی اوسکو فائدہ کہی اور ابن مسعود اپنی بیٹوں کو حکم کیا کرتی تھی کہ  
 پڑھیں اسکو ہر شب دوست رکھتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سج ہم ربک الاعلیٰ کو اور فرمایا جو کئی  
 شب کو سورہ قلم دھان پڑھی صبح کراہی کی بخشش مانگتی ہیں اوسکی لہی سترہ زفر شستی اور جو کئی پڑھی ہر دن قل  
 دو سو بار دور کئی جاتی ہیں اوسکی گناہ پچاس برس کی گمرہ کہ ہوا اس پر دین یعنی مذہب کا حق نہیں  
 بخش جاتا اور فرمایا کبھی دین کی کچھ قرآن میں نہی نہیں وہ مانند گھروبرا لگی ہی اور جامع ضعیف میں روایت ہی  
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی جب دوست رکھی کوئی تم میں کا کہ کلام کریں اپنی ہی پس پڑھی قرآن اور  
 تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور حبیبی اسکی پڑھی ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتی ہی اور خیر سی نہیں  
 ہوتی تمام پڑھی حدیث کلام اللہ پڑھنا جب شروع کریں احوذ پہلی پڑھی اور یہ جاتی کہ اپنی رب سی میں مناجات  
 کرا ہوں اور رومی اگرچہ مختلف ہو اور جب آب رحمت پر پہنچی خوش ہوئی اور دعا کریں اور اگر آیت عذاب  
 پہنچی ڈر سی اور پناہ مانگی اور باقی آداب کہ اول کتاب میں گذری ہیں یعنی آداب الذکر میں بجا لاویں اور اخیر سورہ فاتحہ  
 کی اور اخیر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور قُبَّانِی اللّٰہُ رَبُّکُمَا تَعَالٰی کی جواب میں کہی وَلَا تَسْتَعْجِلْ عَلَیْہِمْ شَیْءٌ  
 فَلَکَ الْحُکْمُ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ اَوَّلَیُّہُمْ  
 رَبِّیُّ اَعْلٰی اور آخر سورہ والتین کی اَللّٰہُ اَعْلٰی فَلَکَ الْحُکْمُ مِنَ الشَّیْءِ کہی اور سنون ہی گمیر کہنی احیر و انھی سی  
 آخر قرآن تک پس کہی وقت ختم سورت کی لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وہد اکبر اور جب ختم کریں قرآن الحمد اور سر اسور فقہ کا  
 منقولون بلکہ پڑھی یہ خلاصہ ہی و طائف البی میں سی مفصل اوس میں لکھی اور کتاب و رت میں اس مقام کو  
 دیکھی اَلَا ذِیْعِیَّةَ الَّتِیْ هِیْ غَیْرُ مَحْصُورَةٍ لِّوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ بِہِ اَوْ رَیْبَ بَیَانٍ اَوْ نَدَاؤُنْ کَاہِیْ اَوْ نَہِیْنِ

کی گئیں ساتھ کسی مت اور سبب کی ف بلکہ مثل بن تمام وقون اور حاکمون اور مطالب دین و دنیا کو  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ الْمَأْتَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ  
 وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْعَيْنِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَنِيِّ  
 فَتْنَةِ الْمَنِيِّ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْشِ ظِلِّي بِمَاءِ الشَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقِي  
 الثَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
 ع يا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری کا ملی سی اور بہت بڑا ملی سی اور فرض سی اور گناہ  
 یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی یعنی امتحان سی کہ موجب  
 دخول و نزخ کا ہو یا سوال واروغہ و نزخ کیسی اور فتنہ قبر کیسی یعنی حیرانی جواب منکر کلمہ کیسی اور عذاب  
 قبر کیسی اور برائی فتنہ تو گری کیسی یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کا مینسی اور برائی فتنہ چھٹا  
 کیسی یعنی بی صبری اور حسد کرنا مال اغنیاء پر او طمع اور برائی فتنہ کا فی و طال کیسی یا اللہ پاک اگر گناہ میری  
 پانی برف کی اور اولی کی اور پاک کر دل میں لگنا ہونسی جیسی کہ پاک کیا جاتا ہی کبر اسفید میل سی اور دوری  
 درمیان میری اور درمیان گناہوں میری جیسی کہ دوری کی تو فی درمیان مشرق و مغرب کی فعل کے  
 بیہ صحاح ستہ میں اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَجَرِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ  
 الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ وَخَرَدَتْ حَبِ مَسْ صَطَبٌ هَذَا تَحْقِيقُ  
 پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجزی سی اور کا ملی سی اور نامردی سی اور بڑا ملی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری  
 عذاب قبر سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی نقل کے بیہ بخاری سلم ابو داؤد  
 ابن حبان حاکم فی اور طبرانی فی صغیرین وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْرِ وَالْعَقْلَةِ وَالْعِيْلَةِ وَالْذَّلَةِ  
 الْمُسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْفُسُونِ وَالشَّقَاقِ وَالسَّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ  
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَلَمِ وَالْجُبْنِ وَالْخَذَامِ وَسَيِّءِ الْأَسْقَامِ بِحَبِ مَسْ صَطَبٌ



اور پناہ پکارتا ہوں میں ساتھ تیری سنگدلی سی اور عجلت سی یعنی اور اطاعت میں اور ضرور فادہ سی اور دولت سی اور محتاجی سی اور  
پناہ پکارتا ہوں ساتھ تیری محتاجی سی کہ ساتھ بی میری کہ ہو اور کفر سی اور نافرمانی سی اور مخالفت حق اور اہل دین کی سی اور سمیعہ  
اور ربانیت سی یعنی عبادت لوگوں کے سنا فی دکھائی کو کفر سی اور پناہ پکارتا ہوں ساتھ تیری ہمہ گیری سی اور  
گوئی بن سی اور سودی سی اور جہاد سی اور تمام بری بیماریوں سی نقل کے یہاں جان حاکم فی اور طبرانی

صَغِيرٍ مِنَ اللَّاهِمِ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّحْرِ وَالْكَلْبِ وَالْخَيْلِ وَالْجَبِّۃِ وَصَلِّمَ الدَّيْنِ  
وَعَلَّیۡهِ الرَّجَالِ خ د ت س یا استحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فکر اور غمی اور عاجز

اور کامیابی اور بھلی اور نامردی سی اور بوجہ فرض کی سی اور غلہ اور بیون کی سی نقل کے یہہ بخاری ابو داؤد و ترمذی  
فی اللّٰہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَلْبِیۡلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبِّۃِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلَیۡ اَرْضِ النِّعَمِ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ خ ت س یا استحقیق میں پناہ مانگتا  
ہوں ساتھ تیری بھلی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس

کہ بہرہ جاعوں طرف خوار تر عمر کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتہ دنیا کی سی سب بلاؤں دنیا کی سی  
کہ بیماری گناہ وغیرہ میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب قبر کی سی نقل کے یہہ بخاری ترمذی شافعی

اللّٰہمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّحْرِ وَالْكَلْبِ وَالْجَبِّۃِ وَالنَّحْرِ وَالْكَلْبِ وَالْجَبِّۃِ وَالنَّحْرِ وَالْكَلْبِ وَالْجَبِّۃِ  
نَقْلًا لِّمَا وَثَّقَ لَکُمَا اَنْتَ خَيْرٌ مِنْ نَّحْلَکُمَا اَنْتَ وَلِیُّکُمَا اَللّٰہمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ

وَقَلْبٍ لَا یَحْشَعُ وَبِمَنْ نَّفْسٍ لَا تَشْعُرُ وَبِمَنْ دَعْوَہٗ لَا یَسْتَجَابُ لَهَا خ د ت س مفضل علیہ السلام  
میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجزی اور کامیابی سی اور نامردی سی اور بھلی اور بہت بڑا پی سی اور عذاب قبر

یا اسد دی نفس میری کو پرہیزگاری اوکی اور پاک کر اس کو تو بہترین اون شخصوں کا ہی کہ پاک کر فی ہن نفس کو  
تو کار سانی او سکا اور مدد گار ہی او سکا یا استحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری علم سی کہ نہ نفع دیتی

جو علم دین کا نہ بر یا علم فی عمل اور اس دل سی کہ نہ ڈر سی اس سی اور اس نفس کہ نہ سیر ہو اور قانع نہ ہو اسد کی دینی

اور عارض ہو دنیا پر اور اوس وحشی کہ نہ قبل کجاوسی اور خلاف مرضی حق کے ہو نفل کے یہ مسلم ترمذی نسائی ابن  
 جریر شیبانی ف و دوسری معنی راجعہ کی ہیں کہ نہ اطمینان و تسکین باوسی دل ساتھ ذکر اسکی اور نہ کفار کی  
 ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی اسنی اور حکم فرمایا اور منع فرمایا کہ اذکر اللہ فی اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ  
 مِنَ الْجُبْنِ وَالْخُلِّ وَسَوَاءِ الْعَمْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَتَعَدَّ اِی الْقَبْرِ دَسَّ ق حَب دیا استحقین  
 پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ناروغی سی اور بخیلی سی اور برائی عکریسی یعنی زندگانی میں اعمال صالح نہ ہوں یا کسی  
 معیشت میں ہزار رفتہ سینہ کی سی یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ و عذاب قبر کسی نفل کے یہ ابو داؤد  
 ابن ماجہ ابن حبان فی اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ اَنْ تَضِلَّنِیْ اَنْتَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ  
 لَا یَمُوتُ وَالجَنِّ وَالْاِنْسِ یَمُوْتُوْنَ م ح خ تین دیا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ علیہ تیری  
 کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کنی تو مجھ کو تو ہی ہی زندہ و نہ میرا اور جن اور آدمی سب میری نفل کے  
 یہ مسلم بخاری نسائی اللہم اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْلِ الْبَلَاءِ وَدَسَّ اِلَکَ الشَّقَاوِ وَسَوَاءِ الْعَمْرِ  
 وَتَعَدَّ اِی الْقَبْرِ م ح دیا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری شقت بلا کسی اور یا اپنی ہر  
 کسی اور بری تقدیری اور خوش ہوئی دشمنوں کیسی یعنی سب مصیبت میری کے نفل کے یہ بخاری  
 ف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مشقت بلا کی قلت مال کے اور کثرت اولاد کی سی اور مرد اور  
 تقدیر سی بری چیز کی کہ تقدیر سی حاصل ہو کہ اذکر الفخر اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ  
 وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ م ح دَسَّ ق دیا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی و بھیر  
 کی سی یعنی گناہ اور برائی و سچیز کسی کہ نہیں کی مینی یعنی آئندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کی نہ نفل کی یہ مسلم  
 ابو داؤد نسائی ابن ماجہ فی اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ م ح  
 م دیا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی و سچیز کی سی کہ جانتا ہوں یا نہیں امر و جن  
 اور دنیا کی اور برائی اوس چیز کی کہ نہیں جانتا ہوں میں نفل کے یہ نسائی ابن شیبانی فی اللہم اِنِّیْ

اَعُوذُ بِكَ مِنْ تَرَقُّالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَتَجَاعُلِ نَفْعِكَ وَتَجَمُّعِ سَخَطِكَ ۝ دَسَّ دَسَّ بِهَا  
 تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلی عافیت تیری کیسی اور اگلا  
 عذاب تیری سے اور سب غصوں تیری سے نقل کے یہیہ سلم ابو داؤد سنی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ سَمْعٍ وَبِشَرِّ بَصَرٍ وَبِشَرِّ لِّسَانٍ وَبِشَرِّ قَلْبٍ وَبِشَرِّ هَدًیٍّ وَبِشَرِّ دَسٍّ  
 مَسٍّ ۝ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی سماعت اپنی کیسی یعنی بری جھوٹی باتیں  
 نہ سُنوں اور برائی بینائی اپنی کیسی یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کیسی یعنی کلام بی معنی اور  
 فحش نہ بکوں اور برائی دل اپنی کیسی یعنی عقائد باطل اور حسد وغیرہ نہ ہوں اور برائی منی اپنی کیسی یعنی  
 زمان میں نہ خرچ ہو نقل کے یہیہ ترمذی ابو داؤد سنی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقَا  
 وَالدِّلَّةِ وَاعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ۝ دَسَّ دَسَّ ۝ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں  
 ساتھ تیری فقر و فاقہ سی اور خواری سی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم  
 کیا جاؤں میں نقل کے یہیہ ابو داؤد سنی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْهَمِّ  
 بِكَ مِنَ التَّوْبَةِ وَاعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْخَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاعُوذُ بِكَ اَنْ يَّخْبَطَنِي الشَّيْطَانُ  
 عِنْدَ الْمَوْتِ وَاعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مَكْرًا وَاعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوتَ لِدُلَا  
 دَسَّ دَسَّ ۝ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری مکان کی گرنی سی یعنی مکان وغیرہ میں دب  
 جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری گر پڑنے کی بند کیسی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری ڈوبنے کی  
 سی اور بہت بڑا سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ حیران کر مجھ بکوشیطان نزدیک میری  
 یعنی دوسوی ڈالی اور گمراہ کر سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پیٹھ بہیر لگنی  
 جہاد سی ہبا لگرا اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ مروں میں سانپ بچھو کی کاٹی سے نقل کے یہیہ ابو داؤد  
 سنی حاکم نے ف غرق وغیرہ سی مرنا اگرچہ حکم شہادت کا کہتا ہی لیکن اس سی پناہ اسلٹی مانگی کہ وہ وقت

ہوا ہی سدا بنی صبری کری اور شیطان قابو پا کر گمراہ کر دی کہ اذکر الفرج اللهم انی اعوذ بک من کل  
 الاخلاق والاعمال والاهواء **ت** حب متسن **د** والادواء **ت** بدیا استحق من پناہ  
 مانگا ہوں ساتھ تیری بری اخلاق سی اور بری غلوں سی اور بری خواہشوں سی نقل کے بہتر ترمذی ابن  
 حبان حاکم فی اور ترمذی کے روایت میں یہ بھی سی اور بری پیاریوں سی اللهم انا نکتک من خیر ما  
 سالتک منہ نکتک محمد کصلی اللہ علیہ وسلم و تعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نکتک محمد کصلی  
 علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ والاحول ولا حول ولا قوة الا باللہ **ت** بدیا استحق  
 مانگا ہوں تجھ سے پہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھی وہ بنی تیری کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ پھر بنی  
 ہم ساتھ تیری برائی اوس چیز کی کہ پناہ مانگی اوس سی تیری بنی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور  
 تجھ سے مدد مانگی گئی ہی اور تجھ ہی کفایت یعنی توسی سنبھون کو کافی ہی اور نہ میں ہی پہن مانگا ہوں سی اور نہ تو  
 عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی بہتر ترمذی فی **ت** ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ آنحضرت  
 علیہ وسلم فی بہت سی دعا کی بھی یا و نہی مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی بہت سی دعا کی کہ مجھی یا و نہی فرما یا کہ بتا  
 ہوں تمکو ایسی دعا کہ سب دعائیں اوس میں آجاوین ہر اللہ انا نسا لک ساری دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہر کئی کا  
 الفرج اللهم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقامة فان جار البادية تیجول **ت** حب  
 متسن **د** بدیا استحق من پناہ مانگا ہوں ساتھ تیری ہمسایہ بری سی چچ گھر سکونت کی کو نہ تھیں **ت** حب  
 یعنی سفر کا بدل جاتا ہی یعنی وہاں سی اور جا ہی چلا جاتا ہی برائی اوسکی سنبھل ہی نقل کے یہ ہمسایہ ابن حبان  
 اعوذ یا اللہ من الکفر والدین **ت** حب متسن **د** پناہ مانگا ہوں ساتھ اللہ کی کفری اور دین کے  
 نقل کے یہ ہمسایہ ابن حبان حاکم فی اللهم انی اعوذ بک من غلبة الدین وغلبة العبدین **ت** حب  
 والاعداء **ت** حب متسن **د** بدیا استحق من پناہ مانگا ہوں ساتھ تیری بہت قرض دار ہوں سی اور غلبہ  
 ایسی اور خوش ہوں دشمنوں کی نقل کے یہ حاکم ابن حبان فی اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وطلب



بعد ایمان کی یافتہ میں ڈالی جاوے۔ دین اپنی سے یعنی دین میں قصور آجادی نقل کے یہ ہو قوافل جاکر کسی  
 نے نعوذُ بِكَ لِلّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوذُ بِكَ لِلّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ مَا طَعَسَ مِنْهَا وَمَا بَطِنَ نَعُوذُ بِكَ لِلّٰهِ مِنْ  
 فِتْنَةِ الدَّجَالِ \* عو یا ہاں مالگتی ہیں ہم ساتھ اسکی عذاب اگر کسی پناہ مانگتی ہیں ساتھ اسکی فقر  
 جو ظاہر ہوئی اور نہیں سی اور جو پوشیدہ ہیں یعنی آئندہ کو ظاہر ہوگی پناہ مانگتی ہیں ہم ساتھ اسکی فقر جو چھپا  
 نقل کے یہ ہو عو یا ہاں مالگتی ہیں ہم ساتھ اسکی فقر جو چھپا  
 وَمِنْ دَعَائِكَ لَا يَسْمَعُ اللَّهُ صَوْتِي اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوَايَا كَلَامِي لَعْنٌ \* بِمَصْطَبِ طَس \* یا استغفر  
 میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس نفسی کہ نہ دُشی اور اوس نفس سے کہ نہ سیر اور  
 اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا استغفر میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ان چاروں سے نقل کے یہ ہیں اپنی  
 اور طبرانی فی الاوسطین اللہم اغفر لی ذنوبی وخطایہ و عیالی \* طَس \* یا استغفر تیری  
 سب گناہ مبری جو کہ کر لی ہیں اور جو جان کر لی ہیں نقل کے یہ طبرانی فی الاوسطین اللہم اغفر لی اَعُوذُ  
 بِكَ مِنْ دَعَائِكَ لَا يَسْمَعُ وَقَلْبِكَ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسِكَ لَا تَشْبَعُ \* ط \* یا استغفر میں پناہ مانگتا ہوں  
 ساتھ تیری اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سی کہ نہ دُشی اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کے یہ طبرانی  
 اللہم اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ \* ط \* یا استغفر  
 میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کالہ سی اور بہت بڑا سی اور فتنہ شبہ کی سی یعنی بری عباد اور کینہ  
 اور حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر کی سی نقل کے یہ طبرانی فی الاوسطین اللہم اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْرِ  
 وَ مِنْ لَيْلَةِ السُّوْرِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْرِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْرِ وَمِنْ جَاوِرِ السُّوْرِ فِي ذَارِ الْقَامَةِ \*  
 ط \* یا استغفر میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بری دن سی یعنی حسین برائی دن و دنیا کی واقع ہو اور بری رات  
 اور بری ساعت یعنی حسین تیری یا دوس غافل ہوؤں اور یا بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دی اور یا بری  
 سحر کہ رسکوت کی نقل کے یہ طبرانی فی الاوسطین اللہم اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْحُمَةِ

الْكَفَّارَةِ دَسْ مَصَّ \* یا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کوڑہ سی اور سودی سی اور خدا ہی اور  
 بری بیمار ہوں سی نقل کے یہ ابو داؤد سی ابن ابی شیبہ فی اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاۃِ وَفِی  
 الشَّقَاۃِ وَفِی الْاَخْلَاقِ \* ۱۰ یا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری مخالفت سی اور نفاق سے  
 اور بری خلقوں سی نقل کے یہ ابو داؤد فی اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَمْعِ فَاتَّهَمِشُ الصَّغِيْمَ وَاعُوْذُ  
 بِكَ مِنَ الْاِنْيَانَةِ فَاتَّهَمِشْتُ الْبَطَانَۃَ \* ۱۱ یا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ہجو کی سی  
 وہ بری بھڑا سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری خیانت سی پر نھن وہ بری مصائب ہی نقل کے یہ ابو داؤد  
 اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَسْتَعِیْجُ  
 وَ مِنْ دُعَاۃٍ لَا یُجْعَمُ \* ۱۲ یا استحقین میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری چار چیز سی اوس علم سی کہ نہ نفع دے  
 اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعاء سی کہ نہ مقبول ہو نقل کے یہ ابو داؤد فی  
 اللہم رَبَّنَا اِنِّیْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ اَعْدَدْتَ لَنَا نَارًا \* ۱۳  
 یا اللہ پروردگار جاری ہی ہجو دنیا میں بہلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت میں بہلائی یعنی بخشش اور جنت  
 ہجو عذاب الگ کسی نقل کے یہ بخاری سلم ابو داؤد سی فی اللہم اغْفِرْ لِيْ حَظِيْمَتِيْ وَ جَبَلِيْ وَ اَسْرَارِيْ  
 فِیْ اَمْرِیْ وَ مَآثِرِيْ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْیْ \* ۱۴ مَصَّ یا استحقش واسطی میری گناہ کہ چو کہ کر گئی ہیں اور انجا  
 سی گئی ہیں اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اسکو مجھ سی نقل کے یہ بخاری  
 سلم ابن ابی شیبہ فی اللہم اغْفِرْ لِيْ جِدَّتِيْ وَ هَمَّتِيْ وَ خَطَايَايْ وَ عَمْدِيْ وَ كُلَّ ذَلِكْ عِنْدِيْ بِهٖ  
 مَصَّ یا استحقش میری اسی گناہ کہ قصداً گئی ہیں اور ہنسی سی گئی ہیں اور چو کہ کر گئی ہیں اور جان کر گئی ہیں اور بہت  
 میری پاس موجود ہیں یعنی یہ علجری اور افرار میں گناہوں کا ہی نقل کے یہ بخاری سلم فی اور ایک روایت  
 یہ جلد ہی زیادہ آیا ہی اَنْتَ الْمَقْدِيْمُ وَ اَنْتَ الْمُوَخَّرُ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ \* ۱۵ مَصَّ تو ہی  
 کرنی والا یعنی ساتھ رحمت اور بخشش ہی کی اور تو ہی پوچھنی والا رحمت سی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کے یہ بخاری

اِنَّا لَنَعْلَمُ غَيْبِيَّ حَقِّي وَفَهْمِي وَخَطَايِي وَكُلَّ ذَلِكْ عِنْدِي \* **مقص** + یا اللہ بخش بری  
 گناہ جو قصداً کئی ہیں اور نہ کسی سے کئی ہیں اور جو کہ کرکئی ہیں اور جانکرکئی ہیں سب میری پاس موجود ہیں فصل کی آیت  
 اِنِّ شَيْبِي اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْبَيْضِ وَالتَّلَاجِ وَالْبَرَدِ وَتَيِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا كُنْتَ التَّوْبَةَ لَكَ  
 مِنَ الدَّائِسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ \* **خ** **مقص** یا اللہ دھو  
 میری سانبہ پانی برف اور اولی کی اوپاکہ کر دل میرا گناہوں سے جیسی کہ پاک کیا توئی کپڑی حیفہ کو میل سی اور دوی  
 دال در میان میری اور در میان گناہوں میری کی جیسی کہ دوی کی توئی در میان مشرق و مغرب کی فصل کے پہنچا  
 اَللّٰهُمَّ مَصْرِفَتْ الْقُلُوبِ صَرَفَتْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ \* **مقص** یا اللہ پھرنی والی دلوں کی ہریدول  
 طاعت اپنی پر نقل کی یہ مسلم نسائی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّ ذُنُوْبِيْ \* **مقص** یا اللہ راہ دکھا انکو اور استغاثت دے  
 رہو منقیر پر نقل کی یہ مسلم اَللّٰهُمَّ اِنِّ اسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ \* **مقص** یا اللہ تحقیق میں اگنا ہوں  
 ہدایت اور استغاثت نقل کی یہ مسلم اَللّٰهُمَّ اِنِّ اسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّقٰى وَالْعَفَاةَ وَالْفَتْحَ  
**مقص** یا اللہ تحقیق میں اگنا ہوں تجھی ایت وزیر ہزگاری اور یار سامی اور فی پر دای خلق سی اور تو کر می کی  
 نقل کی یہ مسلم ترمذی ابن ماجہ اَللّٰهُمَّ اصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عَصَمَةٌ لِّىْ اَسْرَئِيْ وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ  
 فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَجْعَلْ الْحَيٰوةَ عَزَآءَةً لِّىْ فِيْ كُلِّ حَآثٍ وَجْعَلْ لِّىْ  
 سَرَاةً لِّىْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ \* **مقص** یا اللہ سوار میری لمی دین میرا وہ جو بچا دے کام میری کا اور سوار میری لمی دنیا میری کہ  
 جسمین زندگان میری ہی اور سوار میری لمی آخرت میری کہ جسمین با نگشت میری ہی اور کر زندگان کو سب  
 زیادتی کا واسطی میری ہر شے میں یعنی اسکی سبب سی نیکی ہمت کروں اور کم موت کو رحمت میری لمی میری  
 نقل کی یہ مسلم فی دین بچا و کام کا اسلمی ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین ہی ہوتی ہی اور بچا و  
 اور مال میں اس سے حاصل ہو تا ہی اور باعث بچنی کا گناہوں سی اور عذاب آخرت کی سی ہی ایمان کامل ہی  
 دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونی سی ہاں ہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ تجر باعث اصلاح آخرت کا ہی اور موت



راحت ہر برائی سی کر دینی اگر غصہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ و کرنی اور ایمان سی نکل جانی کا ہر مجبی اور کسی پہلی مالکہ رحمت  
 پاؤں کذا ذکر الفخر اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی ۛ ۛ ۛ واھدی ۛ ۛ ۛ یا اللہ بخش مجھ کو  
 اور رحم کر مجھ پر اور عافیت سی مجھ کو اور روزی سی مجھ کو نفل کے بہرہ مسلم فی اور مسلم کی ایک رویت میں پہلی دعا میں  
 میں ابی اسید ہی راہ دکھانا مجھ کو رحمت اعنی ولا تقن علی ولا تضی فی ولا تضی علی وامنک لی ولا  
 تمکرن علی واهدی ویتہدنی لی والنصر فی علی من بنی علی تاربت جعلنی لک ذکاء لک شکارا  
 لک وھابا لک مطوعا لک محبتا الیک اناھا مینبأ تاربت تقبل وبقی وغسل جوبتی واجب عوفی  
 وکتبت تجبتي وسید ذلسانی واهد قلبی واسئل بحقیقہ صدیری ۛ ۛ ۛ عہ حب مس مص  
 اسی ب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور لہجی عبادت کی اور مدد کر دشمنوں کی میری پر  
 یعنی نہ غالب کر مجھ پر اور نہ کو میں کر ہی طاعت سی یعنی شیاطین انسان جن کا اور مدد سی مجھ کو اور نہ یعنی نفس اور  
 شیطان اور سب دشمنوں پر اور نہ مدد سی اور نہ مجھ پر اور نہ کر میری لی اور نہ پر اور نہ مکر کر اور نہ لی میری ضرر پر اور  
 سید ہی راہ دکھانا مجھ کو اور سہاں کر راہ سید ہی چلنی میری لی اور مدد سی مجھ کو اور سب شخص پر کہ ظلم کیا مجھ پر  
 پروردگار میری کر مجھ کو کہ ہوں مجھ کو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجھی بہت درنی والا تیری  
 اطاعت کرنی والا واسطی تیری فردوسی کرنی والا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنی والا ای  
 رب میری قبول کر توبہ میری اور نہ ہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھہ دلیل میری یعنی ایمان  
 یا جواب منکر نکیر کا اور سید ہی کر زبان میری یعنی سوا حق اور سچ بات کی زبان پر نہ کسی اور راہ دکھاؤں  
 اور نکال کہ میری سینہ کا نفل کے بہرہ جاردن فی اور ابن حبان عالم ابن ابی شیبہ فی ف مکر کہتی میں  
 اور اللہ تعالیٰ کی مکر سی مراد ہی پہنچا بلاؤں کا دشمنان دین پر ایسی جگہ سی کہ گمان نہ کہیں کذا ذکر الفخر اللہم  
 اغفر لنا وارحمنا وارزقنا وادخلنا الجنة وارجنا من النار واصلح لنا شأننا  
 کلاہ ۛ ۛ ۛ یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور راضی ہو مجھ سے یعنی توفیق دی اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا



وَمَا آتَاكَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَمْسِكْ إِلَيْهِ الْآيَاتِ ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يُبْدِي مَا يَشَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ ۚ

وَبَيْنَ مَخَاصِيكَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مِنَ الْبَقِيَّةِ مَا نَهَوْنَا بِهِ عَلَيْكَ مَخَاصِيكَ  
الَّذِي بَدَأَ اللَّهُ نَصِيبَ كَرَامَتِي لِيُثَرِّقَ سِي وَهْ جَزِيرٌ حَاطِلٌ مَهْوِي تَوَسَّبَ اَوْسُكَ دَرِيَانِ مَهْمَرِي اَوْرُدِ رِيَانِ  
مَنْ مَبُونِ اِنِي كَيْ بَنِي اَوْسِ دُرُكِي سَبَبِي سَبِي تَبْرِي گَنَاهُونِ سِي بَحِينِ اَوْ رَنْصِيبِ كَرِ عِلْكَ طَاعَتِ اِنِي سِي وَهْ جَزِيرٌ كَرِ  
بِهَوْنِ جَاوِي تَوَسَّبَ اَوْسُكَ بِهَشْتِ اِنِي مِينِ اَوْ رَنْصِيبِ كَرِ لَقِينِ سِي وَهْ جَزِيرٌ كَرِ اَسَانِ كَرِ سِي تَوَسَّبَ اَوْسُكَ بِهَشْتِ  
دُنْيَاكِ فِ مِينِ لَقِينِ ذَاتِ اَوْ رَصَفَاتِ اِنِي پَر اَوْ رَفْرَائِي مَهْوِي مَسْوَلِ مَقْبُولِ پَر اِيَادِي كَرِ سَخْتِيَانِ دُنْيَاكِ  
اَسَانِ مَهُونِ مَثَلَا جَسْكَو اَشْكِي رِزَاقِي كَالِ لَقِينِ مَهْوَا كَرِ فِكْرِ نَهْنِ كَرِ نِي كَا اَوْ رَهْ پَرِ اَوْسُكَ پَر اِيَادِي كَرِ  
فِكْرِي كَرِ عِلْكَ كَرِ مَصِيبَتِي اَخْرَجْتِ كِي اَشْدِ مِينِ بِيَا نَكِي مَصِيبَتِي نَا پَا يَدِ اَمِينِ اَوْسُكَو نِيَا نِ كِي مَصِيبَتِي اَسَانِ پَرِ حَاجَتِي

بِسْمِ الْإِسْلَامِ عَطَاكَ يَا أَمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ وَمَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا عَلَّمْنَا  
وَجَعَلْنَا الْوَارِثَ يَمْنَانًا أَوْ فَاؤُهُ مَنْذُوكَ بِمَكُوسَاتِهِ شَتَاؤُنْ بِهَارِي كَ أَوْنِيُونْ بِهَارِي  
أَوْ قُوتْ بِهَارِي كِي جَبْ تَلَكْ كَزَنْدَه رَكْ بِی تَوَكُّوْ كَر فَاؤُهُ مَنْذُوكَ وَارِثْ بِهَارِي فَ بَنِي بَاقِ  
رَكْ بِهَارِي وَ كَوَاوْنْ لَو كُونْ مِیْنْ كِ بَعْدْ مِیْرِی بِهَوْنِی بَاقِ رَكْ بِهَارِي وَ كَوَاخِرْ عَمْرِی بِتَلَكْ وَ جَعَلْنَا  
عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَابْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَيْنَا وَ لَا تَجْعَلْ مَقْصِدَ بَنَانِی دِیْنِنَا وَ لَا تَجْعَلْ الدُّنْيَا

اَلْکِبْرِیْمِثْنَا وَ لَا مَبْلَغَ عَلَیْنَا وَ لَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَ لَا تَسْلُطَ عَلَیْنَا مِنْ لَا یَرْحَمُنَا ۚ تَسْ  
مَسْ ۚ اور اگر کہہ کشی چاری اور جس شخص پر کہ ظلم کیا ہی نہیں یعنی ظالم ہی کسی بدلہ لینا اور کسی پر زیادتی نہ کر  
اور مدد کر سکو اور جس شخص پر کہ دشمنی کی ہے اس پر نہ مصیبت چاری دین چاری میں یعنی ایسی چیز میں نہ مبتلا  
کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ اگر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم چاری کے اور نہ نہایت

نسبت جاری کی اور نہ مسالہ کچھ اور سو کہ نہ رحم کرمی مہر پھل کے مہر ترمذی ساجی حاکم فی وقت دنیا کو نہایت  
 علم ہمارے کیا نگر یعنی تمام و کیا ل دنیا کی فکر اور تدبیر میں نہ رہیں بلکہ وہی تمام غم و فکر امور آخرت کی کذا ذکر الفخر و زوات  
 ہی مشکوٰۃ میں کہ کم ہی مہر بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں مجلس سے بیان ملک کہ پڑھیں مہر عا  
 واسطی یارون اپنی سیکے یعنی اکثر اوقات مجلس میں مہر پڑھتی تھی **اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَافْعَلْ**  
**لَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا**  
 یا اللہ زیادہ کچھ علم اور عمل اور نعمتیں اپنی اور نہ کم کر نعمتیں ہمیں اور بزرگ قدر رکھہ کچھ اور نہ سبک کر کچھ اور نہ  
 کچھ اور نہ برکت و دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر کچھ اور نہ پسند کر کچھ اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند  
 کر کچھ اور نہ راضی کر کچھ اور نہ راضی ہو ہمیں ساتھ عبادت کی اگرچہ کم ہو پھل کی مہر ترمذی ساجی  
**اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي** **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي**  
 بڑی نفس میری کس نفی کی مہر ترمذی ساجی **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي** **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي**  
**مَا اسْتَرْهَتْ وَمَا أَغْلَتْ وَمَا أَخْطَأَتْ وَمَا عَمِلَتْ وَمَا جَعَلَتْ مَسْ سَحَابًا**  
 بجا کچھ اور بڑی نفس میری کسی اور حکم کر میری لئے اور پہلائی کام میری کی یا اللہ بخش میری  
 لئی وہ گناہ کہ پوشیدہ و کئی مینی اور جو ظاہر کئی میں اور جو چوک کر کئی میں اور جو جا کچھ کئی  
 میں اور جو ناوانی کسی کئی میں نفی کی یہ حاکم ساجی ابن حبان میں نے **أَسْأَلَ اللَّهَ**  
**الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي**  
 اور آخرت میں نفی کے مہر ترمذی میں نے **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي**  
**وَتَرَكِ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ** **وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ**  
**لِقَاءَ مَنِّي فَتَقَرَّبْ مِنِّي** **وَأَسْأَلَكَ حَبْلَكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ**  
**وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرُبُ إِلَى حَبْلِكَ** **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُرْشِدِي وَاعِزِّي فِي مَوْتِي شَرِّ نَفْسِي**

تجسبی توفیق بسلامتوں کی کرنی کی اور چوڑی برائیوں کے اور دوستی محتاجوں کے یعنی میں اوندکو دوست کہوں  
 یا دو بھئی دوست کہیں اور یہ کہ بخشی تو محکوم اور رحم کری مجھ پر اور جب جا ہی تو ساتھ کسی قوم کی فتنہ پس مار مجھ  
 غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہوں تجسبی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھتا ہی تجھ کو اور مانگتا ہوں  
 اوس عمل کے کہ نزدیک کری طرف محبت تیری کے نقل کے یہ تہندی حاکم فی ف روت ہی شکوہ  
 کی باب المساعدين حاصل و مختصر اوسکا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فی محکوم فرمایا  
 تین بار کہ اسی محمد جس کی ثواب لیجانی میں فرشتے آپسین جبکہ تیری میں یعنی وہ کہتا میں لیجاؤں اور کہتا  
 میں لیجاؤں پھر بھی علم اوسکا دیا کہ مینے کفارات کی لئی جبکہ تیری میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی کیا میں وہ کھا  
 مینی قدم رکھنی طرف جماعات کی اور بیٹھا مسجدوں میں بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورے  
 وضو کا وقتوں سخت میں یعنی مثل سہرہ کی وغیرہ کی فرمایا پھر جس چیز کی لئی جبکہ تیری میں عرض کیا مینی دعا  
 لئی فرمایا وہ کیا میں کہا مینے کہا ہاں کہلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس خالمین کہ لوگ سوتی ہیں پھر  
 اللہ تعالیٰ فی فرمایا مانگ تو یہی دعا مانگی مینی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ اسی محمد  
 کی بعد یہ دعا پڑا کر اگر اوس روایت میں کہ یہ الفاظ بہت اسکی کم میں اور بعض لفظوں میں فرق ہے  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُلْغِي فِي حُبِّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ  
 أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ بِتَمَسُّسٍ يَا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسبی  
 تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھنی تجھ کو اور محبت اوس عمل کے کہ ہو چا دسی تجھ کو محبت تیری کو یا اللہ کہ  
 محبت اپنی بہت پیاری طرف میری محبت جان پیر کی دوسری راہل میرے کیسی اور تہندی یا کیسے نقل کی یہ تہندی حاکم فی  
 ف محبت تہندی ہانی کے دسی ہوئی ہی ایسی ہی تیری محبت دسی کہوں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی  
 یہ دعا دعاؤں داؤد علیہ السلام کیسی ہی کذا فی الشکوۃ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُ  
 لِحَبِّهِ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ قَلِّمًا ارْزُقْنِي مَا أَحْبَبْتَ فَأَجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا أَحْبَبْتَ يَا اللہ نسیب کر مجھ کو محبت اپنی اور

اوس شخص کے کہ نفع دی ہو محبت اوس کے تیرے پاس یا اس پر جس کی نصیب کی ہوئی ہو جو وہ چیز کہ دوست رکھتا  
 پس کہ اوس کو سب قوت میری کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہی خوف یعنی مال اور عاقبت وغیرہ کہ عطا  
 ہی اوس کو سب شکر اور طاعت کا کہ کھنچ کر دے اوس کو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں اللہ تعالیٰ  
 مَا زِدْتَنِي عَنِّي مِمَّا أَحَبَّ فَأَجْعَلُهُ قَرَأَانِي فِيمَا أَحَبَّ \* **ت** یا اسد اور وہ چیز کہ باز بھی ہوئی محبت  
 ندی اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہوں میں پس کہ اوس کو سب فراغت میری کی چاہ اوس چیز کی کہ دوست  
 رکھتا ہی تو نقل کے یہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جنہیں دی اسی اوس کو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کہ  
 کہ بغیر مانگی تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں اللہم متعني يسعني ولا يصبرني واجعل صلاتي  
 ربي والنصر لي على من يظلمني وخذ منه بئاري \* **ت** مس سر یا اللہ فائدہ مندر رکھنا  
 سماعت میری اور دنیا میں میری کی اور کر اور تلو وارث نجیب یعنی باقی آخر عمر تلک اور بدد و محک و اوپر  
 شخص کے کہ ظلم کرے بھراوری اوس سے کہیہ اور بدلہ میرا نقل کے یہ ترمذی حاکم ہزارنی یا مقلب القلوب ثبت  
 قلبي على دينك \* **ت** مس اص \* اسی چیز والی دلوں کی ثابت رکھ دل میرا دین اپنی نقل  
 کی یہ ترمذی ہاں حاکم احمد ابو علی اللہم اني استألك ايماناً لا يرتد ولا تعميلاً لا ينفد  
 ومرافقة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم في أعلى درجات الجنة جنة الخلد \* **ت** مس  
 مس \* یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی وہ ایمان کہ متغیر نہ ہو یعنی ثابت رہی ہو وہ نعمت کہ نہ فنا ہو  
 بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت بنی اپنی کے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بیچ بلند تر درجہ  
 بہشت کی کہ نام اوس کا جنة الخلد نقل کے میں ہاں اب جہان حاکم فی **ف** یہ یعنی ہمیں میں کہ اوکا  
 درجہ ملی بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ توفیق اچھی علوں کی ہو رفاقت اور خدمت گاری اوکی نصیب ہوا میں کہین  
 رب العالمین کذا ذکر المصنف اللہم اني استألك حجة في ايمان وإيماناً في حسن خلق  
 ومجاها تتبعه فلا حاق رحمة منك وعافية ومغفرة لا مثلك في مرضى \* **ت** مس یا



بگو سائہ زینت ایمان کی اور کجکوراہ دکھانی والی راہ پانی والی نفل کے یہ سناسی حاکم احمد طبرانی فی فضائل  
 ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق مجسبی اضی ہوں یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی میں حق بات کہوں  
 مثل عوام کی نہ ہوں کہ خفگی میں برا کہتی ہیں اور خوشی میں خوشا مکر تی ہیں اور ٹہنہنگ آنکھوں کی یعنی  
 لذت اون کی یا باقی رہنا اولاد کا بعد اسکی یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اولی یہ یہی مراد پہلا  
 دونوں جہان کے مراد ہیں اور راہ پانی والی یعنی حبسی اور ون کو اچھی راہ بنا دین آپ بھی اوس پر عمل  
 کریں ایسی نہ ہوں خود رافضیت و دیگر سیالضیت کذا ذکر الفخریح الکیا حضرت عمار صحابیؓ نماز پڑھائی  
 لیکن نماز میں اختصار کیا کسی نے کہا کہ تہمتی تحفیض کی نماز میں انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ پھر نہیں ہی کہ مینی اون  
 دعا پڑھی ہی کہ سننی مدنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پھر یہی دعا پڑھی اللہم بعلمک الشیب اخر تلک  
 کذا فی النساء اور شیخ عبدالحق رح فی لکھامی کہ ظاہر یہی کہ التعمیات کی بعد پڑھتی ہونگی اللہم انی انا  
 مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ  
 اَعْلَمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلْتَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَرَعُوْذُ  
 بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَادَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا  
 قَوْلِ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ خَيْرٍ  
 لِّیْ خَيْرًا وَّ قَدْ حَبَسَ مَدِیَا لِدَحْصِیْقِیْنِ مِّنْ مَّا لَکُمَا ہُوْنَ تَجَسَّیْ تَامَ ہِلَا یَا نِ اس جہانین اور اس  
 جو کچہ کہ جانا ہوں میں اولیٰ اور جو کچہ کہ نہیں جانا ہوں میں اور پناہ پکڑنا ہوں ساتھ تیری تمام برائیوں  
 اس جہان میں اور اس جہان میں جو کچہ کہ جانا ہوں میں اولیٰ اور جو کچہ کہ نہیں جانا ہوں یا اس تحقیق میں  
 تجہتہ سی پہلائی اوس خیر کی کہ مانگی تجہتہ تیری فی اور بنی تیری فی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی  
 اوس چیز کی کہ پناہ مانگی اوس سی ہندی تیری فی اور بنی تیری فی یا اس تحقیق میں مانگتا ہوں تجہتہ تیری اور  
 چیز کہ نزدیک کرے طرف اوسکی کلام ہو یا کلام اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری دونوں سی اور اس خیر کی کہ نزدیک

عَادِیْعُ عَبْدُكَ  
 اَعَادَ مِنْهُ  
 بِكَ عَبْدُكَ



کرے طرف اوسکی کلام ہو یا کلام اور مانگتا ہوں تجسی یہہ کرے تو ہر تقدیر میری لمی بہتر نقل کے یہاں بن جان  
 جان حاکم بنی وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ مُشْجَاةً مَسَّسَةً اور مانگتا ہوں بن  
 تجسی یہہ کہ جو کچھ حکم کیا توئی میری لئی کسی امر کی تو انجام اور سکا اچھا نقل کے یہہ حاکم بنی اَللّٰهُمَّ اَخِرْنَ عَاقِبَتَنَا  
 فِي الْاُمَمِ كُلِّهَا وَاِخِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ حَب مَسَّسَ یہہ اسد اچھا کر انجام ہمارا  
 کامون میں اور بچا ہمارے سوائے دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کے یہہ بن جان حاکم بنی اَللّٰهُمَّ حَفْظُنِي بِاَسْلَامٍ  
 قَائِمًا وَحَفْظُنِي بِاِسْلَامٍ قَاعِدًا وَحَفْظُنِي بِاِسْلَامٍ رَاقِدًا وَلَا تُنِمْتْ لِي عُدَّةً وَلَا  
 حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَرَّ اَنْتَ بِيْدِكَ مَسَّسَ حَب یہہ یا اسد نگاہ رکھ مجھ کو  
 ساتھ اسلام کی کبھی ہوئی اور نگاہ رکھ مجھ کو ساتھ اسلام کی کبھی ہوئی اور نگاہ رکھ مجھ کو ساتھ اسلام کی  
 اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کے خوش کر اور نہ حاسد کو یا اسد تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی یہہ ہمارے کھڑے  
 اوسکی بیچ ہاتھ تیری کی ہیں نقل کے یہہ حاکم بن جان اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَسْتَأْذِنُ  
 بِنَاصِيَّتِهِ وَاَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ يَدْرِكُ كُلَّهُ حَب یہہ یا اسد تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ہاتھ  
 ہر اسی اوس چیز کیسے تو پکڑتی والی بال پیشانی اوسکی کی نفی تیری قبضہ قدرت میں ہی اور مانگتا ہوں تجسی تمام  
 بہلایان جو کہ تیری ہاتھ میں ہیں نقل کی یہہ جان اَللّٰهُمَّ اَنَا اَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ وَرَحْمَتِكَ وَعِزِّكَ  
 وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةِ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مَسَّسَ طَب  
 یا اسد تحقیق ہم مانگتی ہیں تجسی اعمال کے وجہ کرین رحمت تیری کو اور لازم کرین بخشش تیری کو اور سکا  
 ہر گناہی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد پانی ساتھ بہشت کی اور نجات اگلی نقل کے یہہ حاکم طبرانی  
 اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دُنْيَا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً  
 مِنْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ طَب یہہ یا اسد چوڑا ہمارے لئے  
 کرے گناہ ہر گناہ تجسی تو اسکو اور نہ چوڑا کوئی فکر کر کہ دور کرے تو اسکو اور نہ کوئی قرض کر کہ ادا کرے تو اسکو

اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی ملے کہ رو کر ہی تو اس کو ایسی بہت رحم کرنی والی سب رحم  
 کرنی والوں سی نقل کے بہر طہرائی فی کبر میں اور کتاب الداعین اللہم اَعِنَّا عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ  
 عِبَادَتِكَ بِمَسْ آبیہ اسد و کرباری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر  
 اس طرح عبادت کریں گویا تجھ کو بہت ہی بہت نقل کے یہ حاکم احمد فی اللہم اَعِنِّي عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ  
 عِبَادَتِكَ بِمَسْ آبیہ اسد و کرباری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر  
 نقل کے یہ ہزار فی اللہم قِنِّی بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَخَلِّفْ عَلَيَّ اَهْلًا غَائِبَةً لِي بِمَسْ  
 مس آبیہ اسد قناعت دی مجھ کو سہا ہتہ اوچھری کی کہ نصیب کی توئی مجھ کو یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور برکت  
 دی میری لی اوس میں اور وظیفہ ہو ہر چیز میری کہ غائب ہی یعنی مال اہل میری حفاظت اپنی میں رہے نقل  
 یہ حاکم فی اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِيشَةً نَّظِيهَةً وَمِرَّةً سَرِيَّةً وَمَرْءًا عَظِيْمًا فَخِيْرًا وَلَا فَاضِحًا  
 مس آبیہ اسد تحقیق میں مانگا ہوں تجھ سے گناہ پاکیزہ اور مرزا اچھا یعنی با ایمان اور سپرہا کہ خوار نہ ہو یعنی دن  
 حشر کی اور ز فضیلت کرنی والا نقل کے یہ حاکم فی اللہم اِنِّیْ ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي بِرَحْمَتِكَ ضَعِيفٌ وَخَذْ  
 لِي الْخَيْرَ بِمَا صَيَّرْتَنِي وَاجْعَلْ لِي اِسْلَامًا مُنْتَهٰی رَحْمَتِيْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي وَ اِنِّیْ ذَلِيْلٌ  
 فَاعِزَّنِي وَ اِنِّیْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي بِمَسْ مس آبیہ اسد تحقیق میں ضعیف ہوں پس قوت دی مجھ کو  
 کرنی خوشی اپنی کے ناتوانی میری کو اور کہنہیج طرف بہلائی کے بال پشانی میری کی اور کہ رسالہ کو نہایت  
 رضا اور جمل مقصود میرا امور دنیا کو یا اللہ تحقیق میں ضعیف ہوں پس قوی کر مجھ کو اور تحقیق میں ذلیل ہوں  
 پس عزت دی مجھ کو اور تحقیق میں محتاج ہوں پس رزق دی مجھ کو نقل کے یہ حاکم ابن ابی شیبہ فی اللہم اَنْتَ  
 اَوَّلُ فَلَاشَيْءٌ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَاشَيْءٌ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَّاصِتَةٍ  
 بِبَيْدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلْسَلِ وَالْاَلْسَلِ عَلٰی اَيِّ الْقَرْوَةِ فَتَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلْسَلِ  
 وَالْمَغْرَمِ اللّٰهُمَّ قِنِّیْ مِنْ خَطَايَايَ کَمَا قَنَنْتَ النَّوْبَ اَبْیَضَ مِنَ الدَّسِ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ

خطایا ای گما بآ عدت بین المشرق والمغرب لهذا ماسأل محمد کریمه ط طس یا اسه تونی  
 پہلی تہا پس نہ تہی کوئی چیز پہلی تیری اور تونی آخری پس نہیں کوئی چیز چہی تیری اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ  
 تیری ہرزین کے چلنی والی سی کہ ان میانی اوسنکی کی تیری ہاتھ میں ہن یعنی تیری خستیا میں ہی اور پناہ  
 مانگتا ہوں میں ساتھ تیری گناہ سی اور کاہی سی اور عذاب قبر اور فتنہ قبر کی سی اور پناہ مانگتا ہوں  
 ساتھ تیری گناہ کے جگہ حاضر ہونی سی اور قرض سی یا اسد پاک کر محسوس گناہوں میری جی جی کہ  
 پاک کیا تونی کپڑا سفید سی یا اسد دور سی ال در میان میری اور در میان گناہوں میری جی جی کہ  
 دور سی کہ تونی در میان مشرق اور مغرب کی بہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی رب  
 سی یعنی یہی حضرت ن دعا ہی میں کھا نقل کے بہ طبرانی سے کبیر واسطین اللہم انی اسئلک خیر  
 المسئلة وخیر الدعاء وخیر النجاة وخیر العمل وخیر الثواب وخیر الحیوة وخیر الممات  
 وثبتنی وقفل موازینی وھن ایمان فی دفع دھجی وقبّل صلواتی واعف خطیبتی و  
 اسئلک الدرجات العلی من الجنة امین اللہم انی اسئلک فی الخیر وخواتمہ  
 وجہا معہ واولہ وآخوہ وطاہرہ وباطنہ والدرجات العلی من الجنة امین اللہم  
 انی اسئلک خیر ما انی وخیر ما افعل وخیر ما اعمل وخیر ما یظن وخیر ما ینظر والدرجات  
 العلی من الجنة امین اللہم انی اسئلک ان ترفع ذکرک فی وتضع ذکری وتصلح امری  
 وتطہر قلبی وتخص من فرجی وتستر قلبی وتغفر لی ذنبی واسئلک الدرجات العلی  
 من الجنة امین اللہم انی اسئلک ان تبارک لی فی سمعی و فی بصیری و فی سماعی و فی  
 خلطی و فی خلطی و فی اھلی و فی مخای و فی مائی و فی علی وقبّل حسناتی واسئلک الدرجات  
 العلی من الجنة امین مرس ط طس یا اسد تھتین ہن مانگتا ہوں تجہی بہترین سوال  
 یعنی خیرین سوال کے گئیں اور اچھی دعا اور اچھی مراد پائی اور اچھی عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھا

مرزا اور ثابت رکھو بلکہ یعنی اسلام پر اور عیسائی کر لو جہاں اعمال میری یعنی میزان اعمال میں اور ثابت ہو اور  
 رکھو ایمان میرا اور بلند کر دو جہاں میرا اور قبول کرنا میری اور بخشش گناہ میری اور مانگتا ہوں تجھی درجے  
 بلند بہشت کی قبول کرنا اور تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی میری پہلائی کے اور انتہائیں اوسکی اور پہلائی میں  
 جامع یعنی جو کہ دین و دنیا میں نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور دنیا  
 بلند بہشت کی قبول کرنا اور تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی پہلائی اوسچیز کی کہ لاتا ہوں میں یعنی عبادت میں اور  
 پہلائی اوسچیز کی کہ کرتا ہوں میں اعضا سی اور پہلائی اوسچیز کی کہ کرتا ہوں میں دل سی اور پہلائی اوسچیز  
 کہ پوشیدہ ہی یعنی مقدر ہی ہونا اوسکا آخر میں اور پہلائی اوسچیز کی کہ ظاہر ہی یعنی واقع ہوئی دنیا میں اور درجے  
 بلند بہشت کی قبول کرنا اور تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی میری کہ بلند کر دو میرا اور درجے میری تو جو بلند کرنا میری  
 اور اچھا کر دو تو حال میرا اور پاک کر دو دل میرا اور محفوظ رکھو میری تیرا قیمتی بدکار نیکی سی اور روشن کر دو  
 دل میرا اور تجھی تو میری لمبی گناہ میری اور مانگتا ہوں تجھی درجے بلند بہشت کی قبول کرنا اور تحقیق میں مانگتا  
 تجھی میری کہ برکت دے تو میری لئے سماعت میری اور بینائی میری اور روح میری میں اور طاہر میری میں  
 اور باطن میری میں اور اہل عیال میری میں اور روزگار میری میں اور میری میں اور عمل میری میں اور قبول کر  
 نیکیاں میری اور مانگتا ہوں تجھی درجے بلند بہشت کی قبول کر نقل کی میری حاکم فی اور طہرائی فی کبریا و  
 میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَمَ رَجُلٍ عَلٰی عِنْدِکَ کَیْسَ بْنَ رَافِعٍ عُمَرٰی ۝ وَ اَسْئَلُکَ بِہٖ اَسْمَکَ اَوَّلَ  
 فَرَاحٍ رَوْحِی اِنِّیْ بِغیرِ زَدِیکَ بَرَابَرِیْ میری کی اور تمام ہونی عمر میری کے نقل کی میری حاکم فی اور طہرائی  
 اوسط میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ خَطَايَايْ وَ عَمَلِيْ ۝ حَب ۝ نیا اسد بخش میری لمبی گناہ میری  
 اور جو کہ میری اور دانستہ گناہ میری نقل کے یہاں حبان نے یا مَنْ لَا تَزِلُّهُ الْعِيُوْنُ وَلَا تَحْمِلُهُ الْفِتْنُ  
 وَلَا يَصِفُهُ الرَّاٰصِفُوْنَ وَلَا تَغَيِّرُكَ الْحَوَادِثُ وَلَا يَحْشَى اللّٰهُ وَاِنَّ لَكَ مَثَاقِلَ الْجِبَالِ مَحْمُوْلًا  
 الْيَارَ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ دَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ الْكَلْبُ وَ اَمْرًا

عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا لَيْلٌ أَيْ مِنْهُ سَمَاءٌ وَسَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا بَحْرٌ هَافٍ  
 فَتَرَهُ وَلَا جَبَلٌ مَافِي وَغَيْرُهُ جَعَلَ خَيْرَ عَمْرِي آخِرُهُ وَخَيْرَ عَلِيٍّ خَوَاتِيمُهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمٌ  
 أَتَالَهُ فِيهِ طَسٌ ہای وہ شخص کہ نہیں دیکھ سکتیں اوسکو انہیں اور نہیں پہنچتی ہیں کہ نہ ذات  
 اور صفات اوسکی کو گمان اور نہیں تعریف کر سکتی اوسکی تعریف کرنی والی اور نہیں متغیر کرتی ہیں  
 حادثی اور نہیں ڈرتا ہی وہ گردشون زمانہ کی کسی جانب ہی وہ وزن پہاڑوں کی اور پانی دریاؤں کی اور  
 گنتی بوندیوں میں سے کی اور گنتی پتی درختوں کی اور گنتی اوس چیز کی کہ اندھیرا کیا ہی اوس پر رات فی اور روشن ہو جائے  
 اوس پر دن یعنی سب چیزیں دنیا کی اور نہیں چھپا سکتا اوس کی آسمان و زمیں ہر جہاں کو یعنی اوسکی  
 علم میں ہر حال سامنی موجود ہی اور نہ چھپا پاتی ہی ایک زمین اور نہ ہی زمین کو اور نہ دریا اوسچیز کو کہ گہرا اوسکی  
 ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندھا اوسکی ہی یعنی کائنات اور چشمی کہ اچھی عمر میری آخر عمر کو اور بہتر عمل میرا  
 عمل کو اور بہتر دنوں میری کا اوس دن کو کہ ملاقات کروں میں تجسی اوس میں نقل کے بہر طبرانی اور نظریں  
 يَا وَيَّاهُ اَلَا سَلَامٌ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ ط ہای ہر دگار اسلام کی اور مسلمانوں کے  
 ثابت رکھو چلو سلام پر یہاں تک کہ ملوں میں تجسی نقل کی بہر طبرانی فی اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْاِصْنٰ  
 بِاَلْقِصَاصِ وَبَرْدِ الْعِشِّ بَعْدَ الْمَوْتِ وَكَذٰلَہٗ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَالشُّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ  
 صَبْرٍ اَوْ مُضِیَّرٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ط طس ہای اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی باطنی مونا  
 ساتھ تقدیر کے اور ٹھہرتا ہوں زندگانی کے بند مرنی کی اور لذت نظر کے  
 طرف موہنے تیری یکے اور مشوق طرف ملنی تیری کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینی والی کے  
 اور نہ فتنہ گر اہی میں ڈالنے والی کے نقل کے بہر طبرانی نے کبیرہ واسط  
 مِنْ اَللّٰہِ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِیْ الْاُمُوْر كُلِّہَا  
 وَاجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَط

یا اللہ اچھا کر انجام دے سب کاموں میں اور بچا ہکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسے نقل کے یہ احمد و جبر  
 نِ مَنْ كَانَ ذَلِكَ دَعَايُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصِيبَهُ الْمَلَأَةُ طے جسکی بودی یہ دعا یعنی اللہ  
 احسن عاقبتا تو رہا ہی پہلی اسکی کہ پہنچی اور کھولا نقل کے یہ طبرانی فی ف یعنی جاس و عابد اوت  
 کرتا ہی آدم زیت محفوظ رہتا ہی اوس بلا سی کہ سب رسوائی دابین کی بلو اور کہا مصنف فی کہ جید  
 بزرگ قدر ہی لائن ہی کہ معلومت کجا دی اسپر تحقیق یہ محرب ہی کذا ذکر العلی اللہم انی استأثرت  
 غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ طے یا استحقین میں مانگتا ہوں تجھی نے پروائی اپنی ظل سی اور ہی پڑا  
 دوسٹوں اور بہائوں اور مددگاروں اپنی کی نقل کے یہ احمد طبرانی نے اللہ استأثرت انی استأثرت  
 عَيْشَتَهُ نَفْسَتَهُ وَهَيْئَتَهُ سَرِيَّةً وَمَرَدًا غَيْرَ مَحْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ طے یا استحقین میں مانگتا ہوں  
 تجھی زندگی پاکیزہ اور مرنا اچھا اور پہرنا کہ خوار نہ ہو اور نہ ضحیت کرنی والا نقل کی یہ طبرانی اللہم  
 اغْنِنِي وَارْحَمْنِي وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ طے یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر اور داخل کر مجھکو بہشت  
 میں نقل کے یہ طبرانی اللہم بارک لی فی دینی الذی ہو عِصْمَةٌ أَمْرِي وَفِي آخِرَتِي الَّتِي لِي  
 مَصِيرِي وَفِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا بَلَاءُ عَنِّي وَجَلَّ الْحَيَاةَ بِإِدَّتِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَأَجَلِ الْمَوْتِ  
 رَاحَةٍ لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ طے یا اللہ برکت دی میری لئی دین میری میں وہ جو ہی بچا و کام میری کا اور  
 میری میں کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہی اور دنیا میری میں کہ جسم میں سلیم میرا ہی یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت  
 میں اور کر زندگی کی کو سب زیادتی کا میری لئی ہر نیکی میں اور کر موت کو سب آرام کا میری لئی ہر  
 سی نقل کے یہ بزار فی اللہم اجعلنی مصلوہً او جعلنی شکوہً او جعلنی فی عِلِّيَّ صَعِيدًا  
 وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا طے یا اللہ مجھکو بہت صبر کرنی والا اور کر مجھکو بہت شکر کرنی والا اور کر  
 مجھکو سچ الکھون میری کی چہرہ یعنی باغ و درہ آوی اور سچ الکھون آدمیوں کی برائی یا ذلیل نہ ہوں نقل  
 یہ بزار فی اللہم انی استأثرت الطيبات وترك المشكرات وحُب المساكين وان شئت علي

وَأِنْ أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً أَنْ تُقِضَ نَفْسِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتَرٍ بِمَا يَدْعُو إِلَيْهِ تَحْقِيقَ مَا لَنَا  
ہوں تجھی پاکیزہ چیزیں یعنی رزق حلال یا اچھی عمل اور چوڑا ماری یا تون کا اور دوستی محتاجوں کے  
اور یہ کہ توفیق تو تیرے ہی تو مجھ کو اور اگر چاہی تو ساتھ بندوں اپنی کی فتنہ یعنی بلا اور تارنی چاہی  
اور نہ تو مانگتا ہوں یہ کہ اوٹھائی تو مجھ کو طرف اپنی غیر فتنہ زدہ یعنی پہلی اور تری لباسی مار نقل کی یہ نہ کہ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ طَسُبَاتُ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ  
میں مانگتا ہوں تجھی علم نفع دینے والا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دینی نقل کے  
یہ طہرائی کی کبر و اوسط میں اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ طَسُبَاتُ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ  
میں مانگتا ہوں تجھی علم نفع دینے والا اور عمل مقبول نقل کے یہ طہرائی اوسط میں اللَّهُمَّ صَنِّعْ فِي  
اِمْرَئِيًّا بَرَكَةً طَسُبَاتُ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ طَسُبَاتُ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ طَسُبَاتُ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ  
اوسکی جو چیز سب زینت کی ہی یعنی تروتازہ کر اور رکھ سب خاطر جمعی رہی والوں اوسکی کا یعنی فرماؤ  
پہنچ اوسکی تافضل اوسکی آرام پرین نقل کے یہ طہرائی اوسط میں اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّا كَلَّا  
أَفَلَا شَيْءٌ قَبْلَكَ وَالْآخِرُ فَلَا شَيْءَ تَعْبُدُكَ وَالْظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا  
شَيْءَ دُونَكَ أَنْ تُقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ مَصْنُوعٌ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ  
مانگتا ہوں تجھی وسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہی پس نہیں تہی کوئی چیز پہلی تیری اور تو آخر ہی پس نہیں کوئی چیز  
چھٹی تیری اور تو ظاہر ہی پس نہیں کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہی پس نہیں کوئی چیز نیچے تیری  
اور اگر ہی تو ہمسی قرض اور یہ کہ بی پروا کری تو مجھ کو مجاہدگی سے نقل کی یہاں ابی شعیبہ فی اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
اگر استد امری و اعوذُ بِكَ مِنْ بَشَرٍ تُقْضِي عَنِّي حَتْبٌ يَا اللَّهُ تَحْقِيقَ مَن رَانِئًا جَانِبًا ہوں تجھی  
کاموں کی کہ مناسب و بہتر ہوں میری لی اور پناہ کھاتا ہوں ساتھ تیری برائی نفس اپنی کسی نقل کے یہ  
ابن حبان اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَا اسْتَدِيرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تَقَبَّلْ

[illegible]



فَلَاكُ الْمَدْعُومِ جِلْمُكَ فَفَوَّكَ فَلَاكُ الْمُرْبُوطِ يَدُكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَاكُ الْمُدْرَسَةِ وَجْهَكَ  
أَكْرَمَ الرِّجْلِ وَجَاهَكَ أَعْظَمَ الْجَاوِ وَعَطَيْتَكَ أَفْضَلَ الْعَطِيَّةِ وَأَهْلًا هَا تَطَاعُ رَبَّنَا فَتُسْكَرُ  
وَتَقْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتُكْشِفُ الضُّرَّ وَتُشْفِي السَّقِيمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْصِلُ

التَّوْبَةَ لَا يَجْزِي بِأَكْلِكَ أَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مَدْحَكَ قَوْلٌ قَائِلٍ صَ مَوْصُفٍ پورا ہوا  
ہدایت تیر کا پس سید ہی راہ دکھائی تو نی پس تیری ہی اُمی تعریف ہی بڑی ہوئی بڑو باری تیری پس بخشش تو  
مذون کو پس تیری ہی اُمی تعریف ہی فراخ ہوا دست قدرت تیرا ساتھ انجام کی پس دیا تو فی ہر کسی کو پس تیری  
اُمی تعریف ہی اسی رب ہمارے ذات مقدس تیری بہت بزرگی ہی ذاتوں کی اور رب تیرا بہت بڑی ہی ربوں کا  
اور بخشش تیری افضل بخششوں کی ہی اور بہت گوارا او کی اطاعت کیا جاتا ہی تو ایسی رب ہمارے ہمیشہ خواہتا  
اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو ایسی رب ہمارے پس بخشش ہی اور قبول کرتا ہی تو دعا عاجز کی اور دور کرتا تو غیور  
اور شعا دیتا ہی ہمار کو اور بخشش ہی گناہ کو اور قبول کرتا ہی تو یہ اور نہیں بدل دیتا ہی نہ تیرے کا کوئی  
اور نہیں پہنچ سکتا تعریف تیری کو کھلا کسی کلام کرنی والی کا نقل کیے مگر ابو علی نے اور مرقا قالین

[illegible]

اَسْرَاطِ عِيَاذِ اللّٰهِ خَشْنِ مِیْرِ لَمِیْ گِیَاہِ کہ چوک کر گئی مِیْنِی اور وہ کہ قصداً کئی مِیْنِی اور وہ کہ پوشیدہ کہ مِیْنِی اور وہ کہ ظاہر کئی مِیْنِی اور وہ کہ نادانستہ کئی مِیْنِی اور وہ کہ دانستہ کئی مِیْنِی نقل کے یہ احمد زار طبرانی فی الَاہِم اَرْوَعُ النَّاذِرَاتِ بِمَا وَظَلَمْنَا وَهَمَّ لَنَا بَدَلًا مَا وَخَطَاةَا مَا وَعَجَّ بَا وَكُلَّ ذَلَالَتٍ عِنْدَ نَا بِمَا طَعِبَا عِيَاذِ اللّٰهِ خَشْنِ مِیْرِ لَمِیْ گِیَاہِ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیان ہمارے اور قصداً گِیَاہِ ہمارے اور چوک ہمارے اور دانستہ گِیَاہِ ہمارے اور نادانستہ گِیَاہِ ہمارے اور جو بدین نزدیکی ہمارے نقل کے یہ احمد زار طبرانی فی الَاہِم اَرْوَعُ النَّاذِرَاتِ بِمَا وَخَطَاةَا مَا وَعَجَّ بَا وَكُلَّ ذَلَالَتٍ عِنْدَ نَا بِمَا طَعِبَا عِيَاذِ اللّٰهِ خَشْنِ مِیْرِ لَمِیْ گِیَاہِ

هَزَنِي وَجِدِّي وَلَا تَحْمِلْنِي بَرَكَةً مَا عَظَمْتَنِي وَلَا تَقْنِنِي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي \* طَسَسَ يَا اللَّهُ سِرِّي  
 چونکہ میری اور دانستہ گناہ میری اور بیہودگیان میری اور قصدِ گناہ میری اور محروم نہ کر مجھ کو برکت اور چیز  
 کہ دی توئی مجھ کو اور نہ فقہتہ میں دال مجھ کو بیچ اور چیز کی کہ محروم کیا توئی مجھ کو یعنی نہ دینی کو سببِ فقہتہ نہ  
 کہ بی صبری وغیرہ کروں نقل کی یہ طبرانی فی اوسط میں **اللَّهُمَّ احْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خَلْقِي** \*  
 ص \* یا اسداچی کی توئی صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی یہ احمد ابو یعلیٰ فی رتبہ  
 وَاسْتَحْمَ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْخَالِقُ مَعِيَ \* اَص \* ابی ب میری بخش اور رحم کر اور کہہ مجھ کو راہِ سبستی  
 یعنی دین کی نقل کے یہ احمد ابو یعلیٰ نے **سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يَطْعَمْهُ**  
 خَيْرًا مِنْ الْعَافِيَةِ \* س \* وَحَبَّ مَسْ \* فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی مالک و اسحاق  
 بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہیں دیا گیا ہے بھی ایمان کی کوئی چیز بہتر عافیت سے یعنی بقہ  
 ایمان کے درجہ عافیت سے کہی نقل کے یہ ترمذی **سَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَحْمِ يُنْفَخُونَ فِيهِ** \*  
**شَيْئًا أَدْعُو اللَّهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَلَكْتُ أَيْ مَا تَحْتَجُّتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ**  
**عَلَيْهِ شَيْئًا اسْأَلُهُ رَبِّي عَنْهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عَمَّ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ \***  
 ط \* حضرت عباس روایت کرتی ہیں کہ عرض کیا میں اے رسول اللہ کی سکھاؤ مجھ کو کچھ تا دعا کروں میں  
 سنی ساتھ اسکی پس فرمایا مانگ پروردگار پس ہی عافیت پس یہ ہیں چند روزہ ہر حاضر و غائب  
 کی میں یا رسول اللہ سکھاؤ مجھ کو کچھ تا مانگوں میں **سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ** \*  
 اس سے عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ طبرانی فی یاعلم **أَكْثَرُ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ** \*  
 اسی چاہی میری بہت دعا کہ ساتھ عافیت کی نقل کے یہ طبرانی فی **مَا سَأَلَ اللَّهُ الْعِبَادَ شَيْئًا**  
**أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَقْضَى لَهُمْ مَوْجِبًا فِيهِمْ** \* ترجمہ مالک اسد تعالیٰ کسی بندہ کی کوئی چیز بہتر اس مانگی سے کہ  
 بخشش اسد انکو اور عافیت دی اور انکو نقل کی یہ بزار فی **يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْلَمُنِي دَعْوَةً أَدْعُو** \*

لِنَفْسِي قَالَ بَلَىٰ قَوْلِي اللَّهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ غُفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَذْهَبَ غَيْظَ قَلْبِي وَاجْزِنِي  
 مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا + عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فی بار رسول اللہ سکھا تی نہیں تم  
 مجھ کو ایسا نہ کرنا کہ دعا کروں میں ساتھ اس کی اپنی لئی فرمایا ہاں سکھا تا ہوں کہ ہاں ام سلمہ پروردگار نبی کی کشتہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں بخش میری لئی گناہ میری اور دور کر غصہ دل میری کا یعنی وہ خیرین کے غصہ دلائی  
 شل حسد وغیرہ کی دور کر اور بجا مجھ کو گمراہ کرنی والی فتون سے جب تلک زندہ رہی تو مجھ کو نقل کی پیچھے  
 لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ لَهْفِي وَجَحْتِي فَإِنَّ الْكَاذِبَ لَا يَقْنُ حُجَّتَهُ وَلَكِنْ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَهْفِي  
 حُجَّتَهُ إِلَّا يَمَانٍ عِنْدَ الْمَمَاتِ \* طے نہ کی ایک نم میں کا یا اللہ سبھا مجھ کو دلیل میری سلمیٰ کہ تختہ کی  
 بھی سبھا یا جا تا ہی دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نہ حجت نہ مانگی ولیکن کہی یا اللہ سبھا مجھ کو دلیل ایمان کے  
 یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرینک نقل کی بہ طہرانہ **فَضْلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ**

عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ \* یہ بیان ہی فضیلت درود و سلام بھیجی کا یہ خیر  
 اوپر بہتر درود اور سلام ہو وی ما جلس قوم مجلساً لم یذکروا اللہ فیہ وکم یصلوا علی انبیائہم  
 إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ حَبِ آدَتِ سَمِيرًا  
 نہ بیٹی کو کسی قوم کی مجلس میں کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوس میں اور نہ درود بھیجا نبی اپنی پر گھر کہ ہوگی مجلس انہیں  
 سب حسرت کی دن قیامت کی اور اگرچہ داخل ہو دیں بہشت میں واسطی ثواب کی نقل کے یہاں جہان  
 ابو داؤد و ترمذی ناسی حاکم فی الثواب متعلق حسرت کا ہی یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور  
 درود کا دیکھیں گے پشیمان ہوں گی کہ کاش کی عام عمر اپنی اس میں صرف کرتی خفنی روح فی لکھا ہی کہ ظاہر  
 حدیث میں یہ سبھا جا تا ہی کہ ہر شخص ال مجلس میں سے یہ دو وزن کام کر سی اگر ایک سی ہی فوت ہوگا  
 تو باعث حسرت کا سبکو ہوگا کرنا ایک کا اور ون کو کفایت نہیں کرتا اور ملا علی قاری رح فی لکھا  
 ہی کہ جو شخص نہ کر گیا اوسکو حسرت ہوگی سبکو نہیں ہوئی اکثر و اعلیٰ الصلوة یوم الجمعۃ فان صلوا



تمہاری اہلی یعنی سب زیادتی اجر اور بڑی مال اور پاکی گناہوں کا ہی نقل کیے یہ ابو یعلیٰ نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُو  
 عِنْدَةٍ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ بِتَحَبُّرٍ خَالِكٍ مِّنْ بَهْرِي نَاكِ اَوْ شَخْصٍ كَيْسِي خَوَارٍ اَوْ بِلَاكِ بَوَدِ  
 وہ کہ ذکر کیا جاؤں میں اس کی پاس پس نہ درود بھیجی مگر نقل کیے یہ ترمذی ابن جان بزار طبرانی فی  
 ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میں لیا جاویں ہر بار درود  
 بھیج کر علماء کی لکھا ہے کہ ایک بار واجب ہے اور ہر بار مستحب اور افضل ہے کذا ذکر الفخر ج ۱ من ذکر  
 عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ بِتَحَبُّرٍ صَحِيحٍ جِسْمِي بِسُورَةٍ لِّرَجُلٍ جَاوُنٍ مِّنْ بَسْ جَابِيٍّ کہ درود بھیجی مگر  
 نقل کیے یہ سنائیے اور طبرانی فی اوسط میں اور ابو یعلیٰ ابن سنی فی فَاِنَّهُ مِنْ صَلَّيْ عَلَيَّ وَاحِدَةً  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یہی ہے پس تحقیق جو کوئی درود بھیجی مگر ایک بار درود بھیجتا ہے اسے یعنی رحمت بھیجتا ہے  
 اوس پر جس نقل کی یہ ابن سنی فی من ذکر فی فَاِنَّهُ مِنْ صَلَّيْ عَلَيَّ بِتَحَبُّرٍ جَوْدِ کوئی یاد کری مجھ کو اور نام لی میرا  
 پس چاہیے کہ درود بھیجی مگر نقل کیے یہ ابو یعلیٰ نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَلْعَنُونَ فِي عَنِّ اُمَّتِي  
 مَن حَبَسَ عَنْ تَحْقِيقِ اللّٰهِ تَعَالٰی لِيُكْتَفَىٰ فَرَشَتِي مِّنْ زَمِينٍ بِرَبِّهِنِ وَالِی کہ پہنچاتی ہیں مجھ کو میری  
 طرف سے سلام نقل کیے یہ سنائیے ابن جان حاکم فی ف یعنی دور ہونی کا خیال نہ کریں اور لوجہ اور  
 دل سے غافل نہ ہوں کیونکہ جان سی مجرور و دو سلام بھیجتی ہیں بھیجنا ہی کذا ذکر الفخر ج ۱ اَلْقَبِيْتُ  
 جَبْرِئِلَ فَبَسَّرَنِي وَ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ  
 سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَتَجِدَتْ لِلّٰهِ سَكْرًا یہ مسند احمد تحقیق میں ملا جبریل سی پیش بخبری ہی مسکوا  
 کہا تحقیق پروردگار تیرا فرمانا ہے جو کوئی درود بھیجی مگر بخبر درود بھیجتا ہوں میں اوس پر اور جو کوئی سلام بھیجتی  
 سلام بھیجتا ہوں میں اوس پر جس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی اہلی نقل کیے یہ حاکم احمد فی یا رسول اللہ  
 اِنِّيْ جَعَلْتُ لَكَ صَلَواتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذَا لَيْلِيْ هَمَّكَ وَ لَيْفَ ذُنُوبِكَ الْحَدِيثُ بِتَحَبُّرٍ صَحِيحٍ  
 کیا اہلی میں کعب فی بار رسول اللہ تحقیق مینی کیا وہ صلی درود تمہارا کلی تمام وقت دعا و روائی کا فرمایا یا نبی

علیہ وسلم فی اب کفایت کی جائیگی ساری مہات دینی اور دنیاوی تیری اور برائو نیکی حاجتیں تیری اور سبھی  
جائیں گے تیرے نقل کے ساری حدیث ساتھ روایت تیرے منی حاکم احمد کے ف ساری حدیث یوں ہی کہانی  
کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بہت پہنچوں پس کس قدر مقرر کروں واسطی درود  
پہنکی کی اس وقت میں ہی کہ اپنی دعا کی لئی معین کیا ہی مینی فرمایا جس قدر چاہ درود میں صرف کرانی بن کعب نے  
عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت درود اپنی میں ہی اگلی درود میں صرف کروں فرمایا جس قدر چاہ لیکن اگر اس  
زیادہ کری بہتر ہی تیری لئی ہر عرض کیا آداب وقت درود میں صرف کروں فرمایا جس قدر چاہ لیکن زیادہ کرنا  
بہتر ہی تیری لئی ہر عرض کیا کہ دو تہائی کروں فرمایا جس قدر چاہ لیکن اگر دو تہائی ہی زیادہ کری بہتر ہوگا تیری  
جب اونہوں نے عرض کیا جَلْتُ لَكَ صَلَواتِي كُلَّهَا یعنی تمام وقت اپنی درود کا اگلی درود میں خرچ کرو گا فرمایا  
جیسی کہ مذکور ہی یہاں سبب یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و محبت کو اللہ تعالیٰ کی سپندیدہ چیز میں خرچ کرے  
اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرنا ہی اسکی سب مہات کو من کاں اللہ کاں اللہ لکھ  
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرنا ہی کذا فی السنکوة و شرح الفخر من صَلَواتِي عَلَیْ وَاحِدَةٍ صَلَواتِي عَلَیْهِ عَشْرًا ہر وقت اس  
طے جو کوئی درود بھیجے یا پکارے درود بھیجا ہے اس پر دس بار نقل کی یہ مسلم بود اور تیرے منی شایطانی فی جَاءَ صَلَواتِي عَلَیْهِ عَشْرًا ہر وقت اس  
وَ اَلْبَشَرُ فِي رَجْعِهِ فَقَالَ اِنَّهُ جَاءَ عَنِّي حَبِيبٌ يَسْئَلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ اَمَّا يَوْضِيكَ يَا حَبِيبُ اَلَمْ  
لَا يُصَلِّ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اَمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا اَوْ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اَمَّتِكَ  
اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا مِّنْ حَبِّ مَسْ مَقْصُوفِي يَشْرِبُ لَاسِي غَيْرِي صَلَواتِي عَلَیْهِ عَشْرًا مِّنْ اَمَّتِكَ  
اور خوشی معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارکہ اونکی پر پس فرمایا تحقیق اسی میری پاس حبرئیل پر کہا تحقیق بے تیرا فرمانا  
کیا نہیں خوش کرتی تجکو ای محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجھ پر کوئی امت تیری میں سہی مگر کہ درود بھیجوں میں  
اس پر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھ پر کوئی امت تیری میں سہی مگر کہ سلام بھیجوں میں اس پر دس بار نقل کی یہ شایطانی ابن  
حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارقطنی من صَلَواتِي عَلَیْ وَاحِدَةٍ صَلَواتِي عَلَیْهِ عَشْرًا صَلَواتِي عَلَیْهِ عَشْرًا



بیہوش بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دعا کر جو کہ چاہی تو میرا تمام کرد دعا کو سنا ہے درود بھیجی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کر کہ خوشی آئے  
 اوت سنا ہے کرم اپنی کی قبول کرتا ہے و دون درود کو کوئی اول آخر کی اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چودھوی اور چکر کہ در بیان اول و  
 کی ہفت یعنی بظہیر درود کی دعا پر قبول ہوتی آتش بخاں کا ہاشم خج عبداللہ بن ہر بڑی اولیا اور فضلاء شام میں ہیں اور  
 سید را میں انتقال انکا ہوا کذا ذکر الفجر اور فضیلتین درود شریف کی سہا ہی اسکی اور سہا آئی میں کہ قید ظہیر میں  
 اور انکا مشکل ہی مگر واسطی حصول سعادت کی چند روایات بیان ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل نصیب کر فرمائیے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی درود بھیجا ہی بخیر کیا عین یعنی لکھتا ہی کتاب میں ہمیشہ فرشتی بخشش مالکی  
 رہتی ہیں اسکی لئی جب تک کہ نام پرا اور کتاب میں رہتا ہی اور فرمایا کہ جس نے پڑھا قرآن اور حد کی سہا  
 کی اور درود بھیجا ہی صلی اللہ علیہ وسلم پرا اور استغفار کی رب اپنی سہا ہی تہن طلب کی اور سہا خیر کیا اسکی  
 اور درود شریف کی پڑھتی سہا محتاج کی دور ہوتی ہی آدمی سہا اور سہا بی پردا ہوتا ہی لوگوں سہا مابین سہا  
 اپنی باپ سہا روایت کرتی ہیں کہ کہا انہوں نے کہ ہتی ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنا کاہ آیا حضرت  
 ایک آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کنا اعل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالیٰ کی فرمایا سہا بات اور ادا  
 امانت عرض کیا اور سہا کچھ اور سہا فرمائی فرمایا نمازات کی اور صوم ہوا جبر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا میں نے  
 کچھ اور زیادہ فرمائی فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجا مجھ پر کہ وہ درود کہتا ہی فقر کو رویت ہی ابو ہریرہ  
 کہ اللہ کی فرشتی ہیں سیر کرنی والی جب گذرتی ہیں وہ ذکر کی حلقہ پرا پس میں ایک دوسری کہ کہتا ہی بیٹہ جابوہن  
 لو کہ دعا کرتی ہیں وہ فرشتی امین کہتی ہیں پس جب بہہ درود بھیجتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ ہی درود بھیجتی  
 انکی ساتھ بیان تک کہ فراغت پاتی ہیں پیر کہتا ہی بعضا اور انکا بعضی کو خوش وقتی ہو وی انکو کہہ پرتی میں یہاں  
 حال میں کہ بخشش گئی ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب نہوں جاؤ تو کہ پرا پس درود بھیجو پیرا  
 آجاسی گے و چہرہ اور مجرب ہی روایت کی حافظہ اسمعیل نے کہ بزرغیب میں سہا تہر سنا جید صحیح کی کہ  
 ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص تک کہ کھا انہوں نے جسکو ہو وی حاجت طرف اللہ تعالیٰ پس چاہی کہ روزہ رکھتی



اور جہلت اور جہدہ کو اور طہارت کر ہی یعنی غسل یا وضو کر ہی اور اول وقت حمد کی نماز کی الٰہی جاوی پس تصدیق کر ہی کہ  
یٰٰنِ اسدِ نام پر دہی کم ہو یا بہت پس جب پڑھ چکی پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اَنْتَ عَالِمُ الْغُیْبِ الشَّہَادَةُ تَوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ اَسْئَلُکَ بِاَسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَمَّا اَنْتَ اَلْقُدُّوسُ  
الَّذِیْ لَا تَاْخُذُ بِسَنَةٍ وَّلَا نَوْمٍ لَّکُمَا ثَ عَظَمَةُ السَّمٰوٰتِ وَاَلْاَرْضِ الَّذِیْ عِنْتَ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتِ لَہُ الْاَصْوَاتُ  
وَوَجَلَتِ السَّمٰوٰتُ وَرِجْسٌ اَنْ تَقْصَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ تَعْطِیْنِیْ حَاجَتِیْ وَہِیْ کَذٰلِکَ یَعْنِیْ لَفْظَ کَذٰ  
بکہ حاجت اپنی بیان کر ہی پس تختین قبول کجا بگی دعا او کی اِثنا اللہ تعالیٰ اور کہتی ہتی عبد اللہ کہ یہ دعا  
نا داؤن کو نہ کہنا اسلئے کہ دعا کر نیکی ساتھ اس کی گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اس ہتی کا  
ارادہ کرتی مجلس سے کہتی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ عَلٰی سَیِّدِنَا عَلٰی اَنْبِیَآئِہٖ اَوْر لکھا ہی بعضی علماء فی حدیثون سے استنباط  
کر کہ درود سبب زیادت فی نور کا ہی ہندی کے لئی پل صراط پر آور درود سبب ہی وسطی باقی کہ ہتی  
کی ہندی کی لئی تعزیت اچھی کو در میان آسمان و زمین والون کی کیونکہ درود بھیجی والا طالب اپنے  
اسکا کہ اپنی رسول پر تعریف کر ہی اور اگر اہم کر ہی اور نکاح پس جہاں جس عمل سے ہوتی ہی یعنی جیسے اعمال  
ہی بخیر الٰہی کہ اس کی تقریف باقی رہی اور اس طرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذاتِ مُصَلِّی کا اور اعلیٰ اور  
عمر اس کی کا اور درود سبب ہی پہنچنی رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دعا و محبت کا ساتھ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھ پر ہنی والی درود کی اور وہ سبب  
ہندی کی ہدایت کا اور حیات ہی دل او کی کی اور وہ سبب ہی واسطی عرض ہونی نام اس کی کی درود  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہی قدم حبیب کا پل صراط پر اور سبب گذرنی کا اور اس سے  
اور صلوة پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندگی طرف سے دعا ہی اور دعا و سوال بندگی رب اپنی سے دو طرح کی  
ایک یہ کہ حاجات اور درجات اپنی اللہ تعالیٰ سے مانگی اور دوسری یہ کہ شاکر ہی اس کی دوست پر  
تو نہیں شک ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھی گا اس کو اور رسول اس کا ہی دوست رکھی گا اسلئے کہ اپنی حاجت

نہ انگلی اور اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبوب چیز میں صرف کیا اور مقدم رکھا اپنی جوائے پر پس اگر کچھ فائدہ  
 درود کا نہ ہوتا مگر یہی ایسی محبت اللہ اور رسول کی تو اللہ کا فی تہا کہنا ہی مصنف حصص میں کا کہ فوائد درود بھیجی  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیست بار پڑھنا اور ثمرات الکی ان گنت ہیں دنیا اور آخرت میں خصوصاً تنگیوں اور ہمتوں  
 اور فکروں اور فضاہات میں اور دینی بار بار تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتوں کی جگہ میں بڑا  
 پس نہ نجات دی بلکہ درود بھیجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیہ المولف اور فرمایا  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی درود بھیجی محمد پس گو یا کہ از او کرتا ہی ایک بار درود اور فرمایا کہ وار درود  
 مجھ تو میں کہ نہیں پہچانوں گا میں ان کو مگر بسبب کثرت درود ان کی کے مجھ اور فرمایا کہ بڑا نجات پانی والا  
 تم میں کا دن قیامت کی پہلوں اور اسکی سی اور مواضع اسکی سی بہت بھیجی والا تمہارا ہو گیا مجھ درود  
 اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سی درود ہی کہ درود بھیجنا حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نالوہ کرتا ہی گناہوں کو پانی  
 تہندی سی لگ کو یعنی تہندی پانی جیسی لگ کو بھیجتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہوں کو نالوہ کرتا ہی کذا  
 فی الشفاء اور درود بھیجنا واجب ہی جب کہ ذکر کیا جاوی اور سنا جاوی نام مبارک آنحضرت صلی اللہ  
 وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی تھی کہ جو کوئی چاہی یہ کہ پوری ساتہ پالی پور سی کے  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی نو پر ہی اللہ صلی علی محمد و علی آلہ و صحابہ و اولادہ و ازواجہ و درود و اولادہ  
 و اصحابہ و انصارہ و شیاعہ و مجتہدہ و ائمہ و علینا معہم جمعین یا رحم الراحمین اور ایک بزرگ سی منقول  
 کہ انہوں فی امام شافعی سی بعد منکی جواب میں حال انکا پوچھا پس کہا انہوں فی کہ بخش و یا مجبور ہی  
 درود ہم کیا سبب ذکر کرنی میری کی اس درود کو ایک رسالہ کی اول میں کتابوں ایسی ہی اللہ صلی علی محمد  
 و علی آل محمد علیہ السلام ذکر کر و ذکرہ الکر و وصل علی محمد و علی آل محمد علیہ السلام غفل عن ذکرہ و ذکرہ الغافلون  
 ایک بزرگ سی منقول ہی کہ لوگ کشتی میں سوار ہوئی پس طلی ہوا تیر نو گمیر لیا انکو ہر طرف سی اور موج ماسی دیا  
 اور طوفان آیا پس سیرار ہوئی اور یقین کیا عرق کا اور موت کا پس اسی حالت میں تھی کہ ایک شخص فی اسکی

کہ کہہ سوتا تھا اور کہنے جا گیا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھائی ہیں اس کو سیدہ درود و اسطی وضع فتنہ  
 اور حصول نجات کی اور زمانی تین کہ سکھایا رون اپنی کو پس ٹپ من اس کو ہزار بار وہ شخص کہتا ہے کہ جب سیدہ  
 ہوا میں تو سکھایا مینی گوگون کو اور وہ پڑھنی لگی پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنی کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ  
 نجات پائی اور موجب تہیر گئی وہ یہی اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحابہ صلوٰۃ تخیینا بحسب  
 من جمیع الاسوال و الآفات و تقضی لنا یہا جمیع الحاجات و تطہیرنا یہا جمیع البیات و ترغیثنا  
 یہا عندک اعلی الدرجات و تبلیغنا یہا اقصى النایات من جمیع الخیرات فی احوال و بعد المات انک علی  
 کل شیء قذیر اور ایک بزرگ سی منقول ہے کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی سبب برکت اس کی ساتویں  
 جال چنان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں مشرف ہوا یہی اللہم صل علی محمد و آلہ ان تصل علی  
 اللہم صل علی محمد و آلہ اللہم صل علی محمد و آلہ اللہم صل علی ریح محمد فی الارواح و علی سید  
 فی الاجساد و علی قبرہ فی القبر کذا فی وطائف النبیین نام موی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کر کے  
 دارا کی کہتا ہے مصنف رح اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل  
 ابراہیم انک حمید مجید اللہم باریک علی محمد و علی آل محمد کما باریک علی ابراہیم و علی آل ابراہیم  
 انک حمید مجید محمد یا اللہ رحمت خاصہ بیچ اور محمد کی اولاد پر بعد از محمد کی جیسے رحمت پہنچی تھی ابراہیم  
 پر اور ابعد از ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اور حضرت محمد کی  
 اور اوپر ابعد از محمد کی جیسی برکت اوتاری تھی اور ابراہیم کی اور اوپر ابعد از ابراہیم کے  
 تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اللہم صل علیہ کما ذکرہ الذاکرون اللہم صل علیہ  
 کما غفل عن ذکرہ و النافلون و سلیم تسلیما کثیرا یا اللہ رحمت خاصہ بیچ اور پنی کی جسکے یاد  
 کرین اولکو یاد کرنی والی یا اللہ رحمت خاصہ بیچ اور پنی کیے جب کہ غفلت کرین ذکر اولکی سے غفلت کرین  
 مینی ہمیشہ رحمت بیچ اسلمی کہ کوئی نام نہ ذکر و ان اور غافلون ہی خالی نہیں اور سلام بیچ سلام پہنچا بہت اللہم

بِحَقِّهِ عِنْدَكَ تَهْنِئَةٌ عَنِ الْخَلْقِ مَا تَزَالُ بِحُجَّتِكَ لَا تَسْطِطُ عَلَيْهِ يَوْمَ لَا يُؤْتِيهِمْ فَتَقْدَحُ لَاحِلٌ بِحُجَّتِكَ مَا لَا  
 يُرْفَعُهُ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهُ سِوَاكَ اللَّهُ حَقِّقْ بِحَقِّ عَنَّا يَا كَرِيمُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَسَدَ جَبَلِ سَيْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ  
 عَلِيٍّ وَاسْلَمَ كَلِمَاتُ بِي نَزْدِيكَ تِيرِي دَوْرَكَ رُفْلُ سِي جَوَ كَيْهِ كَمَا دَوْرَ بَرِي دَوْنِ سِلَاطِ كَرَامَتِ اَوْنِ سِرِّ شَخْصِ كَرَمَتِهِ رَحِمَ  
 كَرَمِي دَوْنِ سِرِّ بَخْتِ اَوْنِ سِرِّ دَوْنِ حِرْ كَرَمِي دَوْرَكَ رُفْلُ سِي جَوَ كَيْهِ كَمَا دَوْرَ بَرِي دَوْنِ سِلَاطِ كَرَامَتِ اَوْنِ سِرِّ شَخْصِ كَرَمَتِهِ رَحِمَ  
 سَوَاتِيرِي يَا أَسَدَ دَوْرَكَ رُفْلُ سِي جَوَ كَيْهِ كَمَا دَوْرَ بَرِي دَوْنِ سِلَاطِ كَرَامَتِ اَوْنِ سِرِّ شَخْصِ كَرَمَتِهِ رَحِمَ  
 مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَزَنِيِّ لَطَفَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ فِي غَمِّهِ وَآخَذَ بِيَدِهِ فِي شِدَائِهِ فَرَفَعَتْ مِنْ تَرْجَمَتِهِ  
 هَذَا الْحَصْنِ الْحَبِينِ مِنْ كَلَمَتِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحَدِ لَيْلَةُ الظُّمْرِ  
 وَالْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْهَرَامِ سَنَةِ إِحْدَى وَبِئْسَ عَيْنٌ وَبِئْسَ مِائَتَةٌ مَدْرَسَتِي أَلْفِي أَشْأَتُنَا  
 بَرَأْسِ عَقَبَةِ الْكَلْبَانِ دَاخِلٌ فِي مَشْنِ الْحَرَمِ وَسِعَتْ حَمَاحَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْكَافَاتِ وَسَائِرُ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ  
 كَهَنَائِي صَنَفَ اسْتَبَابَ كَامُحَمَّدِينَ مُحَمَّدِينَ مُحَمَّدِينَ الْبُخْرِي مَهَبَانِي كَرَمِي اَللَّهُ تَعَالَى اَوْنِ سِرِّ غَزَبِ اَوْنِ سِرِّ اَوْنِ سِرِّ  
 بِحَقِّ خُفِي اَوْنِ سِرِّ فَرَغَتْ بِأَيْ مَنِي تَرْبِ اس صَحْنِ كَيْسِي كَرْتَبِ دِي كَيْسِي كَلَامِ سِرِّ دَوْرَ رُفْلُ سِي جَوَ كَيْهِ  
 دَسْلَمَ كَيْسِي دَوْنِ اَوْنِ سِرِّ بَعْدَ ظَهْرِ كَيْسِي بَايُوسُونِ بَعْرَعِي بَايُوسُونِ كَيْسِي سَنَاتِ سَوَاكِيَا نَوْنِ جَبَرِي مَقْدَمِي  
 بِحَقِّ اَوْنِ سِرِّ مَسْأَلِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي  
 بِحَقِّ اَوْنِ سِرِّ مَسْأَلِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي  
 فِي اَوْنِ سِرِّ مَسْأَلِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي  
 فِي مَشْنِ مَخْلَقَةِ بَلِّ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ مَشْنِ  
 جَهْدِ عَظِيمٍ مِنَ الْحَبَارِ وَالْمَيَاءِ مَقْطُوعَةٍ وَالْأَيْدِي إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالتَّضَرُّعِ مَرْثَدَةً وَقَدْ  
 أَحْرَقَ طَوَاهِرَ الْبَلَدِ وَنَهَبَ الْكُتُبَ وَكُلَّ أَحَدٍ خَائِفًا عَلَى نَفْسِهِ وَآهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَلَّ مِنْ دَوْنِ  
 وَسُوءِ أَعْمَالِهِ وَقَدْ حَسَّنَ بِمَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ هَذَا اِحْصَانِي وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ  
 حَكِيمٌ وَنِعْمَ الرَّكِيضُ سَيِّدُ الصِّفَةِ اَوْنِ سِرِّ مَسْأَلِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي كَيْسِي

ہیں ساتھ ہی ہون کی اور خلافت فریاد کرتی تھی یعنی جناب باری تعالیٰ میں اوپر دیواروں قلعہ کی اور لوگ چڑھ کر  
 اپنی سبب محاصرہ کرنے کی ظالموں کی اور پانی روکا گیا تھا یعنی قلعہ کی اندر آئی سی اور ہاتھ طرف اسد  
 کی ساتھ عاجزی کے اور ہٹی ہوئی تھی اور تحقیق جلا گیا تھا اگر دنو اس شہر کا اور لوٹا گیا تھا اکثر اسکا اور  
 ہر ایک ڈر رہتا تھا اور پرفنس اس کی اور گھر والوں اپنی بی اوسال اپنی کی دینی والا تھا گناہوں اپنی سی  
 سبب کا مومن اپنی سی اور تحقیق بناہ پکڑی تھی ہر ایک بقدر طاقت اپنی کی پس کیا مینی اس کتاب کو بناہ اپنی اور بنا  
 مینی کام انا اللہ تعالیٰ پر اور وہ کفایت ہی بچا اور اچھا سی کار ساز وقد اجرت از کلا دینی ابا الفتح  
 محمد اور ابابکر احمد و ابا القاسم علی و ابا الخیر محمد و فاطمہ و عائشہ و سلمیٰ و خدیجہ  
 بروایت عینی مسموعہ ما یجوز لی روایتہ و کذلک اجرت اہل عصرہ منی و الحمد للہ و حمدہ  
 و ثنایہ و آخر اوطاہیر ان باطن و صلواتہ علی سید الخلق محمد و آلہ و صحبہ و سلامہ و تحقیق  
 اجازت دی مینی اولاد اپنی کو مینی ابو الفتح محمد کو اور ابوبکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو  
 اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمیٰ اور خدیجہ کو روایت کرنی اسکی محبتی ساتھ تمام اوچیر کی کہ جائز ہی اسکی  
 روایت اوسکی اور سبط اجازت دی مینی اپنی وقت کی لوگوں کو اور سب تعریف اسہ کی کی لمی ہی ایک ہی اول  
 اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتیں اوسکی نازل ہو دیں اور سب وارضی کی کہ حضرت محمد بن اور اولاد و اولی اور  
 اصحاب و اولی پر اور سلام اور سب پالہم اغفر لہم و لکاتبہ و لمن قرأ فیہ و لمن  
 دعاہم بالخیر و لیسائر المسلمین و الحمد للہ و حمدہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آل محمد و سلم  
 حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولى نعم النصیب یا ابا الخیر اس کتاب کی مصنف کو اور لکھنے والے  
 اسکی کو اور کو کہ پڑھی میں اور کو کہ دعا کرتی اسی ساتھ خیر کی اور سب سلاموں کو اور سب تعریف خدا کی بگاہ کی اسی  
 اور رحمت بھی اللہ اور سب درجہ ایک کہ حضرت محمد بن اور اوپر تا بعد از وفات حضرت محمد کی اور سلام بھی اوپر  
 ہی ہو کہ اللہ اور اچھا کار ساز ہی اچھا مالک ہی اور اچھا بدو گار ہی لہذا الحمد تمام ہو ابیان

حصن جمیع کا اشرع ہوتا ہی خاتمہ الکتاب کہ مثل ہی حدیثوں خوش مضمون کو  
 لازم ہی ہر سیکو کہ مطالعہ انکا ہی جس قدر ہو سکی اپنی پر لازم کر ہی نفس پاک ہو دینی نجاست  
 گناہوں سی اور تاثیر عبادت کی بوجہ حسن حاصل ہو اب جانا چاہی کہ جہان سی حدیث شروع  
 ہوتی ہی اوپر خط پہنچ دیا سی معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب میں سر حدیث پر چل  
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلی حدیث کی یعنی یہ حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہی پس واسطی خوف و رازگی کی اوسکو ذکر نہیں کہ ایسی اور فقط متن حدیث پر کفایت  
 کیا یہ کتاب سی رفاق کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نعمان مغبون فیہم ما کثیر من الناس الصلحۃ و الفراعۃ الذنبا  
 و نعمین کہ ٹوٹی بین بن اومین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا  
 سجن المؤمن وجنۃ الکافر مجبت النار بالسموات و محبت الجنة  
 قیہ خانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا دھانکی گئی آگ ساتھ خواہشوں کی اور دھانکی گئی  
 بالکفارہ نفس عبد الدینا را عبد الدین ہم و عبد الحمیصۃ ان عطی  
 ساتھ شقوت ہلاک ہو دوی بندہ دنیا کا اور بندہ ہم اور بندہ لباس کا اگر دیا جاویں تو  
 و ان لم یعط سخط لعن و انگس و اذ اشیک فلا انتقش طوبی  
 اور اگر نہ دیا جاویں نا خوش ہو دوی ہلاک ہو دوی اور اگر نہ دوی اوجیب کا نا چنی پس نہ نکالا جاویں خوش حالی  
 لعبد اخذ بعنان فرسیہ فی سبیل اللہ اشعت رأسہ مغبرۃ قد ما  
 واسطی اور نہ ہی کہ کمر لیا باگ گھوڑی اپنی اسکی راہ میں پر گندہ میں بال مرا و سکی غبار آلودہ میں دین  
 ان کان فی الحر اسۃ کان فی الحر اسۃ و ان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ  
 اگر کوئی اگلی فروج میں ہنکا رہتا ہی اگلی فروج میں اور اگر مواکم چھی کی فوج میں ہی کار تباہی چھی کی فوج میں

خاتمہ  
 کہ دین کی کتابوں میں  
 سیکو کہ مطالعہ انکا ہی  
 گناہوں سی اور تاثیر  
 ہوتی ہی اوپر خط پہنچ  
 قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہی مثل پہلی  
 یعنی یہ حدیث فرمائی  
 رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہی پس  
 واسطی خوف و رازگی  
 کی اوسکو ذکر نہیں  
 کہ ایسی اور فقط  
 متن حدیث پر کفایت  
 کیا یہ کتاب سی  
 رفاق کا قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم  
 نعمان مغبون فیہم  
 ما کثیر من الناس  
 الصلحۃ و الفراعۃ  
 الذنبا  
 و نعمین کہ ٹوٹی  
 بین بن اومین بہت  
 لوگ صحت اور فراغت  
 ہی دنیا  
 سجن المؤمن وجنۃ  
 الکافر مجبت النار  
 بالسموات و محبت  
 الجنة  
 قیہ خانہ مومن کا  
 ہی اور باغ کافر کا  
 دھانکی گئی آگ  
 ساتھ خواہشوں کی  
 اور دھانکی گئی  
 بالکفارہ نفس عبد  
 الدینا را عبد الدین  
 ہم و عبد الحمیصۃ  
 ان عطی  
 ساتھ شقوت ہلاک  
 ہو دوی بندہ دنیا کا  
 اور بندہ ہم اور  
 بندہ لباس کا اگر  
 دیا جاویں تو  
 و ان لم یعط سخط  
 لعن و انگس و اذ  
 اشیک فلا انتقش  
 طوبی  
 اور اگر نہ دیا جاویں  
 نا خوش ہو دوی  
 ہلاک ہو دوی اور  
 اگر نہ دوی اوجیب  
 کا نا چنی پس نہ  
 نکالا جاویں خوش  
 حالی  
 لعبد اخذ بعنان  
 فرسیہ فی سبیل  
 اللہ اشعت رأسہ  
 مغبرۃ قد ما  
 واسطی اور نہ ہی  
 کہ کمر لیا باگ  
 گھوڑی اپنی اسکی  
 راہ میں پر گندہ  
 میں بال مرا و سکی  
 غبار آلودہ میں  
 دین  
 ان کان فی الحر  
 اسۃ کان فی الحر  
 اسۃ و ان کان فی  
 الساقۃ کان فی  
 الساقۃ  
 اگر کوئی اگلی  
 فروج میں ہنکا  
 رہتا ہی اگلی  
 فروج میں اور  
 اگر مواکم چھی  
 کی فوج میں ہی  
 کار تباہی چھی  
 کی فوج میں

اَلَيْكُم مَّالٌ وَارْثَةٌ اَحَدُ الْبَيْنِ مِمَّنْ مَالُهُ قَالُوا اَيْلَ رَسُولِ اللّٰهِ مَا مِثْلُ  
کون تمہیں کاغی کر مال و وارث اور کیا کہتے ہیں اس میں سے مال اہل نبی سے

أَحَدٌ إِلَّا مَالَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَكَ  
 کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہے طرف او کی مال و وارث اپنی <sup>میں</sup> پس تحقیق مال اور سکا وہی  
 مَا قَدَّمَ وَمَالٍ وَارِثِهِ مَا آخَرَ ۖ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ  
 جو آگے پہنچا اور مال و وارث او کی کا وہی <sup>میں</sup> چھوڑا نہیں ہی تو نگری کثرت سبب  
 وَلِلَّذِينَ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ ۖ عَنْ آيَةِ هَرِيرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 و لیکن تو نگری تو نگری نفس کے ہی و روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ اگر دنیا یا رسول خدا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْمَلُ بِطَاعَتِ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ کون لیتا ہی مجھ سے بہتے بائیں پس عمل کوئی  
 أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِطَاعَتِي قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي  
 اور کہا وہی منکر کہ عمل کرے اور پھر عرض کی مینی میں لوگ اسی رسول اللہ کے پس پراختیائی ہائے  
 فَقَدْ خَسَفَ فَتَالَ النَّبِيُّ الْحَارِمُ تَكُنْ عَبْدَ النَّاسِ وَالْأَرْضِ  
 پس گنیں بائیں پس یا نبی حرام چیزوں ہو گیا تو بہت عالم گوں کا اور راضی ہو  
 مِمَّا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَخِينِ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ  
 ساتھ اوس چیز کی کثرت میں ہی تیری ہو گیا بہت تو نگروں کا اور احسان کر طرف مہار اپنی کی ہو گیا  
 مُؤْمِنًا وَ أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا أَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تَكْذِبْ  
 مومن اور دوست رکھو واسطی لوگوں کے وہ چیز کہ دوست رکھی تو نفس اپنی کی ہو گیا مسلمان اور نہ بہت  
 الْفُحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضُّحَاكِ تَمِيتُ الْقَلْبَ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
 نہیں پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہے دل کو تحقیق اسد نماز مارتا ہے  
 ابْنُ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي ۖ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ أَسَدُ فَقْرِكَ  
 ای آدم کی فانی جو میرے عبادت کی لئے بہرہ و نفاست میری پر دستہ کی اور مہر کو نگروں کا ہو گیا

دل  
 پلینے فاعلت بالکمال علم کے اور عمل کے اس سبب



وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَكُنْ بِمَقْرَبٍ مِّنْكَ \* ذِكْرُكَ  
 اور اگر نہ کرے گا تو یقینی نہ فایز ہو گا بہرہ نگاہ تیرا شغلی اور نہ مذکور نگاہ تاجی تیری ذکر کیا گیا اللہ  
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذِكْرِ الْخَيْرِ  
 نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عبادت کی اور ذکر کیا گیا  
 بِرِيعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدِرُ بِالرِّعَةِ يَعْنِي  
 ساتھ ریع کی بس مایوسی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برابر کرو عبادت کو ساتھ ریع کے برابر کرتی ہے  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يُعِظُهُ اغْتَنِمْ  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ایک شخص کی اوجھال میں کہ نصیحت کرتی ہے  
 قَبْلَ خَمْسِ شَبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ  
 پہلی بچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑھاپی اپنی کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور نوکری اپنی کو  
 قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغِكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ \* مَا  
 پہلی محتاجی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنی کے اور زندگے اپنی کو پہلی موت اپنی کے نہیں  
 يَنْتَظِرُ أَحَدٌ كَرَامًا إِلَّا غَنًى مَّطْفِئًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ  
 انتظار کرتا ایک کرامت میں کا مگر نوکری گمراہ کرنا والا یا محتاجی بھلائی والا یا بیماری مٹا دینے والا یا  
 هَرَمًا مُفْسِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَالدَّجَالُ شَرُّ غَائِبٍ يَنْتَظِرُ  
 بڑھاپی سخت کا یا موت ناگهان آنی والا یا دجال بس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جائے  
 أَوْ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ آدُهُى وَأَمْرٌ \* أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ  
 یا انتظار کرنا ہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ و آکاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہے  
 مَلْعُونَةٌ مَّا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَاوَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ \* كَمَا  
 لعنت کی گئی وہ چیز کہ اس میں مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کر دے ذکر اللہ کی اور عالم یا متعلم

الدُّنْيَا تَقْدِرُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَّا سَقَىٰ كَافِرًا مِنْهَا شَرِبَةً  
 دُنیا نزدیک اسکی برابر پرش کے تونہ بلاتا کافر کو اوس کی گیش  
 مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاَهُ أَضْرَبَ بِأَخْرَجِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضْرَبَ بِدُنْيَاَهُ فَاشْرَأْ مَا يَنْفَعُكَ  
 جو کوی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو  
 عَلَىٰ مَا يَنْفَعُ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْسِرَ وَلَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ رَهْمَهُمْ مَا زَيْبَانِ جَائِعَانِ  
 اور پرفانی کی یعنی دنیا کی لعنت کیا گیا ہی ہندہ دنیا کا اور لعنت کیا گیا ہی ہندہ ہم کا نہیں ہیں دو مہرے ہوں گی  
 فِي غَنَمٍ بِأَسَدٍ لَهَا مِنْ حَرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ  
 ریوڑ میں تباہی کنی دلی زیادہ دھکی حرص آدمی سی اور پاں اور شرف کی دھکی دین کی تباہی کنی  
 الصَّيْعَةُ تَرْتَعِبُوا فِي الدُّنْيَا مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أَجْرًا فَيُنْصَا  
 باغ اور کہتی پس رغبت کرو گی دنیا میں نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر ثوابے پایا  
 إِلَّا نَفَقَتُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مگر خرچ کرنا اوس کا بچ اس میں ہی کہی نکالی بنانی بنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 خَرَجَ يَوْمَئِذٍ مَعَهُ فَرَأَى قَبَّةً مَشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ  
 غلی ایک دن ہم ساتھ اونیکی جہی پر دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا یہی پہنچی کہیں بنا یا عرض کیا  
 أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي  
 اصحاب اونیکی کی کہیہ دھکی فلانی شخص کی ہی انصار میں ہی پس جب پہنچی حضرت اور رکھا اس  
 نَفْسِهِ حَتَّىٰ لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا قَسَمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ  
 اپنی دل میں میان تنگ کر جب آیا نانی والا اوس کا پس سلام کیا حضرت پرچ لوگوں کے پس مہرہ پہنچا حضرت کی  
 صَنَعَ ذَلِكَ مَرَّارًا حَتَّىٰ عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْمَاءُ أَضْعَفُهُ  
 کیا اوس کی پہونچی بار میان تنگ کر پہنچا اوس شخص کی غصہ پہنچی حضرت کی اور اعراض اوس

دُنیا نزدیک اسکی برابر پرش کے تونہ بلاتا کافر کو اوس کی گیش  
 جو کوی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو  
 اور پرفانی کی یعنی دنیا کی لعنت کیا گیا ہی ہندہ دنیا کا اور لعنت کیا گیا ہی ہندہ ہم کا نہیں ہیں دو مہرے ہوں گی  
 ریوڑ میں تباہی کنی دلی زیادہ دھکی حرص آدمی سی اور پاں اور شرف کی دھکی دین کی تباہی کنی  
 باغ اور کہتی پس رغبت کرو گی دنیا میں نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر ثوابے پایا  
 مگر خرچ کرنا اوس کا بچ اس میں ہی کہی نکالی بنانی بنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 غلی ایک دن ہم ساتھ اونیکی جہی پر دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا یہی پہنچی کہیں بنا یا عرض کیا  
 اصحاب اونیکی کی کہیہ دھکی فلانی شخص کی ہی انصار میں ہی پس جب پہنچی حضرت اور رکھا اس  
 اپنی دل میں میان تنگ کر جب آیا نانی والا اوس کا پس سلام کیا حضرت پرچ لوگوں کے پس مہرہ پہنچا حضرت کی  
 کیا اوس کی پہونچی بار میان تنگ کر پہنچا اوس شخص کی غصہ پہنچی حضرت کی اور اعراض اوس





وَإِذْ أَسْبَغْتَ خَدَّكَ وَشَكَوْتَكَ \* مِمَّنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمْتًا فِي سِرِّهِ مَعَا فَا  
اوپ سیر یون بن حمد کردن تیری اور شکر کردن تیرا جو کوئی صبح گری تم میں با من جان اپنی میں با غایت  
فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوَّتٌ يَوْمِيهِ فَكَأَنَّمَا حِزْتُ لَهُ الدُّنْيَا بَحْدًا فَبِئْسَ  
بن اپنی میں نزدیک او کی قوت ایک دن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی او کی ہی دنیا تمام  
مَامَلَأَ أَدَمِي عَاءَ شَرٍّ أَمِنْ بَطْنٍ يَحْسِبُ ابْنَ آدَمَ أَكَلَاتُ يَقْنِنُ فِي  
نہ میرا آدمی نے کوئی برتن برائی سی کھات ہیں ابن آدم کو کتنی بڑا کر سید کہیں بڑا  
فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَتَلْتُ طَعَامٌ وَتَلْتُ شَرَابٌ وَتَلْتُ لِنَفْسِي \*  
پس اگر بہ ضرورت بہرہا پس تہا ہی کہی کہانی کی لی اور تہا ہی پانی کی لی اور تہا ہی دم آنے کی لی  
سَمِعَ رَجُلًا يَجْسَأُ فَقَالَ قَصْرٌ مِنْ جَنَاءِ لَكَ فَإِنْ أَطْوَلَ النَّاسُ حُجَا  
سنا آنحضرت فی ایک شخص کہ ڈکا لیتی ہوئی پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی واپس تحقیق بہت لوگوں کا بہرہ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا \* إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً  
دن قیامت کی بہت پیٹ بہرہ والے اور ان کا ہوگا دنیا میں تحقیق واسطی ہر امت فتنہ ہی  
وَفِتْنَةُ اسْتِئْثَالِ الْمَالِ \* يَجَاعُ بَابُ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَدِجٌ  
اور فتنہ امت میری مالی لایا جاوے گا ابن آدم دن قیامت کی گویا کہ وہ بکر کا بچہ بچہ  
فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَعْتَمَرْتُ  
پس کھڑا کیا جاوے گا اگلی اسٹاپ کی پس فرمایا کہ او کو دیا مینہی تجھ کو مال اور مالک کیا تہا مینہی تجھ کو اور  
عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ الْكُشَّ  
مینہی تجہر پس کیا کیا تو فی پس کہی گا ہی رب میرے جمع کیا مینہی او کو اور بڑا یا مینہی او کو اور چور اپنی مینہی  
مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلَّهُ فَيَقُولُ لَهُ أَرَنْيَ مَا قَدَّمْتُ فَيَقُولُ  
اوس چیز کا کہ تہا پس میرے تجھ کو لاؤں میں تیری پس تمام وہ پس فرمایا کہ او کو دے کہ تجھ کو جو اگی پہنچا تو نے پس کہیگا





اخذ به قال وما ذلك قال سمعته يقول انما يلفظك من جميع المال خادم  
عمل کیا سنی اور کیا معاویہ اور کیا بی وہ کہا میں نے حضرت کو فرمایا کہ تو اسے کہیں کہ لاف نہ کرنا یہی حکم جو میرے مال سے تمام  
و مرکب فی سبیل اللہ وانی ارا فی قد جمعت عن ام الدرداء  
اور سوار سی بیج راہ اس کے یعنی جہاد کی لہجہ اور تحقیق میں گمان کیا ہوں یہی کہ کہ شخص جمع کیا یہی یعنی بہت مال رہا ہو  
قالت قلت لانی الدرداء آء مالک لا تطلب لما یطلب فلا

کہا اوسنی کہ کہانی ابی در و اسی کی ہے تجھ کو کہیں مانگا تو حضرت جی کیسی مانگتا ہے ظاہر  
 فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ اَمَّا  
 پس کہا اوسنی کہ اہل سنہ نگاہیں کہ سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہاں ہی تھی اہل سنہ

عَقَبَهُ كَوْدًا لَا يَجُودُهَا الْمُنْقِلُونَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُنْجِفَ لِيْلِكَ

کہا اسی سختی و کٹھن کے لئے کہ دوست بوجھل نہیں دوست رکھتا ہوں میں یہ کہہ کر صاحبزادین میں سے ایک

العقبة هل من أحد يمشي على الماء إلا أسلت قدمه

بہاؤی کے لئی کیا ہی کوئے کہ جہلی باغی برہنہ تر ہوئے قدموں آہی ہے

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنْ

مرض کیا صحابہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسی ہے دنیا دار نہیں سالم رہتا

الذَّنْبِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلًّا لَا اسْتِعْظَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَ

تاکا چون فل جو کوئی طلب کری دینا حلال و جب یہ بچپن کے لیے سوال ہے

سَمِعْنَا عَلَى أَمْرِهِ وَنَعُظُ عَلَى جَارِهِ هِيَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بھڑکری لڑنے کی بجائے اپنی بر اور میرانی لڑنے کی بجائے اپنی برتو ملی گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

وَجَاءَهُ مِنَ الصُّبْحِ إِلَيْهِ الْمَدِينُ وَمِنْ طَلَبِ الْإِسْحَاقِ  
سُحُفٌ خَالِيَةٌ كَمَا نَهَى وَكَأَنَّهَا مَدِينَةٌ خَالِيَةٌ وَجَاءَهُ



مَكَاشًا مَفْخَرًا مَرَّاسِيًا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ  
 مَا لِي بِهِ جَمْعُ كَرْنِي وَالْإِبْرَاهِيمُ كَرْنِي يَا كَرْنِيكَ اللَّهُ تَعَالَى سَلَى سَحَابِ بْنِ كَرْنِي وَهُوَ غَضَبَانُ دُنْيَا كَرْنِي  
 وَمَالٌ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا تَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ الْخَيْرُ جَمَاعُ الْأَرْثَمِ وَالنَّسَاءِ  
 كَرْنِي كَرْنِي لِي الْخَيْرُ بَيْنَ الْأَرْثَمِ وَالنَّسَاءِ الْخَيْرُ بَيْنَ الْأَرْثَمِ وَالنَّسَاءِ الْخَيْرُ بَيْنَ الْأَرْثَمِ وَالنَّسَاءِ  
 حَبَابُ الشَّيْطَانِ وَحَبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَاسْمِعْنِي يَقُولُ  
 بَابُ شَيْطَانِ كَرْنِي أَوْ حَبُّ دُنْيَا كَرْنِي سَرَّ بَرِّ كَرْنِي سَرَّ بَرِّ كَرْنِي سَرَّ بَرِّ كَرْنِي  
 أَخْبَرُوا النَّسَاءَ حَيْثُ أَخْرَجَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخْرَجَهُنَّ  
 بِيَخْبِي وَالدُّعْوَى رَوْنُ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي  
 عَلَى الْأَمْتِ الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَسُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ  
 أَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا مَرْحَلَةٌ ذَاهِبَةٌ  
 اِي بِرْدَارِ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي  
 وَهَذِهِ الْآخِرَةُ مَرْحَلَةٌ قَادِمَةٌ وَكُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَبْعَانِ  
 اِي بِرْدَارِ كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي  
 فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ فِي  
 دَارِ الْعَمَلِ وَالْحِسَابِ وَأَنْتُمْ عِدَّةُ فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَالْعَمَلِ  
 كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي كَرْنِي

## خاتمه الطبع

بعد حمد قدیمی که حدیث هر حادث را درین عالم حدیث از منضیق سهو حدیث سن برقرار میجو  
 هر طبع من میرساند و تحت کرمی که شرح متن انعام تا مش خاص و عام را درین خرابه پرشده و شور و مدح  
 بوم انشور متخص حصین عافیت می گرداند نیز هر غافل با هر طاهر و با هر باد که ادنی ترین نمونه ذکر  
 نبی خیر المکرین حصین واقع گردیده سبحان الله از هر سطرش هزار هزار فوائد کثیره و بجا عوائد  
 و غیره سرتیج کشیده شامم و درود و عاشر شبام هر کسی که جاگزیده بهایش را منوجه در پای  
 قبول گردانید ه مگر عوام از ادوار اک خاصه او عیبه لا جواب و دیگر ثوابش بسبب عدم موقوف و نقد  
 موافق حرمان و از عدم تیسیر نفع ظفر جلیل شرحش بر زبان اردو تالیف شریف عمده المحدثین  
 محمد قطب الدین مطبوعه شاهجهان آباد و کسبانی آنها بر زبان حال هر کس طالب و خواهان این لطیف  
 او امر شرع بنی آخر الزمان را قلم آتم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان مدح الله و تحسین  
 ایمنان در بیت اسطوت لکهنو محمدا محمود و دیگر زبیر اکبری در ولز به تبارج بسم ربیع الآخر شانه  
 الف و یاقین زائد علی السنین من هجرة البني خیر الوری آن کتاب مستغنی عن الجواب راجع حید اوراق  
 خاتمه بحیثه جناب شارح مدح و امث فیوضه در احادیث صحیح که ورد من شمرنی رعتی من خرفات  
 و نبوی است و در مطبع خود معروف بمصطغانی بصحت و صفای نرب الطبع داد و نشاء الله العزیز  
 بروقت حصول فرصت انشاء الله للمنافع شاه خاتمه فیوضه را علحد و متالی بحکیم طبع خواهد نمود و حق سبحا  
 جل شاه جلله ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کار پردازان این مطبع مطبوعه را بتعمیل احکام  
 انجاش منقحر اندی مستند بر روی مصیوران حصا و صلاات را از انضاح ارباب معنی انجین حصین  
 در دنیا می دنی با تباعش غنی و در عینی از باو می عتبا تا نفع و نجا گردانا و  
 اللهم وصفا علی حفظه بالصدق والیقین واخذه عن عیون الحاسدین

قطعه تاریخ خاتمه زاده طبع و قسا و دوزین نفتا و میر ناصر علی نصیر سلطه الله القدر

شرح متین حصین چون ظفر جلیل  
از انطباع نافع بهر ابل وین شدن  
تاریخ اودلاز سرباط زود  
خوان ۱۲۴۶ تاریخ باب معنی حصین شده

قطعه تاریخ سرزده طبع برادر عزیز و افتریز عبد الرحمن خان سلمه المنان

طهره از انطباع این نسخه  
شاد و هر خاطر طول شدن  
ساش انکار بی سرباط نگار  
شرح حصین قبول شدن ۱۲۴۶

### الاضامنه

منطبع گردید شرح نافع حصین  
فارسی و سامع از و منزل گزین عایت  
بی سرباط لثه سال انطباعش عقل  
گفت بهر مومنان حصین عایت ۱۲۴۶

قطعه تاریخ از نتایج افکار مولوی ضی الدین صاحب سلمه الفقار

این کتاب پراز مطالب دین  
طبع شد چون بصحت و تزئین  
گفت با تفهین ز روی یقین  
شد مطبوع شرح حصین ۱۲۴۶

### تصحیح خاتمه ظفر جلیل

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	اصحابه	اصحابه	۱۹	۱۹	۵	صحیح
۹	۱۹	پنمبر	پنمبر	۲۱	۶	توجه	توجه
۱۰	۱۰	سات	سات	۲۵	۹	هوتی	هوتی
۱۱	۱۱	چوئین	چوئین	۲۷	۵	توجه	توجه
۱۵	۱	بسیکرون	بسیکرون	۳۲	۸	تفتین	تفتین
۱۲	۱۲	پوره	پورا	۴۰	۱۳	نمی	سی
۱۹	۱۹	الذی	الذی	۴۲	۱۰	چیز	چیز
۱۷	۳	مکبر	مکبر	۴۴	۶	یکون الذاکر	یکون الذاکر
۱۸	۱۹	کله	آیا	۱۱	۱۱	بالسواک	بالسواک

